تاریخ کشمیر

یعنی

گلدستہ کشمیر

مصنفہ

پنڈت ہرگوپال کول خستہ

مطبوعہ سنہ ۱۸۷۷ع

Kaul, Har Gopal

تاریخ کشمیر

Tārīkh-i Kashmir

یعنی

گلدستۂ کشمیر

منصور حیدر راجہ

غلطنامہ جغرافیہ کشمیر حصہ اوّل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	قعقا	قفقا
۵	۱۲	سروپ	سروپ
۵	۱۴	عظم	اعظم
۵	۲۰	غیر مترکبہ	غیر مترقبہ
۶	۱	فلاہ	فلاح
۶	۲	ظلالت	ضلالت
۱۱	۱۱	ڈونگ	ٹونک
۱۳	۲۰	مراخ	فرلخ
۱۷	۱۱	پا	یا
۱۷	۱۱	بر	پر
۱۹	۱۹	لوگر	یوگر
۲۰	۱۱	جیسر	چینز
۲۴	۱۱	بریاسے	دریاسے
[illegible]	۲	بیان	میان
[illegible]	۱۸	بہدواہ	بہدرواہ
[illegible]	۱۰	ڈوگر ہتہ	دوگر ہتہ
[illegible]	۱	بیان	میان
[illegible]	۱۵	ہوسنگے	ہنوسنگے
[illegible]	۱	ہین	ہین
[illegible]	۲	ماریتہ	یاریتہ
[illegible]	۶	نام	نام پر
[illegible]	۱۰	دردگن	دروگ جن
[illegible]	۱۴	غم	غم دور کرنے
[illegible]	۳	کان	کام دیو
[illegible]	۱۴	سمت ۱۷۵۲	سمت ۱۷۴۵
[illegible]	۴	۱۷۶	۵۴ . ۷۶

غلطنامہ تواریخ کشمیر حصہ دوم

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	۱۶	ترو شپٹ	ترو شٹپ
۲	۱۶	۱۱	زمان	زبان
۳	۸	۳	گبٹ	گہٹ
۴	۳۲	۱۶	بے اثر	اثر
۵	۳۶	۱	وزیرہ آیا	درآیا
۶	۶۰	۱۸	ہمت	ہمّت
۷	۶۱	۲۰	دلوبیس	پورنتس
۸	۶۲	۸	تہا	بنا
۹	۶۹	۶	خبردار	خراب
۱۰	۷۰	۱۲	اوس رانی	اوسکی رانی
۱۱	۷۱	۱۱	گرونکی	گرونکو
۱۲	۸۱	۱۷	بمصدلاق	بمصداق
۱۳	۱۰۱	۱۶	طلب کرنے	طلب کرکے
۱۴	۱۰۸	۱۴	عہد	عہدہ
۱۵	۱۲۸	۷	مردانگی دیتا	دادمردانگی دیتا
۱۶	۱۲۸	۱۴	کہ شخص	کہ جو شخص
۱۷	۱۳۲	۳ حاشیہ	سنہ ۱۸۲۹ع	سنہ ۱۵۲۹ع
۱۸	۱۳۷	۸ حاشیہ	سنہ ۱۰۰۵ع	سنہ ۱۶۰۵ع
۱۹	۱۴۹	۱	بن چکاتہا	نہ بن چکا تہا
۲۰	۱۵۳	۱۶	کی کی	کی گئی
۲۱	۱۹۱	۵	خوبیون نے	خوبیون سے
۲۲	۲۰۱	۱۸	جبدم	ہمدم
۲۳	۲۰۳	۷	جی ایس	جی - سی - ایس
۲۴	۲۰۴	۶ حاشیہ	۱۸۷۲ع	۱۸۸۲ع
۲۵	۲۰۷	۱۲	۱۵۱۹ع	۱۹۱۵ع

دیباچہ

ہر چند سب سے اوّل اُس سلطان السلاطین کا نام لینا انسان پر واجب و لازم ہے کہ جسکے حکم قضا شیم سے انتظام مُلک جسم انسان و حیوان و اہتمام زمین و آسمان قایم ہے مگر مین کیا اور میری زبان کیا جو ایسے کار دشوار مین دم مار سکون اور ایسے قادر بیچون و بیچرا کی توصیف کرون جسکی قدرت کاملہ سے ایک لفظ کن کے ساتھہ تمام عالم پیدا ہو گیا عقل کنہ رس کی کیا مجال جو اُس صورت گر قدرت کے کارستانون کے تماشے مین ایک شمہ بہی بتا سکے قیاس اُسکے حال دریافت کرنے مین حیران و سرگردان ہے گمان اُسکے سوچنے اور سمجہنے مین نگران و پریشان ہے نہ فکر کو وہان تک رسائی نہ ذہن کو اُسکی شناسائی ہے اسمین تقریر کا کام نہ تحریر کا کام ہے آسمان سے لیکر زمین تک جو شئی ہے وہی اُس مسبب الاسباب کی قدرت و عظمت کی گواہی دے رہی ہے ٭ یہ ہیچمدان مور ضعیف **پنڈت دہر گوپال کول خستہ** ولد **پنڈت رامچندر کول** جبا ابن مہادیو کول بن پنڈت گو اشہ کول

صاحبان علم و ہنر ثریا جاہ و سلیمان قدر کیخدمت مین بعجز و انکسار عرض کرتا ہی کہ والدین اِس خاکسار کے بمعہ وابستگان کشمیر سے جو اصل وطن اُنکا تہا پنجاب مین جا بسے تہے وہان بمعہ اقربا خدمات سرکار انگریزی ہی انجام دیکر گذارہ کرتے رہے اور بندہ کو اتفاق نے بہ بہانہ ملازمت پٹیالہ (جو ریاست کہ بہمہ وجوہ فیض بخش و قابل تعریف ہے) کوہستان شملہ مین پہنچایا پہاڑون کے دیکہنے سے حب الوطنی نے کشمیر دیکہنے کا شوق پیدا کیا

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ؛ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد ؛ میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

یکبارگی بمعہ وابستگان کے کشمیر مین پہنچا چشم بہوم کو دیکہکر بہت خوش ہوا۔ چند ماہ سیر و سیاحت مین گذار کر معاش کی تلاش سوجہی جو کہ مقتضائے بشریت ہے اتفاقاً بذریعہ ڈاکٹر جیگور صاحب میجر لی ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ افسر آن سپیشل ڈیوٹی کشمیر سے ملاقات ہوئی۔ اُنہون نے دستگیری فرمائی چندے وطن مین رہنے کی صورت نکل آئی۔ نیز مطبع تحفہ کشمیر کی منیجری و اڈیٹری ہاتہ آئی مگر طبیعت ہارن گہبرائی پہر بموقعہ تبدیلی میجر صاحب بہادر موصوف (جو سراپا خلق احسان تشریف پرورشدہ ردان مجسم خیر دیاض دوران منبع جود و الطاف مجمع اوصاف و اعطاف ہر دل عزیز و نیک نیت ہین) بتوجہ موجہ معاون سفید پوش صاحب عقل و ہوشمند ارسطو فطرت لقمان حکمت جناب **دیوان اننت رام صاحب** بہادر مدار المہام جز و کل سرکار گردون وقار رعیت نواز و ظالم گداز سر مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر مین عہدہ اخبار نویسی کل ملک و غیرہ پر ممتاز ہوا ؛

سنمت ۱۹۳۱ بکرمی مین اِس ناچیز نے ایک مختصر جغرافیہ کشمیر کا لکہا تہا جو کہ مطبع بہار کشمیر لکہنؤ مین چہپا تہا اُسکے ناکتفی ہونیکے باعث دل کو یہ شوق پیدا ہوا کہ تواریخ کشمیر

زبان اردو مین جو کہ فی زمانہ مروج اور زود فہم ہے بشمول جغرافیہ کشمیر جو اب تک ہندوستانی
زبانون یا فارسی مین کسی نے نہین لکھا ایسا تیار کرون جسکی پڑھنے سے ناظرین کو
سطح کشمیر کا حال اسطرح پر معلوم ہو سکے کہ گویا وہی کشمیر مین پھر کر سیر کر رہی ہین
اسی غرض سے بامداد پنڈت داموودر صاحب (جو اسوقت فضیلت ولیاقت کی باعث
سپہر علم سنسکرت کی آفتاب ہین) کتاب لاجواب **راج ترنگنی** مصنفہ کلہن
پنڈت کو جو کہ معتبر اور پرانی تواریخ کشمیر ہی ترجمہ کیا اور تواریخ کشمیر نراین کول اور
بیربل کاچرو و مرزا حیدر و گلزار کشمیر و سفرنامہ واین صاحب و مورکرافٹ صاحب
وانسنز گایڈ و جمون و کشمیر مصنفہ ڈریو صاحب و نارد ران باریرو تاریخ فرشتہ
وغیرہ کتب کو از سر تا پا دیکھا اور بعض ضروری مقامات نیلمت پوران و شارکا
مہاتم و لستا مہاتم و سویم مہاتم کو پنڈت صاحب موصوف کی زبانی بخوبی سنا
بہت سے اطراف واکناف کو بچشم خود دیکھا اور سن آدمیون سے بہت سی باتین تحقیق
کین اور سمت ۱۹۳۴ مین بڑی احتیاط کی ساتھ بلا مبالغہ بہ ترک فضول نسخہ ہذا کو لکھکر سنہ ۱۸۷۷ء
تین حصون مین تقسیم کیا اور نام **گلدستہ کشمیر** رکھا۔ حصہ اول مین جغرافیہ
دوم مین حالات تاریخی سویم مین نقشجات رستہ ہا وغیرہ لکھی۔ باقی احوال مفصل اس
عبودیت افعال کا کتب مؤلفہ بندہ گوپال نامہ و چہار گلزار و شگفتہ بہار و مخزن خستہ
معروف بہ گل بہار و سوانح عمری خستہ وغیرہ مین درج ہین۔ مختصر آگیہ ہی کہ سمت ۱۹۳۶ سنہ ۱۸۷۹ء
مین یہ خطہ دلپذیر کشمیر چرخ ستمگار سیہ کار و کجرفتار و غاشعار کشندہ شرفاء دستگیر و
معاون جہلا ننگ تفرقہ انداز فتنہ پرداز نے مجہسے چہڑایا اور ایسی جگہہ چند سال کے
لئے پہنچایا کہ اتش دوزخ سیرت کے شرارہ آتشبار نے دل وجگر کو جلایا۔ تسپر بہی
سفاک ظلم کو رحم نہین آتا کہ ہر روز نئے شعبدہ پردازیان دکہاتا ہی۔ طرح طرح

سے دل کو دُکھاتا ہے ؎ ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ در دہد ٭ یک داغ نیک نا
شدہ داغ دگر دہد ٭ اختصار دو حرفی اس داستان پریشان کی یون ہے
؎ حافظ فی الجملہ اعتبار مکن بر ثبات دہر ٭ کین کارخانہ ایست کہ تغیر
میکند ٭ ایک ڈاکٹر صاحب نے ایام قحط مین رگ فتنہ پر نشتر مارا - فصد کہولکر خون
غربا او بہارا یسٹر ہنوہی صاحب بہادر کے کشتِ دل مین قلبہ اشتباہ فساد
چلایا - تخم شرارت کی چلتے ہی نخل بحث و عناد اوگا - عہدہ داران سلطنت و اہلکاران
ریاست مین تنازعہ اُٹھا - فریقین تردید و تنسیخ کرتے رہے - پیروؤ اُنکے جھگڑتے رہے
ایک طرف وکیل سلطنت قیصری دوسری طرف والی ریاست سرحدی دونون زبردست
نہ وہ کمزور نہ یہ پست - وہ دیجاہ تو یہ ریاست پناہ - آتشبازون نے آگ تو لگادی
شرارت شعلونکی بہڑکادی - مگر ایک دوسرے پر جب کچہہ پیش نہ گئی دونون قابل و
معقول ہوئے تو اسطرح صلح و گریز کے اصول ہوئے کہ فاعل مفعول ہوئے واقف و مخبر
علیحدہ منکر و مجہول ہوئے - وکیل صاحب نے شطرنج کی چال چلی - ایک حضرت کی ذریعہ
میرے ایک نوکر کی طرف رُخ کیا - پہر وان طرف ثانی کو اپنی شکست سے بچنے کو یہ
موقع ملا کہ سر مہارجہ صاحب بہادر کا رُخ مبارک مجہسی پہیر کر سواسی بیادہ کرایا تمام
مخبرون مفسدون بانیون کی جگہہ مجہکو سمجہ بہائی کے پہنسایا خیر اندیش کو مخالف نامزد
کرمات کا رنگ جمایا - ایک طرف نے اخفا کنندہ بتایا - طرف ثانی نے ترغیب دہندہ مخبران بنایا
نہ کسی لئے ان الزامون کا ثبوت پہنچایا - نہ اتنا سا انصاف درمیان آیا کہ اخفا کنندہ
ترغیب دہندہ کب ہوسکتا ہے - ترغیب دہندہ یا مخبر کب اخفا کرتا ہے ضدین کب جمع
ہوسکتے ہین پانی مین انگارہ کب رہتے ہین - اگر داد چاہتا تہا تو یہی حکم نفاذ پاتا تہا کہ
ہم دخل نہ دینگے دوسری طرف سے سنتا تہا کہ اُنکو کچہہ اختیار نہین قسمت یون ہی بہی

الزام کسکو لگاؤن اور کہانتک سناؤن ؎ حافظ لاف عشق وگلہ از یار زہی لاف
خلاف ٭ عشقبازان چنین مستحق ہجرانند ٭ تاہم مشکور خدا ہون جو اپنے ولینعمت کے
کام آیا - جو کہ چشمۂ فیض ہزارہا خاص و عام ہین ظل الٰہی و صاحب رحم و احتشام ہین
مجھے اسکا بھی بڑا فخر ہے اگر میری جان مین اتنا اثر ہے کہ اُسکی تسلیم بحق یا نثار ہونے
سے ولینعمت و فرمانروا شاد کام ہوا - دنیا مین اُنکا نام ہوا - خدا اُنکا بھلا کرے
کہ جنہون نے مہاراجہ صاحب جلیسے دہرم آتما کے گوش مبارک کو بہرا - اور اپنا
بھلا کیا - دنیا روزے چند و آخر کار با خداوند ؎ حافظ خون میخورم ولیکن نہ
جائے شکایت ہست ٭ روزئی ما زخوان کرم این نوالہ بود ٭

میرا فرض ہے کہ جناب محامد انتساب سر حضور لامع النور مہاراجہ راجگان میجر مہاراجہ
رنبیر سنگہ صاحب بہادر جی - سی - ایس - آئی - سپر السلطنت
انگلشیہ - جنرل عساکر برطانیہ مشیر قیصر ہند اندر مہندر والی جمون و کشمیر و تبت
وغیرہ کی تعریف کرون اور اُنکے فیاض دیوتا سروپ دریا دل سری میان
پرتاب سنگہ صاحب بہادر ولایق و فایق ارسطو فطرت لقمان حکمت کریم الخصلت
جناب دیوان انند رام صاحب بہادر دستور اعظم و مشیر معظم کی مدح بھی لکھون
جنکے الطاف و اعطافت سے ایک عالم کامیاب و مراد آباد ہے - جسکا ٹھکانا کہین نہین
وہان نقد مراد بکف لاتا ہے - بعض فرمانروایان سلف کی بہ نسبت اُنکے عہد کو
مطابقت کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا وجود باجود غنیمت ہے - اور مشکور و ممنون
ہون سرکار گردون وقار ظلم گداز رعایا نواز قیصرۂ ہند کا جنکے سایۂ عاطفت مین
شیر و بکری ایک گہاٹ پانی پیتے ہین اہل ہنر و علم قدر و منزلت پاتے ہین
آزادی جیسی نعمت غیر مترقبہ ہر ایک عام و خاص کو برابر نصیب ہے عدالت کی

دروازے جا بجا انصاف دینے کو کھُلے ہین۔ فلاح و رفاہ رعایا کے شب و روز فکر ہین۔ مسافرون کے لیئے پڑاؤ و بستی و سڑکین ہین مسافرخانہ۔ ریل۔ تار۔ ڈاک وغیرہ بن گئے جہالت و ضلالت کو دور کرکے علم و ہُنر سب کے لئے تقسیم ہو رہا ہے۔ اپنے اپنے گھر مین سب کو عیش و عشرت و خود مختاری حاصل ہے کوئی کسیکا زور آور نہین ۵ بہشت آنجا کہ آزارے نباشد * کسے را با کسے کارے نباشد * اور کیا تعریف کرون اُسکے نایب السلطنت نواب ونیسرائے و گورنر جنرل بہادر لارڈ مارکوئیس آف رپن صاحب بہادر کی جو اعلیٰ درجہ کے کریم النفس و رحیم القلب عدالت شعار صاحب وقار خوش نصیب و بیدار بخت ہر دل عزیز با تمیز نیک کردار شجاع روزگار سپہر عدالت کے ماہ کامل فلاک جود و بذل۔ کے شمس گوہر دریا بلاغت سر چشمہ فیض و سخاوت ہین ۲۵ کروڑ رعایا ہے ہندوستان جنکی ترقی اقبال و اجلال و تزاید حشمت و اقبال کے لیئے دعاگو ہین اور نیکیان انکی تا قیامت ہندوستان کی تاریخ مین تشکریہ کے ساتہہ درج رہینگی۔ آجتک کوئی نایب السلطنت ایسا نیک نیت ہندوستان مین آیا اور نہ آویگا سلف گورنمنٹ دیکر اختیارات ہندوستانیون کا پاس کرکے آپنے ہی شیر و آہو کو ایک گہاٹ پانی پلایا اور کہان تک اوصاف کرون نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سر ایچیسن صاحب بہادر کی جنکی نوشیروانی عدالتون اور داد بخشیون نے اہل پنجاب کے دلونکو اپنے اوصاف حمیدہ و خوارق پسندیدہ سے مسخر کیا آگے یہ کس حاکم نے کیا تہا کہ ہر ایک ادنی و غریب کی گذارشون اور معروضات کو بلا روک ٹوک بنفس نفیس سوائے عرضی پرچہ کے سماعت فرما کر داد بخشتے ہین ہر ایک غریب و امیر کی زبان پر آپکی تعریف و توصیف کے کلمات تشکریہ کے ساتہہ ورد زبان ہین۔ اور ہزاران ہزار شکریہ ادا کرتا ہون جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب کا جنہون نے

دو سو جلد کی خریداری اس کتاب کی منظور فرماکر اسکو عزت و مقبولیت بخشی اور
تہ دل سے مداح ہون جناب فیضیاب آقاءے نعمت صاحب مروت منشی
سالگرام صاحب پشاوریہ مالک مطبع آریہ پریس اور اُنکے لایق و ہوشمند جائینٹ
پروپرائیٹر لالہ رامداس صاحب کا جنکی مہربانیون سے اس کتاب نے رونق
طبع پائی اور نصف منفعت اسکا مجھکو حق تصنیف مین عطا ہونیکا وعدہ فرمایا خاص کر
مشکور و ممنون ہون جناب میجر پی - ڈی ہینڈرسن صاحب بہادر سی - ایس
آئی سابق رزیڈنٹ کشمیر اور اُنکے لایق خدادوست لالہ فتحچند صاحب سررشتہ
دار اور پنڈت دامودر صاحب وہتممان مراسلہ کشمیر کا جنکی مہربانیون اور عنایتون
سے اس کتاب کے لکھنے مین مجھے بہت کچھہ اعانت و امداد کتابی ملی اور مرہون منت
ہون لالہ گنپت رای صاحب نادر و رام سہای کا جنکی وساطت سے مجھکو شرف نیاز
لالہ سالگرام صاحب کی حاصل ہوئی - لالہ سالگرام صاحب ایک نیک نیت
نوجوان اہل ہنر کے قدردان وسیر چشم و زبان کے پورے اور دریادل امیر ہین
انکی دستگیری مجھہ مظلوم کے حق مین ایسے وقت ہوئی جسوقت میری حالت
قابل رحم تھی - جیسا کہ سید نصر تسلی صاحب مالک نصرت الاخبار دہلی و منشی
دیوان چند صاحب مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ و ایڈیٹر صاحب مراۃ الہند نے
بھی بلا رو رعایت میری مصیبت کیوقت حق گوئی مین کوئی دقیقہ اُٹھا نرکہا -
بخلاف صاحبان اخبار وظیفہ خواران مثل مکند رام سابق پوتھی نویس اخبار عام
والے کے جنکو ایسی جہوٹ لکھنے کے باعث کئی دفعہ عدالت لاہور سے سزا ہین ملین
خداوند کریم کرنل سنٹ جان صاحب حال رزیڈنٹ کشمیر کو بھی سلامت رکھے جنکا قدم
مبارک کشمیر مین میرے لئے مسیحائی کر گیا ۔

واضح رہی کہ **کلہن پنڈت** نے اپنی کتاب کو آٹھ حصو نمین جنکا نام ترنگ ہے تحریر کیا ہے اور سمت کلجگی جو اسوقت ۴۹۷۹ - اور بکرمی جو اسوقت ۱۹۳۵ اور تسا کا شالباہن جو ۱۸۰۰ ہی چلا یا ہی کلہن پنڈت کی کتاب کے سموت مین ماترگیت بلکہ تمام عہد تک صدہا سال کا اختلاف پڑتا ہی اور اسمین بہی شُبہ پڑتا ہی کہ سموت والا بکرماجیت اصل مین وہی ہی جسنے ماترگیت کو بہیجا تہا یا کوئی اور اس اختلاف سمت کی صحیح کرنے مین راقم کو بڑہی تکلیف سی کوشش وتحقیقات کرنی پڑے پہلی ہرچند ناکامیاب ہا تہا مگر بعد تکمیل نسخہ ہذا اور بعد تحریر و تقسیم ہو دو تین جلد ون کے بعد بمشکل وسعی اسطرح کامیاب ہوا کہ دس بارہ نسخے پُرانے تحریر شدہ راج ترنگنیون کے مقابلہ کرنے سے اور زمانہ حملات حملہ آوران ممالک غیر کے انگریزی و فارسی تواریخون کے ملانے سے وہ اختلاف و غلطی نکل آئی کاتبون کی سہو تحریر سے بہی اُن مین بہت اختلاف پڑ گیا ہی جدید و فارسی مورخون نے اسبات کی بالکل پرواہ نہین کی ہی بعضون نے ماہ و یوم عہد حکومت راجگان جمع نہ کیا تہا اسلئے فہرست منسلکہ آخر تفصیلوار درست کر کے لکہی گئی ہے امید ہی کہ صاحبان دانش و بینش اس کتاب کی غلطیون کو بقول **اَلاِنسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الخَطَاءِ وَالنِّسیَانَ** پر خیال فرما کر بدعاے خیر یاد کیا کرین ؞

حصّہ اوّل

جغرافیہ کشمیر

وجہ تسمیہ حدود اربع شکل و مساحت خطۂ کشمیر

وجہ تسمیہ کشمیر کی یون بتلاتے ہین کہ اصلمین نام اس خطہ کا کشپ مر تہا یعنی مکان کشپ رشی کا یہ بہی کہتے ہین کہ قدیم الایام مین اس خطہ کی صورت تالاب کی سی تہی اور ہر طرف اسمین پانی ہی پانی تہا ستی جی یعنی شکتی (قدرت) مہادیو جی کی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلیے اُسکا نام ستی سر تہا۔ چنانچہ اُن ایام کے نشان کشتی باندہنے کے ابتک کوہستان مین یہان موجود ہین اُنکو ناؤ کا بندن کہتے ہین بعد اُسکے جب کشپ مُنی نے جلد تہو دیو کو مار کر پانی براہ بارہ مولا اخراج کر کے اسے آباد کیا تو اُسی کے نام سے مشہور ہو کر کشپ مر کہلانے لگا۔ بعض کا بیان ہے کہ قدیم سے ہی اسکا نام کشمیر تہا کم پانی کو کہتے ہین اسمین سے

ک لیا گیا ہے اور شیمیر باہر نکالنے کو کہتے ہین چونکہ پانی اسکا باہر نکالا گیا ہی اسلیے
کشمیر ہوا شاہ بابر کا قول ہے کہ قوم کاش کے نام پر جو درہ سندہ سے یہان بسنے آئی
تہی اسکا نام کاسمیر ہوا بلکہ کاشغر اور کاغان وغیرہ شہر ایسے نام کی اسی قوم کے نام سے
مشہور ہوئے ہین بلتی لوگ اس ملک کو کش جہل اور تبت خورد والے کش چہا گلگت
والے کشیر کہتے ہین *

جغرافیہ دانون نے جہان کو پانچ بڑے حصص موسوم بہ بر اعظم مین تقسیم کیا ہی
۱ ایشیا - ۲ یوروپ فرنگستان - ۳ حبشستان - ۴ امریکہ - ۵ آسٹرل ایشیا و پولن ایشیا متوحر الذکر
مابعد ظاہر ہوا تہا * بر اعظم ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ سیچہتر لاکھ میل مربع ہی آبادی قریب ۸۳ کروڑ
کے ہی - راس مشرقی سے بحیرہ قلزم تک طول اسکا ۶۹۰۰ میل ہی - عرض شمال سے جنوب
تک ۵۳۴۰ میل ہی - یونانی زبان مین ایشیا بر اعظم مشرقی کو کہتے ہین اسمین ۱۶ ممالک ہین
جنمین سے ہندوستان بہی ایک ملک جنوب مین واقع ہی شاستری مین معنی ہندوستان کے
جگہہ ہنود کی ہی شمال مین اس ملک کی سلسلہ کوہ ہمالیہ سرحد شمالی اسکی ہی مغرب مین خلیج عرب
دریاے سندہ و مغربی گہاٹ مشرق مین ہند چینی خلیج بنگال جنوب مین بحر ہند ہی طول
اسکا کشمیر سے کنیا کوماری تک ۱۹۰۰ میل عرض کراچی سے سودیا واقع آسام تک ۱۵۰۰ میل
رقبہ اسکا ۱۲۸۷۰۰۰ میل مربع ہی - آبادی کل قلمرو انگریزی و ریاستہاے دیسی کی تخمیناً
بیس کروڑ بقول بعضے ۲۵ کروڑ شمار کرتے ہین - خاص زبانین اس ملک کی ۳۰ - اور مل جلکر
۱۳۰ بولیان بولی جاتی ہین - ہند کے چار حصہ ہین ۱ ضلاع واقع کوہ ہمالیہ ۲ - اضلاع واقع
میدان گنگا ۳ - میدان سندہ ۴ دکن - مشرق سے مغرب تک اسکے درمیان کوہ وندیاچل
واقع ہی جسکے دامن مین دریاے نربدا بہتا ہی اس دریا کے شمال مین جو ملک ہی اسکو ہندوستان
و شاستری مین آریاورت کہتے ہین جنوبی کو دکن - ہنود کی پرانی تواریخ کے مطابق

ہندوستان کی دس فرضی حصّے کئے گئے ہین جو کہ پورانون مین درج ہین - سرستی اینز
پنجاب قنوج دہلی تک - آگرہ و اودہ - ترہٹ دریاے کوسی سے گنڈک تک - گوڑ یا
بنگالہ بمعہ بہار کے - گجرات خاندیس تک اسمین مالوہ کا کسیقدر حصہ بھی شامل ہے - باقیماندہ
حصص دکن مین ہین - مہاراشٹ یا ملک مرہٹہ مغربی کنارہ پر - اوڑیسہ مشرقی کنارہ پر
تلنگانہ گوداوری اور کرشنا ندی کے درمیان - دراوری یا تامل کا ملک کینا کوماری تک
کرناٹا جزیرہ نما کی مغربی طرف - اس ہر حصہ کو کھنڈ کہتے ہین - انگریزون نے ہندوستان
کو اسطرح تقسیم کیا ہے - احاطہ پنجاب - اودہ - ممالک متوسط - ممالک مغربی و شمالی
احاطہ بمبئی - احاطہ مدراس و ریاست ہاے ولیسی ہند مین ۱۵۳ ہندوستانی
ریاستین ہین جنمین ۱۴۰ مین راجہ لوگ حکمران ہین اور ۱۳ مین نواب وغیرہ ہندوستان
کی مشہور ریاستین یہ ہین - اوّل راجپوتانہ ہند کے شمال و مغرب مین ذیل بیکانیر
جیسلمیر - جودہپور - بہرتپور - دہول پور - کرولی - جیپور - کشنگڈہ - ٹونک - بوندی
کوٹہ - جہالوا - پرتاب گڈہ - بانسوارہ - ڈونگرپور - اودیپور - سروہی - کروہی وغیرہ
دوم گجرات ہند کے مغرب مین - گوالیار - اندور - حیدرآباد - وسط مین میسور - ٹراونکور -
جنوب مین علاوہ اِنکے رامپور - چرکاری - شاہگڈہ - جیگڈہ - سرنگا پاٹام وغیرہ
پنجاب مین چونکہ پانچ دریا روان ہین اسلئے اسکو پنجاب کہتے ہین - نام اِن دریاؤن
کے یہ ہین - ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم - صدر مقام اس احاطہ کا لاہور
ہے جسکو فرزند سری رام چندر جی نے اپنے نام پر بنام لوپور آباد کیا تہا - پنجاب مین دس
کمشنریان ہین اور ریاستین پنجاب کی یہ ہین - نواب باٹودی کمشنری دہلی سے متعلق
ہے - دوجانہ - لوہارو متعلقہ کمشنری حصار - مہاراجہ پٹیالہ - جیند - نابہہ - مالیر کوٹلہ -
کلسیہ کمشنری انبالہ مین - ناہن - سرمور - کیونٹہل - جبل - نالاگڈہ کہلور وغیرہ

۲۲ ٹہکر ائیان شملہ مین کہور تہانہ پنڈسی تسوکیت جنبہ جالندہر مین فرید کوٹ لاہور مین کشمیر نیپال بہوٹان شمال ہین *

ریاست کشمیر بہی احاطہ پنجاب مین کوہ ہمالیہ کے کوہستان بلند کے درمیان ایک وسیع خطہ واقع ہی جو کہ پنجاب کی سرحد شمالی بناتا ہی اور بمطابقت لٹی چوڑ یعنے عرض البلد کے ایشیا کے شہر پشاور ۔ بغداد ۔ دمشق افریقہ کے فیز واقعہ مراکو امریکا کے جنوبی کرولینا سے ملتا ہی ۔ سرہی نگر ۵۔۳۴ لٹی چوڑ یعنے عرض البلد شمالی اور لانجی چوڑ شرقی ۴۸ ۷۴ کے اندر ہی بحساب یونانیان اقلیم چہارم کے اول مین بموجب انتظام صاحبان انگریز پنجاب کے شمال مین گنا جاتا ہی ۔ گرینوچ یعنے لنڈن سے ہارہی پربت ۷۴ درجہ ۵۹ وقیقہ وایک ثانیہ پر ہی ان تمام کوہستان نے جو پنجاب وجموں وکشمیر تک پڑتے ہین اسکو ہندوستان سے اور ان جملہ کوہستان نے جو کہ تبت ۔ لداخ وغیرہ تک واقع ہین وسط ایشیا سے جدا کر دیا ہی گو یا وسط ایشیا اور ہندوستان کے درمیان یا دونون کے متعلق یا سب سے علیحدہ بقولیکہ تہراتین لوک سے نیارہ اسکو جاننا چاہئے مگر چونکہ قدیم الایام سے توسل اسکا ہندوستان سے رہا اور قدیم سے باشندے اسکے بہی ہنو وہی ہین اور اب بہی ریاست جموں سے جو کہ ہند کی سرحد شمالی مین شمار ہوتا ہی اسکا تعلق ہی اسلئے ضرور اسکو ہندوستان کے ساتہ شمار کرنا واجب ولازم ہی اسکے شمال مشرقی کوہستان لداخ سے چین تک بودہ مذہب اور شمال مغربی مقام گلگت وحصورہ سے روم تک اسلام چلا گیا ہی اور جنوب مین کہو ئی ہامہ سے بحر ہند تک ہندو مذہب واقع ہی ۔ یہ خطہ ہر چہار طرف کوہستان بلند سے محدود ہی گو یا خالق نے ان کوہستان کو اسکی حفاظت کیواسطے قدرتی اور مستحکم دیوار پناہ بنا کر بطور محصور قلعہ کے بنا دیا ہی *

حدود اربعہ اسکی یہ ہین شمال مین تبت خورد۔ تلیل۔ دراوہ۔ بلتستان حصورہ۔ اسکردو۔ جنوب مین اکہنور۔ جموّن۔ لوہنچہ۔ نوشہرہ۔ کشتواڑ۔ بہدرواہ جہلم۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ مشرق مین دراس۔ زنسکار۔ تبتو۔ لداخ۔ مغرب مین درد۔ پکہلی گکہر۔ ہزارہ۔ راولپنڈی۔ خاص کشمیر کی حد جنوبی پیر پنجال حد شمالی کوہ ہرمکہ و گنگابل وغیرہ مغرب مین بارہ مولا مظفرآباد۔ مشرق مین عیشمقام وغیرہ۔ بعض مورخون نے اس خطہ کو دریاے کرشنا گنگا سے دریاے پنجاب تک شمار کیا ہے۔ یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے جسمین درمیان بسبب آجانے اور بہت سے کوہستان کے ہر طرف اور چہوٹے چہوٹے درہ بن گئے ہین ان تمام میدانون اور کریون کی زمین ٦٥٠ میل مربع گنی گئی ہے۔ میدان پنجاب سے میدان کشمیر ٥٠ اور ٧٥ میل کے فاصلہ پر ہے اس درمیان مین تمام پہاڑ اور انکے درہ واقع ہین۔ بقول ڈریو صاحب طول کشمیر کا ٨٤ میل اور شمال مغرب سے جنوب مشرق تک عرض اسکا ٢٠ سے ٢٥ میل تک ہے رقبہ اسکا ١٨ ہزار سے ١٩ ہزار میل تک مربع ہے بلندی سطح سمندر سے ٥٠٠٠ فٹ سے اونچا اور ٦ یا ٧ ہزار فٹ سے نیچے شمال مشرق طرف کا حصہ پست تر ہے اوسط سطح ہموار پنجاب کے میدانون سے کشمیر کا ٥٠٠٠ فٹ بلند ہوگا اور ٦٠٠٠ فٹ سمندر سے کوہستان گرد نواح مین سے شمال و مشرقی چوٹیان ١٨ ہزار فٹ تک بلند ہین اور شمال مغربی آخیر خطہ کی ١٢ ہزار سے ١٣ ہزار تک بلند ہین جنوب مغرب کی طرف بڑا سلسلہ پنجال کا جو پنجاب کو کشمیر سے علیحدہ کرتا ہے ١٤ ہزار سے ١٥ ہزار فٹ تک اونچا ہوگا اور طول اسکا ٨٠ میل کا ہے خطہ کشمیر کا میدان اسلام آباد کے پاس تنگ بلکہ اسکے نیچے تک صرف ١٠ یا ١٢ میل اور سرینگر کے پاس فراخ ہے الشن حسب

لئے طول کوہ ہمالیہ کا ۲۰۰ سو میل تک لکہا ہی *

شکل اس خطہ کی سچ طور پر ہی یا مربع مستطیل بہی اسکو کہہ سکتے ہین - اسکے اندر کہڑے ہوئے ہین ہر چہار طرف بڑے بڑے کوہستان اور پہاڑ نظر آتے ہین اور میدان ہین دریا تالاب اور دلاویز درخت چنار سفیدہ وغیرہ کے دکہلائی دیتے ہین *

آب و ہوا و موسم کشمیر

آب و ہوا اس خطہ کی ازبس تر و تازہ صحت بخش و راحت افزا ہی چنانچہ جو جو سیاحان نامی و محققان گرامی یہان آئے سب نے متفق اللفظ اسکی آب و ہوا و موسم و مشہور چشمہ ہائے پر بہار و انہار و مرغزار بے خار و باغات و میوہ جات گوناگون و سبزہ ہائے نادر و بوقلمون کی تعریف کی ہی شاہان مغلیہ کو بہی اسکے موسم دلکش و دلاویز جان سی زیادہ عزیز تہے چنانچہ اُنہون نے یہان بہت سی محلات عظیم الشان و باغات رشک افزائے روضۂ رضوان بنا کر آراستہ و پیراستہ کئے اور خود محو تماشا ہوئے بلکہ عرصہ ۳۰ سال سی سیاحان انگریز جو تمام ممالک فرنگستان و امریکہ وغیرہ مقامات دور دست سی اسکی تعریف و توصیف سُنکر بشوق و ذوق تمام بصرف زر کثیر و برداشت تکالیف و مصائب راہ یہان آتے ہین سیر و سیاحت سی محظوظ و مسرور ہو کر اسکو زبدۃ الاقالیم بتاتے ہین بیت اگر فردوس بر روئے زمین است *

ہمین است و ہمین است و ہمین است * اکثر مریض جو کہین تندرست نہین ہوتے یہان آکر صحت پاتے ہین چنانچہ عرفی نے کہا ہی بیت ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر در آید * گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید * یہ ملک بسبب نہر زیادہ تر بلندی کوہستان

کے میدانہاے ہندوستان سے بہت سرد ہے اسکے پچھلے حصہ کے موسم جنوبی فرنگستان
اور کوہستان کے گرد نواح کی آب و ہوا انگلستان ناروے اور پولنڈ واقع یوروپ کی مطابق ہے
جولائی اگست ماہ اساڑھ و ساون مین اسمین کسیقدر گرمی نمودار ہوتی ہے بموسم گرما مقیاس الموسم
کا پارہ ۸۵ سے ۹۰ درجہ تک اور سری نگر مین کبھی ۹۵ درجہ تک دوپہر کیوقت پہنچ جاتا ہے
دسمبر جنوری اسسے زیادہ کبھی گرمی نہین ہوتی۔ پوس و ماگھ مین سردی یہان بشدت پڑتی ہے بعض
فروری اوقات بماہ پھاگن برف باری کے باعث اسقدر برودت ہو جاتی ہے کہ ہوا سے
سرد جو برف سے لگ کر چلتی ہے بدن پر جہان لگ جاوے وہ حصہ سُن ہو جاتا ہے ہوا جو
ناک اور منہہ سے دم کے ساتھہ نکلتی ہے وہ مونچہون اور ڈاڑہی پر جم کر موتی کے
دانہ سے بنجاتے ہین اور ہاتھہ پہیرنے سے پگھل کر بہہ جاتے ہین اور دریاؤن پہ
پانی یخ بستہ ہو جاتا ہے جسکو تل کترو کہتے ہین اور چھتون سے جو پانی کے قطرہ بہتے
ہین وہ جمکر مثل گزون کے آویزان ہوتے ہین انکو ششر گنیٹہ کہتے ہین اور برف
پر جو بلور سا جمکر لگ جاتا ہے اسکو کٹ کشو کہتے ہین۔ یہ برف جو کشمیر مین برستی ہے
اسوج مثل کابل کے مضر نہین ہوتی ٭ برف پہلے پہل ماہ اکتوبر مین کوہستان پر وسط
دسمبر کو میدان کشمیر مین برستی ہے اور بیساکھہ یا آخر اپریل تک پڑی رہتی ہے ٭
پنڈتان کشمیر نے موسم کو چھہ برابر حصونپر تقسیم کیا ہے وہ ہر ایک حصہ دو دو ماہ پر شامل ہے
نام انکے یہہ ہین (۱) بسنت جسکو سونتہہ بہی کہتے ہین یہ موسم ماہ چیت و بیساکھہ مین
ہوتی ہے چونکہ اسمین کبھی بارش کبھی دہوپ ہوتی ہے اسلئے اسکو گندہ بہار بہی کہتے
ہین ٭ (۲) گرشم ماہ جیٹھہ و اساڑہ کو کہتے ہین اسمین پوری بہار و قدرے گرمی
نمودار ہوتی ہے ٭ (۳) ورہات ساون و بہادون کی موسم برسات کو کہتے ہین ٭
(۴) ہرد اسوج و کتک کو دونون کو جبکہ خنک ہوا چلتی ہے ٭ (۵) ہیمنت مگہر و پوس

کا نام ہی جبکہ برف باری اور سردی ہو جاتی ہی ۔ (۶) ششر تا گمہ ویہاگن کی شدت سرما کا نام ہی انہین دنون مین تیخ بستگی کی نوبت آتی ہی ۔ موسم بہار مین سب سے اول پہول بید مشک کا پہر شگوفہ بادام کا پہر تمام درختون کا شگوفہ ہوتا ہی برسات مین کبہی بارش ترشح کے باعث برودت اور کبہی حبس ہو کے سبب گرمی ہو جاتی ہی اور مچہر - پسو کہٹمل وغیرہ جانور بہت ستاتے ہین خزان مین بہی جو چنار وغیرہ درختون کے پتے سرخ ہو جاتے ہین ایک گونہ شگوفہ ہو جاتا ہی کاتک مین شگوفہ زعفران کی سیر ہوتی ہی چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے **مصرع** زعفرانے دیدہ باید راہ ہندوستان گرفت ۔ اکثر موقعون پر کشمیر مین سخت زلزلہ آتے ہین جیسا کہ ۱۸۴۷ء اور ۱۸۶۳ء و ۱۸۸۳ء اور سمت ۱۹۳۴ بکرمی کی شورا شوری کو آیا تہا ۲۷ جون ۱۸۸۵ء مین قریب ایک ہزار دو سو مکانات کے منہدم ہوئے تخمیناً ایکہزار آدمی مرگئے یہہ زلزلہ نہایت سخت تہا لوگ اپنی مکانات چہوڑ کر میدانون اور کشتیون مین پناہ گزین ہوئے اسوقت اس زلزلہ کی سخت اور متواتر صدمات سے دریا کی روانگی مین بہی استادگی پائی گئی جلتا ہوا دریا کہڑا ہو گیا محرم یا صفر مین ایک ایک دن مین کم سے کم ایک یا دو سو صدمات محسوس ہوئے ایسے وقت پر وبا ہیضہ بہی نمودار ہوتی ہی جیسے سمت ۱۹۱۴ اور سمت ۱۹۲۴ اور سمت ۱۹۲۹ سمت ۱۹۳۳ مین بہت نقصان کیا کوہی درہون اور مرغزان مین زیادہ تر سردی لیکن کسی قدر گرمی اور اطراف شہر مین اعتدال موسم ہوتی ہے ۔

موسم [illegible] دن یہان زیادہ سے زیادہ ۱۴ گہنٹہ ساڑہے تیرہ منٹ تک جو کہ جیٹہ کی سنکرانت یعنی ماہ جون مین ہوتا ہی اور کم سے کم ایسے دس گہنٹہ تک دہن کی سنکرانت مین جو کہ اکثر ماہ دسمبر مین پڑتی ہے گہٹ جاتا ہے ۔

[illegible] پانی [illegible] چشمے مین آتا ہی لیکن سب سے عمدہ پانی چشمہ شاہی ہی ۔

صاحبی . کوکر ناگ و نالہ مار و آب گگری بل و ڈیل بل و اسکات ناگ - و لہرہ بل وغیرہ کا گنا جاتا ہی و دریاے وتستا کا پانی علی العموم پیا جاتا ہی دریاے سندہ و ویری ناگ کا پانی نہایت سہر ذہی و دودہ گنگا و امراوتی کا پانی سفید رنگ ہی - تولہ مولہ و گنگہ کا پانی متقدس گنا جاتا ہی

شہرت و پیداوار کشمیر

ہر ایک ملک مین یہ خطہ بینظیر مشہور ہے اور سب قومین اسکو بہشت نظیر کہتی ہین ہنود اسکو زمین کا سر اور آنکھین کہتے ہین اسکے برابر کسی ملک کو متبرک نہین سمجہتے - اُنکا قول ہی کہ اُنکے تمام تیرتہہ یہان موجود ہین **شلوک**

दिव्यन्त ऊत्तपातालेभूतलेचनलानले ।
यानिसी र्थानिनि ह ऎनिनानिकाश्मीरमण्डले २

معنی پاتال مین جو تیرتہہ ہین یا زمین پر جو ہین بہشت مین جو ہین وہی سب کشمیر دیش مین ہین

شلوک

चक्रभृद्विजयेशादिकेशवेशानभूषिते ॥
तिलांशोपिनयत्रास्ति ह ष्यास्तीर्थैर्वहिष्कृतः २

معنی چکدر بیجبیسر وغیرہ کشیوا لیشان وغیرہ سے جو زیبا ہی اُسکا ایک تل کے برابر حصہ تیرتہون سے خالی نہین ہے مسلمان لوگ بہی اسکو بہشت نظیر اور باغ سلیمان کے نام سے پکارتے ہین انکی بہی بہت سی زیارتین اور آستان بزرگون کے یہان ہین اُنکا قول ہی کہ حضرت سلیمانؑ بہی یہان آئے تہی بعض کا اعتقاد ہی کہ حضرت موسیٰؑ کا گذر بہی یہان ہوا تہا

سوائے اسکے اسمین بعض راجے اور فرمانروا ایسے گذرے ہین جنکی فتوحات نے دور دور تک وسعت اور نام آوری حاصل کی غرب اور شرق اُنکے اتباع کرتے جیسے چکدر اونتی پور اور بیج بہاری کی زراعتون سے کاشتکاری کرتے ہوئے یا بارش کیوقت

نکلتے ہین جو کہ اُنکی عظمت وشوکت کے شاہد حال ہین چنانچہ فرمانروائیان ذیل کے سکے راقم نے بھی بچشم خود دیکھے اور میجر ملنڈرسن صاحب بہادر نے ایشیاٹک سوسایٹی کو بھیجے جنکو ڈاکٹر بہولر صاحب وغیرہ سیاحان نے بھی دریافت کیا۔

[۱] شری مکرما - [۲] تورمان - [۳] پرورسین اسکے وقت کی اشرفی بھی ایک سیاح کو ملی تھی - [۴] شنکر ورما - [۵] گوپال ورما - [۶] سوگندا رانی - [۷] اونتا ورما - [۸] چکر ورما - [۹] پردہ گفت - [۱۰] کہیم گفت - [۱۱] ابہی منیو - [۱۲] نندہ گپت - [۱۳] بہیم گپت - [۱۴] ویدا رانی - [۱۵] سنگرام راج - [۱۶] ہریراج - [۱۷] اننت دیو - [۱۸] کولیا پیڈ - [۱۹] ہرش دیو - [۲۰] سوسل - [۲۱] سیہہ دیو - [۲۲] جے سنگھ - [۲۳] اونتی ورما - [۲۴] جیا پیڈ - [۲۵] راج دیو - [۲۶] جے دیو - [۲۷] سکندر بُت شکن - [۲۸] زین العابدین - [۲۹] حیدر شاہ - [۳۰] حسن شاہ - [۳۱] بہرام شاہ - [۳۲] فتح خان - [۳۳] ابراہیم - [۳۴] اسمعیل - [۳۵] یوسف شاہ چک - سکہ گریک بھی یہان ملتا ہی - جوکہ غالباً پنجاب سے پہنچا ہی کیونکہ گریک لوگ یہان نہین آئے سکندر اعظم کے بعد یہ لوگ پنجاب مین جہلم تک آئے تھے - سکہ [۳۶] رنجیت سنگھ و [۳۷] ہری سنگھ و [۳۸] مہاراجہ حال کا اسوقت یہان چلتا ہی نیز انگریزی روپیہ بھی یہان چلتا ہی ۔

عظیم الشان کہنڈرات - اُنتی پورہ وکرپوہ دامودر ویر ہیپور ولتہ پور - ہاری بربت پانپور - رعنا واری - نوشہرہ وغیرہ مقامات بھی اسکے جاہ وجلال قدیمی کے گواہ ہین ۔

ہر ایک طرح کی موسم آب وہوا وپیداوار یہان موجود ہونے کے باعث یہ خطہ تمام دنیا کا ایک نمونہ ہی تمام کانین یہان پائی جاتی ہین گوڈر لو صاحب وغیرہ واقفان علم جیالوجی یعنے کانہا لنے لکھا ہی کہ جو کانین یہان ہین وہ اس لایق نہین ہین کہ اُن کے کہودنے سے سوائے زرخرچ شدہ کے کچھ منفعت بھی حاصل ہو مگر اُنکا ہونا سب لوگ مانتے ہین ۔ **کان مس** متصل عیشمقام - نیز بموجب تحریر زونہ راج

مؤرخ دویم راج ترنگنی کے کامراج مین ٭ **کان آہن** موضع شاردصوف واقع
وزارت اننت ناگ مین نے ہری مین موضع آدہ ون حصہ مغربی و شارین کارخانہ
آہن اب بھی موجود ہے ٭ **سنگ دانم** پانہال مین ٭ **سنگ نہلوٹ** برنگ
سفید سرخ - زرد وغیرہ دچھن پارہ مین ٭ **کان گچ** بارہ مولا وصفاپور مین ٭ **کان طلا**
کامراج مین ٭ **کان بلور** کوہ گواشہ براری مین اور گنجہ بل مین اس کان کو اول وغیرہ
گنہ جیودر نے دریافت کیا تھا - حکماء کا قول ہے کہ جہان بلور کی کان ہو وہان سونا بھی
ضرور ہوتا ہے چنانچہ پنڈت زونہ راج نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ زین العابدین کو
رتن یعنے جواہرات ہاتھ لگے تھے جنکا نام اُسنے زینہ رتن رکھا تھا اور سمت ۱۹۳۹ مین مہاراجہ
صاحب بہادر والی حال کو یالگا باڈر سرحد کشتوار ولدانج سے نیلم بھی ملا ہے
جسنے اُس تحریر کو ثابت کیا ٭ **کان چقماق** بھی یہان ہے گندہاپ بہت سے چشمونسے
نمودار ہوتا ہے ٭ **کان زغال سنگ** غالباً پنجی ہامہ مین ہے ٭

یہان کے پنڈت لوگ بڑے بڑے عالم و فاضل حکیم درجہ اوّل و شاعرانِ کامل
ہو گذرے ہین جنکی تصانیف و تالیف بڑے قدر و منزلت سے دیکھی جاتی ہین -
مہابہاشن کی شرح مصنفہ کیٹہ چارج منجملہ اُنکے نظیر بیعدیل ہے - برتہہ کہتا و راج
ترنگنی - چندرہ ویاکرن - نیلہ مت پوران وغیرہ بھی قابل توصیف ہین علم
شیو یعنے شوا فلاسفی اسی ملک مین اختراع ہوا ہے بڑے بڑے فاضل صاحب
تصنیف یہ لوگ ہو گذرے ہین ٭ **مؤرخ** (سورت - ہولا راج - پدمہ مہر
کہیم اندر - کلہن - زونہ راج - شرپور - پراجہ بٹ - جہولاکر) **عالمان**
شیو (جمورت - لوگہ راج - کہیمہ راج - انبہا گفتا چارج - لکہمن گپت
اوتپلہ دیو - سوماننہ - کلٹ - راہہ گمنٹہ - نارائن بٹ - وسہ گپت) ٭

عالمان کاو یعنے شاعری - ممٹ - کیٹ - آلٹ - موکل - آنند درن رتناکر - بانہ بٹ - جیندر آچاری - شنکاب - برتری ہرٹ - بلہن - شوہ سوامی - رہ پک رینہ - صاحب کول - جی انیت - جگدہر بٹ - آنند راز دان - شت کنٹھاچاری ہاسگیہ گنٹہ پرکاش درش - صاحب رام کول لسہ کاک - غنی - گامی - دغیرہ دغیرہ مقبل - مجرم ؞

پارچات پشمینہ جو یہاں تمام دنیا سے بڑھکر بنایا جاتا ہی ایک خاص چیز ہے ؞ نقاشی نقاشان مانی وبہزاد ثانی جو کہ ستامدانوں صندوقوں اور انگریزی اشیاء میز لفافہ دانوں وغیرہ پر کیجاتی ہی اور دستکاری زرگران بابت نقاشی زیورات وظروف چیز کاری - ملمع سازی - نوایجادی - میناکاری - وغیرہ قابل دید ہی ؞

اناج ہر طرح کا یہاں پیدا ہوتا ہی - صرف چنا اور نیشکر نہیں بویا جاتا - **زعفران** بھی ایک خاص چیز ہے - کوٹھ کوہستان میں پیدا ہوتی ہے - چاول ۹۶ قسم کے باقی خبال کنگال - ارزن - مونگ - شنگ - واری موٹھ - مٹر - ماش - کروتھ - شوت وغیرہ - ۲۰ - اقسام کے ؞ کپاس - افیون - شہد ۳ قسم کا - روغن زرد - پشم گوسفند - پرگلگی ابریشم وغیرہ یہانکی پیداوار ہی - گندم پنجاب کی کنک سے کسیقدر گرم ہی - درختان میوہ دار ۶۲ جنمیں سے انار - انگور - ناشپاتی - امرود - سیب - بہی - آلو بالو - زرد آلو گلاس - سنگرہ - بادام - توت - چھار مغز - شفتالو - عناب - پستہ مغز - آلوچہ عام ہیں ؞ بید مشک - بید - چنار - سفیدار - بڑی بڑی درخت ہیں انکے سوا ہے ۳۶ - درخت میوہ دار اور ۷۶ بے میوہ جنگلوں میں ہوتے ہیں - دیودار - سنگل - کیلوں چیل وغیرہ کے درختوں کی چوب عمارت میں لگتی ہی - امرود ۲۷ قسم کا جنمیں سی عنبری اعلیٰ قسم کا ہے - انگور ۲۰ قسم کا - بہی ۳ قسم - آلو بالو ۴ گلاس ۴ - انار ۶ - توت ۸ - زرد آلو

شفتالو ۳ = بادام ۱۲ قسم کے ہوتے ہین سمت ۱۹۳۴ بکرمی مین انگور فرانسیسی بہت اقسام کے
اور انگلستانی بھی یہان بوئے گئے ۔ سمت ۱۹۳۳ مین گیاہ ہانپس بھی بویا گیا ۔ ادویات
۲۷ قسم کی یہان ملتی ہین ۔ چرند جانور ۱۴ قسم کی جنہین سے شیر گوزن مارخور کیل
سگ دریایی ۔ موش جنگلی ۔ گورخر ۔ آہو ۔ روباہ ۔ پرند بھی ۹۷ قسم کے منجملہ جنکے
جل ۔ قمری ۔ مرغ زرین ۔ عقاب ۔ کبک ۔ بلبل ۔ دِوَر ۔ کبوتر ۔ مینا ۔ فاختہ ۔ ہزار داستان
وغیرہ خاص ہین ۔ گوزن کے سینگ سیاح لوگ اکثر لے جاتے ہین ۔ سگ و موش
جنگلی و روباہ و پرندہ نیل کے پوست سے عجیب و غریب پوستینین تیار ہوتی ہین اور اکثر
پرندون کو انکی خوش بیانی و عذب اللسانی خوش آیندہ آوازین سننے کو بعض
شوقین لوگ پالتے ہین یہان کے دریاؤن مین **مچھلیان ۱۳ قسم کی ملتی ہین** ۔
شالباف لوگ جورہ کانی جورہ قدوار ۔ جورہ شاہ پسند ۔ قصابہ متن وار ۔
قصابہ الوان وار ۔ جامہ وار ۔ قصابہ چہار باغ بنتے ہین ۔ **رفوگر** قصابہ ۔ رومال ۔
جورہ کنج وار ۔ جورہ حاشیہ دار ۔ چوغہ ۔ گلوبند ۔ دامان لباس پشمینہ صاحبان
کاڑھتے ہین **چکن** دوز رومال ہائے چکن سادہ نیم زری طاقین حاشیہ سوزنی
چکنی ۔ کلابتون آستین دار بناتے ہین ۔ **زرگر** دستوانے ۔ بازوبند ۔ گوشوارہ ۔ کنٹھمال
سرپیچ پیرپلی ۔ انگشتریان ۔ دُور ۔ جیغہ دانی ۔ انثت ۔ وَتر ۔ بالیان ۔ حلقہ بند ۔
دورہ ہرد ۔ ترنجی ۔ حلقہ گلو ۔ سوکھہ کلہ پوش ۔ ہنگہ تعویذ ۔ تعویذ سر ۔ لونگ ۔ چارگل
ڈیکہ ٹیکہ ۔ چنپاکلی ۔ ترلو ۔ پوشہ باوٹ ۔ دال ہرو ۔ آبخورہ ہائے نقرہ و طلا ۔
صراحی ۔ پیالہ ۔ نمک دان ۔ قبلہ نما بناتے ہین ۔ **آہنگر** ہر ایک قسم کا سامان حرب و آہنی
اسٹیا و قفل بند و قہماسے ولایتی تیار کر لیتے ہین ۔
کشمیر مین مشہور ہے کہ گندم شاہ آباد ۔ شلغم ہری پور ۔ برنج بنپور واقعہ پرگنہ دیوسر

ساگ بانپور - روغن لتہ پور - جغرات ہرہ پور واقعہ شوپیان - برہ ننده پور - میر بجری - دال خام پور پرگنہ شاہ آباد - تنبا کو مقام جے ہوم و بربی وار ہی - انگور ریپور واقع پرگنہ لعل نہایت عمدہ اور لایق تعریف ہوتا ہی - یابو کشمیری بہت مضبوط و خوبصورت ہوتے ہین - یہ تمام باتین باعث شہرت کشمیر ہی*

مضافات کشمیر

مضافات سے مراد اُن مقامات کی ہی جو متعلق کشمیر ہین وہ یہ ہین - کشتوار - بہدرواہ پونچھ - تبت خورد یعنے لدّاخ - گلگت - اسکردو* پرگنات لدّاخ ، ہین - لدّاخ لایبر و یا سمین - ٹانچی - لوبراہ - زنوکشو - جنجہوٹ* پرگنات اسکردو - سکر - اسکردو - کرس - کہپلو - تولٹی - خورسک - روندو - برکونہ - دراس - کرگل - سورو - تلیل* پرگنات گلگت پونیال - ولیل - حصوره - چلاس - کرنخ - لوٹن* جمون جو اسوقت اس خطہ کا دارالسلطنت ہی*

جمون

جمون کو راجہ جامبو لوچن نے جو کہ حضور مہاراجہ صاحب کے بزرگون مین بعہد سلف ہو گذرا ہے اپنے نام پر آباد کیا تہا - یہ شہر دارالسلطنت دولت کشمیر و جمون کا ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر آباد دہی اسکی پہاڑی کے نیچے جنوب و شرق رویہ شہر سے بفاصلہ ۰۰م فٹ دریاے توی جو کوہستان بہدرواہ چنہنی کے کوہ سیوج کے چشمہ واسک ناگ سے نکلا ہی بہتا ہے اور جمون کے آگے تخمیناً ۴ کوس تک بہکر دریاے چناب مین ملتا ہے جمون کے نیچے پاٹ اسکا تخمیناً ۰۰ اگز کا ہے

اسپر سمت ۱۹۳۳ مین بغرض عبور شہزادہ پرنس آف ویلز اور سمت ۱۹۳۹ مین واسطی عبور جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب* کے چوبے پل بنایا گیا تہا - کوہ جمون آغاز کوہستان مین واقع ہی یہ مقام میدان پنجاب سی ۲۰۰ یا ۳۰۰ فٹ اور سطح سمندر سی ۲۰۰۰ افٹ بلند ہی دریای توی کی اس پار سی گاڑیون بگہیون وغیرہ کا راستہ ختم ہو جاتا ہی اس شہر کے تین دروازی ہین - گمٹ - جوگی و شیر انوالہ - بازارون مین گول پتہرونکا فرش ہی دروازون سے گہاٹیان نیچے اُترنی پڑتی ہین اور آمد و رفت مسافرونکی رپورٹ اور زکات لکہی جاتی ہے ۔

منڈی محلات شاہی کا نام ہی جو کہ دریا توی کیطرف بنی ہوئے ہین - منڈی کے باہر کو تالاب کے کنارہ مندر گدادہری جو مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۹ مین بنوایا اسنی سے ملتے ہوے مکانات دیوان صاحبان ہین اور دوسری طرف کو ڈاکخانہ و تارگہر سمت ۱۹۳۳ مین میگزین کے پاس پریڈ کی ایک طرف کو ایک بڑی عالیشان عمارت موسوم بہ عجایب گہر بغرض فروکش ہونے **شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان** کے بہت وسیع عظیم الشان بنائی گئی ہے جسمین اب حضور مہاراجہ صاحب بہادر اکثر دربار منعقد فرماتے ہین اسکے محاذ مین ایک میدان وسیع اور عقب مین تالاب عمیق اور پائین مین حضوری باغ بنا ہی اسکے جنوب کیطرف تہوڑے سی فاصلہ پر مندر سری رگناتہ جی کا جسمین اور بہت سی مندر اور سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی بنی ہے سمت ۱۹۳۹ مین ایک مندر شوجی کا بہی بنا - یہ سب مندر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر نے اپنے عہد مین بنوائی ہین ان مندرون مین سوالاکہہ مورتی سالگرام کی استہاپن کی گئے ہین اس مندر مین مسافرون اور غریبون کو تین روز تک سدابرت ملتا ہے اس مندر سے اوپر کو دوسرا سے ہین اُس سے آگے زکات خانہ آگے

جاکر دہنی طرف کو کنک منڈی اور اردو بازار اور قدیمی شوو والا اور سلمنے کو
دوسری جانب مدرسہ و مطبع بدّیا بلاس - آگے جاکر پرانی منڈی یعنے جہانکہ محلّات
راجگان سلف تھی بنا کردہ راجہ مالدیو اور مندر رگھناتھ جی سے دہنی طرف کو ایک
تالاب ہی جسکا پانی پیا جاتا ہی آگے بڑھکر روشن شاہ کی قبر ہی جسکو لوگ مانتے ہین
اِسکے درمیان آجانے سے بازار تنگ ہوگیا ہی - پھر گمٹ دروازہ ملتا ہی - جہان
توشہ خانہ و چھاونی فوج ہی - و مندر کے سامنے جانے سے بارکین ملتی ہین - جہان
انگریز فرودکش ہوتے ہین اور اُس سے آگے جوگی دروازہ جہان چھاونی فوج
اور مرگھٹ مُردگان ہنود کی ہی - سوا اِسکے مندرہا و دیوان صاحبان و میان
صاحبان و سرداران و مقبرہ پیر مٹھا و مستری خانہ و بیگم کی حویلی و پمپ آبکش رانی کا
تالاب وغیرہ مقامات مشہور ہین - شہر کے باہر ہر طرف ایک جنگل ہی - جسکو جھڑی کھتے
ہین ہر بارے توی کے اُس پار قلعہ باہو ہی جسمین کالی کا مندر ہی - ولشنو دیوی
اور پرمنڈل جمون کے متعلق و تیرتھ ہین - جنکو مہاراجہ گلاب سنگھ نے بنوایا تھا *
پانی اور لکڑی کی جمون مین بہت قلّت ہی پانی توی کا شہر مین پہونچانیکو ایک پمپ
لگو لیا گیا ہی رقبہ شہر کا ایک میل مربع ہوگا اور آبادی قریب ۳۰ ہزار آدمیون کے رقبہ
علاقہ جمون کا ۸۰۰۳ میل مربع سات وزارتون پر منقسم ہی - نام اُنکے یہ ہین *

کیفیت	پرگنات	تحصیل	رقبہ بیگھانو	نام وزارت	نمبر
وزیر وزارت رنبیر سنگھ پورہ مین رہتا ہی *	۳	۴	٦٨٦٤٥٠	جمون خاص یا رنبیر سنگھ پورہ	۱
	۱۲	۲	۲۵۹۱۵۹	جسروٹہ	۲
	۳۰	۴	٦۵۹۲۴۰	رام نگر	۳

نمبر	نام وزارت	رقبہ گہمانو	تحصیل	پرگنات	کیفیت
۴	اودہمپور	۳۹۰۳۶۵	۶	۶۶	سمت ۱۹۳۴ مین اسمین سے (سنہ ۱۸۷۷ء)
۵	ریاسی	۴۱۰۳۵۹۰	۳	۴۱	ایک دوسری وزارت اسمی
۶	نوشہرہ	۳۴۱۴۶۶	۳	۱۹	کشتوار علیحدہ ہوکے قایم کی گئی ہی*
۷	منادر	۹۱۱۴۴۳	۳	۱۸	

کل علاقہ جمون وکشمیر کا مل کر بقول ڈریو صاحب انگلنڈ اور ویلز سے کچھہ کم نہین ہی رقبہ کل اسکا ۶۸ ہزار میل مربع ہی*

چناب کے مشرق مین یہہ مقامات مشہور ہین

بسولی سرائیکدن کی منزل پر بلاور جہان راجگان بلاوریہ و بسولی رہتے تہے - بسولی سمت ۱۹۳۹ مین میان امر سنگہ صاحب فرزند اصغر مہاراجہ صاحب کو بعوض بہدروا (سنہ ۱۸۸۲ء) بموجب ناراضگی زمینداران جاگیر مین دی گئی ہے - بلاور سے مغرب مین رام کوٹ چند میل پر یہ مقام مہاراجہ صاحب کی شہزادی کو بطور جاگیر جہیز مین ملا ہوا ہے اسلیے جسوالون کے قبضہ مین ہی اسکے پاس مانکوٹ ہی اسمین ایک قلعہ ہی*

رام نگر رام کوٹ کے شمال مین ۲۷۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلند یہان کشمیری مسلمان بہت رہتے ہین اور شالبافی کا کام کرتے ہین - اودہمپور سطح سمندر سے ۲۴۰۰ فٹ بلند اسکو میان اودہم سنگہ* نے اپنے نام پر آباد کیا تہا - اسمین ایک بازار چند مندر محلات سرکاری و جیلخانہ بہی ہے - کرمچی چار میل پر - یہان پہلے بہٹیال ذات کا میان رئیس تہا اور تخت جمون کو دو ہزار روپے سال اور دس سوار باج دیتا تہا سمت ۱۹۰۱ مطابق سنہ ۱۸۴۳ء کے مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو بزور شمشیر دبا لیا پر منڈل سے (سنہ ۱۸۴۳ء)

* میان اودہم سنگہ صاحب مہاراجہ صاحب حال کے بہائی تہے -

جبنہ میل پر دو تالاب ہین سروہین سرآدہ میل لمبا اور پاؤ میل چوڑا اسکے کنارونپر آمون کے درخت ہین اور سروہین والے میان لوگ آباد ہین - مان سر پون میل لمبا اور آدہ میل چوڑا پہاڑیون سے محدود ہے*

چناب کے مغرب مین یہہ مقامات مشہور ہین

اکہنور جمون سے ۲ کوس دریاے چناب کے کنارہ پر یہ قصبہ بہت پرانا ہی - ایک پرانے مندر کی کہنڈرات یہان موجود ہین کہتے ہین کورو پانڈؤن کیوقت یہ ایک بڑی ریاست تہی اسمین ایک قلعہ بہی موجود ہے یہان سانپ بکثرت ہوتے ہین سناگیا کہ پانڈون نے بہی اس قصبہ کے راجہ کے پاس پناہ لیکر بعد ازان اسکو تباہ کیا تہا - لکڑی یہان دریا سے پکڑی جاتی ہے - یہان کے راجگان سلف کی بیدگرگی اور کی نقلین بہت مشہور ہین بہمبر ۱۳ میل آگے راجوڑی یا رام پور ۳۰۹۴ فٹ بلند ہے اور پونچہ سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر کشمیر کے رستہ مین واقع ہی کشمیری لوگ اسکو راز ویر کہتے ہین قدیم الایام مین یہ ایک خود مختار ریاست تہی اور بعض فرمانروا اسکے مثل راجہ سنگرام پال کے کشمیر کے باجگذار تہے یہ مقام کشمیر کا دروازہ شمار ہوتا ہی و ہانکے راجپوت راجاؤن کو اورنگزیب نے مسلمان کیا تہا پہر ۱۸۴۶ء مطابق سمت ۱۹۰۳ مین مہاراجہ آنجہانی گلاب سنگہ نے اسکو فتح کر لیا اوسی پر وہان کے رئیس وسط ہند کو چلے گئے جہان انہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار انگریزی کو اپنی خدمات لائقہ سے خوش کر کے ضلع کانگڑہ مین ایک ریاست حاصل کی شہنشاہان مغلیہ کشمیر جاتے ہوئے یہان فروکش ہوتے تہے - شاہی عمارات و محلات عام خاص مسافرخانہ مندر اور بازار اسکے دو گرم چشمہ تتو پان جو اسکے مشرق مین ایک ذیلی منزل ہین

قابل دید ہین میر ایک قصبہ کلان ہے - پونچھ ہے ۳۳۰۰ فٹ بلند اسوقت جموں
کے محفوظہ ومحروسہ ریاست ہی اسکے والی **راجہ موتی سنگھ** برادر والی
کشمیر حال ہین - یہ قدیمی اور پُرانا خوبصورت قصبہ بناکردہ راجہ بک و راجہ للتاوت
تواریخ سے ثابت ہی کہ تابع کشمیر تہا تخمیناً ۶۰ سال کا عرصہ ہوا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب
نے اس طرف کو معہ اور آقلعجات کے بزور شمشیر فتح کیا تہا اس قصبہ مین قریب
پالنسو کے مکانات ہونگے ایک ندی اسکے نیچے بہی بہتی ہی - بہدرواہ مین چھ
سات سو مکانات اور قریب تین ہزار آدمی کے آباد ہونگے - تین یا چار بازار بہی
اسمین ہین ایک ندی کی نہرین شہر مین چلتی ہین چونکہ اسمین میوہ جات بہی بہت
ہوتے ہین کشمیری لوگ جو اسمین آباد ہین اسکو چھوٹا کشمیر کہتے ہین یہ قصبہ سطح سمندر
سے ۵۴۰۰ فٹ اونچا ہی اسمین گورکہی لوگ بہی رہا کرتے تھے پورانے راجاؤنکی
تعمیرات کے کہنڈرات اسمین ابتک موجود ہین ان راجاؤن کی ذات چمبہ اور
کلو کے راجاؤن سے ملتی ہی یہ شائد ۱۸۴۸ء مین یہان تہی جبکو ۶۰ سال کا
عرصہ گذرا جموں سے یہ قصبہ ۹۲ میل کے فاصلہ پر ہے - کشتوار سری نگر سے
۱۰۲ میل کے فاصلہ پر ۵۴۰۰ فٹ بلند جموں سے براہ بہدرواہ ۱۲۹ میل ہے
اسکا میدان قریب ۴ میل لمبا اور ۲ میل چوڑا ہے یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہی اسمین
کشمیری شالباف اور ٹہکر لوگ جو اکثر گدے ہین آباد ہین وزیر شب شرن کے
مکانات بہی یہان ہین - اسمین ایک چھوٹا سا قلعہ واقع ہے - آب وہوا کسیقدر
بہدرواہ کے موافق ہی - مگر برف جو اسمین پڑتی ہے ٹہرتی نہین - میوہ اسمین
بہی بہت ہین اسکے پہلے راجپوت راجہ خودمختار تہے جنکو سیّد شاہ فریدالدین
نے مسلمان کیا اور اورنگزیب نے اُس راجہ مسلمان شدہ کو سعادت یار خان کے

نام سے ملقب کیا آخرین راجہ تیاگ سنگہ موسوم بہ سیف اللہ خان فرمانروا ہوا اسکے وزیر لکہپت نے اُس سے ناراض ہوکر مہاراجہ گلاب سنگہ کو ترغیب دی کہ اس قصبہ پر قبضہ کرلین مطابق اُسکے مہاراجہ گلاب سنگہ نے اپنی فوج جو بہنز قلعہ ڈوڈی بہین پہنچائی راجہ مذکور لاہور کو بہاگ گیا اور مہاراجہ گلاب سنگہ نے اُسپر قبضہ کرلیا پہر ۱۸۴۵ء مطابق سمت ۱۹۰۱ کے بموقع جنگ شیخ امام الدین وزیر لکہپت بہی مارا گیا - رام نگر جموں سے ۴۲ میل سطح سمندر سی ۲۷۰۰ فٹ بلند ہے یہ مقام میان رام سنگہ صاحب فرزند دویم مہاراجہ صاحب کی جاگیر ہی +

یہ تمام کوہستان و علاقجات جموں ڈوگر کے نام سے مشہور ہین - وجہ تسمیہ اِس لفظ ڈگر کی یہ ہے کہ سروہین سر اور ہان سر جو متبرک دو چشمہ ہین اُنسے یہ نام لیا گیا ہے کیونکہ ڈوگرتہہ شاستر مین دو متبرک کو کہتے ہین جس اِنکا نام ڈوگرتہہ دیش ہوا اور باشندون کا ڈوگرہ نام پڑا یہ قوم بہی آریا کی ایک شاخ ہی انکی ذاتین بہی ہندوستان کے موافق ہین ڈوگرہ راجپوت پست قد ہین انکی اوسط بلندی چار یا پانچ فٹ تک ہی رنگ اِنکا بادامی رنگ سی ذراہی سیاہ مونچہین و ڈاڑہی چڑہی ہوئی رکہتے ہین طامع اور کسیقدر تنگدست پہلی فراخ حوصلہ اور پہر خوف کہانیوالے آرائش بدن کے شایق ظاہری نمود کرنے مین تیار بہادر و دلاور و باکش و محنتی ہین - میان لوگ راجاؤن کی نسل سے ہین ٹہکر لوگ معلوم ہوتا ہی کہ اصلمین ہندوستان کے ٹہاکرون سی کچہہ تعلق رکہتے ہون جو کہ اب زمینداری کرتے ہین مگر بعض ٹہکرون کی اصل میان لوگون سے تہی جنہون نے زراعت اختیار کی وہ ٹہکر ہو گئے - میان لوگ مثل کشمیری پنڈتون کے تجارت اور زراعت کو پسند نہین کرتے اور بخلاف اُنکے مستورات کا ستر رکہتے ہین

اور جنگی ملازمت مین خوش رہتے ہین لڑکی کو مار ڈالنا انکی قدیمی رسم تہی جس رسم بد
کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۱۹۰۳ مطابق ۱۸۴۶ء مین بند کر دیا۔ انکی عورتین سُتی
بہی ہوتی تہین۔ اصل مین یہ لوگ راجپوت ہین جس جس مکان مین یہ لوگ رہی
اُسی کے نام سے اُنکی ذات مشہور ہوئی۔ مثلاً مہاراجہ صاحب جمون مین رہے
وہ جموال کہلاتے ہین جو جسبہ مین ہین وہ جسیال اسیطرح سمبیال۔ بہنبہ رال
بہدڑوال وغیرہ۔ کہانا ایک دوسرے کے ہاتہہ کا کہا لیتے ہین بلکہ بعض اوقات
جہینوروں اور سنکہروں کے ہاتہہ کا بہی مگر حقہ صرف اپنے فرقہ کا پیتے ہین درجہ
نشست کیواسطے بموقعہ شادی متعلقہ مہاراجہ صاحب مین آپسمین نہایت
فساد و تنازعہ کرتے ہین۔ اِن میان لوگون مین سے جنہنے زراعت کرنی اختیار
کی وہ کمذات شمار ہوکر ٹہکرون مین ملگیا جیسا کہ فرقہ منہاس جو جموال کے بہائی
ہین۔ بلکہ بعض ذاتین ٹہاکرون کی ایسی ہین جنکے بزرگ میان لوگ تہے وہ یا تو زراعت
کرنے لگے تو ٹہاکر ہوگئے یا اُنہون نے کسی برہمن کو دُکہ دیا یا مارا تو اُس برہمن کی تریا
اُنکو لگی اُسکے ستانے یا خوف سے اُنہون نے اصل ذات و گہر کو ترک کرکے نقل مکان و
و ذات کیا اور اُس برہمن کو اپنا دیوتا بنا کر ماننا شروع کیا زیادہ تر اِس قسم کے
ٹہاکر اور مسلمان بہی اسملک مین ہین اسلئے یہان رسم پاڑہ پڑنیکی برہمنون
مین ابتک موجود ہے یعنے جب کسی برہمن پر کوئی زیادتی ہوتی ہے وہ فوراً در ختا
پر چڑہکر آب و دانہ ترک کرکے خودکشی پر تیار ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ قوم یہان سابق
مین دخترکشی کرتی تہی اسواسطے برابر کا ناطہ شادی کو اپنمین نہ مل سکتا تہا اسلئے
اپنے سے نیچی ذاتون مثل رگوال۔ چارک۔ لنگہی۔ رسیال۔ سلاہریہ وغیرہ
کی دخترون سے شادیان کرلیتے تہے چنانچہ ابتک وہی رسم چلی جاتی ہے مگر چونکہ

اب دختر کشی نہین ہوتی اسلیئے یہان لوگ باہم ناطہ کرنے لگے ہین بلکہ کوہستان
کانگڑے کیطرف بہی امن وامان ہونے کے سبب شادیان کرلیتے ہین - اسیطرح
سے یہ ناطہ میان لوگون کے جاڑک وغیرہ اکاہرہ ٹہکرون کی بیٹیون سے شادی
کرلیتے ہین اکارہ ٹہکروہ کہلاتے ہین جو کہ اپنی بیٹی چارکون سالاہریون وغیرہ
ناطہ ہی میان لوگون کو دیتے ہین اور خود اپنے سے نیچی ذات دوہرہ ٹہکرون
کی شادی کرتے ہین اپنی ذات مین شادی نہین کرسکتے اسلیئے ٹہکر لوگ اپنے
بموقعہ شادی بعوض دخترون کے دو دو سو بلکہ زیادہ تر روپے لیتے ہین اور
بوڑہے بوڑہے ہوکر یہ لوگ شادیان کرتے ہین جبکہ وہ چالیس برس کے
ہوتے ہین تو عورت انکی ہنوز طفل نابالغ ہوتی ہے جس سبب سے بہت خرابیان
ظہور مین آتی ہین اسیطرح ڈگرکے ٹہکر پہاڑی ٹہکرون سے اور وہی گدیون
اور چیرہ والون اور خسون سے ناطہ کرتے ہین گویا نہایت کم ذاتون کی نواسیان
میان لوگون کے گہر پہنچتی ہین - اور آخیر ذاتون کو میگہہ وڈوم وغیرہ ذاتون
سے بہی پرہیز نہین ہوتا - میان لوگون کی رعایتین فرمانروا سے حال کو
بہت منظور ہین جو سپاہی اس ذات کے نوکر ہین انکو سب سے اول وپنہ پاؤ
ملتا ہے بعوض خون کے انکو خون معاف ہے بلکہ قوم چارکون کو بہی خون کے عوض
پہانسی نہین دیا جاتا اسلیئے کہ انہون نے اپنے ایک نواسے قوم جموال کو اسوقت جبکہ
ایک زمانہ مین رگوالون نے تمام جموالون کو مارکر حکومت اپنے ہاتہ مین کرلی تہی رگوالون
کو مارکر راج دلادیا تہا - اسوقت صرف وہی ایک جموال باقی رہ گیا تہا - جسکو
بسبب ہونے دیوانہ صفت رگوالون نے نہ مارا تہا - میان لوگون کے گہر دان کے
اندر سپاہی بہی نہین جانے پاتا - انکو جاگیرین بہی ملی ہوئی ہین - فوج مین

افسریان بہی عموماً انہین کوملتی ہین - بموقع شادیون کے مہاراجہ صاحب انکو
اپنے برابر بٹہلاکر ضیافت کہلاتے ہین اور پوشاکین دیتے ہین - انکو اختیار ہی خواہ
کتنی شادیان کرلین اور خواہ سوائے اپنے ناطون کے لوگونکو مثل برہمنون ٹھکریون
ٹہکردن جہیورون مسلمانونکی عورات کو بہی گھر مین بطور زوجہ کے ڈال لین اُسکے
شکم سے جو اولاد ہو اُسکو ستردرہ کہتے ہین اصل میان اُسکو جے دیو* نہین کہتے
نہ وہ باپ کی ورثہ کا وارث ہوجو گی اصل اولاد کے ہوسکتا ہی سابق مین میان
لوگون کے سامنے دیہات مین اور کوئی ذات کا آدمی چارپائی پر بیٹھنے یا حقہ
پینے کا مجاز نہ تہا ان لوگون کے گہر اکثر جنگلونمین بستیون سے علیحدہ ہوتے ہین
تاکہ انکا بہید کسیکو معلوم نہو سکے - چہبال اور جوڑی مین جسرال لوگ جوکہ
راجگان بہمبر مسلمان شدہ کی اولاد ہین رہتے ہین - سابقاً یہ لوگ ماہلی وغیرہ
قومون ہنود کی دخترون سے شادی کرلیتے تہے باوجود مسلمان ہونے کے انہون
نے یہ طریق ورشتہ نہ بدلا تہا مگر مہاراجہ صاحب حال نے اس رسم کو بند کردیا
ہی لیکن یہ مسلمان لوگ ابتک برہمنون کو مانتے ہین شادیون مین اوّل برہمنون
سے رسوم ہنود کو پورا کرالیتے ہین پہر مسلمانی طریق سے نکاح کرلیتے ہین بعض
کے گہرونمین ابتک ٹہاکر بہی موجود ہین - قبرین بہی راجگان بہمبر و رجوری
برہمنون سے ہی کہدالتے تہے - مگر ایکدفعہ موسم برسات مین برہمنون نے
تنگ آکر ایک ہی وقت بہت سی قبرین کہود رکہین تاکہ بروقت مرنے مسلمانون
کے انکو وقت نہو اسلئے انکی یہ بیگار معاف ہوگئی تہی - رعایا کا تمام مال و
اسباب حاکم کے اختیار مین رہتا جب چاہتا لوٹ لیتا - ڈوگرون مین بہائی
کا مستحق سوائے میان لوگون و برہمنون کے بعد مرنے بہائی کے دوسرا بہائی

* جی دیا مثل سلام کی ہے یا رام رام کے جوکہ میان لوگون اور مہاراجہ صاحب کے لئے مخصوص ہے جسکے معنے غالباً
یہہ ہین کہ جی ہوا ہے وہ نا

ہوتا ہی - ڈوگرونمین ایک رسم چھٹنا کی ہوتی ہے یعنی اگر ایک قوم یا شخص نے دوسرے شخص کے رشتہ دار کو مار دیا تھا تو وے آپسمین چھوتے نہین - نہ میل جول کر سکتے ہین نہ اُنکی چھوئی چیز کہا سکتے ہین بلکہ جس سبب سے وہ مارا گیا اُستے بہی چہنا ہوگیا - دریاے جہلم وچناب کے درمیانی ملک کو چھبال کہتے ہین ۔

تبت وسط ایشیا مین کشمیر کے شمال مین بڑا ملک ہی اسکے بہت سی حصہ ہین - تبت کلان یا بہوٹان - تبت خورد یا لداخ - چلاس گلگت وغیرہ ۔

تبت خورد کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۹۹ مین بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ فتح کیا تھا - اسکے باشندہ چوگان بازی مین بڑی مشاق ہین - انکو کشمیری بوٹہ کہتے ہین - سنہ ۱۸۴۲ء

علاقہ جموں کی تبت مین چار ذاتین ہین چامپا - لداخی - بلتی - واردا - بلتی مسلمان ہوتے ہین - لداخی مرد پانچ فٹ ۲ انچ اور عورتین ۴ فٹ ۱۰ انچ قد آور ہوتی ہین - لداخین کھمبا لوگ بہی رہتے ہین - جنکا اصلی وطن لاسہ ہے لداخ بہی اسی ملکا ایک حصہ ہی اسکا دار الخلافہ لیہ ہی لیہ سطح سمندر سے دس ہزار فٹ بلند ایک دامن کوہ مین آباد ہی پانچ چھہ سو سے زیادہ مکانات اسمین ہونگے انکی چھتین پنجاب کے موافق سیدہی ہین یہ قصبہ ایک بڑا تجارت گاہ ہندوستان وترکستان وغیرہ ممالک وسط ایشیا کا ہی ہر سال اس سوداگری کی نوبت درآمد وبرآمد کی لاکھون روپیے تک پہنچتی ہی - سنہ ۱۸۷۶ء کی بابت جو رپورٹ مال تجارتی لداخ کی ہوئی تہی اس سے معلوم ہوا کہ مال درآمد ۱۵ لاکھ ۴۸ ہزار نوسو اکاسی کا تھا اور برآمد ۱۶ لاکھ ۵۴ ہزار نوسو اکسٹھ روپیہ کا ہوا اسکے قرب وجوار کے کوہستان سب بیدرخت

ہین ایک طرف ندی موسوم بہ سنگہی کہابہ بہتی ہے جو کہ مان تالاب سے نکلی ہے
مندر مہاکال کے متصل بارہہ کے کہنڈرات ہین باشندونکا مذہب بودہہ ہے
جسکا بانی شاکہ سیہہ تہا راجہ اشوک نے اس مذہب کو ۲۰۰ برس بکرم سے پہلے
چین تک پہیلایا تہا گورو انکے لامہ کہلاتے ہین انکے بڑے لامہ کا مکان جسکو لامः
گملواری بوچہ لامہ کہتے ہین لاسہ ہین ہے مسلمان کے ہاتھہ سے یہ لوگ کہانا کہالیتے
ہین اور اپنے مذہب پر پابند ہین اگر ایک گہر مین سات بہائی ہون اور ایک کی
شادی ہوجاوے تو گویا ساتہی کی شادی ہو جاتی ہے۔ مردہ کو ایک گلخن میں
جو مثل صندوق کے بنا ہوتا ہے جلاتے ہین۔ راجہ کو پاپو کہتے ہین بجاے پापु
سلام یا رام رام کے جو بولتے ہین انکو ہدونکی چار ذاتین ہین جرنگ (رجپوت)
جیرکہ (مثل جاٹ)، مجہجہ (شودر)، تولہہ دکہہ (اقوام رذیل)، باقی رسوم
انکی مثل کوہستان شملہ کے ہین چنگ تہنگ کو یہان سے شمال کی طرف ایک वृंगथंग
نزدیک راستہ ہے جسکو چینیون نے بند کر رکہا ہے۔ دامن کوہ لداخ مین ایک
مندر ہے جسکو گونپہ کہتے ہین۔ لداخ سے کشمیر گوشہ جنوب و غرب مین تین سو गुनदः
کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ لداخی لوگ مثل چینیون کے چوبی تختونپر حروف
کہود کر اپنی کتابین چہاپتے ہین ٭

گلگت ایک اور درہ ہے جسکا اصلی نام گلدئی ہے یہ درہ تخمیناً تین چار میل لمبا
اور ریتلا ہے مگر ندی جو اسمین بہتی ہے دریاے سندہ سے ملتی ہے۔ سابق مین नीलार
باشندہ یہان کے ہنود تہے یا بودہ انکے عبادتخانیکی جگہہ ابتک موجود ہے اور بعض
کے نام بہی ابتک ہنود کے نام سے ملتے ہین مگر جب تیمور شاہ نے بعہد رنجیت سنگہ
اسکو فتح کیا چونکہ وہ خود اہل تشیعہ تہا اُسنے انکو بہی تشیعہ مذہب کا مسلمان

بنالیا - چنانچہ اب سب باشندے یہان کے شیعہ ہین انکو سیاہ کافر بھی کہتے ہین
اور ملک کو سیاہ کافرستان - شراب یہ لوگ بہت پیتے ہین - یہ لوگ نہایت سچے
اور غلیظ اور ایماندار ہوتے ہین سوائے آدمی کے اور کسی چیز کی چوری نہین
کرتے مگر بغاوت کیوقت سب آپسمین وغا کی راہ سے ملجاتے ہین میثل
مسافرون کے ہمیشہ سامان دنیا سے سبکدوش رہتے ہین - وامن گلگت سے
چترال - کشمیر - اسکردو برابر دس بارہ روز کی مسافت پر واقع ہین مشرقی
کافرستان کا حصہ درہ چترال کی مغربی حد ہے یہ لوگ پہلے تیر و کمان سے جنگ
کرتے تھے مگر اب بندوق کو زمین پر رکھکر برابر ہدف پر نشانہ لگاتے ہین ؞

چترال بھی ایک بڑا درہ ہے جو کہ شمالاً و جنوباً واقع ہے چلاس کے اصلی لوگ
دُرد کہلاتے ہین جو کہ غالباً راج ترنگنی کے ڈامر ہین متصل دریائے حصود -
گلگت - گوہر - چلاس - ہوری - دریل - تھونگی - کھولی پالسن
جیوری - برنگی - جیھی - ٹکی - گنی وغیرہ مقامات مین ڈانگری بولی
بولی جاتی ہے ؞

درہ سندہ جو کہ اسکرود کے پاس ۶۲۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا گوہند سے
۹۰۰ فٹ نیچا اور میدان کشمیر سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے زیادہ سے زیادہ لمبائی
اسکی ۱۹ میل اور عرض ۷ میل ہے کوہستان قرب وجوار اسکے آٹھ ہزار فٹ
تک بلند ہین اسمین دریا ئے سندہ کا پاٹ ۲۰۰ گز ہوگا ؞

اسکرود تبت خورد کا دارالخلافہ ہے اسمین چار چشمہ ہین دو شگھر کے رستہ
پر اور دو شرقی سرے مین کٹ سورا کے پاس تالاب سوت پور چوہ کا طول انکو
دو میل ہے - اسکرود کے راجہ احمد شاہ کے خاندان والے اپنے تئین سکندر اعظم

کی اولاد بتلاتے ہین * وجہ تسمیہ اسکردو کی یہ ہی کہ یہان دو دریا ملتے ہین سندھ اور شکار کا سنگم - شاستر مین ساگر سمندر کو کہتے ہین اور دو شمار دو سے مراد ہے جسّے ساگرد و بنا جواب اسکردو - سکردو یا گردو کہا جاتا ہی - قدیم الایام مین یہان کے ساکنان یا تو ہندو تہی (جو کہ اس نام سے ظاہر ہے) ورنہ بودھ جو کہ تبتیون کا مذہب ہی ایرانیون نے انکو آکر مسلمان کیا تہا - اسکردو کے لوگ بڑے بارکش اور مسکین ہین عورات انکی بدکاری کو چندان عیب نہین سمجھتین بلکہ اس کام کو بغرض کمانے روپیون کے اپنے خاوندونسے اجازت پاتی ہین - خوبانیان ورزشق وزیرہ یہان اچہے اور بہت ہوتے ہین - توت بہی بہت یہان کے لطیف و شیرین ہین انہین سے شیرینی قند سیاہ وغیرہ کا کام لیا جاتا ہے -

دیوتہہ سوہ کا میدان سطح سمندر سے بارہ ہزار فٹ بلند کشمیر کے شمال مین ہے اسکا طول اندازاً ۳۰ میل اور عرض ۱۵ میل ہے *

گوریس کا درہ بہت خوبصورت اور خوشنما ہی اسکی لمبائی ۱۵ میل اور چوڑائی ایک میل ہی صرف ۶ یا ۷ گانو اسمین آباد ہین - میدان اسکا خطہ سکردو اور کشمیر سے اونچا سطح سمندر سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہی زراعت یہان جو گیہون ترومبہ کی ہوتی ہے - گندم نہین ہوتی مگر گرم ہوتا ہے - سردی شدت سے پڑتی ہے - یہ درہ دریائے تلیل گوریز کے شمال مین اسکے مشابہ ہی کشمیر کا رستہ تبت کو یہین سے جاتا ہی بلتستان کے کوہستان ۱۸ سے ۲۰ ہزار فٹ تک اونچے ہین اور شمال مشرقی ۲۳ سے ۲۶ ہزار تک اور ایک ۲۸ ہزار فٹ اونچا ہی سکردو خاص ۷۲۰۰ فٹ اونچا ہے سکردو کوئی شہر نہین ہی - چند گھر یہان اور چند وہان آباد ہین - مہاراجہ گلابسنگہ کی فوج نے راجہ احمد شاہ والی سکردو

کو زیر کرکے قید کیا تھا اس معرکہ مین ڈوگرون نے بڑی دلاوری کی تہی اور تمام
بلتستان پر فتح نمایان حاصل کی تہی ایک نیا قلعہ وہان بنایا اسمین سنگہہ ایک
دلچسپ جگہہ ہے۔

دارِدستان مین استر۔ بونجی ۔گلگت ۔ پونیال بہی شامل ہین ۔ दार्दिस्तान
دریاے استر سندہ سے ملتا ہے ۔ استر کا شمالی طرف درہ گوریز سی ملا ہوا ہے
بہوج پتر کے درخت اسمین بہت ہین سمت ۱۹ تک چلاسی یاداردلوگ جو سنہ ۱۸۶
دیا میہا یا ننگاپربت کے مغرب مین رہتے ہین ۔ درکا استور مین لوٹ
کہسوٹ کرتے رہے اور باشندون کو غلام بناکر لیجاتے رہے سمت ۱۹ و سمت ۱۹ سنہ ۱۸۵۳
بکرمی مین مہاراجہ گلابسنگہ صاحب نے چلاس کو ایک بڑی مہم بہیجکر زیر
کیا تب ہی سے چلاس کا پرغمال کشمیر مین رہتا ہے اور چلاسی باج
دیتے ہین درکا ننگاپربت بہت دلچسپ ہے اسکی جہیل ۳۰۰ فٹ تک नंगापरबत
عمیق ہے قصبہ استور درہ کے مغرب مین واقع ہے ۔ عہد سکہان مین استور
تابع کشمیر تہا ۔ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے وزیر نے اسپر حملہ کیا تہا اور ۲ ماہ
تک قلعہ استور پر محاصرہ رکہا تہا اخیر غلہ نہ پہنچنے کے باعث محاصرہ اٹہالیا اور
راجہ کو قید کیا جو کہ بحکم مہاراجہ گلابسنگہ صاحب رہا کیا گیا تہا۔

بونجی کے قدیمی باشندے دارد تہے دریاے گلگت جو کوہستان بدخشان و چترال बवांजी गि
سے نکلتا ہے ۲۰ میل تک بہتا ہے وہ بونجی کے پاس بڑے دریا مین ملتا
ہے یاسین مین ۶۰ میل پونیال مین ۲۵ میل گلگت مین ۳۵ میل بہتا ہے
یاسین باجگذار اور پونیال مقبوضہ کشمیر ہے شمال مشرق مین ہونزا हुंजा
اور نگر کی دریاے گلگت کے کنارہ پر خاص ریاستین ہین قلعہ گلگت नगर

مہاراجہ صاحب کا لشکرگاہ داردستان ہی گلگت سطح سمندر سے ۴۸۰۰ فٹ
اونچا ہے اسمین ریشم بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دریا سے سونا بھی بنتا ہی
قدیمی راجہ گلگت کے ترکی کہلاتے تھے۔ اور یاسین والے چونکہ پھر بھی سرتابی
سنہ ۱۸۵۹ء کرتے رہے اسلئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو بمعہ کسیقدر فوج کے سمت ۱۹۱۶
مین بھیجا - مقابلہ کے بعد یاسین والونکو شکست ملی ملک ادبان بمعہ ہمراہیوں
کے بھاگا - آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بھیجکر باج دینا اور یرغمال
سنہ ۱۸۶۲ء کشمیر مین رکھنا منظور کیا - اُسپر صلح ہو گئی - پھر سمت ۱۹۱۹ مین ھونزا والوں پر
فوج کشی کی گئی - نیز وزیر زورآور اور کرنیل بجی سنگھ نے ایک اور مہم کرکے
سنہ ۱۸۶۳ء دیلیل بھی فتح کیا - سمت ۱۹۲۰ مین یاسین والون نے پونیال پر حملہ کیا اُنکو
यासीन بخشی رادھاکشن نے گلگت سے جاکر نکالا۔

نقشہ داردستان یا ممالک گردنواح گلگت

نام ملک	فرمانروا	ذات	مذہب	کیفیت
گلگت	ملازمان مہاراجہ صاحب	چند رولو	نصف شیعہ	عموماً یہہ تمام مقامات قلعون کے اندر آباد ہین اور خود مختاری و بغاوت کی بو سر مین رکھتے ہین مصلحت وقت دیکھہ کر نرم ہو جاتے ہین
سی	″	اکثر یشکن	″	
حصورا	″	″	اہل سنت جماعت	
پونیال	راجہ عیسیٰ ماتحت مہاراجہ صاحب	یشکن	مولائی و سنی	
نگر	راجہ نگلٹ	″	شیعہ	

نام ممالک	فرمانروا	ذات	مذہب	کیفیت
ہونزا	راجہ غزنخان	یشکن	مولائی	
اشکومن	علاقہ یاسین	″	″	
یاسین	پہلوان بہادر	″	مولائی و سنت جماعت	بردہ فروشی اس ریاست مین ہوتی ہے ۔
چترال مستوج	امام الملک	یشکن	سنی	
گوپچال واقع بدخشان	میر بدخشان	واکہیاک	مولائی	
ذلیل	مجموعی	یشکن	سنی	
تنگیر	″	″	″	
گور	″	″	″	ان ممالک مین جنگی قیدی غلام کئے
تہیلچا	″	″	″	جاتے ہین مگر بردہ فروشی نہین ہوتی
سیالس	″	″	″	

ان تمام ممالک مین بستی خصوصاً قلعجات مین ہوتی ہے ۔ نگر دریاے
ہونزا کے بائین کنارہ پر واقع ہے اور اسی کے سامنے دہنی طرف کو ہونزا
ہے ۔ نگر والے سمت ۱۹۰۰ سے مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ۱۸۴۳ء
ہین ۔ ہونزا والے نے سمت ۱۹۳۳ مین اپنا معتبر سری نگر مین بھیجکر مہاراجہ صاحب ۱۸۷۶ء
سے اتحاد کیا ۔ گور والے بھی مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین ۔ چلاس
ریاست مجموعی پر مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب نے سمت ۱۹۰۸ کو مہم بھیجی اور فتح حاصل کی ۱۸۵۱ء

چنانچہ تب سی ہی یہ ریاست بہی باجگذار کشمیر رہی ہے:.

مردم شماری کشمیر

رپورٹ مجموعی مرتبہ دیوان کرپا رام صاحب سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء مین لکہا ہے کہ کل قلمرو جمون وکشمیر ولدٌاخ وغیرہ مین:- ۷۹۵۳۹۴ مرد:. ۷۳۹۵۷۸ عورتین میزان الکل ۱۵۳۴۹۷۲ ہین:. انمین سے ۵۰۶۶۹۹ ہندو:. ۹۱۵۳۶ مسلمان:. ۸۶۲۵۷ قوم میگہہ وڈوم وغیرہ ۲۰۲۵۴ بوہد جو لدٌاخ مین رہتے ہین ۳۲۲۶ جنسی سکہہ جو کشمیر مین رہتے ہین:.

تقسیم کشمیر

اسکی تقسیمین بہت ہین بعض لوگون نے اس ملک کو دریاے کرشنا گنگا سی چناب تک شمار کیا ہے شاستری والون نے بہوٹان سے ریاست چمبہ تک کشمیر کو قرار دیا ہے:.

شلوک

भुट्टदेशात्समारभ्य यावच्चम्बावतीपुरीम् ।
काश्मीरनामकन्क्षेत्रं वाराणस्यायवाधिकम् ।

ارتہہ

بہوٹ دیش سے لیکر چمبہ تک تمام ملک کشمیر ہے اور یہ خطہ کاشی جی سی زیادہ بہتر ہے:.
رقم نے صرف حدود بانہال ومظفرآباد کے اندرونی خط کی تقسیم لکہی ہے-

جو تقسیم کہ بادشاہان سلف کیوقت سے چلی آتی ہے اسکو تقسیم سابق کے نام سے موسوم کیا اور جو تقسیم مہاراجہ صاحب کے عہد مین بالفعل ہوئی اسکو تقسیم حال کہا اور ان تمام اطراف کو جو سرینگر کے مغرب مین ہین حصہ مغربی کے نام سے لکہا جو شرق مین ہین حصہ مشرقی کہا۔

تقسیم سابق کشمیر

شاستری والون کا قول ہے کہ بسبب قدیم آبادی ہنود کے ہنود نے مہادیو کے ۲۷ ننت کے موافق اسکے ۲۷ حصہ کئے اور نام انکے بہی اپنے طور پر رکہے جنمین اب بالکل اختلاف و انقلاب ہوگیا ہے۔ بعض نے اس تمام خطہ کے صرف دو ہی حصہ کئے تہے۔ مراج یا ملیاد اج یا مڈراج دوسرا کامراج کامار اج یا کرمر اج شرقی حصہ مراج اور غربی کامراج ہے

कामराज

मराज

پرگنات مراج ۲۷ ہین۔ شاہ آباد۔ برنگ۔ کوٹہار۔ مارٹنڈ۔ اننت ناگ دچہن پارہ۔ کہاور پاورہ۔ اولر۔ ڈنہو۔ پہاک۔ دیوہ سر۔ اڈون۔ باٹو سیر سمن۔ شکردرہ۔ شاورہ۔ زینہ پور۔ ناگام۔ اچہہ۔ بیردنا۔ ویہو۔

پرگنات کامراج ۱۹ ہین: لکل۔ بلدہ۔ سایر موضع ہائین۔ لعل۔ کوہی ہامہ پرسپور۔ انچہامہ۔ تیلہ گام۔ کردہن۔ کہوئ۔ زینہ گیر۔ تیہ جمل۔ تیہ لولاب تیہ مچہی پورہ۔ تہہ اوتر۔ تیہ رام محال۔ تیہ لنے پہری۔ وچہنہ۔ کہاورہ۔ وچہنہ پار اَل تہل سے (جو کہ بارہ مولا کے درہ نیچی کو ہے) ہزارہ تک چلا گیا ہے اور کہاورہ اسکے سامنے دریا کی دوسری طرف جہلم کے شمال مین گذر کر کچہہ ہامہ سے کوہالن تک کے میدان و درہ کو کہتے ہین۔ باشندگان وچہنہ کو یہہ اور کہاورہ کو

खख: کہکہہ کہتے ہین - وجہ تسمیہ اسکی یہ ہو کہ ایک طرف قدیم الایام مین برہمن جس لفظ
व شاستری مین سے یہ لیا گیا اور دوسری طرف کہتری جسمین سے حرف کہکہا لیا گیا
رہتے تہے چنانچہ مسلمان ہونے کے بعد اُن کے یہی نام وذاتین قایم رہین - بعض
لوگ کہتے ہین کہ بملی خان اور کہکے خان دو آدمی متوطن روم نے ترکستان
سے آکر قدیمی باشندون کو لوٹ مار کر مسلمان کیا اور اپنے اپنے نام پر ریاستیں
بنالین - بعد اُسکے بملیخان کے بیٹے مظفر خان نے موضع چکاری کو اپنے نام آباد کیا
جس سے مظفر آباد ہوا کہاورہ مین بڑا استقام اوڑی اور وچہنہ مین کہٹائی ہے ۔

मराज शہنشاہ اکبر نے بذریعہ ٹوڈرمل کے اس خطہ کو چار حصون پر تقسیم کیا تہا -
اول حصہ مراج جسمین اننت ناگ - دیوہ سر - برنگ - اولر - آڈون - باڑو
سیرہ سمن - وچہن پارہ - کہاورہ پارہ - زینہ پور - شادرہ - شکردہ - شاہ آباد
کوٹہار - مارٹنڈ - ناگام - اچہہ - تیہ جہراٹ - وہو - ہین ۔
دوسرا حصہ کامراج - اسمین جمل - اوترچہی پورہ - رام محال - نی ہری - لولاب - زینہ گیر
تیسرا حصہ وسطی یا میانہ اسمین - وہنیسو - پہاک - مانچہامہ - بیروہ - برسیپور
بانگل - سایر موضع پائین - لعل - کروہین - کہوئی ہامہ - کہوئی - تیلہ گام
بلدہ کے پرگنات ہین + ان ہر سہ حصص کو حصہ داخلی کہتے ہین اسکے سوائے
حصہ خارجی مین بہی دو حصہ شامل ہین - ایک حصہ بیرون کوہستان متعلقہ کشمیر
اسمین بانہال کشمیر کے مغرب مین - دو آڈون پرگنہ کوٹہار کے عقب مین کشتواڑ
اُسی کے متصل - اُس سے آگے خیسال - ڈومیال - اس سے آگے راجوڑی جسمین
پونچہہ وغیرہ مقامات شامل تہے - شمال مین وچہنہ - کہاورہ - پکہلی - دنتور - استور
گلگت - سرشال - اسکرد + دوسرا حصہ قدیم سے جو باجگذار کشمیر ہے - تبت کلان

تیراہ - بنگش واقع باغستان - قلمان - کہال - نوشہرہ - کاشال - وارنو٭

مشہور مقامات پرگنات

فاक
پرگنہ پہاگ ہین - واچہی گام اسمین شکار ہر ایک قسم کا ملتا ہی موضع دارا ہین سی موسم گرما مین پانچ دانہ شہر مین آتا ہی - الیشہ بر بسبب باغات وتیرتھ گیت گنگا کے مشہور ہی - بٹہ پور مین تہانہ ہی اسمین باغ شمشیر خان تہا جواب ویران ہی نیلبل مین علیمردان خان کا باغ ومکان تہا تہید مین چشمہ شاہی ہے زیٹھہ یار چشمہ زیتٹا دیوی کے باعث مشہور ہی٭

विहु
پرگنہ وِہو - پانپور مین زعفران پیدا ہوتا ہی کہرو مین تیرتھ جوالاجی کا ہی اور کان آہن بہی ہی - کان نقرہ کا بہی اسمین گمان ہی - چشمہ ہائے گندہک بہی اسمین بہت ہین کہونہ موہ مین شیوجی کی غار ہی جسکو ہر شئے شور کہتے ہین سترار مین کان اور کارخانہ آہن ہی چقماق اور سنگ ہائے دیوار بہی یہان سی نکلتے ہین لدو مین پہلے بہت مندر تہی جواب ویران ہین وسترون کو ہنود متبرک مانتی ہین تریلون کے چشمہ سی سب سی پہلے زعفران نمودار ہوا ہے پاندرہ چوک مین چشمہ کورو چہتر ہے وین مین ایک گندہکی چشمہ ہی اسمین برتن ڈالنے سے طلائی رنگ کا ہو جاتا ہی٭

उालर
پرگنہ اولر مین اونتی پور قصبہ ترال مسکن جنسی سکہان اس پرگنہ مین خرس وشیر وخوک وغیرہ جانورون کا شکار بہت ملتا ہی - وچہن پارہ مین دریا سے لدر بہتا ہی جسکا منبع تارسر ومارسر ہے سوائے امرناتھ - گنیش بل - سلہر اور کنجلی دن - ٹرامہ - مال مین مالنی شور دہادیو کا تیرتھ ہی یہان کے نہرون سے

رناگ برناگ کے پیالہ بنتے ہین کوہ گنجہ بل مین کان سرب ہی۔

ववरपार: کہاوریارہ مین عیشہ مقام اسمین تعمیرات شاہ جہان ابتک موجود ہین یہان زینک زشی کی غار ہے جسپر مسلمانون کا آستان ہی - بانرمولہ مین چشمہ مقدس ہاپہ ہرن ناگ ہی - سیر سالی مین چشمہ کارکوٹ ناگ ہی کہتے ہین جب وبا یا قحط ہنا ہو تو اسمین سی پہلے ہی صدائے توپ آتی ہی۔

मारहंद مارتند۔ موضع بہون مین متبرک چشمہ ہی - بومزد کی ایک غار مین مندر ہی دوسری غار کے مندر پر بام دین کا آستان ہی۔

अनंतनाग انت ناگ مین قصبہ انت ناگ کے ایک چشمہ مین کان گوگرد ہی اس قصبہ مین تعمیرات شاہی بکثرت ہین اور چشمہ کہیر بہوانی اور آستان ریشہ مالو ہی - ویلہ گام - ڈورہ۔

شاہ آباد مین قصبہ شاہ آباد - ویرناگ - بٹہ گونڈ - ڈور - دیتھہ وتر۔

कुठार کوٹھار مین اچہ بل اسمین شاہی باغ اور چشمہ ہی - جیرہ پور مین کارخانہ ابریشم شالگر مین چشمہ ڈالی ناگ ہی - برناگ مین چشمہ گوکرناگ - لوکہ بہون مین چشمہ مہاکال فتح پور مین تعمیرات شاہی ہین۔

देवःसर دیوہ سر مین موضع روزل اسمین ایک چشمہ ہی جسمین پانی پایاب ودیگر آلود رہتا ہی درمیان اسکے دو جڑ مین درختون کی ہین جو بموقع قحط یا جنگ کے معمول سے زیادہ بلند ہوجاتی ہین اور پانی پر بموقع جنگ علامات اسلح نظر آتی ہین۔

قیصران کوٹھر کولہ گام مین چوبی برتن وچرخہ اچھے بنتے ہین پانزپتہ اہرہ بل بڑا دل افزا دیہ ہی۔

लार لار مین قصبہ لعل چشمہ کہیر بہوانی مقدس واقع تولہ مولہ - مانی گام - بنر۔

ناگام مین قصبہ ناگام - چاڈورہ - کرلہ پور - کانہ - وری گام مین نورالدین

کی زیارت ہاہی - ہنود اسکا اصلی نام سہج آنند رشی بتلاتے ہین - پکہرپورہ ۞
یچھہ واہ تہورہ - اچھہ گام - بٹہ مالو ۞
رام محال چشمہ رام ناگ - لچھمن کنڈ - ہنومان کنڈ ۞ پرگنہ چہراٹ کے موضع
پائیر مین ایک پرانا مندر پانچ تیہرون - سے اغالباً پانڈوکا بنایا ہوا ہی ۞

تقسیم حال

مہاراجہ صاحب کی انتظام سے یہ کل خطہ چہہ وزارتون پر منقسم تہا - مگر سمت ۱۹۳۳ سے وزارت شوپیان و پٹن بہی دوسری وزارتون مین ملا دی گیئن اسلئے چار ہی وزارتین رہگیئن - چونکہ انتظام ہمیشہ بدلتا رہتا ہی اسلئے کوئی مقررہ تقسیم قایم نہین ہی ۞

وزارت شہر خاص

یہ وزارت خاص سرینگر کی وزارت ہی اسمین تحصیل ہاے ذیل ہین :-
تحصیل پہاک - تحصیل ولر - تحصیل یچھہ - تحصیل ناگام - چکلہ آرہ وہی - اچھن خود کشت - تحصیل دہو - تحصیل رام تیہری - تحصیل چہراٹ - مانچہامہ - لعل بیروہ - وولنو - پٹہ رام تیہری - چہراٹ - مانچہامہ - لعل - بیروہ - وولنو - پٹن و شوپیان کی وزارتون سے کاٹکر شہر خاص کی تحصیلون مین ملائی گئی ہین ۞

وزارت اننت ناگ

تحصیل زبدہ سنگہ پورہ - تحصیل اننت ناگ - تحصیل وچہن پارہ - تحصیل کہاور پارہ مارتنڈ و کوٹہار - اس وزارت کی تحصیلونمین شوپیان - دیوسر آڈونکی

تحصیلین ملائی گئی ہین *

وزارت کامراج

اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین :- زینہ گیر - کروہن - اوتر مچھی پورہ جمسل اسکی تحصیلون بین تحصیلہا سے ذیل ملائی گئی ہین سایر مواضع پائین - بانگل *

وزارت مظفر آباد

یہ وزارت کوہستان محدودسی باہر ہے اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین :- آبادی کل اسکی ۷۰۳۳۷ نفر کی ہی - اسمین کشمیری پنڈت ایک بہی نہین رہتا تحصیل اوڑی - تحصیل کرناد - علاقہ وچہتہ علاقہ کہاورہ تحصیل چکار مظفر آباد اسمین تحصیلین ہین *

کُل کشمیر کی مردم شماری ۱۹ ۳۸۷ مرد ۱۳ ۴۴۴ عورتین * ہندو ۱۱۳۴ کُل ہندو ۸۸۰۴۸۷ مسلمان مرد و زن - ۲۴۴۳ جنسی سکہہ مرد و زن ہین *

کوہستان کشمیر

اسکے کوہستان محدود کی بلندی آٹھہ ہزار فٹ سی ۱۶ ہزار فٹ تک ہی کوہستان مغربی بہ نسبت شمالی کے زیادہ تر بلند ہین مشرقی و جنوبی طرف کے کوہستان ۵۰ یا ۷۵ کوس تک ہین اور اُنکے خاتمہ پر میدان پنجاب شروع ہوتا ہی اور کوہستان شمالی کے انجام پر تبت اور وسط ایشیا ہی - یہ تمام کوہستان سلسلہ کوہ ہمالیہ کی شاخین ہین *

مشہور کوہستان یہ ہین

ا- ہاری پربت سری نگر سے شمال کیطرف شہر سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ۵۰۰م فٹ بلند ہی اسکا دوسرا نام کوہ ماران ہی پروسن بیٹھ یعنے چمکنے کی جگہہ بہی اسکو کہتے ہین اسکے گرد اگرد پختہ پتہرون کی ایک دیوار ہی ۱۳- فٹ موٹی ۲۱ فٹ اونچی سنہ ۱۵۹۰ء مطابق سمت ۱۶۴۷ بکرمی مین بحکم شہنشاہ اکبر بنائی گئی تہی اسکے ایک دروازہ موسوم بہ کاٹھی دروازہ پر محراب مین تین پتہر و نپر اشعار ذیل کندہ ہین-

بنا ے قلعہ ناگرنگر شد ... بحکم بادشاہ دادگستر

سر شاہان عالم شاہ اکبر ... تعالی شانہ اللہ اکبر

شہنشاہی کہ در عالم مثالش ... نبود است و نخواہد بود دیگر

کرورو دہ لاک از مخزن فرستاد ... دو صد استاد ہندی جملہ چاکر

نہ کردہ ہیچکس بیگار این جا ... تمامی یافتند از مخزنش زر

چہل و چار از جلوس بادشاہی ... ہزار و شش ز تاریخ پیمبر

یہ پربت ہنود کے نزدیک نہایت متبرک و مقدس سمجہا جاتا ہی اکثر ہنود زن و مرد ہر روز اسکا طواف کرتے ہین جسکا دور قریب ڈہائی کوس کے ہوگا- اسکے جنوب مشرق مین شارکا دیوی کا سویمبو مندر اور چوٹی پر قلعہ سرکاری تعمیر سنہ ۱۸۱۰ء کردہ عطا محمد خان سنہ ۱۸۶۶ء کا جنوب مین کہنڈرات اخون ملا شاہ اتالیق جہانگیر مغرب مین آستان شاہ حمزہ معروف بہ مخدوم صاحب شمال کی طرف مہا لچھمی کا استہان اسکے پائین مین جروگہ بادشاہی کے ویرانجات

اور باغ واہشخان گوشہ شمال مشرق میں مقدس چشمہ بوکہری بل جیلخانہ جدید و ڈول
۲- شنکر اچارج شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر شمال ومغرب کی طرف میدان کشمیر سے
۵۰۴ فٹ اور سطح سمندر سے ۶۲۶۳ فٹ اونچا۔ پون میل لمبا ہی اصلی نام اسکا
کوہ سندیمان تہا کیونکہ راجہ سندیمان نی سمٹ ۴۰۸۹ کلجگی میں اپنی نام پر ایک مندر
اسپر بنایا تہا جسکو اہل اسلام نے لفظ سلیمان سی بدل کر تخت سلیمان اسکا نام رکھا
بعد اسکے شنکر اچارج سوامی اسپر آکر رہا اور اسکی نام سی کوہ شنکر اچارج ابتک مشہور ہے
اسکی چوٹی پر ایک سنگین مندر موجود ہی اسمیں شیوجی کا لنگ ہی مندر مذکور کے
دیکھنے سے کاریگروں کی صناعی اور فضیلت دیکھہ پڑتی ہی اس کوہ کے دامن شمال میں
ایک چھوٹا سا جنگل اور دامن شمال ومغرب میں موضع گوپکار وآب گگریبل اس
مغربی میں موضع دروگجن اور کوہ خورد رستم گڈی ہے جسپر مشنری شفاخانہ بنا ہی اس
جنوب میں دریاے جہلم بہتا ہی یہ پہاڑ کوہ شالامار کے ساتہہ گوشہ جنوب وشمال
کی طرف سی ملا ہوا تہا جسکو کسی راجہ سلف نی بغرض پہنچانے ہوا کے تالاب ڈل کو
اسغرض سی کہ مبادا حبس ہوا کے باعث پانی تالاب مذکور کا خراب ہو جاتی۔ کاٹ کر
علیحدہ کر دیا ہی اسجگہہ کو شاستری میں آدت گوہا اور کشمیری میں ایتہ گنج کہتے
ہیں کسی مسلمان حاکم نے مندر کے ایک ستون پر عربی حروف بہی کہدا دئی ہیں سنہ
۳- کوہ ماربل سرینگر سی گوشہ جنوب ومشرق میں ۳۰ کوس کے فاصلہ پر ۱۱۵۷۰ فٹ
سطح سمندر سے بلند ہی گذر راستہ کشتواڑ اور ریاست چمبہ اسی پر کو ہی۔
۴- کوہ مرگن شہر سی ۳۰ کوس گوشہ جنوب ومشرق میں ۱۱۶۰۰ فٹ چشمہ جوہر ناگ
اسی پر ہی۔
۵- کوہ برارہ سری نگر سی جنوب ومغرب میں ۳۰ کوس کے فاصلہ پر متصل ویری ناگ کے

۶- ہاٹمنک ۱۶۹۰۰ فٹ بلند متصل جھیل مانسبل اِسکے پتھرون سی چونا بنتا ہی:
۷- تسکر الدین اولر تالاب کی مغرب مین ۷۰۰۰ فٹ بلند مسلمانونکا مقدس کوہ ہی:
۸- کوہ زوجہ بال جسکو انگریز زوجیلا پاس کہتے ہین سری نگر سے ۴۰ کوس مشرق کیطرف حدود پرگنہ لعل مین سونہ مرغ اور دراس کے درمیان ۱۱۳۰۰ فٹ بلند بسبب پڑنے بہت برف کی سرما مین گذر اسکا محال ہو جاتا ہی:
۹- کوہ وجہ بال ۱۱۷۰۰ فٹ بلند نواح پرگنہ کہوئی ہامہ مین نہایت سرد ہی:
۱۰- کوہ پیرزہ بال سری نگر سے ۶۰ کوس اسکردو و گوریز کے درمیان بہوج پتر کے درخت اسپر ہوتے ہین:
۱۱- بانہال شہر سے ۲۵ کوس جنوب و مغرب مین شاہ آباد و بانہال کے درمیان ۱۱۳۷۵۰ فٹ بلند چونکہ موسم سرما مین اسپر باد تند چلتی ہی اسلئے اُس سی محفوظ رہنی کو مہاراجہ صاحب نے اسپر بہت سی مکانات پختہ جنکو مر کہتے ہین بنوا رکھے ہین برف اسپر بکثرت پڑتی ہی کوہستان جموان اور خطہ کشمیر کو یہی کوہ جُدا کرتا ہی یہ بھی پنجال کی ایک شاخ ہی:
۱۲- کوہ پیر پنجال شہر سی ۳۰ میل سطح سمندر سی ۱۱۰۳۰ فٹ بلند کشمیر کے جنوب و مغرب مین دور تک پہیلا ہوا ہی- وشنو پاد جو اسکی اونچی چوٹی ہی ۱۲۵۰۰ فٹ بلند ہی اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہی:
۱۳- کوہ ہرمکٹ مقدس کوہ شہر سے ۳۰ کوس شمال کیطرف پرگنہ لعل مین ۱۶۹۰۵ فٹ اونچا مدام برف سی مستور رہتا ہی اصلی نام اسکا ہرمکٹ پربت ہی:
۱۴- کوثر شہر سی ۳۰ کوس جنوب کیطرف پرگنہ دیوہ سر کی نواح مین ۱۵۵۳۰ فٹ بلند- اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہی جسمین سی دریای وشو- بانہال و گلابگڈہ نکلی ہین:

۱۵- کوہ گوشہ برابر سری نگر سے ۱۰ میل شمال کیطرف کوہ مہادیو کے عقب مین
چلاس کے درمیان ۶۳۸۷۱ فٹ بلند مدام برف سے مملو رہتا ہے ۔

۱۶- کوہ ننگا پربت شہر سے ۷۵ کوس شمال مین اسپر اقلیم استور ہے سطح سمندر سے ۲۶۲۳۰ فٹ
اونچا ہے ۔

۱۷- کوہ امرناتھ شہر سے ۵۴ کوس شمال و مشرق مین سولہ ہزار فٹ سے اونچا
مُقدس ہے ۔

۱۸- کوہ گلمرغ شہر سے گوشہ جنوب و مغرب مین تین ہزار فٹ سطح سمندر سے بلند ۔

۱۹- کوہ افروت پرگنہ کروہن مین اسکی چوٹی پر چشمہ ایلا تہر ہے جسمین سے دریا ے ننگل
نکلتا ہے ۔

۲۰- کوہ سونہ وارن ۱۲ ہزار فٹ بلند اسپر سے دو رستے گوریز کو جاتے ہین ۔

۲۱- کوہ شالامار تالاب ڈل کے کنارہ پر اسکے عقب مین کوہ مہادیو ہے ۔

۲۲- کوہ انت ناگ ۳۵۰ فٹ اونچا ہے ۔

۲۳- کوہ نائوبندان ہرپور کے متصل جب کشمیر ستی سر تہا اسپر کشتیان بندہتی تہین کشب
رشی نے اسی کوہ پر بہت عبادت کی تہی ۔

۲۴- کوہ بارہ مولا ۵۰۰۰ فٹ بلند سری نگر کے مغرب مین ہے ۔

۲۵- کوہ شوپیان شہر کے جنوب مین ۱۵ کوس کے فاصلہ پر ۱۷۵۳ فٹ بلند ہے ۔

۲۶- کوہ تراگبل بنڈہ پور سے نو میل پر ۹۱۶ فٹ بلند ہے ۔

۲۷- کوہ شاردا اوتر مچھی پورہ کے عقب مین شمال مغرب کے گوشہ مین ہنود کا مقدس پہاڑ ہے
اسکے نام سے کشمیر کو شاردا پیٹھ کہتے ہین ۔

۲۸ کوہ گنجہ بل متصل پہلگام اور گوشہ برار کے اسمین کان بلور اور سرب ہے ۔

کوہ آتش فشان

کوہ جوالامکھی کشمیر مین صرف ایک ہی ہی اُسمین سے مثل جوالاجی کے مدام شعلہ نہین نکلتے صرف ایک دورہ چند سال کے بعد اس قطعہ کوہ مین سے گرمی نمودار ہوتی ہی اور بعض اوقات شعلے بہی نکلتے ہین اسکا نام سویمجی ہی۔ سویم کے معنے خود آنیوالا ہی یہ مقام کوپچی ہامہ پر ہی جو کہ پرگنہ مچہی پورہ مین سرینگر سے گوشہ مغرب وجنوب مین تخمیناً ۳۵ کوس کے فاصلہ پر تقریباً ۱۶۰۰۰ فٹ بلند واقعہ ہی عطا محمد خان کیوقت مین بہی یہ مقام ایک ماہ تک شعلہ افشان رہا اُسمین

۱۸۲۹ء گندہک کی بو نہ تہی سمت ۱۸۸۵ کے زلزلہ مین نہ وہان بہونچال آیا اور نہ کوئی آواز نکلی اُسکے بعد سمت ۱۹۱۲ مین یہ آگ ظہور مین آئی۔ اب سمت ۱۹۳۴ مین اسکا ظہور رہا۔ تیرہ ماہ تک شعلہ افشانی ہوتی رہی۔ پنڈت لوگ اسی آگ کے ذریعہ دیگچون مین بہات پکاکر اُسکے پنڈون سے شرادہ کراتے ہین اور اسکا درجہ گنگا دگیا وپٹن کے برابر بلکہ اُسسے بدرجہا زیادہ مانتے ہین بموجب شاستر کے یہ تاثیر جارسو جریب یعنے ۱۶ کوس تک اس زمین مین پائی جاتی ہی۔ مگر راقم نے صرف ۱۶ گز زمین ہی جلتی پائی تہے ؛

جہیلین اور چشمہ کشمیر کے

روایت ہی کہ خطہ کشمیر سابق مین ایک تالاب تہا جسکو ستی سر کہتے تہے بعد اُسکے یہ خطہ پانی نکالنے سے درہ کی صورت ہوگیا مگر تاہم اب بہی اسمین ہزارہا چشمہ ہین اُنکی چند اقسام ہین۔

اوّل وہ جسکو جہیل کہتے ہین اُسمین سے اکثر ایسے ہین جنمین سے پانی اور نہرین جاری ہوتی ہین دوسرے قسم اول سے بہت چہوٹے مگر روان ہین۔ بعض ایسے ہین جنکا پانی جاری نہین یہ تمام چشمے علی العموم خورد وکلان دامن ہائے کوہستان اور کچہہ چوٹیون پر واقع ہین۔

ان تمام کو سری ناگ کہتی ہین ناگ کی معنے ہین پہاڑ سے نکلنے والا اور دوسری معنے سانپ بہی ہین کشمیریون کا اعتقاد ہی اور نیلمت پوران مین لکہا ہی کہ یہ خطہ سابق مین سانپون اور ناگون سی آباد تہا انکا راجہ نیلہ ناگ تہا بہت سی چشمہ ہنود کے نزدیک متبرک و مقدس سمجہی ہین

اوّل ڈل یا تالاب شہر۔ کہتے ہین یہ ایک دشت بے آب تہا اُسکو وتیال مرگ کہتے ہتے یہ تالاب تخمیناً پانچ میل لمبا اور اڑہائی میل چوڑا سری نگر کے شمال و مغرب مین بجانب اوسط ۱۵ فٹ عمیق ہی چہار طرف باغات دل فزا سے محدود و دامن کوہستان شالامار مین واقع ہی۔ کشمیریون نے اسکو چند حصون مین تقسیم کیا ہی (۱) ڈل خورد یا ڈل کوتوال (۲) ڈل کلان (۳) استہ واو (۴) سودر کہون ٭ چوتہا حصہ سب سے عمیق تر ۸۵ فٹ تک ہی اسمین سی دو نہرین بہتی ہین۔ چونٹہہ کول جو براہ گگر بی بل کوہ شنکر اچارج کے نیچے سی براہ موضع دورہ گیجن **شیر گڈہی** کے سامنے دریا سی ملتی ہی۔ دوسرا نالہ مار جو باغ دلاور خان کے پاس سی نکل کر پرگنہ اچہن کو سیراب کرتا ہی اس تالاب کے شمال و مشرقی اطراف سبز اور بلند پہاڑون سی محدود ہین پانی اسکا اکثر چشمون سی نکلتا ہی شمال کیطرف سے ایک پہاڑی نالہ بہی اسمین آکر پڑتا ہی اسکا بہت سا سطح آب کنول نیلوفر شمسی و قمری اور **رادون** و درختون سی مستور ہی پہلے یہ تالاب بہت بڑا تہا مگر اب اسکی کنارون کو لوگون نے مٹی وغیرہ سے بہر کہیتیان بنالی ہین ان کہیتیون کو ڈیم کہتے ہین **داد** اُس کہیت کو کہتے ہین جو کہ سطح آب پر مثل تختہ کے تیرتا ہوتا ہی انکو اسطرح بناتے ہین ایک قسم کا گہاس ڈل مین پیدا ہوتا ہی اُسکو نیچے سی کاٹتے ہین وہ مثل چٹائی کے پانی پر آجاتا ہی اسطرح سی دو تین ٹکڑہ یا چٹائیان اُس گہاس کی جو اوّل اوپر سی کاٹی پر ہو بہو چٹائی سی ہو جاتی ہی آپسمین ایک دوسری پر رکہہ دیتی ہین پہر اسپر مٹی ڈال دیتی ہین اور پہر ایک چوب دراز کو پانی مین نیچے تک گاڑ دیتی ہین اور اُس گہاس کو جسپر مٹی ڈالی ہوتی ہی اُس ستون چوبی سی باندہ دیتی ہین

جسمین وہ ایک جگہہ قایم ہوجاتا ہی اُسپر ترکاریان وغیرہ اشیاء بوتی ہین بعض اوقات زمیندار لوگ جو ایک جگہہ سی دوسری جگہہ کہول کر اُسے لیجاتے ہین اس لئی ہندوستان وغیرہ مقامات مین مشہور ہی کہ کشمیر مین زمین چرائی جاتی ہی ؛

ڈل مین جیور یعنی سکہاڑہ - نگہاڑہ - مذرو یعنی یعنے بیخ نیلوفر اور کاہ لک جسکی چٹائیان بنتی ہین اور مکانات کی خس کے کام مین آتا ہی - کاہ بیچہ کان سی ڈل نابدٍ* بہی نکلتا ہی اُسکو مسلمان لوگ کہاتے ہین سخبۃ اسکا موسوم بہ کلہرٹ ہی مین ڈالکر کہگل کے کام آتا ہی اِس تالاب مین دو سد آب جسکو ستہو کہتے ہین بہ یل چلنی کو بنی ہوئی ہین ایک نابدیار سی درمیان ڈل کے ہوکر موضع ایشہ براری کے جنوب تک ہی اسکا طول ۳ میل اور عرض ۲۰ با وسط ۱۰ فٹ ہی اسپر نو پُل ہین اس سدِ آب کو پنڈت جو وہری مہیش نے بنایا تہا نشاط باغ کے سامنے جو پُل ہی اُسپر تاریخ ذیل کندہ ہی

ہست تاریخ این خجستہ اساس   بانئی پُل مہیش شنکرداس

دوسرا سندہ خواجہ یاربل سی سیف خان نے حضرت بل تک بنایا ہی ؛

تالاب ڈل کشمیر مین دولتمندون کیواسطی عجیب مقام تفریح سیر و تماشا ہی - غریب و پریشان خاطر کے واسطی اسسی بہتر کوئی مقام غم   کرنیکا نہین ہی اسکی سیر و شکار ماہی و مرغابی وغیرہ ہی باتین کرتے ہوئی دن گذر جاتا ہی عمر ہی غم ایکدم مین دور ہو جاتا ہی روایت ہی کہ ایک تاجر نے اپنی لڑکیکو دو تین لاکہہ روپے کا مال دیکر تجارت کیواسطی ہندوستان سی یہان بہیجا تہا - تجارت بالائی طاق رکہکر اُسنے سب و پے سیر ڈل مین ضایع کر دئی باپنے جب طلب کیا اُسنی لکہہ بہیجا کہ وہ سب روپیہ میان ڈل کے ذمہ ہی بہت مانگتا ہون وہ کچہ نہین دیتا - بلکہ اور مانگتا ہی باپ اسکا پریشان ہوکر کشمیر مین پہنچا اور سیر ڈل مین ایسا گرفتار ہوا کہ بقیہ دولت بہی کہو بیٹہا ایکدن باپ بیٹا کشتی مین سوار سیر ڈل کر رہے تہے باپنے پوچہا بیٹا

* نابد کشمیری زبان مین مصری کو کہتے ہین ۔
۲ نابدیار ایک محلہ کا نام ہے جو رعناواری مین ہے

میان ڈلو کہان رہتا ہے جو روپیہ نہین دیتا بیٹے نے جواب دیا کہ یہی حضرت ہین جنکی آپ سیر فرما رہے ہین دونون پشیمان ہوکر وہین مرگئے اور گگری بل مین دفن کئے گئے کتاب لالہ رُخ مین اسکی بہت تعریفین لکھی ہین اسکے درمیان دو جزیرہ مصنوعی ہین ایک کا نام روپہ لنک یعنی نقرہ کی لنکا یہ نسیم باغ کے سامنے شالامار کے راستے مین ہے یہ جزیرہ ۶۵ گز مربع اور ۳ فٹ پانی سے اونچا ہے وائن صاحب سیاح نے ۱۸۳۵ء مین اسپر ایک چھوٹا سا مندر دیکھا تھا جسکا اب نشان تک نہین ہے۔

سونہ لنک یعنی سونیکی لنکا۔ درمیان ڈل کلان یا جنوبی حصہ تالاب کے ۴۰ گز لمبا ۴۰ گز چوڑا ہے اسکو امیر خان جوانشیر نے ۱۷۷۶ء مین بنایا تھا مغلون نے اسپر ایک چھوٹا سا چہلخانہ بنایا ہوا تھا اسکی دیوار کے نشان ابتک موجود ہین اسیوجہ سے لوگ اسکو منحوس سمجھکر اسپر نہین بیٹھتے عیاش لوگ زیادہ تر روپہ لنک پر بیٹھکر خورونوش کرتے ہین اس تالاب کے ہر چہار طرف عمدہ عمدہ باغات ہین نہر سے بذریعہ چونٹھہ کول کے دونون کنارون کے درختہاے سفیدار وچنار و پانی کی صفائی اور مرغابیان دیکھتے ہوئے کشتی مین سوار ہوکر اول ڈل دروازہ ملتا ہے اُس سے آگے کو ایک نہر گاگری بل سے ہوکر دہنی طرف سے ڈل کو توال کو جاتی ہے اور دوسری براہ راست رعناواری مین سے ہوتی ہوئی حسن آباد کی طرف سے ڈل مین پہنچتی ہے مغربی کنارہ ڈل پر (۱) **حضرت بل** ایک گانو ہے جہان رویت موے شریف **محمد** صلعم صاحب ہے اُس سے آگے تھوڑے فاصلہ پر **نسیم باغ** ہے اسمین ۱۲۵۶ درخت چنار کے ہین یہ باغ عہد اکبر شاہ سنہ ۱۵۸۶ء مین نسیم خان غلام کے اہتمام سے تیار ہوا تھا اسکے گرد جو دیوار تھی اب صرف اسکے نشانات موجود ہین سو گز آگے جاکر موضع **ہبک** معروف بہ **رگناتھ پورہ** ہے یہان چند رہاے شالی کوب وکارخانہ ابریشم ہے اس سے آگے **تیلبل** ایک بڑا گانو ہے جو کہ تالاب کے شمال مین واقع ہے نالہ تیلبل کا پانی نہایت عمدہ گنا جاتا

سنہ ۹۹۴ الہجری

ہی شمال مشرقی حصہ کنارہ تالاب پر **باغ شالامار** ہی اسکو شاہ جہان نے بنایا تہا یہ باغ
۵۹۰ گز طویل ۲۷۰ گز عریض دس فٹ بلند دیوار سی محدود ہی ڈل سی باغ تک ۱۲ گز چوڑی
ایک نہر بہتی ہی اس نام کی وجہ تسمیہ کی بابت بہت اختلاف ہی کہتے ہین یہان کا ادیو کا
مکان تہا شاستر ہی والے اسکو مار کہتے ہین اور شالا مکان کو حتی شالامار ہوا یعنے کام دیو
کا مکان اور بعض کہتے ہین کہ مار کشمیری مین دریا کو کہتے ہین چونکہ انگے سابق مین پشمینہ دہوتے تہے
اُسسی شالامار ہوا۔ وسطی مکان اس باغ کا قابل دید ہی۔ اُسکے چارونطرف تالاب ہین
جنمین تقریباً ۱۳۰ فوارے ہین اسمین سنگ موسیٰ کے ستون نہایت خوبی سی محلا کرکے
لگائے گئے ہین تالاب تارسر و مارسر کی ایک نہر اسمین بہتی ہی۔ شالامار سی ذرہ فاصلہ
پر تالاب کے مشرق مین **موضع الیشہ بر** ہی اسکے پاس چشمہ گپت گنگا کا تیرتھ ہی۔
نشاط باغ تعمیر کردہ آصف خان بعہد شاہجہان دلافزا اور رحت بخش اسم بامسمیٰ
۵۹۵ گز طویل ۳۶۰ گز عریض ایک دیوار ۱۲ فٹ بلند سی محدود مشرقی کنارہ تالاب پر
واقع ہی اس باغ کے درجہ ۱۶ سے ۱۸ فٹ تک آپسمین پست و بلند ہین **چشمہ شاہی**
مشہور و معروف چشمہ نشاط باغ کی طرز پر ۱۱۳ گز طویل اور ۴۲ گز عریض ۷ فٹ بلند دیوار
سی محدود جنوب مشرقی کنارہ ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہی اسکا پانی پینے مین
سبک اور ہاضم ہی۔ **انگور باغ** اسکے آگے مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۳ مین تیار کرایا ہی ۱۸۷۶ء
اسمین فرانسیسی انگور کی بیلین لگائی گئی ہین۔ **پری محل** یا کوتلن ایک ویرانہ
مکان تالاب کے جنوبی طرف موضع **تہبید** کے روبرو ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر تعمیر کردہ
آخون ملا شاہ اتالیق جہانگیر واقع ہی۔ **چار چنار باغ** جنوب و مشرقی گوشہ
مین ہی بیگم نورجہان کو یہ باغ بہت پسند تہا۔ **گوپہ کار** اسسی آگے کو ایک چھوٹا سا
گانو ہی جو کہ دامن کوہ شنکراچارج مین خوبصورتی سے واقع ہی۔

(۲) **مانسبل** کشمیر کے تمام چشمون مین ازبس خوبصورت و راحت انگیز تالاب
شمال مشرق و جنوب مغربی اطراف مین تخمیناً تین میل لمبا اور ایک میل چوڑا تمام چشمون
سے عمیق تر موضع صفاپور کے پاس ہے اسکا پانی زیادہ تر اندرونی چشمون سے نکلتا ہے
کوندہ بل کے سامنے نالہ امراوتے جسکو زین العابدین لایا تہا اسمین پڑتا ہے اسکے کنارہ
پر موضع **کوندہ بل** ہے جسکے ۱۱ گہر سمت ۱۹۳۴ بکرمی مین غرق ہو گئے تہے - چوٹی کوہ ۱۸۷۷ء
اہابگنگ کی ۱۲۹۰ فٹ بلند ہے *

(۳) **تالاب انچار** جو ڈل سے کچہہ بڑا ہے سری نگر کے گوشہ شمال و مغرب مین ایک
کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اسمین نالہ مار پڑتا ہے اور دریاے سندہ ایک طرف سے
اسکے ساتہہ ملکر پہر علیحدہ ہو جاتا ہے *

(۴) **جہیل ولر** جسکو کشمیر کا سمندر کہنا چاہئے تمام جہیلون سے بڑا ہے یہان پہلے
ایک شہر سندمتی نام آباد تہا جو کہ بسبب گنہگاری باشندون کے غرق آب ہو گیا
اسکا اصلی نام پدم ناگ ہے یہ تالاب اعظم شہر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مشرق سے مغرب
تک دس میل چوڑا اور شمال سے جنوب تک بارہ میل لمبا ۱۶ فٹ سے زیادہ بحساب اوسط
عمیق ہے - بقول شاستر اسکی وسعت ۲۸ کوس تک ہے مچہلیون اور مرغابیون کا شکار
اسمین بکثرت ملتا ہے اسکے کنارونپہ بہی لوگ ڈیم بناتے جاتے ہین ہوا کے وقت
کشتیون کے غرق ہونیکا بڑا خوف رہتا ہے دریا بہت اسکے بیچون بیچ مین چلتا ہے
سو یا وزیر راجہ اننت ودما نے بڑی حکمت سے دریا کو اسمین ڈالکر نکالا ہے
دریا کا پانی اسمین بالکل علیحدہ نظر آتا ہے ولر کا پانی جدا گانہ شمال و مشرق مین
یہ دریا کوہستان بلند سے محدود ہے اسمین بہی اندرونی چشمون کا پانی زیادہ تر ہے
جزیرہ زینہ لنک تعمیر کردہ زین العابدین جو اسکے درمیان تہا اب کنارہ پر

آگیا ہے یہ جزیرہ شمال سے جنوب تک ۵۹ گز لمبا اور مشرق سے مغرب تک ۵۰ گز چوڑا ہے
بنڈ پر ہے اسکے شمال و مشرقی کنارہ پر ایک قصبہ آباد ہے گو دلیس و اسکرو وغیرہ
کو یہین سے رستہ جاتا ہے کوہ تسکر الدین ... فٹ بلند مغربی کنارہ تالاب پر ستادہ
ہے شکر الدین مرید نور الدین کی زیارت اسی پر بنی ہے

پہاڑ و نیز چشمہ ہاے ذیل ہین

۱- گنگہ بل کوہ ہرمکٹہ کی چوٹی پر مثل ہردوار گنگا کے مقدس و نجات بخش خیال کیا
جاتا ہے سری نگر سے وہانتک یہ منزلین پڑتی ہین بیجار ناگ - نونر - برنگ - رام اون
کوہ تہرت - برتیمہ سر - کوہ برنی بل یا بنبہ دہار - چشمہ ہاے نند و کول چشمہ کولہ سر تالاب
گنگا بل قریب ڈیڑہ میل لمبا اور ۵۰۰ گز چوڑا ہے ہنود مردون کے پہول اسمین بہا دون
سُدہی اشٹمی کو ڈالتے ہین ۔

۲- کولہ ناگ یا کوثر ناگ ۲ ہزار گز لمبا پانچ سو سے چہہ سو گز تک چوڑا ہے دو سو
فٹ گہرا ہے کل دور اسکا ۳ کوس کا ہو اسمین سے پانچ ندیان نکلتی ہین منجملہ انکے دریاے
وشو کشمیر مین اور چار ندیان پہاڑون مین بہتی ہین اسکی مشرقی چوٹیون کو کو سرن
کوٹھر کہتے ہین وشنو پاد بھی اسی کے پاس ہے روایت ہے کہ وشنو کے
پاؤن مارنے سے یہ تالاب بنا ہے چنانچہ نشان پانو کا ابتک موجود ہے ۔

۳- شیشہ ناگ یا ششرم ناگ امرناتھ کے رستے مین درہ لدر کے سامنے ۔

۴- چشمہ ایلا پتہر کوہ اخروت پر پرگنہ کروہن مین ۔

۵- سوکھ ناگ کوہستان بیردہ پر سواے انکے مادسر - تادسر - سونہ سر
چندہ سر - مہاکر سر - نیلہ ناگ - باغ سر مشہور ہین ۔

چشمہ

اچھہ بل جسکا دوسرا نام صاحب آباد ہی اننت ناگ سی ۴ کوس دامن کوہ مین مشہور اور خوبصورت چشمہ اول دفعہ راجہ اچھہ کے نام پر مشہور رہا ابعد اسکے شاہجہان نے وہان تعمیر بنا کر صاحب آباد کے نام سی معروف کیا اب مہاراجہ صاحب نے تعمیرات جدید وہان بنوائی ہین - پورانا حمام لایق دید ہی یہ کوہ جسکے دامن مین یہ چشمہ واقع ہی پرگنہ برنگ کو کٹہار کو جدا کرتا ہی لوگون کا خیال ہی کہ پانی جو اسمین سی نکلتا ہے وہ برنگی ندی کا ہی جو اسکے پیچھے ایک مقام مین غایب ہو جاتی ہی +

اننت ناگ مین چشمہ ہون مٹن سی آدہ میل پر ہنود اسکا گیاجی سی زیادہ تر دہام مانتی ہین ۔ **ویتہہ ترنبع** دریا سی بہت - وین متصل بانپور ۔

ورناگ جسکو خیال کیا جاتا ہی کہ شیوجی کے ترشول سی بنا ہی یہ چشمہ ہشت پہلو خوبصورت و دلربا دامن کوہ بانہال مین ۲۷ گز مدور اور ۵۰ فٹ گہرا ہی اسمین مچھلیان بے شمار ہین ایک نہر بڑی زور سی اسمین سی نکلتی ہے کہنڈرات باغات و مکانات شاہی جسکو شاہجہان نے بنایا اور جدید باغ و تعمیرات عالیشان والئی حال اس چشمہ کے قابل دید ہین نہ کہ شنید اس چشمہ کے گرد ۲۴ محرابین ہین جنمین سی ایک کے پتھر پر عبارت ذیل کندہ ہے " بادشاہ ہفت کشور عدالت گستر ابو المظفر نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ غازی بتاریخ ۱۵ جلوس درین سر چشمہ فیض آئین نزول اجلال فرمودند ۔

تاریخ

از جہانگیر شاہ اکبر شاہ ۔ این بنا سر کشیدہ بر افلاک
بانئی عقل یافت تاریخش ۔ قصر آباد و چشمہ ورناگ "

چشمہ سی باہر دو سہرے سنگ موسی پر جواب ٹوٹ گیا ہی کندہ ہی

حیدر بحکم شاہجہان بادشاہ دہر | شکر خدا کہ ساخت چنین آبشار جوی
این جوی کز داده ست زجوی بهشت یاد | زین آبشار یافتہ کشمیر آبروی
تاریخ جوی گفت بگوشم سروش غیب | از چشمہ بہشت برون آمده ست جوی

چشمہ سونده براری پرگنہ برنگ مین وسط لباکہہ سی وسط جیٹھہ تک ز تین تین دفعہ خشک ہو جاتا ہی اور پہر تین ہی دفعہ بہر آتا ہی ؞

سوور سندہیا پرگنہ ویوہ سر مین - کہتی ہین ونیمن گیارہ دفعہ خشک ہوکر گیارہ ہی دفعہ بہر آتا ہی ؞

یون سندہیا پرگنہ شاہ آباد مین - اِسمین بہی کہت چشمہ سونده براری ظاہر ہوتی ہی ؞

ہاکرہ سر پرگنہ ماچہامہ مین - اسمین چند جزایر ہوا چلنے کیوقت بہتی ہوئی خیال مین گذرتے ہین ؞

کہیر بہوانی سری نگر سی سات کوس پر مقدس چشمہ راگیان بہگوتی کا بشکل شاردا حرف اومکار کے واقع ہی قدرتی سے اسکا آب مقدس ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہی اور ہر ایک رنگ کی جدا گانہ تاثیر ہی ؞

چشمہ اونتی پور مین غسل کرنے سے خارش و قولنج کے دور ہو جانیکا لوگون کو یقین ہی ؞

چوہر ناگ برنگ مین ؞ **کرشنہ سر** منبع دریائی کرشنہ گنگا ؞ **خوشحال سر** نوشہرہ کے نزدیک ؞ **نندن سر** کوہ نندن پر ؞ **سر بل** دریاسے سلنڈرن کا مخرج ؞ **جہجہیرکن** یعنے سنگ سفید منبع دریای دودہ گنگا ؞ **چشمہ کورجہتر** موضع پانڈ جہو مین ؞ **تلکہاک ناگ** موضع زیون مین ؞ **چشمہ جالندہر** موضع زاورہ مین ؞ **بیجار ناگ** نوشہرہ مین ؞

کریوہ ہاے

کشمیر مین بہت سی زمین معمولی سطح کشمیر سے بلند اور پتہریلی ہے اُسکو کریوہ کہتے ہین شمالی طرف کی کریوہ یہ ہین کریوہ بانپور - کریوہ اسلام آباد اور جنوبی یہ ہین زینہ پور - نونگر کریوہ خانپور - کریوہ داموودر - ان تمام کریون کو پہاڑی پانی اور خندقین آپسمین ایک دوسری سے علیحدہ کرتے ہین کریوہ ہائے ذیل بہی مشہور ہین کریوہ لتہ پور - کریوہ وولسو - کریوہ بڈہی اوڈر - مٹن اوڈر - کریوہ رام نگر - کریوہ چکدر وغیرہ *

نمبل ہاے

نمبل اُس قطعہ زمین دلدلی کو کہتے ہین جسمین پانی قدرتی چشمون یا کسی تالاب کا بارہ مہینے بہرا رہتا ہے اور سطح آب گہاس سے مستور رہتا ہے بعض بعض نمبلین کوسون تک چلی گئی ہین - چند کے نام یہ ہین - کونہ بل وہو ہین * گیر نمل اولر ہین * ہکرہ سر نمل بلدہ پائین ہین * تولہ بل نمل کلان ترکہیر بہوانی کے گرداگرد پرگنہ لعل ہین * پہاڑ ونمل خود کشت ہین * کنی پور اچہہ ہین * بجہبارہ نمل - ورہ نمل کروہن ہین * بوڈ نمل کامراج ہین * پنز تار ونمل اونمل اونتتم ساپر مواضع پائین ہین * نمل کاؤسان ماپچہاسہ ہین * ولنہ نمل کروہن ہین * ٹینگہ نمل دیوہ سر ہین * ندر نمل اور قیصر نمل اچہہ ہین * براری نمل سری نگر مین کشتیان بہی ان تمام مین بخوبی چلتی ہین *

دریاے ہاے کشمیر

چہوٹے چہوٹے دریا کشمیر مین بہت ہین مگر یہان خاص دریا لکہے جاتے ہین *

ابیتستا۔ جسکو یونانی ہائیڈس پس پنجابی جہلم پنڈت وتستا مسلمان بہت
کہتے ہین ایک بڑا دریا ہی جو کہ تمام کشمیر کی زمین کو سیراب کرتا ہی اور قریب قریب تمام ہائی ندیا
دریا کشمیر کے اسمین پڑتے ہین یہ دریا چشمہ ویتہہ وتر واقعہ شاہ آباد سی نکلتا ہے بہت
زبان شاستری مین اُس مقدار کو کہتے ہین جو کہ نر انگشت کی برابر ہو چونکہ اصلی منبع
اسکا بہت چھوٹا ہی اسلئے اسکا نام ویتہہ ہوا۔ ویتہہ وتر سی نکل کر پانی اسکا آب
چشمہ سیت رشیمان سی ملکر جٹی گنڈ مین جو ہی ورناگ وپرگنہ بنگل و ساندرن سے جو کوہ برار و
کاورن واقعہ پرگنہ شاہ آباد کے چشمہ سرپل سی نکلتا ہی پیوست ہو کر آب و اسک ناگ
پانزت ناگ دریاے وشو سی ملکر برنگی ندی وآب کوکرناگ وجو آرہ پتی سی جسکا
مخرج باہم سرلبیتہ سرور و درہ سر واقع کوہ داسند و پرگنہ کوٹہار ہی وآب چشمہ مارتند
وچشمہ اچھہ بل سی اننت ناگ مین ملکر کہنہ بل کے نیچے اسقدر پانی جمع ہوتا ہے
کہ کشتی وغیرہ اسمین چل سکتی ہی اور دریا کی صورت نظر آتی ہی پہر اَور ندیون سی
ملتا ہوا بہت سی حصون مین شمال کیطرف شنکر اچارج کے نیچے خمدار ساتھ پیچ کہاتا
ہوا شہر مین جنوب ومغرب کی طرف بہتا ہوا تمام کشمیر مین تخمیناً ساٹھہ میل کے فاصلہ پر
چل کر کوہ بارہمولا سی باہر نکلتا ہی پہر دریای کرشنہ گنگا وغیرہ ندیون سی ملکر قصبہ و انگلی
کے نیچے جا کر حدود ملک گکہر مین سی گذر پہاڑ سے نیچے گر قصبہ جہلم مین بنام دریاے
جہلم مشہور ہو کر قصبہ جہنگ سیالان سی آگے آٹہہ کوس ترموگہاٹ پر دریاے
چناب سی ملکر پہرا ہی دریای سندہ بحر عرب مین گرتا ہی یہ دریاے کبہی خشک نہین
ہوتا اور بموجب نشیب فراز پانی کے ایک گہنٹہ مین ½ میل سی ۳ میل تک چلتا ہی ماہ جولائی
واگست مین پانی اسکا معمول سی بارہ فٹ اور کبہی زیادہ بڑہکر باعث سیلاب ونقصان
زراعت وغیرہ ہو جاتا ہی کہنہ بل سی آگے پہلے سونہ کول جسکا منبع کپال موچن ہی۔

پہر گنڈ کی ندی - چندرہ کول جسکو غالباً راجہ مہرہ کول نے کہدوایا تہا - سانڈرن
ندی - برنگے ندی - آرہ پنبی ندی اسمین ملتی ہین - اوسکے بعد بجانب راست ندیان
معاون بنتی ہین - دریاے لدریا لمبوور ہی جسکا منبع گنگبل ہی دو شاخون سی کہنہ بل
کے نیچے اسمین پڑتا ہی - دریاے چہنٹہہ کول جو ڈل مین سی نکلا ہی شہر مین شیر گڈہی کے
سامنے بسنت باغ کے پاس اس سی ملا ہی - دریاے سندہ جو کہ اباسین کی ایک شاخ ہی
اور بعض کا قول ہی کہ امرناتہہ مین اسکا مخرج ہی یا امراوتی اسمین ملتی ہی اول تالاب انچار
سی ملکر پہر شادی پور کے پاس دریاے بہت سی ملتا ہی ان دونون کے سنگم کے پاس
درمیان دریا کے ایک چبوترہ پر چنار کا درخت ہی اسکو پریاگ کہتے ہین ۔۔ دریاے
پوہرو دابہ گاو کے ذرہ نیچے ایک بڑا نالہ دریاے بہت سی آکر ملتا ہی - نالہ ہائے
ذیل بائین طرف سی اسمین آکر ملتے ہین دریاے دشوم ہامہ کے نزدیک دریاے راجہو
موضع کاکہ پور مین - دودہ گنگا جسکا مخرج سنگ سفید ہی سری نگر کے نیچے دریاے
رامشی کوہستان شکردہ سی نکلکر موضع وہہال مین - دریاے ننگل کروہن مین سی گذرکر
تالاب اولر مین پڑتا ہی نالہ کتہہ کول یعنی نقلی دریاے جو کہ شیر گڈہی کے نیچے سی کاٹ
کر صفاکدل کے پاس پہر دریا مین ملایا گیا ہی یہ نالہ اکثر سرما مین خشک ہو جاتا ہی دوسرا
نارو کے نام سی ایک نالہ گرمیون مین شادی پور کے پاس سی علیحدہ ہو کر ننگل کے
متصل تالاب اولر مین پڑتا ہی - دریاے رامو کر یوہ لونگر اور خانپور کے درمیان
بہتا ہی - نبلہ گنگا امرناتہہ مین - نالہ پہلگام - نالہ مار تالاب ڈل کے حصہ برار ہی نل سے
نکلکر پرگنہ اچہن کو سیراب کرکے تالاب انچار مین جاملتا ہی اسمین جو فرش اینٹون کا تہا
وہ سب مٹی مین دب گیا ہی - یہ نالہ سلطان زین العابدین نے بنایا تہا اسپر بہی بہت
سی پل ہین - نالہ سونہ کول - شوپیان - رمبیارہ - ہدہومتی - گورلیس کیطرف بہنے

آگے کہوئی ہانہ کو سیراب کرکے پہر جہلم مین پڑتا ہی بعض کا قول ہی کہ مدہومتی دریا ہی کرشنہ گنگا کا دوسرا نام ہی نالہ ماورا و ترجہی پورہ بین - دریا ہی حمل پرگنہ حمل مین بہتا ہی :

پل

دریای بتستا پر کہنہ بل سی بارہ مولا تک تیرہ پلہا سے ذیل ہین جو کہ چوب دیودار سی نہایت مضبوط اور خوبصورت بنی ہین نام اُنکے یہ ہین -

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	تعداد دہانہ	عمق بحساب فٹ	کیفیت
۱	کہنہ بل	۶۶	۱۲	۱	۱۴	یہ پل سب سی اول اور چھوٹا ہی اننت ناگ کے پاس -
۲	بیج بہارہ	۱۰۰	۱۷	۳	۶	
۳	بانپور	۱۳۲	۱۴	۴	۶½	
۴	امیرا کدل	۱۳۴	۲۰	۵	۱۶	یہ پل امیر خان کے نام پر مشہور ہی اور شہر مین اوّل پل ہی
۵	حبہ کدل	۹۷	۲۴	۳	۱۶	
۶	فتح کدل	۸۸	۱۷	۳	۱۶	یہ تیسرا پل شہر کا فتح شاہ کے نام سی مشہور ہی
۷	زینہ کدل	۹۶	۲۴	۳	۱۶	بنام زین العابدین چوتہا پل شہر کا مشہور ہی
۸	عالی کدل	۸۲	۱۷	۳	۱۶	عالی شاہ کے نام پر پانچوان پل مشہور ہی
۹	نو کدل	۷۵	۱۸	۳	۱۶	
۱۰	صفا کدل	۱۱۰	۱۹	۴	۱۶	سیف خان کے نام پر اصل سفا کدل ساتوان پل مشہور ہی -

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	[illegible]	عمق بحساب فٹ	کیفیت
۱۱	سنبل	۱۱۲	۱۶	۴	۱۵	علاوہ انکے اَور بہت سے پُل نالہ مار
۱۲	سوپور	۱۱۴	۱۶	۳	۱۸	وغیرہ پر ہین یہ ایک جدید پُل کوہالن کے
۱۳	بارہ مولا	۱۴۶	۱۶	۶	۳۴	پڑاؤ مین مہاراجہ صاحب کی حکم سے
						آہنی پختہ ۴۸ گز لمبا اَور بنا ہے

کشتیان

یہان کے دریا مین کئی قسم کی کشتیان ہین۔ **اوّل پرندہ** ایک لمبی کشتی ہوتی ہے اسکے سرے پر ایک طرف چھوٹا سا بنگلہ بنا ہوتا ہے اور باقی تمام جگہہ پر ہانجی لوگ (ملاح) چپا مارنیکو بیٹھتے ہین سوا ے امرا و والیان مُلک کے عام لوگ اسپر نہین بیٹھ سکتے ۔: **چاکہ واری** اسی کا ایک قسم ہے اُسکا بنگلہ کسیقدر بڑا مثل ایک کمرہ کے درمیان مین ہوتا ہے ۔: **لر ہی ناو** ایک بڑی شاہی کشتی کا نام ہے اُسکے درمیان ایک مکان مثل دیوانخانہ کے بنا ہوتا ہے امرا معہ مجلس کے اُسپر بیٹھتے ہین۔ یہ قسم خاص لوگونکیواسطے ہین ۔:

دوسری قسم عام لوگون کے لئے یہ ہین۔ **ڈونگہ** عموماً ۵۶ فٹ لمبا ۵$\frac{3}{4}$ فٹ چوڑا ۱$\frac{3}{4}$ فٹ عمیق نیچے سے چپٹا دونون گوشونکی طرف گاؤ دُم ہوتا ہے اسپر چٹائیون کی چھت دیوارگیر اور پردہ ہوتے ہین اسمین جائے نشست و باورچیخانہ وہانجیون کے بیٹھنے کی علیحدہ جگہہ ہوتی ہے۔ **شکاری** اس سے چھوٹی اور ہلکی اسیطرح کی ہوتی ہے ایک قسم **وار** کے نام سے مشہور ہے وہ کشتی جس کام مین لگائی جاوے لفظ وار کو اُسی نام سے مرکب کر دیتے ہین۔ مثلاً **آرم وار** یعنے کشتی سبزی فروش کی ۔:

گاڈہ وار یعنے ماہی فروش کی کشتی چہٹہ وار جو باد طوفان کیوقت تالاب ڈل یا اولر
مین بیخوف رہتی ہی اسپر سی شکار بہی خوب کہیلا جاتا ہی یہ قسم وار زیادہ تر تالابون اور
نالہ مار مین رہتا ہی اور ہر قسم کی باربرداری مین کام آتا ہی۔ کرناؤ کے ذریعہ دریا مین
وار پار عبور کیا جاتا ہی سب سی بڑی اور بہاری کشتی جو باربرداری غلہ و چوب وغیرہ
مین بکار آتی ہی باہچ کہلاتی ہی ہانجی لوگ اکثر سکونت شبانہ روز انہین کشتیون مین
رکہتے ہین۔ سمت ۱۹۳۲ بکرمی مین ایک چہوٹا سا دخانی جہاز یا کشتی سٹیمر کے نام سی بہی ۱۸۷۵ء
بہت مین ڈالی گئی تہی ۔۔

مرغزار یعنی گلزار کشمیر

مرغزار اُن میدانون کو کہتے ہین جو کہ پہاڑونکی چوٹیون اور درہون مین ایسے واقع
ہین جنمین قدرت سی طرح طرح کے پہول گلہا ئی گوناگون شگفتہ ہوتے ہین خاص مشہور
مرگ یا مرغ یہ ہین سونہ مرگ ۔ نجلہ مرگ ۔ انیہ مرگ ۔ رای بلرو
نندن سرمرغ ۔ چندن سرمرغ ۔ مرگ ہائی کوہ مہادیو
مرگ ہائی امرناتہ ۔ مہلشہ مرگ ۔ گل مرگ ۔ شاجی مرگ
نندی مرغ ۔ گوکل مرغ ۔ توسہ میدان ۔ استان مرغ ۔۔

سونہ مرگ پرگنہ لعل کے اختتام پر ہی اور قریب ۲ میل تک پہیلا ہوا ہی ۔۔ ل
گلمرغ ایک نہایت خوبصورت اور خوشنما میدان سری نگر کے مغرب مین پرنیجا
کی شاخون مین واقع ہی اسکا طول تخمیناً ۳ میل اور عرض ایک میل ہی اس کے
گرد چہوٹے چہوٹے کوہستان پر جہیلون کے درختون مین یہ میدان سطح کشمیر سے
...۳ فٹ اونچا اطراف شمال و مغرب اور جنوب مشرق مین واقع ہی جنوب مشرقی

سری سے ایک نہر ہمین شمال مغرب کیطرف خمدار بڑی خوبی سے روان ہے اسکے دونون کنارے خوشنما پہولون کے بوٹون سے رنگے ہوئے معلوم ہوتے ہین اسکو درمیانی چہوٹے چہوٹے ٹہیلونپر علیحدہ علیحدہ اقسام کے پہول شگفتہ معلوم ہوتے ہین اس کے شمال مشرقی طرف بابا پیم رشی کی زیارت اور جنوب مشرق کیطرف راہ فیروزپور ہے نان تیر یہان کا تختہ ہے گرمیونمین صاحبان سیاحان اور ہیڈ کوارٹر افسران سپیشل ڈیوٹی بمعہ شاخ ڈاکخانہ کے یہان دو ماہ تک رہتے ہین ۔۔ وجہ تسمیہ اسکی یہ بتلاتے ہین کہ گوہری یعنے پاربتی جی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا اول نام گوہری مرغ ہوا پہر گلہ بانون نے گہوڑے اسمین چرانے شروع کئے جس سے گور مرگ ہوا کیونکہ کشمیری زبان مین گہوڑیکو گور (گُر) کہتے ہین ۔ اب بسبب افراط گلہائے گوناگون کے گلمرغ کہتے ہین ۔ استرون اونتی پورہ کے پاس اسی قسم کا ایک میدان ہے ۔۔

سری نگر خاص

سری نگر جو خطہ کشمیر کا دار الخلافہ ہے پہلے سوریہ نگر یعنے شہر آفتاب کے نام سے مشہور تہا
۱۳۲ء راجہ پرورسین نے سمت ۲۳ کلجگی مین مطابق ۱۸۹ بکرمی کے اس شہر کو بنام پرورسین نگر آباد کیا تہا اسکو ۱۷۷۵ برس گذرے ان ایام مین کہتے ہین یہ شہر شادی پور تک بستا تہا ۔ عہد اسلامیہ مین شہر مذکور کا نام بہی کشمیر ہی لیا جاتا تہا یہ شہر کشمیر کے درمیان کوہستان شمالی و مغربی کے نزدیک ہاری پربت کے جنوب مین دریا بہت کے دونون کنارون پر شنکر اچارج سے چہچہ پل تک دریا کے کنارہ کے ساتھ پیچ کہاتا ہوا تخمیناً ۳ میل تک چلا گیا ہے اور سطح سمندر سے ۵۲۷۶ فیٹ

اونچا ہی لسبب نزدیک ہونے ہمبل اور دلدل کے آب وہوا اسکی صحیح المزاج نہین ہے
آبادی اسکی ایک لاکھ ۳۰ ہزار آدمیون سی کسیقدر زیادہ ہوگی اور قریب ۳۰ ہزار
کے اسمین مکانات ہین یہ تمام مکانات عموماً پختہ چوب آمیز و خوبصورت ہین اور سبکی
چھتین سلامی دار ہین ۲ سی ۳ تک انکی منزلین ہین - مکانات ریلیش سکنہاء - حمام -
مندر زیارتین شہر کی تعمیرات ہین دریا کی دونون کنارونپہ گہاٹ ہائی سنگین جسکو
بارہ بل کہتے ہین اکثر بنی ہوئی ہین - بازار جو تہوڑی ہین بہت تنگ اور ناہموار
پتہرون سی فرش کئے گئے ہین موسم سرما مین یہان کیچڑ سخت ہوتا ہی - دریا سے
وتستا نے اس شہر کو دو حصونپر اور پلون نے سات حصو نمین اور انتظام پولیس نے
بارہ ضلعو نمین تقسیم کیا ہی انکے نام یہ ہین (۱) نرسنگہہ گڈہ (۲) جبہ کدل (۳)
تاشہ دان (۴) جمالٹہ وچہتہ بل (۵) ملک صاحب (۶) دیدہ مر (۷) نوکدل
بلبلمر (۸) نومٹہ (۹) خانیار (۱۰) رعنا واری (۱۱) نوشہرہ (۱۲) سنگین
دروازہ - ضلع نرسنگہہ گڈہ مین (۱) نشکر اجابج (۲) رام منشی باغ (۳) کوٹہی
باغ (۴) ہری سنگہہ باغ (۵) چنار باغ واقعہ لب نالہ چونٹہہ کول (۶) رستم گڈہی (۷)
شیخ باغ - یہ سب جاء فرودگاہ صاحبان سیاحان ہین - شیخ باغمین مقبرہ سیاحان
محکمہ عدالت صدر وغیرہ لال منڈی - شفاخانہ - سرکے - کارخانہ ابریشم - ہفت چنار
رام باغ - سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب - مہاراج باغ تعمیر کنانیدہ مہاراجہ
صاحب حال - حضوری باغ - مستریخانہ - شیرگڈہی وچہاونی فوج ہٹہ مالو وغیرہ
امیرا کدل مقامات خاص ہین - شیرگڈہی پہلے بہت چہوٹی تہی جسکو امیر خان جوان نشیر
حاکم افاغنہ نے تعمیر کرایا تہا - اب مہاراجہ صاحب نی نہایت عمدہ قابل دید تعمیرات
یہان تیار کرائی ہین - یہ عالیشان عمارت ۵۰ ۴ گز لمبی ۲۵۰ گز چوڑی شمالمغرب

وجنوب شرق مین لب دریا برہ۴ فٹ اونچی دیوار سی محدود واقعہ ہی - مہاراجہ صاحب اسمین
فروکش ہوتے ہین دربار حاکم اعلیٰ اور تمام دفاتر جنگی وملکی مکانات صحن بیرونی مین ہین
اِن سی باہر چہاونی فوج - دریا کی دوسری کنارہ پر بسنت باغ تیار کردہ کرنیل میانسنگہ
دفتر نابرقی واقع ہی ❊ ضلع چہ کدل مین مندر بجی سنگہ - مندر گنپت یار - مندر رینوان
آستان زیندار صاحب ومکانات دیوان بدری ناتہہ حاکم اعلیٰ وچہ کدل ونتی پورہ
ہی ❊ ضلع تا شوا مین فتح کدل - مندر دیوانصاحب - مندر رنبیر السوامی ہی جو سمت ۱۹۳۲
مین تعمیر ہوا - زینہ کدل - مہاکالی - شاہ ہمدان - نو مسجد ہی - یہ نو مسجد زینہ کدل
کے ذرہ اوپر کو ہی اسکو بیگم نور جہان نے مضبوط پتھرون سی بنوایا تہا اسکی اندر ونی لمبائی
۶۰ گز عرض ۸ گز ہی یہ مسجد باعتبار مضبوطی وخوبصورتی کشمیر کی تمام مسجدون سے
عمدہ ہی مسلمان لوگ اسو اسطی اسمین نماز پڑہنا حرام سمجھتی ہین کہ تعمیر کنانیوالی عورت
ہی سکہہ اسکو موتی مندر کہتے ہین آجکل اناج بہرنیکے کام آتی ہی اسکی تاریخ دوبارہ
مرمت ہونیکی یہ ہی

تاریخ

ہاتفے گفت عہد میر ھزار ‌‌‌‌‌‌ نو شدہ آباد مسجد سنگین

میر ہزار صوبہ کشمیر نے ۱۱۳۱ہجری مین دوبارہ مرمت کیا تہا ❊ ضلع جمالٹہ وچہبہ کدل
مین نواب بازار سہیار جہان مکان وباغ مؤلف ہذا ہی آستان رہ بابا صاحب -
ٹہنگ باباصاحب - عالی کدل - نو کدل - صفا کدل سرائے ہین ❊ ضلع ملک صاحب
مین عیدگاہ وعالی مسجد ہین ❊ ضلع بلدیمر مین مہاراج گنج - آستان ریشہ پیر صاحب
سدہ لچہمی - آستان بلبل شاہ - محال واغشال - سایر - مندر بڈشاہ - بڈشاہ
کا اصلی نام ہٹی شور ہی اسکو راجہ راون نے سمت ۱۲۷۸ کلجگی مین اپنی پوجا کیو اسطے بقول
پنچ نکہی بنایا تہا زنجیر گہڑیال کی ابتک اسکی گنبد مین آویزان ہی جب سلطان زین بدشاہ

جسکو مسلمان لب بب رعایت کرنے اخیر مین ہنود کے بڈہ شاہ اور ہنود بڈشاہ کہتے تھے اسمین دفن ہوا تو بڈشاہ کی نام سے مشہور رہوا اکثرون کا قول ہی کہ اس مندر کو بہی راجہ پرورسین نے بنایا تہا مگر راجہ ترنگنی مین اسکا ذکر کہین نہین اسکے گرد نواحی گورستان مین ایک پتھر پر جو قریب ۱½ گز لمبا اور ۲ فٹ چوڑا ہی مرزا حیدر گورگان کی فتح کشمیر کا حال زبان فارسی مین کندہ ہی باغ دلاور خان بہی اسی ضلع مین ہی جو کہ برار ہی نل کے ایک کنارہ پر ۲۸ اگز لمبا اور ۷ گز چوڑا واقع ہی خانہ یار مین آستان پیر دستگیر ہی - رعنا واری مین مندر میاں صاحب - آستان پیشاہ صاحب - ہاری پربت - نوہٹہ مین جامع مسجد ہی اس مسجد کو اول دفعہ سلطان سکندر بت شکن نے سنہ ۷۹۶ھ کے اندازہ مین مندر تارابید کو گرا کر اور پہر سلطان حسن شاہ نے پہر سلطان زین العابدین اور محمد جہانگیر بادشاہ اور پہر اورنگزیب نے تعمیر اور مرمت کرایا پہر مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب نے سنہ ۱۹۳۵ مین بلکہ ایک دفعہ اسسے پہلے بہی مرمت کرایا اور نہر اسمین پہنچائی - یہ بڑی وسیع مسجد ہی جو بارہا جل گئی ہی - اسکی درمیان ایک صحن ہی جسکے شمال جنوب اور مغرب مین مکانات ہین اسمین ۲۷۰ ستون ہائی چوبی عظیم الشان لگے ہین اس کے اطراف شمالی وجنوبی ۲۰ اگز لمبے اور ۴۰ گز چوڑے ہی اور مشرقی ومغربی اطراف ۱۱۰ گز لمبے ہین مشرقی ۱۶ گز اور مغربی ۲۲ گز چوڑے ہین اسکی باہر کو مندرون کے کہنڈرات اور قبرستان چکون کے ہین ۰

باشندگان کشمیر

کشمیر مین فی زمانہ پنڈت - لوہری - جنسی سکھہ - ڈوگرے - مسلمان سنت جماعت اور اہل تشیعہ آباد ہین ۰

پنڈت لوگ یہان کے قدیمی اور اصلی باشندہ ہین انکو اول ہی کشیپ رشی نے
آباد کیا تہا یہ تمام برہمن ۳ ۱۳ رشیون اور منیونکی اولاد اور چیلے ہین منجملہ ان کے
۶ رشیونکی اولاد انکی زیادہ تر بزرگی کے باعث زیادہ تر خاص ہین جنکو اصل
ذات کہتے ہین - دتاتری - بہردواج - پالہ دیو - اوپہ مینو - دہوم - موو گلی +
انہین سے دتاتری جنکی اولاد کول ہے - اوپہ مینو (جنکی اولاد ریو ہین) دہوم
جنکی اولاد رازدان ہے خاص ہین - بعض کا قول ہے کہ قدیمی بانی اس خطہ کی
آبادی کے یہ تین بہائی تہے کٹیا چارج - ممٹا چارج - اوبٹا چارج
انہین کے تین خاندان سے اسقدر ذاتین بنگئین اور بعض نے کل اقوام کو تین بڑے
خاندانون بھٹ - پنڈت اور رازدان مین سے خیال کیا ہے چنانچہ بہٹ
مین سے کول اور پنڈت مین سے سوپوری پنڈت اور رازدان مین سے رینہ اعلیٰ
قسم کی ذاتین ہین - ذاتین اور القاب کامون اور پیشون پر بہی مشہور ہوگئے
ہین - بعضون نے انکو مرہٹون مین سے اور اکثر کنوجی براہمن خیال کیا ہے یہ بات
شائد اسلئے مشہور ہوئی ہے کہ کولون کی نسبت کہتے ہین کہ یہ لوگ کولاپوری ملک
مرہٹہ سے آئے ہین جسکا صحیح حال کچہہ معلوم نہین ہوتا - مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ
کشمیری پنڈت قوم آریا مین سے اول اور اعلیٰ قسم کی قوم ہے انکی شکلین خوبصورت
اعضا جسم مضبوط چہرۂ خوشنما رنگ پختہ اور گندمی اکثر سفیدی مایل خط و خال صحیح
قد و قامت کوتاہ بہی اور اکثرون کا بالا اور ایک ہی خون رکہتے ہین - طبیعت انکی
ازبس تیز ہوشیار - چالاک - ذہین - رسا - طامع - فضول خرچ - تبیدہ برور - مدبغ
و مغرور - محنتی - بزدل جنگ و جدل سے متنفر ہوا ہین ڈاڑہی لمبی نہین کو چہکی رکہتے ہین
ان تمام برہمنون کے یہہ دو حصہ بانہ ماس - دملہ ماس کے نام سے مشہور علیٰحدہ ہوگئے ہین

ذو القدر خان ترکمان کے ظلم وستم سے اور پہر سکندر بت شکن کے جور و الم سے جب تمام ہنود تہ تیغ کیے گئے تہے تو بہت سے لوگ اطراف ہندوستان کو بہاگے اور یہان بہت تہوڑے سے پنڈت لوگ باقی رہگئے جیسے کہ بعض کا بیان ہے کہ کشمیر مین گیارہ ہی گہر پنڈتون کے رہے تہے بعد اسکے سلطان زین العابدین نے اُن پنڈتون کو جو بہاگ گئے تہے ہندوستان سے منگواکر از سر نو کشمیر مین آباد کیا تہا جو لوگ اُن باقیماندہ گیارہ گہرون مین سے اب یہان ہین انکو ملہ ماس کہتے ہین اور جو ہندوستان سے آئے اُنکو بانہ ماس۔ بانہ ماسی لوگ ہُوند کے جہینے کو اور ملہ ماسی اکثر اُتر ڈہائی سال کی ماہ کو مین کی شرادہ وغیرہ رسوم مین مانتے ہین اور یہ تمام پنڈت لوگ عہد زین العابدین مین دو فریق پر تقسیم ہوگئے۔

باچھ بٹ جو صرف سنسکرت پڑہتے ہین اور پروہتائی کا کام کرتے ہین +

کارکن جو نوکری چاکری کرتے ہین اور فارسی وغیرہ علوم پڑہتے ہین باچہ بٹ انہین کے نواسے ہین باچہ بٹ تیرتہہ کے برہمنو نکا درجہ اپنے سے ادنی سمجھتے ہین برہمنان کشمیر کا ہندوستان کے برہمنون سے خور و نوش نہ کرنیکا یہ باعث ہے کہ سلف مین ایک شخص فرات کا جہار یہان کے فاضل پنڈت کے پاس شاستر ہی پڑہنے کو بابباس برہمن آیا ایک مدت تک پڑہتا رہا اور اُس کے ساتہہ کہاتا پیتا بہی رہا آخر الامر معلوم ہوگیا کہ وہ شخص اصلی برہمن نہ تہا اسپر پنڈتان کشمیر نے متفق اللفظ اُدہر کے برہمنون سے میل جول شادی نسبت خلاف معمول قدیم ترک کردیا جو کہ اتباک مروج ہے۔ کریا کرم مین فرق ہونیکا یہ باعث ہے کہ لوگا کہہ رکھی نے جو یہان کا متوطن تہا اور بیاس جی لوسے پڑہنے گیا تہا بخلاف ہدایت بیاس جی پنڈتان کشمیر کے لئے موسم اور طبیعت کے موافق تمام شاستر ون اور پورانون اور بید ونمین سے ایک پستک اختصار کر کے علحدہ

طور پر تیار کیا اُسکے مطابق یہ لوگ اپنے رسوم ادا کرتے ہین مگر اصول سب کے ایک
ہی ہین یہ بہی کہتے ہین کہ بہٹارک قوم اعلیٰ راجاؤن کے اور رانہ داناک وزیران
عظامی کی اولاد ہین خاندانی اُس شخص کو یہ لوگ مانتے ہین جسنے چند پشتون تک ریاست یا
امارت کی ہو کمذات وہ ہین جنکی نسل یا قوم مین فرق آگیا مثلاً کسی رشتی نے
اپنے سے کم درجہ کی عورت سے شادی کرلی جسکو اُکن دہارنا روا نہ تہا اُس سے
جو نسل چلی وہ کمذات ہے علاوہ اسکے جو شخص کوئی عیب یا ادنی کام کرے اُسکو
داغی کے نام سے پکارتے ہین لڑکی کی شادی مین داماد سے روپیہ لینا بہی انکی
نزدیک داخل عیب عظیم ہے راجہ اشوک کیوقت مین یہان مذہب بودہ بہی پہیل
گیا تہا مگر جلد جاتا رہا اسلئے سوائے لداخی لوگون کے یہان اب بودہ مذہب کا
کوئی آدمی نہین - لوہری ایک قسم کی ہندو ذات ہے جو کہ قدیمی چہتریون مین سے
یہان باقی ہین اور اکثر دوکانداری کا کام کرتے ہین انکی عورتین خلاف مستورات
پنڈتان کمر کہکی رکہتے ہین اور نتہہ ناک مین پہنتی ہین انکی طبعتین اکثر ڈوگرون سے
ملتی ہین - چال وچلن بہی انکا علی ہذا القیاس ۔ مسلمانی سب سے پہلے بلبل شاہ
فقیر نے سنہ ۹۸ ۳ مین جسکا مقبرہ عالی کدل سے ذرہ نیچے کو ہے اور پہر شاہ ہمدانی ۱۳۴۱ء
نے دہلی سے آکر یہان بخوبی مروج کی اُسکا مفصل حال تواریخ مین درج ہے مختصر
کیفیت یہ ہے کہ ہنود بڑی بیرحمی سے مسلمان کئے گئے جو اپنے دہرم پر ثابت قدم رہے
وہی جان سے مارے گئے طرح طرح کے عذاب وعقوبات وزرخریہ اُنپہ لگائے تراہم
برہمن بہ تہمت تبرہ فضلاء وعلماء ہنود بستم ہائے نامحدود معہ عیال واطفال
خورد سال تہ تیغ بیدریغ و دریا برد کئے گئے مگر کہی عقلا وامرا اہالی وعمائد و روسائے
وشرفائے ہنود اور اُنکے عزیز واقارب اپنے دہرم پر قایم رہے جنکی پاسداری حکام وقت

کو بضرورت حصول زر و انتظام ملک واجب آئی اور اُنہین سے ہزارہا پنڈت بدفعات و مراتب اطراف ہندوستان کو جا بسے اور اُنکے بہاگنے پر راہداریان مزاحمت راہ کو اور محلہ وار و ضلع وار حمالخت ادلے رسوم مذہبی کو مقرر کئے گئے جس سبب سے ابتک یہ لوگ عادی اسبات کے ہین کہ جب کوئی تیوہار یا بڑا دن ہو تمام پنڈت لوگ حسب حیثیت تہوڑا بہت محلہ وار وغیرہ کو دیکر رضامند کرلیتے ہین یہی باعث ہی کہ ہنود مسلمان شدہ نے اول دفعہ اپنے بزرگون کے معابد و منادر کے پاس مقبرہ و مساجد بنائے اور اپنے معابد کی پرستش اہی پیرایہ سے کی اور پہر رفتہ رفتہ اپنے اصل سے دور ہو کر نئے مذہب کے پیرو ہو گئے۔ یہ مسلمان یہان ۲۰ قسم کی ذاتین رکہتے ہین چکو نکی بابت روایت ہے کہ دادوستا نین کسی روز ایک عورت پانی لانیکو جاتی تہی۔ راستے مین ایک توہی ہیکل جن نے بصورت انسان (غالباً کوئی قوی الجسہ آدمی ہوگا) اُس سے مباشرت کی وہ حاملہ ہوگئی ایام معہودہ کے بعد اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بڑا طاقتور اور زور آور تہا اُسکی اولاد مین سے لشکری چک بعہد راجہ سہدیو کشمیر مین آیا تہا چکو نکی اولاد ہی دادوستان سے یہان آکر آباد ہوئے تہے۔ گلوان جو ایک وحشی قوم ہے نیز چکو نکی اولاد ہین انکی رہائش گاہ اصلی تارہ گام ہے۔ یہ لوگ سخت لوٹ کہسوٹ کیا کرتے تہے بلکہ اکبر کا مقابلہ بہی انہون نے کیا تہا دیوان کرپارام اور کرنیل میان سنگہ نے انکو زیر کرکے بہتونکو قید اور اکثرونکو قتل کرا ڈالا تہا۔

ہانجی بہی مسلمانونکی ایک قوم ادنی ہے جو ملاحی کا کام کرتے ہین اور اکثر کشتیونمین رہتے ہین یہ قوم بڑی ادنی اور رذیل ہے تمام بدمعاشیان اور بدکاریان اور شرارتین یہی لوگ کرتے ہین۔ لڑائی انکی مشہور ہے۔ مگر خانہ جنگی۔

شیعہ ملت عہد سلطان حسن شاہ مین یہان پہیلا تہا۔ میر شمس الدین عراقی نے

بنفارت سلطان حسین میرزا والی خراسان یہان آکر اول دفعہ چکونکو شیعہ بنایا تہا
سکہہ لوگ عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ سے یہان آباد ہین۔ جنسی سکہہ اصلمین برہمن تہے
انکو راجہ سکہہ جیون بوٹہوہار وکوہستان سے عہد احمد شاہ دورانی مین یہان لایا
تہا چونکہ انکو جنسی طلب ملتی تہی اسلئے انکا نام جنسی پڑا اور سکہون کے عہد مین یہ سب
سکہہ ہوگئے یہ لوگ زیادہ تر پرگنہ ترال مین رہتے ہین۔ واتل خاکروبون کو کہتے ہین
مسلمان لوگ بہی دراز قد تندرست وجیہ ہو دینی کی وضع پر مضبوط بعض شرفا کے بغیر رذیل
قوم شریر فتنہ انگیز متعصب نمکحرام بے ہنر ناخواندہ کاریگر ہوا مین بارکش محنتی
لیست ہمت منافق بزدل ہوتے ہین۔ جو شخص انسی نیکی کرے بلا مضایقہ اس سے
بدی کرتے ہین چنانچہ کسینے خوب کہا ہے

اگر قحط الرجال افتد ازین سہ کس کم گیری؛ یکی افغان دوم کمبوہ سوم بد ذات کشمیری

کشمیری کے پہیری بہی انہین کی حقمین مشہور ہے

پوشاک مروجہ کشمیر

اصلی اور قدیمی پوشاک کشمیریونکی بالکل تبدیل ہوگئی ہے پہلے یہ لوگ مثل برہمنون کے
دہوتیان اور پگڑیان اور مرزائیان استعمال مین لاتے تہے عہد اسلامیہ مین عرصہ تک
انکی وہ پوشاک بہی جو راجہ ابہی منیو کے وقت بدل چکی تہی تبدیل ہوتی رہی۔
قاضیان ومفتیان اسلامیہ نے فتوی دیا کہ ہنود پگڑی نہ باندہا کرین۔ آخر محمد شاہ
جنتہ کے عہد مین پنڈت مہجرام یہان نے بموقع شادی فرزند خود دارالسلطنت
مین جاکر فریاد کی اور بادشاہ سے سوگز کا دستار حاصل کیا اور صمد خان کو قاضی
شرف الدین کے نذارک کیلئے بکشگاہ بادشاہ سے ہمراہ لایا اسنے یہان پہنچتے ہی قاضی مذکور
کو توپ کے آگے باندہ کر اڑا دیا چنانچہ کشمیریون نے اس واقعہ کی یہ تاریخ کشمیری زبان مین

کہی ہی کہ آؤ صمد نہ بہتر زین ٭ نہ رود کو نہ شرف نہ رود کو نہ دین ٭
تب سی پنڈتون نے سوسو گز کی پگڑیان باندہنی شروع کین اور عہد مہاراجہ گلاب سنگہ
سے پہر چہوٹی اور معمولی پگڑہی باندہنی لگے ہین لمبے کورتہ کا رواج راجہ ہرشدیو کے
عہد سی ہے پانوںمین کونش پہنتے ہین کورتے پر کمر بند باندہتی اور ماتہی پر ٹیکا لگاتے ہیں
یہ تمام پارچات ہنود و مسلمان کے اگر امیر ہون تو پشمینہ سی ورنہ پٹو سی بنا ہی جاتے
ہین ۔ مسلمانون کی پگڑہی اور پاجامہ کی بندش جُدا ہوتی ہی اور انکی عورتین کمر کہلی
رکہتی ہین اور بخلاف مستورات ہنود جو کہ پانومین پولین ڈالتی ہین ۔ کونش پہنتی
ہین ۔ مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب کے عہد سی درباری پنڈت لوگ کورتیان و پاجامہ
وغیرہ بہی پہننے لگے ہین ٭

زبان کشمیر

اصلی و قدیمی زبان یہانکی سب سے پہلے سنسکرت تہی جو انقلاب مین آکر بصورت
دیگر ایک خاص کشمیری زبان بنگئی ہی جیسے کہ شاستر مین لفظ شاکہا تہا شاکہ
بنگیا شادی سی ہاری ۔ منش سے مہنو ۔ شمبلہ سی ہمبولہ بنگیا
عہد اسلامیہ مین الفاظ عربی و فارسی کی بہی اسمین ملگئی اور اب ڈوگری و اردو
بہی ملتے جاتے ہین اصلی کشمیری زبان یا مستورات پنڈتان یا بعض پرگنات کے
زمیندار بولتی ہین ۔ سو کشمیری لفظون مین بخلاف تحریر وائن صاحب ۵۰ سنسکرت
۱۰ فارسی ۵ ہندوستانی ۲ عربی اور باقی کشمیری و الفاظ وغیرہ ممالک متصلہ
وار دستان و تبت کی ہین اس زبان مین چند آوازین خاص ہین جو کہ کسی اَور زبان مین
تلفظ نہین ہوتین ۔ کشمیری زبان کے الفاظ اکثر دو دو تین تین معنی دیتی ہین اور

بہت سے الفاظ مین سوائے اصلی معنی کے مذاق پیدا ہوتا ہے اس زبان کی صرف ونحو بھی باعانت راقم میجر پی ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر نے ۱۸۹۸ء مین تیار کی ہے جسکے پڑہنے سے اسکے حاصل کرنے مین سہولیت ہوسکتی ہے بازاری لوگ کسیقدر اردو و ڈوگری زبان کو بھی بولنے لگے ہین۔

خوراک باشندگان کشمیر

خوراک باشندگان خطہ ہذا کی علی العموم چاول۔ گوشت۔ ماہی وساگ وچاء ہے نان تنور بھی یہ لوگ کہاتے ہین زمیندار اور غرباء گال وارزن ومکائی وغیرہ اجناس ومیوہ پر بھی گذارہ کرتے ہین برت کے روز ہنود تان کشمیر اور اکثر سکنائے کنارہ تالاب اولر وغیرہ سنگھاڑہ بھی کہاتے ہین چاء پینے اور نسوار سونگھنے کے یہ لوگ بڑے ہی شایق ہین۔ گوچھیان اور کرم ساگ وکاء کرم وبیخ نیلوفر انکی خاص ترکاریان ہین۔ مسلمان لوگ پیاز ولہسن وتوم بھی بکثرت کہاتے ہین۔

مذہب

کشمیر قوم آریا کا مقام اول ہے یہ لوگ وسط ایشیا کو بھی یہان سے گئے تھے ناگ پوجا کا رواج بھی یہان عرصہ تک رہا۔ تہوڑے عرصہ تک بودہ مذہب کی بنیاد بھی ڈالی گئی تھی۔ ہندو مذہب کو دوبارہ راجہ ابھی منیو نے زندہ کیا مذہب اسلام بلبل شاہ و سید علی ہمدانی و میر محمد نے یہان پھیلایا۔ عہد افاغنہ مین ہندو مذہب کے کلیتاً قطعی دور کرنیکی تدبیر کی گئی تھی جبیر ہنود تان کشمیر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو یہان لائے مختصر اسقدر لکھنا شاید خلاف مصلحت نہوگا کہ ہندو مذہب کو روز بروز یہان ضعف پیدا ہوتا

جاتا ہے گو والی حال اسکے قایم رکھنے مین تہ دل سے بہت ساعی ہین۔ چند سال سے پادری صاحبان بھی مذہب عیسوی کی ہدایات اور وعظ خوانیان رستم گڈھ ہی مین کیا کرتے ہین۔

طریق معاشرت

پنڈت لوگ جو کارکن ہین علی العموم نوکری پیشہ ہین علم سیاق و منشی گری کے فارسی زبان مین بڑے مشاق ہین دستخط انکا پختہ ایرانی وضع کا خوبصورت ہوتا ہے چونکہ آجکل انکا روزگار عنقا صفت ہے اسلئے یہ لوگ ایک ایک کے پیچھے دس دس لگے رہتے ہین پنڈت لوگ سپاہگری و زراعت کو پسند نہین رکھتے مگر اب دوکانداری اور تجارت کرتے جاتے ہین بلکہ دیہاتی پنڈت زراعت بھی بعض بعض کرنے لگے ہین۔ آجکل انکا ایک بڑا حصہ محض بیکار ہے باوجود بیکاری کے ماتھے پر ٹیکا لگاتے ہین قلمدان پکڑ کر دربار و نمین جا بیٹھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر وہ ایسا نکرین تو محلہ دار وغیرہ اونہین تنگ کرینگے اور ستائینگے۔

ان لوگو نمین شادی زنار بندی سونتراشی وغیرہ موقعونپر مستورات گھر مین بیٹھ کر باواز شیرین و ملایم مہذبانہ گایا کرتی ہین۔ فحش گیت زبانپر نہین لاتین جو لوگ ناخواندہ ہین وہ سوداگری خیاطی خدمتگاری کے کام کرتے ہین مگر بھیک بالکل نہین مانگتے اسکو معیوب جانتے ہین۔ مستورات انکی سواء چرخہ کاتنے و کارخانہ داری کے اور کام نہین کرتین۔ پڑھنا بالکل معیوب جانتی ہین۔ حالانکہ قدیم زمانہ مین یہان کی مستورات بہنود بخوبی پڑھا کرتی تہین مثلاً للی شوری کے واک۔ اور زوجہ منشی بھوانیداس کے نظم اور روپہ بھوانی کے نصایح مشہور ہین۔ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو دس برس تک اسکا ہونٹ

زُنار بندی وشادی ہوجاتی ہی اٹھارہ برس تک تحصیل علوم سی فارغ ہوکر تلاش معاش مین پڑجاتا ہی۔ شادی وغمی مین انکی مستورات کا گانا اور رو ونار الگوان و شہرو وین سر انجام ہوتا ہی اُن گیتو نمین اُس شخص کی صفات یا اپنی خوشی وغمی کا تذکرہ ہوتا ہی جسکا غم یا کار خیر ہو۔ ہنود لڑکی کی شادی مین سوای خلعت شاہ کی اور کوئی آرایش مثل تخت روان وباجہ نوازی یا آتشبازی کے نہین کرتے اگر کوئی کرے تو کمذات متصور ہوتا ہی لڑکے کی شادی مین حیثیت سی بڑہکر داج وغیرہ دیتی ہین اور سال بہر تک بموقعہ تیوہار ہا لاگ نقد وجنس اُسکی سسرال مین بہیجتے رہتی ہین اور بعد سال کے اُن رسوم مین اگر غریب ہی تو کمی کرتے جاتے ہین مردہ کی کریا کرم مین بہی سال بہر تک حتی المقدور روپیہ بہت سا خرچ کرتے ہین۔ باجہ بٹ وپنڈت لوگ ججمانون کے دان وپُن پر گذارہ کرتے ہین ؞

مسلمان لوگ جو امیر ہین تجارت کرتے ہین بڑا حصہ اُنکا زراعت پیشہ ہی باقیماندہ شالباف۔ دوکانداری۔ نوکری۔ حرفت کاری۔ دستکاری۔ مزدوری باربرداری وغیرہ کا کام کرتے ہین قوم ہانجیان بڑی بدمعاش رزیل اور خراب فرقہ ہی۔ تمام شرارتین اِنہین سی ہوتی ہین اکثر سیاحان کشمیر کو یہی لوگ عیاشی اور رنڈی بازی مین ڈالکر لوٹتی ہین اور بعض اوقات اپنی ہانجنو نکو پنڈتانیون کا لباس پہنا کر اُنکے پاس لیجاتے ہین۔ گالی گلوچ لڑائی بہڑائی اِنکی بہی جو مسلسل کئی ہفتون تک جاری رہتی ہی۔ اپنا نظیر نہین رکہتی ؞ بہیکہ مانگنی اور بدکاریو نمین بہی انکو شرم نہین۔ موقع غمی وشادی مین یہ لوگ بہی راگو نمین بہی تمام حالات بیان کرتی ہین برات کی ساتھہ انکی عورات بازارونمین سٹھنیان دیتی اور گاتی پہرتی ہین۔ اولاد بہی بسبب خوراک لحم بہی ثقیل الجسم وثقیل اشیاء اور نہ کرنے سفر کے کشمیر مین

زیادہ ہوتی ہے چونکہ مسلمانیان ایک سے زیادہ شوہر کرنیکی مجاز ہین اور شرعاً بوقت مرجانے ایک خاوند کے یا طلاق ملجانے پر اور خاوند کر لیتی ہین اسلئے اُنکی اولاد بہ نسبت ہنود کے کثرت سے ہوتی ہے کیونکہ بیوگان ہنود دوسری شادی کی مجاز نہین ہین * بسبب سردی اور افلاس کے غلاظت اور کثافت یہان کے باشندونکے ساتھہ رہتی ہے - ہنود مین متبنیٰ کرنے کا بڑا رواج ہے چنانچہ متبنیٰ انکا بحالت موجود ہونے اولاد بطنی کے ملکیت اُنکی کا وارث ہوتا ہے *

حروف مروّجہ

قدیم سے یہان شاردا حروف کا رواج تھا جو کہ شاردا بھگوتی کے بنائے ہوئے ہین - سلف مین کاروبار دفاتر و تجارت و تحصیل علوم اِنہین حروف مین ہوتا تھا - چنانچہ قدیمی بھوج پتر کے پُستکون پر یہی حروف اتبک ملتے ہین جب اہل خلافت نے یہان کی پُستکون کو ضایع کرنا شروع کیا تو لوگون نے بھوج پتر پر لکھنا مُروّج کیا کیونکہ ایسے موقعون پہ اُن پُستکونکو لوگ کنوون اور دریاؤنمین پھینک دیتے تھے تو وہ پانی مین خراب ہوتے - پُرانے مندرونمین سے چشمہ کُنھ سوہ کی کنارہ پرابھی تک شاردا حروف کندہ ہین اب دیوناگری - فارسی - عربی - انگریزی - ڈوگری - گورنکھی وغیرہ حرف بھی یہان مروج ہین مگر پنڈت لوگ برابر شاردا کاہی استعمال کرتے ہین +

اوقات تخم ریزی

جو غلہ ماہ ہاڑ مین پکتا ہے اُسکو ربیع اور جو ماہ اسوج مین پکتا ہے اُسکو خریف کہتے ہین روپر کے ضلعونمین شالی . بلبا کہہ کو او ریا ئین کیطرف ۱. جیٹھ سے ۱ اہاڑ

تک بوئی جاتی ہے۔ مکی کرو تہہ۔ ماش کماس۔ شنوت گنہار۔ باقلا۔ لوبیا بھی اسیوقت تک بوئے جاتے ہیں۔ ترنبہ۔ ارزن وغیرہ ماہ ہاڑ مین بوتے ہین ترشف اور کتان اول ماہ جلیٹھ سے ۱۵۔ تاریخ تک بوتے ہین ساگ شروع بہار مین ٭

باٹ اور مروّجہ سکّہ

۶ چاول متوسط برابر ہوتا ہے ایک رتی کے ٭ ۶ رتی کی ایک دانگ ٭ ۱۵۔ دانگ کی ایک روپیہ بھر جو مساوی ہے گیارہ ماشہ دو رتی کے ٭ ۱۹ روپیے بھر کا ایک پاؤ ٭ چار پاؤ کا ایک سیر اور ۶ پاؤ کا ایک منوٹہ ٭ چار منوٹون کا ایک ترک اور ۱۶ ترک کی ایک خروار ٭ ہری سنگی روپیہ ۸ آنہ کو ٭ خلکی ۱۰ آنہ کو چلتا ہے ٭ ٹکون کا نرخ یکسان نہین رہتا مگر سمت ۱۹۳۶ سے خام آنہ ہی پیسے چھوٹے مروجہ حال کا ہوتا ہے پشمینے کا گز نمبری گز سے ایک گرہ لمبا ہوتا ہے۔ برف کا گز بلی کی ٹانگ کے برابر شمار ہوتا ہے یہ وزن اور گز اور پیمانہ کرنیل میان سنگہ کے مروج کئے ہوئے ہین ٭

تیرتہہ ہائے ہنود

خاص تیرتہہ نامی گرامی ہنود کے یہ ہین۔ ہیجی شور بیج بہارہ مین۔ گنگا کو نرگام مین مارتنڈ۔ برگہہ شکہا۔ مالی شور۔ لمبودری۔ نیلہ گنگا۔ جاماتر ناگ شیشرم ناگ امرلیشور۔ موضع کجل ون واقعہ پرگنہ وچہن پارہ۔ گنیش بل گورہ ون مین۔ اوما دیوی موضع اوترس مین۔ کارکوٹ ناگ پرگنہ کوٹہار مین۔ نارد رکہی کا مکان برہما کا مکان کدار کنڈ۔ نرسند بیا۔ سپت رشی ناگ پرگنہ برنگ مین واسک ناگ پرگنہ دیوہ سر مین۔ زراعت شالی کیوقت اسمین پانی بھر آتا ہے پہر خشک ہوجاتا ہے

گوداوری - ماتنگی دیوی - چنڈکا دیوی + کپال موچن - شوپیان کی پاس یہان
بیچونکی کریا ہوتی ہی - کشمیری زبانمین اسکو دوگوم بہی کہتے ہین + کولہ واگی شوری
دیوہ سر مین + اوتپتہہ ناگ موضع کا نرس مین شالی اول دفعہ اسی چشمہ سی نمودار ہوئی
تہی کہتے ہین کہ شیوجی نی یہان زراعت کی تہی - وشنو پاد موضع کہی گوم مین +
منگلا دیوی موضع ورنگا مین + بیڈا دیوی کوہ شکردہ پر + نیلہ ناگ مین سی نیلہ مت
پوران نکلا تہا + مہا ناگ ولر مین کہتے ہین تالاب ولر پہلی اسیجگہہ تہا ساوتری کنڈ موضع
لدہو مین + جوالا مکہی موضع کہرو مین اسکو راجہ کہگندر نے بنام کہگندر پور بنایا تہا بالا نر سندری
موضع بالاہوم مین + بہونی شوری موسوم بہ برشہی شور دامن کوہ کہونموہ مین + شیلا دیوی
کوہ زون کے درمیان + تارسر مارسر پہاک دہی کے درمیان تارسر کا پانی وچہن پارہ کیطرف
دریاہی لدر مین اور مارسر کا پانی پہاک کیطرف سے تالاب ڈل مین گرتا ہی - شاردا موضع سندل
پرگنہ پہاک مین - رشٹا دیوی اسمین ماہ جیٹہہ کی ہر دو برہسپت وار کو یاترا ہوتی ہی +
موضع زیٹہہ یہر مین گپت گنگا کی یاترا لباکہہ کی سنکرانت کو + سوریہ شوری واقع کوہ
پہاک کی یاترا بہادون بدی اشٹمی کو + مہادیو کی یاترا ساون کی پورنماشی کو +
اشٹ بہیرو موضع بلیل مین + سجارناگ اپایا تہر نوشہرہ مین اسمین جیت بدی اماوسی
کو اشنان ہوتا ہی + شارکا بہگوتی آما - کاما - چارونگی - ٹنکہ دہارلی - تاراپاپرولی
یکہنی - سویمبو ہاری پربت کی گرد بیرینیال رعنا واری مین - اسمین لباکہہ سود ہی
چہہ کو یاترا ہوتی ہی + چشتی شور شنکر اچارج پر + پریاگ سنگم شادی پور مین سوموتی اماوس
کو اسکی یاترا ہوتی ہی + گیا شادی پور مین سوموتی اماوس کو یہان میلہ ہوتا ہی +
ہالمدر موضع بارسو مین سجی سے اسمین سے پانی ٹپکتا ہی اور پہر گم ہوجاتا ہی + جیٹہہ سدہی
وادشی کو اسمین میلہ لگتا ہی + گنگہ جلن بیردہ مین بہادون سدہی اشٹمی کو اسمین

سے پانی نمودار ہوتا ہے۔ لولوناگ لولاب ہین۔ پوشکر ہین بہادون بدی اماوس کو میلہ
لگتا ہے۔ بدریشو ناتھ ہامہ مین۔ کوٹی تیرتہہ بارہ مولا ہین۔ رام تیہ ون تو مہہ گام مین
ہنومان اوشکر ہین۔ سویم بھی پورہ مین۔ راگیان بہگوتی موضع تہولہ مولہ مین جیٹہ
سُدہی اشٹمی و پورنماشی کو یہان بڑا میلہ ہوتا ہے۔ سرینگر سے یہ مقام مُقدس سات کوس کے
فاصلہ پر ہے دریائے راستے سے شادی پور سے آگے دریاے سندہ اور پھر نہر نمبل چشمہ موصوف کے
ذریعہ کشتی جسے ہانجی* کھیتے ہون تین گہنٹہ کے عرصہ مین پہنچ جاتی ہے خشکی کے راستے مین نوشہرہ
بیچار ناگ موضع سورہ پنج نارہ۔ دودر ہامہ سولر وغیرہ مقامات ملتے ہین۔ کالی کمنڈ
تنج کدل وزینہ کدل کے درمیان۔ امرناتھ جسکا درشن سواے کشمیر کے اور کہین نہین ہوتا
یہ مُقدس تیرتہہ سرینگر سے بجانب شمال تخمیناً ۶۰ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اننت ناگ سے
جو سرینگر سے ۲۰ کوس ہے۔ منزل ہائے ذیل وہانتک پڑتی ہین عیشہ مقام ۱۴½ میل
پہلگام ۱۴ میل۔ چندن واری ۸ میل۔ ششرم ناگ ۷ میل۔ پنج ترنی ۱۴ میل۔
سوامی امرناتھ ۴½ میل اور شرقی راستہ اسطرح سے واقع ہے۔ سرینگر سے اننت ناگ
۲۰ کوس یہان یاتری لوگ تمام سامان بہم پہنچا لیتے ہین کیونکہ آگے پھر کچھہ نہین ملتا
دوسری منزل بیزگام ۱۲ میل موضع سولر سے عیشہ مقام کا خیمہ گاہ ایک کوس کے فاصلہ
پر ہے نالہ سے عبور کرکے تیسری منزل پہلگام ۱۴ میل یہ درہ ۲ میل چوڑا ہے۔ ٹانن ۱۰ میل
یہانتک ٹٹو آسکتا ہے اور آگے پتھریلہ راستہ ملتا ہے۔ زوجہ بال ۹ میل ششرم ناگ سے
ایک میل وادہ جن ۴ میل پنجترنی ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہے اور شیشہ بال ۱۷۰۰۰ فٹ بلند ہے
گوگام ۱۴ میل امراوتی و سندرہ یہان ملتے ہین اور پنجترنی سے راستہ ملتی ہے خاص غار امرناتھ
سوامی کے شمال مشرق کیطرف ۳ میل کے فاصلہ پر ہے یہ مُقدس گوپہا تخمیناً ۵۰ گز لمبی
اور اسیقدر چوڑی ۳۰ گز عمیق ۳۰ سے ۳۵ گز تک بلند ہے برف کی پتھر مثل بلور کے سامنے جو لہا

* ہانجی کشمیری زبان مین ملاح کو کہتے ہین۔

سال سے جمے ہوئے رنگ برنگ کے ہو رہے ہین عجیب سیر دکھاتی ہین۔ آفتاب عالمتاب کو بھی یہان کبھے درشن مشکل سے ہوتے ہین سانپ اسمین کثرت سے ہوتے ہین۔ ساون کے مہینے مین چبوترہ برف کا اسمین خودبخود بنجاتا ہے اور اسی پر برفانی لنگ شیوجی کا نمودار ہوتا ہے جو کہ چاند کے ساتھ بڑھتا رہتا ہے اور پورنماشی کو سمپورن اور مکمل ہو جاتا ہے اور پھر چاند ہی کی کاہیدگی کے ساتھ گھٹتا ہوا بالکل عنقا ہو جاتا ہے پورنماشی کو یاتری لوگ امراوتی پر کپڑہ اوتار کر مثل سادہون کے بھبوت رماکر بھوج پتر کی آربند باندھکر درشنون کے لئے غار مین اسی چبوترہ پر دل کھولکر لوٹتے ہین اسی روز چند جوڑہ کبوترون کے انکو درشن دیتے ہین جو کہ گن شوجی کے سمجھے جاتے ہین۔ چڑھاوا یہان کا نصف ملک مسلمان لوگ جو یاتریونکو رستہ بتلانیمین امداد دیتے ہین اور نصف مٹن کے برہمن اور سادہو لوگ بانٹ لیتے ہین۔

زیارتہائے مسلمانان

آستان شاہ ہمدان کالی کنڈ پر فتح کدل اور زینہ کدل کے درمیان۔ آستان بہاؤالدین صاحب پاس پنڈہ ویر ہاری پربت کے باہر۔ آستان شاہ ہمزہ یا مخدوم صاحب ہاری پربت کی مغرب مین۔ مسجد حضرت بل واقع لب ڈل اسمین رویت موے شریف پیغمبر صاحب ہوتی ہے۔ مسجد خانیار مین رویت تبرکات پیر دستگیر صاحب۔ آستان رہ بابا صاحب عالی کدل مین اسمین بھی تبرکات و رویت پیر دستگیر ہے۔ جامع مسجد نوہٹہ مین۔ مسجد شاہ نعمت اللہ صفاکدل مین۔ قصبہ چرار مین زیارت شیخ نورالدین صاحب۔ زیارت ریشہ مالو صاحب اننت ناگ مین۔ آستان بابم ریشی صاحب گلمرغ مین۔ ماتم ہمراے اہل تشیعہ حسن آباد اور جڈی بل مین۔

حصہ غربی کشمیر

غربی حصہ کشمیر سے مراد اُن مقامات کی ہے جو سری نگر سے مغرب کیطرف واقع ہین (۱) دودہ گنگا شہر کے نیچے ✢ (۲) چہاونی فوج گاہ عہد سکہان شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر شادی پور سے ۶ کوس - دریا سندہ اس جگہہ ایکسو گز چوڑا ہے (۴) سنبل اسکا دوسرا نام اندرکوٹ ہے اسکو نالہ مانسبل دریا مین گرتا ہے ۵ جن ۳ کوس پر ایک بڑا گانو ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر سیور بنا کردہ راجہ للتادت اسی مقام پر تہا تمام حصہ زمین پر جو مانسبل ورا ولر کے درمیان ہے یہ سیور تہا چنانچہ کہنڈرات اسکے ابتک دریا کی بائین طرف موجود ہین ۶ جن سے آگے جہیل ولر ۷ قصبہ سوپور اسکا اصلی نام سویہ پور ہے وزیر سویہ حکیم نے اسکو عہد راجہ اونتی ورما مین آباد کیا تہا اسمین وزیر وزارت اور دیگر حکام ماتحت رہتے ہین یہ قصبہ بہی دریا کی دونون کنارونپہ ابتا ہے ہنود و مسلمان دونون قومین اسمین آباد ہین یہ دریا سے پوہر موضع دوابہ گاد کے نیچے ۵۷ گز چوڑا ہے اسمو ضعمین گیاہ ہالیس کی باغ بنائے گئے ہین ۸ ورمل جسکو پنجابی بارہ مولا کہتے ہین سوپور سے ۵ کوس دریا جہلم کے دہنے کنارہ پر ایک شہر آباد کردہ راجہ جلوک کشمیر کے دامن کوہ مغربی مین آباد ہے دریا وتستا یہان سے گم ہوکر کشمیر کے کوہستان سے باہر نکلا ہے ۹ پٹن کا اصلی نام شنکر پورہ تہا اور شنکر ورمانی اسکو پٹن کی نام سے مشہور کیا تہا - سری نگر سے ۵ اکوس کے فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان ایک ستون سنگی پر شاردا حروف لکہے ہین ✢

شرقی حصہ کشمیر

شرقی حصہ سے مراد ان اطراف کشمیر کی ہے جو سری نگر کے مشرق کیطرف بانہال تک واقع ہین یہ حصہ نہایت خوبصورت ہے (۱) منشی باغ کے آگے شنکرا چارج کے نیچے دریا مین سات خم واقع ہوئے ہین جنکو شو پور پہیر کہتے ہین انکے پاس باغ رام منشی دریا کے دہنی طرف آگے کو تہوڑی دور پر نالہ ونتہہ نور ۲۰ فٹ چوڑا ہے (۲) پاندریٹہن جو ایک وقت کشمیر کا دار السلطنت تہا ایک مندر تعمیر کردہ راجہ اشوک ایک تالاب مین ابتک یہان نہایت مضبوط اور قابل دید موجود ہے (۳) پانپور راجہ اجتا پیڈ کے وزیر پدمانی اپنے نام پر بنام پدمپور آباد کیا تہا اسمین ایک مندر جدید بن رہا ہے یہ قصبہ شہر سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے زراعت زعفران اسی کریوہ پر ہوتی ہے یہ زمین زعفرانی دس بارہ میل تک پائی جاتی ہے زعفران کو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین آیتہ ہے کہ بید واگہ بٹ نام کو زیون ناگ مین سے اولدفعہ زعفران ہاتہہ لگا تہا اور اسی سے اسکی کاشت ہوئی زعفران کے بیج پیاز کے گٹہے کے مطابق ہوتے ہین یہ بار بار نہین بوئے جاتے صرف زمین کاشت کرکے کیاریونمین تقسیم کیجاتی ہے اسکا پودا ۱/۲ فٹ اونچا گہاس کیطرح پر ہوتا ہے اسمین آسمانی پہول لگتا ہے اور پہول کا اندرونی زیرہ زعفران ہوتا ہے موضع وانتو کا زعفران اعلی قسم کا ہوتا ہے پانپور سے تین میل پر شمال و مشرق مین موضع وئین ہے اسمین چشمہ پہوکہ ناگ وکلش ناگ ہین ۔ موضع نہارہ دو میل اس سے آگے اسمین کارخانہ آہن ہے (۴) کاکہ پور پانپور سے ۴ میل دریا کے بائین کنارہ پر یہان دریا ہے راجہ اکرونتا مین ملا ہے اسمین دو پرانے مندر بہی موجود ہین (۵) لتہ پور سری نگر سے خشکی کی راہ ۱۰ میل پر دریا کے

دہنی کنارہ پر ہی (۶) انتی پور کا پہلا نام وشواک سار تہا بعد اُسکے راجہ اونتی ورما کے نام پر اونتی پور مشہور رہوا ایک زمانہ مین یہ شہر تمام کشمیر کا دار السلطنت تہا سرینگر سے خشکی کی راہ ۱۷ میل کے فاصلہ پر کنارہ رست دریا پر واقع ہی موضع ترال اونتی پور سی شمال و مشرق مین ۶ میل کے فاصلہ پر ہی اُسکے آگے مار ہامہ کی نیچے دریای وشو بہت مین پڑتا ہی اور ہنود اسمقام کو سنگم کے نام سی مُقدس خیال کرتے ہین (۷) قصبہ بیج بہارہ اسکا اصلی نام ودیا وہار یعنی معدن علم تہا راجہ بجی نی سمت ۳۰۸۳ کلجگی مین بجہ بجی شور کے اسکو اپنے نام پر آباد کیا تہا اسکو بجی کہتر بہی کہتی ہین تہے قدیمی مندر کو سکندر بت شکن نے گرا کر مسجد بنوا دی تہی اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے اُس مسجد کو منہدم کرا کر بدستور ایک مندر جدید بنوا دیا راجہ اشوک نی بہی ڈہائی سو برس قبل از عیسی علیہ السلام ایک مندر وہان بنوایا تہا جو نیز بجی شور کے ساتہہ ہی گرایا گیا تہا اس شہر سی آگے آگے دریا بتدریج تنگ عرض ہوتا جاتا ہی اور کہنہ بل پر جو ۳ میل کے فاصلہ پر ہی ایک پُل چوبی بنا ہی (۸) اسلام آباد جسکا اصلی نام اننت ناگ ہی کہنہ بل سی ایک میل گوشہ شمال مشرق مین واقعہ ہی اسمین قریب سات آٹہہ سو مکانات کی ہونگی اسکا پہاڑ جسپر یہ واقع ہی ۲۵۰ فٹ اونچا ہی اسمین چشمہ ہا اور زیارت ریشہ مالو وغیرہ کی جی کا مندر اور سرکاری مکانات اور وزارتگاہ وغیرہ مقامات ہین (۹) مارتند یا مٹن اننت ناگ سے ۵ میل شمال کیطرف مارتند سورج کو کہتے ہین یہان ایک مندر عالیشان تعمیر کردہ راجہ للتادت ہی اُسنی یہان جو شہر بنایا تہا اُسکی تعمیرات مین تانبا پیتل وغیرہ لگائی گئی ہین اس مندر سی ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ پر ایک غار ہی جسکو مسلمان چاہ بابل کہتے ہین ہو سکتا ہی مارتند سی ½ ۱ میل پر ہی ایک مُقدس و متبرک چشمہ ہی جسکو بسبب سورج بلی وغیرہ کے کیاسی بہی زیادہ فوقیت دیگئی ہی بمزو بہی بہون سے ایک میل

پر ہی اسمین ایک غار ہی جسکا طول و عرض کچھ معلوم نہین (۱۰) اچھہ بل اننت ناگ سی ۶ میل کے فاصلہ پر مشرق مین ہی اسسی ۸ میل کے فاصلہ پر لوبوگ ہی وہان سی ۱۲ میل کوکرناگ ہی (۱۱) شوپیان نوہان سی ۹ میل سرینگر کے جنوب مین ۱۵ کوس کی فاصلہ پر یہ قصبہ بھمبر و سرینگر کے رستہ پر واقع ہی اسکا پہاڑ ۳۵۰۰ فٹ اونچا ہی راموشوپیان سے ۱۰ میل اور شہر سی ۷ کوس - چرار راموسی ساڑہی تین میل اور سرینگر سی ۱۵ میل ہی ٭

(۱۲) درہ لدر کشمیر کے شمال مشرق مین پہلگام تک پہیلا ہی اور آگے جاکر دو حصو نمین تقسیم ہوگیا ہی ایک حصہ درہ سندہ سی ملگیا ہی اور دوسرا ششرم ناگ کیطرف چلا گیا ہی ٭

(۱۳) شاہ آباد ۵۶۰۰ فٹ بلند ہی اسکا پہلا نام ویر تہا اسی سی ویرناگ ہوا نورجہان بیگم کے یہان رہنی سی اسکا نام شاہ آباد ہوا اِسکے اوپر کو پہاڑ پر موضع صوف ہی اسمین کان آہن ہی - اِسکے کوہستان متصلہ مین کانہا ہی مس - نقرہ - سنکہ - طلا ہی سکہ کم نکلتا ہی تانبا ۵ جگہہ ہی یہان کا لوہا آہن کشتواڑ سی اچھا ہی - اوبادیوہی بہی اسی علاقہ مین ہی - لے بوگ نی بڑہی خوبصورتی سی واقع ہی اسکا عرض ایک دو میل کا ہے اور صرف دو تین گانو اسمین آتی ہین درہ وردوان تنگ اور لمبا کشمیر کی مشرقی طرف مین قریب ۴۰ میل لمبا ½ میل چوڑا ہی دریا جو اسمین روان ہی دریا سے چناب مین گرتا ہی ٭

داغ شال

شال بافی کا فن اوّل دفعہ عہد زین العابدین مین یہان سیکہا گیا تہا اور عہد دیوان کرپا رام صوبہ سکہان مین دو ہزار دوکانین شال بافی کی یہان ہوگیئن - جرنیل میانسنگہ کیوقت کسیقدر ترقی پر ہوگیا مہاراجہ گلابسنگہ صاحب کے عہد مین زیر اہتمام پنڈت راجہ کاک در

اسکی گرم بازاری اور رونق یہانتک بڑہگئی کہ کُل کشمیر کا گذارہ اسی سی ہونے لگا ٭
قریب ۳۵ لاکہہ روپے کی اسکی آمدنی ہوگئی - بعد سرگباش ہونے مہاراجہ گلابسنگہ جی کا
اور انتقال ہونے پنڈت راجہ کاک کی بسبب جنگ فرانس وجرمنی کے اسکی ایسی
کسادبازاری ہوئی کہ روز بروز اسمین تنزل آتا گیا مگر دیوان کرپارام سرگباسی کے
عہدحیات تک اُنکی سرپرستی اور فیاضی سی تہوڑا بہت کارخانہ اسکا چلتا گیا بعد اُسکے
اسمین بدرجہ غایت تنزل ہوگیا تو مہاراجہ مسندنشین حال نی دریا دلی سی تمام محصولات
اور باج جو اسپر شاہان سلف کیوقت سی چلے آتی تہی محض بغرض پرداخت فنتہ شالبافان
وترقی تجارت معاف فرماکر خزانہ عامرہ سے بہت سی امداد دی اور لاکہون روپیہ کی بقایات
۱۸۸۱ء معاف کردین مگر سمت ۱۹۳۴ وسمت ۱۹۳۵ کی قحط مین اسکا ازبس تنزل ہوکر سمت ۱۹۳۸ مین کسیقدر
خواہش وقدر ہوگئی ہی ٭

کارخانہ کاغذ

کاغذ کا کارخانہ بہی زین العابدین کیوقتمین ہی یہان جاری ہوا تہا اور روز بروز
اُسکی ترقی ہوتی گئی - چنانچہ اب نہایت مضبوط اور خوبصورت کاغذ یہان تیار
ہوتا ہی چند اقسام اُنکے یہ ہین شیرجنگی - دہ مشتی - قلمدانی - ہشت مشتی - حریر وغیرہ
ریشمی کاغذ سب سے عمدہ ہے

تاربرقی

۱۸۷۷ء عہد مہاراجہ رنبیرسنگہ صاحب والی حال مین سمت ۱۹۳۴ سی کشمیر سی جمون سیالکوٹ تک
۱۸۸۲ء اور سمت ۱۹۳۹ مین کشمیر سی گلگت وحصورہ سے اسکردو تک تار تیار ہوگئی ہی ٭

سیاحان کشمیر

عرصہ تخمیناً ۲۵ سال سے سیاحان کشمیر ممالک ہندوستان و فرنگستان سے خاص کرکے افسران جنگی رخصت لیکر موسم گرما میں سیر و سیاحت کو یہان آتے ہین ریاست کیطرف سے ایک افسر انکی مدارات کیواسطے مقرر ہے اور گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے ایک افسر بنام آفسر آن سپیشل ڈیوٹی بغرض انفصال مقدمات سیاحان مذکور مشمول ایک افسر عدالت ریاست کے اور ایک سول سرجن انکی علاج معالجہ کو اور ایک ڈاکخانہ انکی رسل رسایل کو ایک منشی انکی نماز پڑھانے و رسوم مذہبی ادا کرانیکو ہر سال مقرر رہتے ہین ماہ اپریل یعنی حیت لباکہہ سے سیاحان کشمیر کی آمد شروع ہوتی ہے اور ... تک آجاتے ہین اسوقت ایک افسر ریاست انکی مدارات کیواسطے اور ایک وکیل حاضر باش محکمہ افسر آن سپیشل ڈیوٹی ریاست کیطرف سے مقرر رہتا ہے یہ لوگ اکتوبر کے آخر یعنی اسوج یعنی کتک تک سب کے سب کشمیر سے چلے جاتے ہین اور شاخ ڈاکخانہ مذکور بھی اٹھہ جاتی ہے قبرستان صاحبان انگریزیہ شیخ باغ مین ہے

تجارت کشمیر

زیادہ تر کشمیر کی اشیاء زعفران بہی دانہ زیرہ سیاہ شال و شالے پٹو ٹوپیان پنجاب کو جاتی ہین * برتن و ظروف طلاء و نقرہ منقش کار و اشیاء نقاشی وغیرہ یوروپ کو جاتے ہین - ریپورٹ ۶۲-۱۸۶۱ء کا نقشہ تجارت ذیل مین درج ہے * بارجات سفیدی نمک سنگ و مصالحہ وغیرہ ہندوستان سے یہان آتی ہین *

نقشہ اشیاء تجارتی جو کشمیر سے باہر جاتی ہین

نمبر	نام اشیاء تجارت	از کشمیر	از جمون	کل	کیفیت
۱	پشمینہ شال	۱۲ لاکھہ	۶۰ ہزار	۱۲۶۰۰۰۰	اسمین اب بہی کساد بازاری ہی
۲	پارچات اونی	۴۰ ہزار	۲۰ ہزار	۶۰۰۰۰	
۳	چوب کٹ	۱۶ ہزار پانچسو	۰	۱۶۵۰۰	
۴	زعفران	۲۰ ہزار	۰	۲۰۰۰۰	
۵	بہی دانہ	۵ ہزار	۲ ہزار	۷۰۰۰	
۶	میوہ جات	۱۵ ہزار	۱۵ ہزار	۳۰۰۰۰	
۷	ریشم خام	۷ ہزار	۰	۷۰۰۰	اسمین نہایت ترقی ہو کر سمت ۱۹۳۶ مین تخم بہی نذر ہے - اور سمت ۱۹۴۷ مین پہر اسکا انجام شروع ہوا
۸	کاغذات کشمیری	۱۵ ہزار	۰	۱۵۰۰۰	
۹	چوب دیودار	۰	۳ لکھہ	۳ لاکھہ	
۱۰	اشیاء نقاشی	۶ ہزار	۰	۶۰۰۰	
۱۱	چوب چرکی	۰	۵ ہزار	۵۰۰۰	
۱۲	زیرہ سیاہ	۳ ہزار	۰	۳۰۰۰	
۱۳	مصالحہ ادویات	۴۶ ہزار	۴۷ ہزار	۱۰۰۰۰۰	
۱۴	دانہ برنج وغیرہ	۰	۲۰ ہزار	۲۰۰۰۰	
۱۵	گہی	۰	ڈیڑہ لکھہ	ڈیڑہ لکھہ	
کل	———	۱۳۵۳۵۰۰	۶۴۶۰۰۰	۱۹۹۹۵۰۰	

نقشہ اشیاء تجارتی جو پنجاب وغیرہ مقامات سے کشمیر مین آتی ہین

نمبر	نام اشیاء تجارت	بکشمیر	بجمون	کل	کیفیت
۱	پارچات انگریزی	۷۵ ہزار	۳۳۶۰۰۰	۴۱۱۰۰۰	
۲	کمخواب وغیرہ	۴۰ ہزار	۱۳۴۰۰۰	۱۶۴۰۰۰	
۳	روئی	۱۰ ہزار	۱۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۴	کلابتون زری	۵ ہزار	۱۵ ہزار	۲۰۰۰۰	
۵	کمبل ونمدہ	۰	۲۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۶	جواہرات	۰	۷۵ ہزار	۷۵۰۰۰	
۷	چاء	۲۵ ہزار	۵ ہزار	۳۰۰۰۰	
۸	نمک لاہوری	۲ لکھہ	۳ ½ لکھہ	۵ ½ لکھہ	
۹	کھنڈ	۴۶ ہزار	۴۰ ہزار	۸۶۰۰۰	
۱۰	قندسیاہ وغیرہ	۳ ہزار	۴۰ ہزار	۴۲۰۰۰	
۱۱	تیل	۳ ہزار	۵ ہزار	۸۰۰۰	
۱۲	رنگ مصالحہ وادویات	۵۰ ہزار	۸۰ ہزار	۱۳۰۰۰۰	
۱۳	لاکھہ رنگ	۱۰ ہزار	۲ ہزار	۱۲۰۰۰	
۱۴	اشیاء بساطی	۱۵ ہزار	۲۵ ہزار	۴۰۰۰۰	
۱۵	ظروف چینی	۲ ہزار	۱ ہزار	۵۰۰۰	
۱۶	تانبا وروئین	۳۰ ہزار	۴۵ ہزار	۷۵۰۰۰	

نمبر	نام اشیاء تجارت	بہ کشمیر	بجمون	کل	کیفیت
۱۷	دہات پیتل وغیرہ	۶ ہزار	۱۰ ہزار	۱۶۰۰۰	
۱۸	میوہ افغانستان	۷ ہزار	۱۰ ہزار	۱۷۰۰۰	
۱۹	ہلاس پشاوری	۵ ہزار	ایک ہزار	۶۰۰۰	کشمیر مین اسکی گرم بازاری ہے
۲۰	غلہ چینہ وغیرہ	۴ ہزار	۴۶ ہزار	۵۰۰۰۰	
۲۱	اسپہائے افغانستان و پنجاب	۰	۲۰ ہزار	۲۰۰۰۰	اب کشمیری لوگ بہی انکو خریدتے ہین۔
۲۲	مویشی	۰	۱۰ ہزار	۱۰۰۰۰	
میزانکل	———	۵۲۹۰۰۰	۱۲۲۰۳۰۰	۱۸۴۹۰۰۰	

زعفران

یہ تحفہ خاص کشمیر مین پیدا ہوتا ہے اسکی روایت یون ہے کہ شوجی نے پہلے پہل زعفران کو کشمیر مین بویا تہا اسی لئے اسکو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین یہ بہی بیان کرتے ہین کہ بید واگ بٹ کو زعفران اول فوز یون ناگ سے ملا تہا۔ زعفران کی جڑہ مثل پیاز کے ہوتی ہے وہ بار بار نہین بوئی جاتی موسم برسات مین ماہ جون کو صرف زمین مین ہل پہراتے ہین اور کیاریان بنالیتے ہین تو اسکا پودا خود بخود اوگتا ہے اور قریب ڈیڑہ فٹ اونچا مثل ساگ سویا کے ہوتا ہے کاتک مین اسمین پہول آسمانی رنگ سرخی مایل لگتا ہے پہول کے اندر کا زیرہ یا تری زعفران سرخ رنگ کا ہوتا ہے اعلی قسم کا زعفران قطعہ دانتو مین پیدا ہوتا ہے۔ پہول کے وقت اسکی خوشبو تمام میدانمین مہکتی رہتی ہے اور اسوقت

سرکاری پہرہ اسکی حفاظت کیواسطی مقرر ہوجاتا ہی کشمیری پنڈت علاوہ اُنکی مصالحہ کے اسکو قشقہ مین بہی صرف کرتے ہین۔ سوائی کرپوہ یا پانپور کے کشمیر مین بہی اور جگہہ یہ پیدا نہین ہوتا مگر کشتواڑ مین قدری پیدا ہوتا ہی لیکن وہ ایسا عمدہ نہین ہوتا جیسا کہ کشمیر کا زعفران ہوتا ہی۔

لولاب

کشمیر کے تمام پرگنون سے زیادہ تر خوبصورت اور دلافزا کشمیر کے شمال مغرب مین واقع ہی قریب ۲۰ میل لمبا اور ۳ میل چوڑا ہی۔ ۳۰۰ سو اضعات اسمین آباد ہونگی۔ اسکا اصلی نام لولوپور تہا جسکو راجہ لو نے اپنے نام پر بنایا تہا۔ ان تمام دیہات مین سے لالپورہ خاص ہے یہ پرگنہ بڑا فرحت انگیز و زرخیز ہی ہر طرف کوہستان سے جنپر چہار جنگل دیودار و جہیلین اور غارین و نہرین ہین محدود ہی۔ میوہ جات کی فصل مین ریچہہ بہی بکثرت یہان آتے ہین۔

وانگت کی کہنڈرات

درہ سندہ مین سے زیادہ تر خوبصورت اور عجیب کہنڈرات ویرانجات وانگت ہین اسمین سونمرغ سرینگر سے ۲۰ میل پر مین راج دیبل ان کہنڈرات کی بہت نزدیک ہی وانگت مین جو ویرانجات مندر ہین وہ مندر مارتنڈ و اونتی پور کے مشابہ ہین۔

درہ وردوان

یہ تنگ اور لمبا درہ کشمیر کے مشرق کیطرف تخمیناً ۔۴ میل لمبا ہی اور عرض اسکا صرف ۱ میل ہی دریای وردوان جو اسمین بہتا ہی دریای چناب سی ملتا ہی۔

تمام شد حصّۂ اوّل جغرافیہ کشمیر

حصہ دوم

تواریخ کشمیر

ہرچند سب سے اول بندہ ہرگوپال خستہ مؤلف کتاب ہذا کو بقول مورخان زمانہ حال اس بات کا افسوس ہے کہ قدیم الایام سے ہندوستان مین تاریخین راست راست لکھنے کیطرف لوگونکو بالکل توجہ اور رغبت نہ تھی اس سبب سے ہندوستان کی قدیمی آغاز آبادی و سلطنتونکا تحقیق حال بخوبی معلوم نہین ہوتا اور اگر کسینے لکھا بھی تو بطور کہانیکی نظم مین دل بہلانے کو اور وہ بھی اہل خلاف کی تعصب وحسد سے نابود و نایاب ہوگیا مگر یہ خیال کئی پہلو اور نظیرون سے غلط معلوم ہوتا ہے دراصل تاریخین اون ایام کی ضرور لکھی گئی تھین جوکہ مثل مہابھارتھ او بالمیک رامائن اور راج ترنگینون کے ابتک موجود ہونے سے (جوکہ کسی حکمت ہندوسی اہل خلاف کی دست برد سے بچ رہے ہین) واضح و لائح ہے اسمین کوئی شک نہین کہ بالمیک رامائن نہائت پرانی اور معتبر کتاب ہے اور اوسکا مصنف بڑا محقق و صاف گو شخص تھا کیونکہ باوجود ہونے ہندو کے کہین اوس نے تمام رامائن مین کوئی کلمہ تعریفیہ یا القاب مبالغہ کا یا اوتار کرکے سری رام کو نہین لکھا۔ اسیطرح کلہن پنڈت نے نہایت عمدہ عمدہ مفصل و معتبر حالات لکھے جس زمانہ آدگونند سے اوس نے اپنی تاریخ لکھی ہے اوس وقت کی کوئی تاریخ ہندوستان

کی نہین ملتی بلکہ جن تاریخون کو دیکھہ کر اپنی کتاب لکھنے کا حوالہ اوسنے دیا ہے وہ بھی عنقا کیطرح نایاب
ہین اگر اوس زمانہ مین اس فن کیطرف کلیتاً کسی کو بہی رغبت نہوتی تو یہ کتابین بہی کب ملتین مگر اصل
حال یہ ہے کہ اہل خلاف کی زیادتیون سے اُنکی تمام کتابین نہ صرف تاریخین بلکہ اور علوم کی کتابین بہی عدم
کے ساتھہ ملائی گئین جسکو اب کہا جاتا ہے کہ قدیم مین یہ فن ہی نہ تہا ہنود کی کتابون کو اول حملہ آوران
ممالک غیر اور پھر بوجہ مذہب والون اور پھر مسلمانون نے غارت و نابود کردیا تاکہ انکی عظمت و دانش و
بزرگی قدیم جہالت و کہتری سے بدل جائے اور بمقابلہ انکی جدید اہل خلاف دانا و طاقتور و انکے ہمعصر
ثابت ہوسکین جو کہ ہر ایک پہلو اور مذہب کی کتابون سے ثابت ہے۔ نوشیروان کے حملہ اور خلفا عمر و علی
و ولید کی حملات سبکتگین۔ محمود غزنوی۔ سکندر لودی۔ اورنگ زیب عالمگیر۔ نادر شاہ وغیرہ لوہا دون
کے تسلط کے حالات کو دیکھو۔

یہ بات درست ہے کہ قدیم مین مبالغہ پردازی و شاعری کو بڑا رواج تہا۔ اب مختصراً اسیقدر معلوم ہوتا ہے
کہ سب سے پہلے اور قدیمی کتاب ہنود کی وید ہے جسکو بیاس دیو نے ترتیب کیا کہتے ہین کہ یہ مقدس کتاب برہما نے
اپنی زبان سے کہی ہے اسمین صرف بابت وحدانیت کے حالات درج ہین اوسکے بعد منو نی دہرم شاستر
بنایا اوسمین قواعد و قوانین لکہے۔ راجاؤنکی بابت لکہا ہے کہ پہلے ہندوستان مین صرف دو ذات کی راجہ
تہے ایک وہ جو سورج کی اولاد مین سے ہین اور سورج بنسی کہلاتی ہین دوسری چندر بنسی انہین دونکا
راج برابر چلا آیا۔ سورج بنسیونمین بیبست منی کا بیٹا اول راجہ اکچہواکو ہوا جسکو بحساب بید کہت والون
کے ۳۸ لاکھہ برس سے کچہہ کم اور جین مت والون کی بموجب ۱۲ آنک کا عرصہ اور انگریزون کی خیال سے
چار ہزار برس گذری اوسنی سلطنت اودہ (اجودہیا) کی بنیاد ڈالی اوس سے ۶۵ پیڑہیون کے بعد
رام چندر ہوئے اور ۶۵ بعد اوسکے سمت تک ہوئی ٹاڈ صاحب لکہتے ہین کہ یہہ سمت بکرماجیت کا ہمعصر
تہا۔ اسلئے انگریز راجہ اکچہواکو کے عہد کو ۳ ہزار برس کا عرصہ بتلاتی ہین۔ اور بید کہ مت والے رام چندر کے
عہد کو ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس اور جین مت والی گیارہ لاکہہ ۶۵ ہزار برس سے زیادہ عرصہ بتاتی ہین۔

اکیچہواکو کی دختر الاچندر کی بیٹی بُدھ کو بیاہی گئی تھی اسیکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل
پراگ کی تہا اور اب بہوسو کہلاتا ہی فرمانروا ہوا یہہ پہلا چندربنسی راجہ ہوا جنسے سلطنت الہ آباد
کی قایم ہوئی اسکے بعد چہتریون اور براہمنون مین سخت جنگ باہمی ہوا پرسرام نے ۲۱ بار چہتریون کو
شکست دیکر نیست و نابود کیا۔ راجہ سگر سورج بنسی سمندر پر بہی قابض تہا مہاراجہ رام چندر کا مفصل
اور ٹہیک حال رامائن مین درج ہی اوسکے بعد ایک اور بڑا بہاری جنگ ہوا جسکا ذکر مہا
بہارت مین ہی یہہ جنگ زمانہ سریکرشن مین بمراد قبضہ ہستناپور کی درمیان کوروا اور پانڈونکی
ہوا یہہ جنگ ۱۸ روز تک میدان کوروکہیتر مین ہوتا رہا آخر کار درجودہن قتل کیا گیا اور جدہشٹر
نے بامداد سریکرشن فتح حاصل کی اور پانڈونکی جیت ہوئی کرشن چندر کی عہد کو بید کے دہرم والی
پانچ ہزار برس اور جین مت والی ۸۶ ہزار برس کی اوپر کچھہ عرصہ لکہتی ہین مہابہارت کا آخیر
راجہ جدہشٹر پرورا کے ۵۴ پشت کی بعد ہوا جب جدہشٹر ہمالیہ کو گلنے گیا تو ارجن کا پوتا پریچہت راج پر بیٹھا
پریچہت سی لیکر ۳۰ پشت تک اوسکی اولاد مین راج رہا چہبیسوین پشت مین چہیمک کو اوسکی وزیر نی
مار کر جدہشٹر کی گدی لی اوسکے خاندان مین ۱۴ پشت راج رہا پہر اور خاندان مین حکومت آکر ۱۴ پشت
بعد تیسری کل مین راج گیا اونکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سُوکہہ ونت نے
مارا اوسکو بکرم نے مار کر ملک پر قبضہ کیا اور یہہ حال رہا اودہر مگدہ دیش مین جراسندہ کی اولاد
مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نے کرشن جی کی مدد سی مارا تہا) ۲۲ پشت تک حکومت رہی اونکی
آخری راجہ رپنجی کو اوسیکے ستونک وزیر نے مار ڈالا۔ پہر تکہک قوم نے جو ناگ بنسی تہے اور اونکو اسک
۲۷۷۴ برس گذری حکومت حاصل کی اونہون نے دس پشت تک راج کیا اخیر راجہ اونکا مہانند تہا اوس
وقت ہندوستان مین بودہ مت پہیل گیا تہا نیز داراب بادشاہ ایران نی جو ۲۳۴۵ برس آج سے
پہلے گذرا ہی اور اونکی بعد بودہ والون نے ہندوستان پر حملات کیے پہر قبل از پیدائش بکرماجیت
۳۵۶ برس سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دریاے ستلج تک براہ سندہ

آیا۔ سندہ پر ایک لاکہہ ۲۰ ہزار فوج سے پل بنا کر پار اوترا ستلج تک روسا و امرا پنجاب نے
بعد مقابلہ آرائیکے اوسکی اطاعت قبول کی مگر چونکہ مگدہ دیش کے ناگ بنسی مہا پلی راجہ کے
پاس ۶ لاکہہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تہے اوسکی رعب سی سکندر ستلج سے
واپس پہرا۔ اوسکے بعد مہاپلی مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی آٹہہ بیٹیون نے ملکر ۱۲ برس
تک راج کیا تب نوین چندر گپت نے جو شکم نائن سی تہا بامداد چانک برہمن اون آٹہونکو مار
کر قبضہ کر لیا اسنے بابل کے سکندر بادشاہ کی سپاہ سالار کی دختر سے شادی کی ۱۰ پشت تک
حکومت اوسکے خاندان مین رہی بوہدمت کے پہیلنے کے باعث کوہ آبو پر برہمنون نے اگنی کنڈ
رچا اوسمین سے بقدرت الہی اگنے کل کے چار چہتری بنی۔ پرمر۔ چوہان۔ سولنکہی
پرہار۔ پرمر گوترا والی پوار کہلاتے ہین انکا راج تمام ہندوستان پر ہو گیا اور
بوہدون کو بھی انہون نے نکالنا شروع کیا اسی خاندان مین سے ۵۷ برس عیسوی سے
پہلے راجہ بکرماجیت ہند کا راجہ بنا جسکی دار السلطنت اوجین تھی بکرماجیت سی پہلے حملہ اسلامیہ
تک اور بہت راجی نامی ہوئے لیکن اندہ بنسی راجاؤنکی حکومت جنکی دار السلطنت مگدہ دیس مین
پٹنہ ہے بہت بڑہ گئی انکا نام آور آخیر راجہ بلوم تھا جسکی حکومت چین تک پہونچی۔ پہر اوسکا
وزیر رائمدیو کل ہندوستان کا راجہ ہوا پھر اوسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اوسکے عہد مین
نوشیروان شاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا نوشیروان سمت ۵۸۷ بکرمی مین تخت پر بیٹہا
تہا بعد مرنے پرتاب چند کے اوسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبہ دبا بیٹہے۔ اور جدا جدا راجہ
ہو گئے اور سلطنت ہند کمزور ہو گئی نفاق باہمی نے غیر ملک والون کو بلایا چنانچہ سمت ۵۷۷ بکرمی
مین حضرت محمدؐ کے فوت ہونیکے بعد خلیفہ عمرؓ نے اور سمت ۷۶۸ مین ولید نے حملات کئے اور پہر سمت ۱۰۶۶
سے سمت ۱۳۸۷ تک محمود غزنوی وغیرہ بادشاہان غزنی کے تصرف مین آیا اور پہر سمت ۱۵۸۳ تک مغل ١٣٢١-
جنمین سے تیمور ہمایون وغیرہ تہے ہند کے بادشاہ بنے پہر بابر سے اکبر تک سمت ۱۶۶۲ تک جہانگیر

ادرنگ زیب نادرشاه وغیره هندوستان پر حکومت کرتے رهے جنکی فهرست آخیر مین درج هوگی۔
سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین انگریزون نے دخل پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی بهی اپنا تسلط فساد کرتے رهے اونکو فتح کرکے انگریزون نے اس زمانه مین ایک قایم اور مستحکم سلطنت تمام هندوستان مین قایم کرلے ۔

مخفی نرهے که بید کے دهرم اور جین مت والے مورخون کے عهد کو مغربی مورخ زیاده تر اسبات پر جهوٹ سمجهتے هین که باوا آدم کو (جسے وه دنیا کا اول آدم جانتے هین) صرف ابتک ساڑهے چهه هزار هی برس گذرے هین پس بموجب اونکے اس اعتقاد کے رام چندر وغیره کا جو زمانه هنود لاکهون برس بتلاتے هین صاف غلط پایا جاتا هے کیونکه وه آدم سے پهلے کسیکا هونا نهین مانتے ۔ مگر اصل مین باوا آدم تمام دنیا کا اول آدم نه تها گو مغربی ملک مین وه اول آدم تها ۔ دراصل اول مقام آبادی وخلقت تمام جهان کا وسط ایشیا یا کیلاس کا گرد هے اور وهین سے لوگ رفته رفته کشمیر وکابل و سنده وغیره کے رستے هند مین آئے چونکه یه قوم آریا تهی اسلئے اسکا نام بهی اونهون نے آریا ورت رکها اسمین بهی کوئی شک نهین که قدیم الایام مین افغانستان و ایران وتمام وسط ایشیا وغیره مین آریه لوگ هی آباد تهے چنانچه لفظ آریا سے ایران وآراکان وآرمینیا وغیره نام نکلے یونان والے ایران کو آران عرب کو آرے کهتے هین ۔ هرات دروازه هند آرته سے بنا هے ارتهه لوگ سورج کے اوپاسک تهے سمرقند سمیر وکهنڈ تبت تروشیپٹ وغیره نام اسی طرح انقلاب زمانه واختلاف آب وهوا سے بدل گئی قندهار کو گاندهار کهتے تهے تاتاری لوگ آگ اور ناگونکو پوجتے تهے جو که اونکے سکه هائے سلف سے صاف ظاهر هے اور انکے آخیر سکون پر شیوجی کی مورتی بهی ترشول لئے بنی هے جسے صاف پایا جاتا هے که وے شیوجی کو مانتے تهے اونکے سکون پر سورج چاند نانا دیوی بهی لکهتے هین ۔ وسی نانا دیوی کو افغانستان والے بی بی نانی کهتے هین اسیطرح

آریہ لوگ مشرق و مغرب کو بھی چلے گئے اور آتم معروف بہ آدم اودہر پیدا ہوا روایت ہی کہ مکہ مین ایک رکھی یعنے عابد تہا جو مکیشور مہادیو کی عبادت مین مصروف رہتا اکثر گومید جگ کرتا اور بہ برکت عبادت سے گاؤ کو زندہ کرتا آخر جگ مین جبکہ دواپر کا اخیر تہا اوسکی عورت نے (جو حاملہ تھی) کسیقدر گوشت اوسکا کہا لیا جب بعد اختتام جگ عابد نے گاؤ کو زندہ کیا تو اوسکے جسم مین سے اوسقدر گوشت کم پایا اور عورت مذکور نے کہا لینے کا اقرار کیا۔ اوسوقت عابد نے کہا تیرا کچھہ قصور نہین تونے دوسرے آتما کی خواہش سے جو تیرے پیٹ مین ہے یہہ کام کیا گناہ کبیرہ گردن پہ لیا اب جو لڑکا پیدا ہوگا وہ آتم کے نام سے معروف ہوکر اسی کہانیکی جرم مین مقہور الٰہی ہوگا۔ اوسکی اولاد قدیمی دہرم سے محروم رہیگی پس قدرت الٰہی و دعائے عابد سے وہ لڑکا پیدا ہوا اور عابد اوسکو تنہا چھوڑکر کہین چلاگیا وُہی آتم آدم کے نام سے مشہور ہوا آتم سے آدم کا ہونا تعجب نہین یہہ اختلاف لہجہ زمان سے ہوجاتا ہے جیساکہ انگریز اسی آدم کو ایڈم وحوا کو ایو کہتے ہین اسلئے اوسکی اولاد قربانی گاؤ کو بخلاف ہنود درست جانتے ہین اور بموجب اعتقاد مغربی مذہبون کے آدم کا باغ عدن سے نکالا جانا جرم کہانے مین ہی پایا جاتا ہے نتیجہ کلام یہہ ہے کہ آدم بھی قوم آریہ مین سے پیدا ہوا تہا ادس طرف پہلے آبادی کے معدوم ہونے یا بالکل نہونیکے ہی باعث یا ملک کیلاس وسط ایشیا وغیرہ کی آبادی سے ناواقف ہونیکے سبب (جیساکہ امریکا کو نئی دنیاکے نام سے پکارا جاتا ہے) اوسکی اولاد نے اوسکو مغربی ملکون کا اول آدم بنایا اور جب وہ ایک نیا مذہب اپنے طریق کا باندہ چکے تب انکو ادہر کی خبر ہوئی جس لئے اونہون نے مجبور ہوکر اوسکو اوّل آدم مانا۔ مگر اوسکے پہلے آدمی ہونے سے وی انکار ہی نہین کر سکتے جیساکہ مصر مین حضرت علی نے ایک مکان کو دیکھکر بیان کیا تہا کہ یہہ مکان

قبل از وجود آدم ۵۴ ہزار برس پہلے کا بنا ہے سلمان پارسی کے سوال کا جواب بھی
حضرات سے یہی ملا تہا کہ آدم سے پہلے جب تک قیاس دوڑا و تب تک آدم ہی تہے
ہدایت الاسرار مین منقول ہے کہ حضرت علی سے قوم نصاریٰ کی ایک عالم نے دریافت
کیا کہ حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے کیا تہا فرمایا کہ آدم ،، اوسنے مکرر سکرر عرض کیا
مگر حضرت نے وہی جواب دیا۔ تاریخ خواجگی مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے مرم کہ حضرت آدم سے پہلے سو آدم پیدا ہو چکے ہین اونکی اولاد و خادم مدتون دنیا
مین رہے ۱۱ نرسنگہ اوتار کا قدیمی ستون سنگی واقعہ مصر پر منقوش ہوتا جو ابتک افریقہ
مین موجود ہے ثابت کرتا ہے کہ زمانہ قدیم مین اہل ہنود یا تو کل جہان مین حکومت
کر چکے یا اونکا مذہب ہر ملک و کل دنیا مین پہیلا ہوا تہا لیکن آدم والون نے ہنود کی اِس
ترقی کا اپنے فرمانروایون کی طرح کچہہ حال نہین لکہا جسکا باعث یہی ہے کہ مذہب ہنود
یا تو اونکے ممالک مین قبل از ظہور آدم ہو چکا اور وہ شل آبادی اوّل کے اوس سے
بے خبر ہین یا التعصب اونکو مانع ہوا۔ ۱۸۸۲ء عیسوی کے ایک پرچہ اخبار طوطی ہند مین درج
تہا کہ قاہرہ کی ایک غار مین مصر کے ہزارون بادشاہون کی لاشون کے صندوق بمعہ
اونکے کرسی نامہ کے دستیاب ہوئے ہین جو کہ قبل از آدم ہو چکے تہے۔ یونان کے نامی حکیم
یوزاسپ حکیم بابل کا مقولہ ہے کہ ایک لاکہہ اسّی ہزار سال قبل از طوفان نوح ایجاد عالم
ہوا پس تحریر ہنود درست ہی یا آدم والون کی۔ آدم والون کا تمام مسئلہ قریب قریب
گیتا سے ملتا ہے گیتا کا بانی کرشن اوتار ہے اِسلئے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اون تمام کی
گیتا سے ہے کرشن چند کو بعض اہل اسلام بہی پیغمبر ہونا قرار دے گئے ہین اور اہل
اسلام کی معتبر کتاب فتوحات مدنی مین درج ہے کرشن اوتار کی بیاس دیو بہی شہادت
دیتے رہے ہین بیاس دیو کا اوتار ہونا پارسیون کے صحیفہ آسمانی دساتیر مین درج ہے۔

دست برد اہل خلاف سے جو کتابین باقی رہین اونسے ثابت ہے کہ ست جگ سی آریاورت
مین لوگ آباد ہین اور ست جگ مین بہ نسبت ترتیا اور ترتیا مین بہ نسبت دواپر دواپر
مین بہ نسبت کلجگ کے عمر و برکت و زور و قد زیادہ تہا جو کہ کلجگ مین کہٹ گیا۔ اگر کوئی اہل
خلاف کہی کہ ہنود کی کتابین غلط ہین پس اس اعتراض سے اونکی کتابین اور اعتقاد
بہی غلط ہو جاتے ہین کیونکہ اسوقت کسینی اوتارون یا پیغمبرون کو بچشم نہین دیکہا
یا خدا کو بید و پوران و توریت و انجیل و قران بناتے یا نزول فرماتے بچشم نہین دیکہا
سب بموجب تحریرون و کتابون کے ان باتونکو مانتے ہین اپنے اپنے بزرگون کا ہونا درست
جانتے ہین چونکہ خدا کل جہان کا خدا ہے نہ کہ کسی ایک خاص ملک کا۔ اسلئے اوسکی کتاب
مین سب زبانین ہوتین یا ایک خاص زبان جیسکہ سنسکرت ہی جو کسی ملک مین سوائے
خواندیکے بولی سمجہی نہین جاتی اگر معترض کہین کہ پرانی ہونیکے باعث یہ زبان ترک ہو گئی
ہے اس سے بہی ثابت ہی کہ یہ زبان اور اسکا مذہب قدیمی و آسمانی ہے علاوہ برین ایسی کوئی
زبان نہین جسمین شاستر کی ترکیب اور الفاظ شامل نہون جنکا تلفظ بسبب اختلاف آب و ہوا
ممالک بدل گیا ہے شاستر کی حروف تہجی ہر ایک ملک کے الفاظ کو پورے پورے لکہہ لیتے
ہین اور کسی ملک کے حروف تہجی سے نہین لکہے جاتے جس سے ثابت ہے کہ ہر ایک علم کے حروف
تہجی بہی اسی سے نکلے ہین مغربی مذہبونکی کتابون سے یہہ ثابت ہے کہ پہلے ایک زبان تہی بعد طوفان
نوح کے زبانین مختلف و متفرق ہنگئین مگر یہہ کہین اونہون نے نہین لکہا کہ وہ کونسی زبان تہی
جو ایک ہی بولی جاتی تہی چونکہ سنسکرت کا مدتون سے مروج ہونا ثابت ہی اسلئے قیاس
چاہتا ہے وہ زبان سنسکرت تہی علاوہ برین بید وغیرہ پورانون سے پہلے کتاب کوئی
کسیکی پاس موجود نہین ہے جس زمانہ مین آدم و نوح وغیرہ ہوئے ہین اوسوقت کے مغربی
باشندے سوائے اہل یونان کے جاہل مطلق تہے ہندوستان علم و ہنر مین سب کا پیشوا تہا

پس ہنود کی تحریرین جنکی وقتاً فوقتاً نشانیان بہی دستیاب ہوتی رہتی ہین حکماء بہی گواہی دیتے ہین کیونکر غلط ہو سکتے ہین۔ گو مبالغہ ہی ہو تاہم کچہہ نہ کچہہ سچ بہی ہوگا البتہ اہل ہنود نے جو ابتدا سے مین بڑے طاقت ور و ہنر مند و صاحب کرامات تہے اوس زمانہ مین ایسے کام کئے ہین جو اِسوقت بعید از فہم ہین جن کامون کو مغربی لوگون نے کلیتاً مبالغہ سمجہا۔ جیساکہ ہماری کاہلی و غافلی اِسوقت بہی باوجود بچشم دیکہنے کے امور جر ثقیل امریکا و یورپ والون کے ریل تار وغیرہ سامان حرب کو دیکہہ سنکر حیران ہوجاتی ہین کیونکہ وہی کام ہم خود نہین کر سکتے چین مین مذہب بودہ جو ابتک مروج ہے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اہل ہند نے چین بہی فتح کیا تہا جس سے ہند و کشمیر کا راجہ اشوک و جلوک سے مراد ہے جنہون نے وہان اس مذہب کو پہیلایا۔ ایسے حملہ آورون کے تذکرہ مغربی محققون نے نہین کئے جنکی نشانات تاحال موجود ہین سکندر وغیرہ کا نام جلدی سے لیدیا ہی جنکی فتوحات و کامون کا مثل سد سکندری وغیرہ کی اسوقت کوئی ثبوت موجود نہین علاوہ برین مغربی لوگ جنکا فخریہ نام لکہتے ہین اونکا مذہب بہی اوسی قسم کا تہا جو کہ اہل ہنود سے مطابقت رکہتا ہے۔ ہر ایک شخص قایل تحریر و منقول پر ہے اور منقول و معقول مین ایسی ضد ہے جیسی آب و آتش مین مثلاً عقل نہین مانتی کہ ہنومان دم مین ہزارون کوس تک پہاڑ اوٹہالایا۔ نرسنگہہ ستون سے نکلا۔ کرشن دیو نے ارجن کو منہ مین تین لوک دکہائے اور ایک بہیل کے ہاتہہ سے مرے حضرت محمد صاحب نے شق القمر کیا حضرت عیسیٰ نے مُردون کو زندہ کیا اور خود سولے چڑہے اور موسےٰ نے خدا سے باتین کین وغیرہ وغیرہ۔ مگر منقول اسکو درست سمجہتا ہے پس جو شخص قایل بمنقول ہو وہ کوئی اعتراض کسی مذاہب کے منقول پر اوسوقت تک نہین کر سکتا جب تک اوسوقت کا کوئی شاہد چشم یا اوس سے پہلے کی کوئی

کتاب پیشین گوئیون کی نہ دکہا دی جیسا کہ ہنود کی کتابون مین تمام مذہبون کے پیشواؤن
کی پیشین گوئیان موجود ہین۔ حضرت عیسےٰ کی بزرگی رامائن مین ترجٹا کی دعا سے حضرت
محمدؐ صاحب کا حال شیو پوران مین صاف درج ہے کہ کلجگ مین اونکا عہد ہوگا۔ پس ماننا پڑا کہ آدم
کو جسے ساڑہی چہہ ہزار برس سے زیادہ عرصہ نہین گذرا جہان کا اول آدم کبہی نہین کہہ سکتے
جبکہ اوس سے پہلے آدم کا ہونا ثبوت ہے اور اسیطرح بیدک دہرم یا جین مت کے حساب عہد
وجود و حکومت راجگان ست جگ وغیرہ کو قطعًا غلط مان نہین سکتے

خیر یہہ تو ایک طویل قصہ ہے ہمارا مطلب صرف تاریخ کشمیر لکہنے سے ہی۔ جو حال ہندوستان کا
رہا وہی کیفیت کشمیر کی بہی ہوئی کہ ہر ایک فرقہ و قوم نے اسپر حملات کئے اور قدیمی تاریخین
اسکی معدوم ہوگیئن مورخان حال بین سے کسینے نہین لکہا کہ **آدو گونند** سے پہلے راجہ
یہا لکا کون تہا۔ اور ملک کی حالت کیا تہی ڈریو صاحب کا بیان ہے کہ ابوالغازی نام ایک
تاتاری نے اپنا مذہب (معلوم کونسا مذہب) پہیلا نیکو تبت تا تجت بابل آرمینیا و ہندوستان
فتح کرکے اسپر حملہ کیا گو پہلے راجہ جگمانے جو والی پنجاب تہا اوسے بڑی دلیری و جوانمردی
سے روکا مگر ایک سال کے بعد وہ کامیاب ہُوا اور یہان پہونچکر قتل عام کیا اور
بدخشان کی طرف سے اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ (یہہ نہین لکہا کہ اوسوقت کشمیر مین راجہ
کون تہا) سو یا ڈیرہ سو برس قبل از حضرت عیسےٰ تین تاتاری راجاؤن نے (جنکا نام و عہد
حکومت نہین لکہا) یہان کی فرمانروائی کی۔ اور پہر ۹۹۰ء مین محمود غزنوی نے اسپر حملہ
کیا اوسکے بعد تبت والون نے راجہ **سینا دلو** (شاید سہدیو سے مراد ہو) کے عہد
مین ۱۳۱۷ء کو ادہر کی طرف رُخ کیا پہر **تیمور لنگ** نے ۱۳۹۳ء مین اسے فتح کیا۔
۱۵۲۳ء کو مرزا حیدر بہمراہی **سکندر خان** کاشغری براہ تبت اسپر
حملہ آور ہُوا (یہہ حال ایک پتہر پر لکہا ہے) اسی سال مین اوسنے **ہمایون** کی نوکری کی

اوسکے بموجب سنہ ۱۵۴۳ء مین ہمایون نے بہی کشمیر پر قبضہ کیا سنہ ۱۵۶۶ء مین اوسکے بیٹے **اکبر اعظم** نے
اسکی حکومت حاصل کی پہر سنہ ۱۷۳۹ء مین بعہد **نادر شاہ** یہہ خطہ اونکے ہاتہہ سے نکلکر امیر
کابل کے قابو چڑہا اونمین سے پہلے ہی **احمد شاہ** ابدالی نے سنہ ۱۷۵۲ء مین اسکو لیا
اور سنہ ۱۷۶۳ء مین فوج بہیجی اور حاکم **سکہہ جیون** سے چہین کر اپنے آدمی رکہین نکلوادین **تیمور شاہ**
کے عہد مین **عبداللہ خان** یہان پہونچا اور سنہ ۱۸۱۹ء مین مہاراجہ **رنجیت سنگہ**
نے اسپر قبضہ پایا۔ **ڈریوہ** صاحب نے اِن مسلمان فرمانرواؤن سے پہلے فرمان رواؤنکا
حال بالکل نہین لکہا۔ انٹن صاحب کا قول ہے کہ سب سے پہلے خاص باشندگان کشمیر
یہان کے راجہ ہتے بعد اوسکے غیرون نے اسکی حکومت پائی بعض فارسی مورخون کا خیال
ہے کہ جب اخیر مین یہان کوئی راجہ نرہا تو باشندگان کشمیر **جمون** کے راجہ کو یہان
لائے اور ششم حصہ خراج کا اوسکو دیتے رہے اور بعض کا خیال ہے کہ ۵۲ راجگان جنکو
کاہن پنڈت نامعلوم الاحوال لکہتا ہے راجہ ہای خاندان جمون مین سے ہتے کشمیر مین آئے اور
ہے کہ چین والون نے بہی یہان حکومت کی -غرض کہ بہت سے مورخون نے اسکے
حالات اپنے اپنے طور پر مختلف طرح سے لکہے ہین مگر یہہ بات یقینی ہے کہ جنے کچہہ لکہا وہ
ہی **راج ترنگنی** مصنفہ کلہن پنڈت کا (جوکہ قدیمی اور معتبر تاریخ ہے) محتاج رہا افسوس
ہے کہ اوسکے مطابق پورا پورا حال کسینے نہین لکہا اپنی اپنی طرف سے کمی زیادتی تغیر وتبدل
(شاید کتاب کا مضمون اور طرز عجیب بنانیکو) کرتے رہے - اسوجہہ سے اصلی اور راست باتین
بہت اختلاف و انحراف ہو گیا اول تو **راج ترنگنی** بہی شاعرانہ طور سے مبالغہ اور پرانی
دستور کے موافق لکہی ہے مگر چونکہ سواے اسکی پرانے وقت کی کوئی کتاب معتبر نہین ملتی
اور یہی ایک کتاب ہے جس سے کم زیادہ حال دریافت ہوتا ہے پہر کب واجب ہے کہ اوسمین
بہی تا بہم پہونچنے کسی ثبوت کامل کے دست اندازی ترمیم وتنسیخ کی جاوے البتہ اگر کوئی بات

خلاف عقل اور فضول معلوم ہو تو اوسکے ترک کرنے مین چندان قصور و مضایقہ نہین ہے یہہ کتاب لاجواب بقول مصنف بعہد راجہ جی سنگہ سمت ۱ شا کا شالباہن مین جسکو ابتک ۷۲۹ برس گذرے تصنیف ہوئی ہتی اِسکی عبارت سنسکرت کی نہایت مشکل اور پیچیدہ مضامین مین لکہی گئی ہے مگر مفصل اور تحقیق۔ مصنف کا بیان ہے کہ اوس نے گیارہ راج ترنگیتان (یعنے تاریخین) مثل راجہ ترنگنے۔ سورت پنڈت۔ کہیم اندر پنڈت ہولاراج۔ پدمہ مہر۔ پنڈت چہولاکر وغیرہ ونیز نیلہ مت پوران اور چند اسناد وپروانجات وسندات وتعمیرات مکانات منہدم شدہ راجگان سلف کی دیکہہ کر اپنے راجہ ترنگنے کو لکہا ان مورخون کی تاریخین بڑی مشکل اور طول طویل ہین کہیم اندر کی شاعری گو بہت اچہی ہتی الا اوسکے مضامین ومطالب کتاب ٹہیک نہ پا سکے اِسلیئے اون سبکو ترمیم کرنا پڑا۔ تعجب ہے کہ یہہ راج ترنگنیان جنکا ذکر کلہن پنڈت نے لکہا ہے عنقا صفت ہوگئے ہین مگر سُننے مین آیا ہے کہ سمت ۱۹۳۳ مین ڈاکٹر بہولر صاحب کو کہیم اندر کا ایک نسخہ شاید یہان سے ملا۔ چونکہ کلہن پنڈت نے اپنی کتاب اون کتابون کو دیکہہ کر تصنیف کی اسلیئے سوائے اونکے اِس راجہ ترنگنی پر بہت کچہہ بہروسا واعتبار ہو سکتا ہے کیونکہ کلہن پنڈت بڑا محقق اور دانا آدمی تہا۔ یہہ کسی تاریخ سے ثابت نہین کہ کشیپ رکہی کے عہد سے آدگوند کے وقت تک فرمانروایان کشمیر کون تہے۔ اور اون کو کیا ہوا اور کشیپ رشی سے پہلے یہان کون لوگ آباد تہے گو یہہ لکہا ہے کہ اوس سے پہلے کشمیر بصورت تالاب کے تہا مگر اُسکے پہر کیا معنی ہین کہ جلد بہود لوگون کو آزار پہونچاتا تہا جب یہان آبادی نہ تہی تو دیوند کو رنے تکلیف کنکو دی اور اُبکاسر دیو جبکا ذکر شارکا مہاتم مین ہے کسکو دکہہ دیتا تہا اور شارکا بہگوتی نے کسکے بچانے کو اوتار لیا تہا اِن باتون سے ضرور پایا جاتا ہے کہ یہان

کشب رشی سے پہلے بہی آبادی ہتی اور آدگونند تک جسکو ہزارہا سال گذری کشپ رشی کی وقت سے بہی ضرور ہر قسم کا نظم و نسق حاکم و محکوم ہتے جیسا کہ وسہ نندن و بہو نندن کا حال بر تہہ کتہا مین اور وشنو نگش اور پرتاب بہانو وغیرہ کا پورانون مین راجہ وریادیو کا ذکر نیلہ مت پوران مین سورج ورما کا گیتا مین درج ہی جو کہ غالباً انہین ایام کے راجاؤن مین سے فرمانروایان کشمیر ہتے۔ اسمین بہی کوئی شک و شبہہ نہین کہ قدیم سے اِسکے باشندی ہنود ہتے اور ہر چہار درن۔ برہمن۔ چہتری۔ بیش۔ شودر یہان رہتے ہتی جو کہ چندرہ دیو برہمن کے راجہ وریادیو کو نیلہ مت پوران دینے سے بخوبی ثابت ہے شک اگر ہے تو یہی کہ اون ایام کی کوئی تواریخ نہین ملتی آدگونند سے پیچہے کا حال بہی کلہن پنڈت کی مہربانی اور پنڈتون کی طرف سے اوسکی نگہبانی کرنے سے معلوم ہوا ورنہ اسقدر زمانہ کا حال بہی ایسا ہی ہوجاتا۔ انس صاحب لکہتے ہین کہ حضرت آدم و حوا نے بہی اس خطہ کو دیکہا۔ اس سے شاید مراد شیو جی و پاربتی سے ہی جو کہ ستی سر ایام سے ثابت ہی ورنہ یہہ اونہون نے نہین لکہا کہ یہہ بات اونکو کہان سے معلوم ہوئی اونکا بیان ہے کہ سیتہہ کی اولاد نے بہی گیارہ سو برس تک راج کیا (خدا جانے کب) حضرت سلیمان کا آنا اور تخت سلیمان کا کوہ شنکر اچارج پر ٹہیرنا مسلمانون کو اعتقاد ہے لیکن اِس بات پر سبکو اتفاق ہے کہ پہلے کشمیر ایک تالاب تہا اور ستی جی دختر دکہہ پرجاپت جو ستی ہوگئی ہتین اسپر سیر کرتی رہین اون ایام کا نشان کشتی باندہنے کا ابتک شوپیان کے نزدیک وشنہ پاد پرنو کا بندن مین موجود ہے بلکہ لفظ نو کا بندن کے معنی بہی کشتیان باندہنے کی جگہہ ہے اسی سبب سے اسکو ستی سر کہتے ہتی کشمیر کے دوسرے معنے یہہ ہین۔ شاستری مین کہ پرجاپت کو اور پرجاپت سے مراد ہے کشب رشی کی اس سے بہی معلوم ہوا کہ کشب رشی ہی بانی آبادی کشمیر تہا۔ مصدری معنے لفظ کشمیر کے یہہ ہین

کہ غیرون کے گناہون کو اپنی پاکی نفاست سے دور کرے چونکہ اسمین تمام تیرتھ واقع ہین جبکا گواہ شلوک ذیل ہے اسلئے ہنود کا خیال ہے کہ کشمیر والے لوگ اپنے گناہون سے پاک ہوکر سورگ کو جاتے ہین

شلوک

ॐ यानि तीर्थानि तानि काश्मीरमण्डले ।।
काश्मीरे यानि तीर्थानि तानि वैतस्तके जले २।।

جہان مین جتنے تیرتھ ہین وہی تمام کشمیر مین ہین اور جتنے کشمیر مین ہین وہ سب بہتنا کے پانیمین ہین"- دوسری روایت ہے کہ تالاب ستی سر مین جلدبہو دیو سخت ظالم وخونخوار سکونت پذیر مانع آبادی تہا وہ ظالم اکثر کوہ ہرمکٹہ واقع پرگنہ لعل و گوتر ناگ پر جو پرگنہ ویلوہ سر مین ہے کشت وخون کیا کرتا تہا اوسکی دہوم اور شہرت ملک ہای قرب وجوار مین زبان زد عام وخاص ہوگئے اسلئے نہ کوئی فرد بشر ادہر آنیکا حوصلہ کرتا اور نہ یہان بستا تہا وہ سفاک ۶ منوتر تک یہان رہا - بحساب شاستر ایک منوتر اکتر دورہ ہای چہار جگ کو کہتے ہین جو کہ حکومت راجہ اندر حاکم بہشت کا عہد ہے اور جب چودہ منوتر پورے ہوتے ہین تو برہما کا ایک دن ختم ہوتا ہے ہنود نے تمام زمانہ کو چار جگون پر تقسیم کیا ہے (۱) ست جگ سترہ لاکہہ ۲۸ ہزار برس کا (۲) ترہتیا جگ ۱۲ لاکہہ ۹۶ ہزار برس (۳) دواپرو آٹہہ لاکہہ چونسٹہہ ہزار برس (۴) کلجگ ۴ لاکہہ ۳۲ ہزار برس آغاز ساتوین منوتر مین کشیپ رکہی پوتا برہما کا ہندوستان کے تمام معابدون ومناروُن وتیرتہون کی یاترا کرتا ہوا موضع لجهیر متصل راجوڑی کے پہونچا اور جلدبہو کا حال سنکر اوسکے دفعیہ کے فکر مین مقام نوکابندن مین جو ہیرپورہ کے متصل ہے ایک ہزار سال تک عبادت کرتا رہا دہان اوسکی دعا قبول ہوئی اور سودرشن چکر کے ذریعہ (جو خاص ہلیج مخرج آب پیدا کرنیکا ہے) کوہستان غربی بارہ مولا کے نیچے سے ایک مخرج بنکر

پانی کے بہہ جانے سے سطح زمین نمودار ہوا اور جلد بہو دیو کوہ **ماران** مین جہان ایک عمیق قطعہ پانیکا باقی رہ گیا تہا جا چہپا **کشپ منی** نے یہہ دیکہہ کر پہر عبادت شروع کی (یہہ عبادت غالباً **سما ٹہنگ** پر جو متصل موضع **ترال** کے **اونتی پور** سے ۲ کوس پر ہے عمل مین آئی) دوسری دفعہ بہی دعاے عابد قبول ہوئی اور شارکا بہگوتی یعنی قدرت حق نے جسکا یادگار اب تک کوہ **ماری** پربت معابد ہنود ہی ظاہر ہوکر پارہ کوہ سیمبر لاکر رہائش گاہ دیو مذکور پر رکہدیا اور وہ سفاک خاک مین ملگیا۔ سطح ستی سر تمام بلاؤن سے پاک ہوکر قابل بود و باش ہو گیا تب سے ہی نام اس خطہ کا کشمیر اور **پرومن پیلہٹہ** کا **ماری پربت** مشہور ہے رشی مذکور نے جب اس گلزہ مین کو آبادی کے لایق دیکہا تو از بس خوش ہوکر تمام ہندوستان خصوصاً دکن سے برگزیدہ وچیدہ برہمنان نیک سیرت کو لاکر یہان آباد کیا بعد اوسکے اور قومین ہنود کی مثل چہتری۔ بیش و شودر وغیرہ کے ہی یہان آئین دوسری روایت یہہ ہے کہ یہہ لوگ صرف گرما کے چند ماہ یہان بود و باش رکہکر موسم سرما مین بخوف افراط برف باری و قوم اجنہ کے جو بکثرت ہوتے ہتے یہان سے جاکر کوہستان گرد و نواح **نیلمبر** وغیرہ مین رہکر تابستان کو یہان واپس آجاتے ہتے ایکمدت تک یہی حال رہا پہر ایک سال کا ذکر ہے کہ وقت روانگی کوہستان کے ایک شخص مسمے **چندر** دیو برہمن نے جو نہایت سن رسیدہ اور بوڑہا تہا اپنے لواحقون سے بسبب ناتوانی کے کہا چونکہ مجہہ مین تاب سفر لانے کی نہین ہے اسلئے واجب ہے کہ میرے واسطے تمام سامان خوراک وغیرہ مہیا پہونچا کر تم لوگ جاؤ مین یہان رہونگا اگر بچ گیا تو پہر ملاقات ہوگی ورنہ موت تو ہر جگہہ ممکن ہے اون لوگون نے اوسکی درخواست کے مطابق عمل کیا اوسکو تمام سامان مطلوبہ بہم پہونچا کر خود راہی کوہستان ہوئے (تب ہی سے کشمیر مین رسم ہے کہ اخیر موسم گرما مین سردیون کے واسطے یہانکے باشندے غلہ ہیزم سوختنی زغال

شلغم وغیرہ بہم پہونچا لیتے ہین) جب برف بہت گر گئی تو قوم جن حسب معمول آئی ایک اجنبی شکل دیکہہ کر تعجب سے اوس بوڑہے کو مثل گیند کی اودہر اودہر اوچہالنے لگے حتی کہ بیچارہ ایک جنبش ضرب زور آور سے تالاب **نیلہ ناگ** کے کنارہ پر جا پڑا دیکہتا ہے تو راجہ نیلہ ناگ جسکے گرد و پیش غلامان زرین کمر و حلقہ بگوشان پری پیکر پوشش ہاے بوقلمون اور زیورہاے گوناگون پہنے ہوئے کہڑے ہین مسند آرای تخت حکومت ہے نیلہ ناگ نے اوس بوڑہے کی زبانی اوسکا تمام حال سُنکر بہ کمال ترحم و کرم اوسکو کتاب نیلمت پوران دی اور زبانی فرمایا کہ اس کتاب مین عدم مزاحمت قوم اجنہ و دفعیہ دیگر بلیات کا انسداد درج ہے تم لوگ اسکے مطابق عمل پذیر ہو کر وقتاً فوقتاً خیرات کیا کرو اوس سے ہر سالہ مصائب طے مراحل و عبور منازل سے محفوظ رہو گے پہر بذریعہ ایک غلام صبا رفتار کے بوڑہے کو اوسکے مسکن مین پہونچا دیا - بہار کے وقت اوسکے لواحقین نے اوسے صحیح سلامت پاکر اوسکی زبانی تمام کیفیت سُنی اور وہ کتاب نیلمت پوران اپنے راجہ **ویرا دیو** مسند نشین وقت کو دی اوسنے اونکو انعام دیکر اوس کتاب کے موافق عمل کیا اور اپنی رعایا سے بہی اوسپر عمل کرایا قدرت بادشاہ حقیقی سے بلاے افراط برف و جن دور ہو گئی لوگون نے باران ماہ سردی و گرمی بود و باش کشمیر اختیار کرلی اور آبادی بخوبی ہوتی گئی کلہن پنڈت نے اپنی تاریخ مین سب سے اول راجہاے معلوم شدہ کی راجہ **آد گونند** کو لکہا ہے اوسکا بیان ہے کہ باون راجاؤن کا حال بالکل معلوم نہین ہوا منجملہ اون کے بلا تحقیق زمانہ حکمرانی چار راجے بموجب نیلمت پوران کے یعنی **آد گونند - دامودر - بال گونند - رانی جسومتی** اور آٹھہ مندرجہ تاریخ پدمہ کر (۱) لو (۲) **کشی** (۳) **کہگیندر** (۴) **سورندر** (۵) **گودر** (۶) **سوورن** (۷) **جنک** (۸) **سچی نر** (۹) **اوریامبخ**

مندرجہ تاریخ پہول کر (۱) اشوک (۲) جلوک (۳) دامودر (۴) ہشک ـ ذشک ـ کنشک (جو ترکستان سے آئے تہے کل ۷ اراجے معلوم ہوئے اور ۵۳ باقی مدونکا بالکل کچہہ سراغ نہین ملتا - کہتے ہین کہ ان راجاؤن کے آخیر راجہ کی چونکہ اولاد نہ تہی اسلیئے اعیان دولت کشمیر نے ایک اور خاندان کے راجہ گونند کو تخت شاہی پر بٹہلایا کلہن پنڈت نے ان سب کے عہد حکومت کو بارہ سو چہیاسٹہہ ۱۲۶۶ سال لکہا ہے

راجہ آد گونند

جسوقت کورواور پانڈون مین بمقام کوروچہیتر جنگ عظیم ہو رہا تہا اور کلجگ کے ۶۵۳ برس گذر چکے تہے راجہ آد گونند جلوہ فرماے تخت شاہی کشمیر ہوا یہہ راجہ جسراسندہ کا رشتہ دار تہا اسلیئے اوسکی درخواست سے راجہ آد گونند نے یہان سے نہضت فرما کر شہر متہرا کا محاصرہ کیا اور سری کشن سے رزم خواہ ہوا اول دفعہ بکمال شجاعت و مردی اُس نے فوج مخالف کو پس پا کیا ایک روز چونکہ فوج اوسکی رزمگاہ مین گہبرائی تو راجہ موصوف خود میدان جنگ مین نکلا اور بعد بہت سی نبرد آزمائی کے بلبہدر جی برادر سری کرشن جی کے ہاتہہ سے دریاے جمنا کے کنارہ پر مغلوب ہو کر مارا گیا

راجہ دامودر

پہر راجہ دامودر بیٹا اوسکا گدی نشین ہو کر انتقام پدر کے فکر مین رہا اسی درمیان مین دختر راجہ قندہار کا سوئمبر جگ ہوا قندہار مین چارو نطرف سے راجگان آکر جمع ہوئے اور سری کشن مہاراج کے وہان رونق افروز ہونے کی خبر پاکر بغرض لینے انتقام پدر کے راجہ دامودر بہی وہان پہونچا بعد بہت سی نبرد آزمائی کے سری کشن کے ہاتہہ سے باپ کے پاس عدم کو پہونچا لاولد ہونے کے باعث سری کشن نے راج کشمیر کا اوسکی رانی جشومتی کو جو حاملہ تہی بخشا - ؎

بال گونند

بعد ایام معہودہ کے راجہ بال گونند پیدا ہوا وہ بسبب صغر سنی کے جنگ عظیم اثنائی مذکور مین شامل نہو سکا اوسکے پیچھے جو ۳۵ راجے گذرے اونکا حال کچھہ معلوم نہین اور منجملہ تیئیس کی اول راجہ لو اوس نے عدل و انصاف سے رعایا کو اپنا مشکور کرکے شہر لو پور نام جسکی آبادی چوراسی لاکھہ تہی اپنے نام پر آباد کیا بہت سے اطراف دور دست کو فتح کیا آخر مین مقام لیوار برہمنون کو جاگیر مین بخشکر مرگیا ۔(اوسکے بیٹے) کوشی شیا کہہ یعنے کنعول مین نے مقام کرہ رومار جسکو اب کولر کہتے ہین جاگیر مین دیا اوسکے فرزند خگندر نے جانیین بنگر کہاگ اور کہونہ موہ کی بنیاد ڈالی پہر اوسکے بیٹے سورانڈر نے اپنے عہد مین داردستان مین سورک نام شہر (غالباً سورو) آباد کیا اور سیرگاہ کے واسطے نراندر بہون بناکر موضع سورس کی بنیاد ڈالی اور آخر کو بے اولاد منزل عدم کو گیا ۔

راجہ گودر پہر ایک اور خاندان کے راجہ گودر نے سریر آرای سلطنت ہوکر موضع گودر اور ہست ہیل آباد کیا اوسکے بیٹے سوورن نے اپنے عہد مین پرگنہ آڈون کی آبادی واسطے ایک نہر موسوم بہ سونہ من جسکو اب سونہ نور کہتے ہین کہدوائی پہر اوسکے فرزند دلبند راجہ جنک نے عروس سلطنت کو ہم آغوش کرکے موضع جالور اور باغ جالور بنوایا اور شچی نر زیب بخش تاج خسروی ہوا یہہ بڑا شیر دل راجہ تہا موضع شانگلس اور شناس کو آباد کرکے یہہ راجہ بہی عدم کو سدہارا چونکہ وہ لاولد رہا اوسکے بعد اوسکے چچا راجہ ششکنی کی اولاد مین سے (جس ششکنی کا ذکر مہابہارتہ مین ہے)

راجہ اشوک

اشوک نے حکومت حاصل کرکے یہان مذہب جین یعنے بوہد کی بنیاد ڈالی اور پرگنہ ویلسو کے دیہات

ہوکہ **لہتری** اور **وترہیل** مین مندر جین بکثرت تعمیر کئے منجملہ اونکے **ویلہنہ وتر**
منبع دریا سے **بہت پ** ایک بڑا مندر بنایا جو آسمان سے باتین کرتا تہا پہر ایک شہر **ببرینگر**
آباد کیا جسکو اب **دچہن پارہ وکہاوپارہ** کہتے ہین اسکی آبادی ۹۶ لاکہہ آدمیون کی
ہتی **بیجبہارہ** کے پرانے مندر کو گراکر بجاے اوسکے ایک عالیشان سنگین مندر اپنے
مذہب کا تعمیر کرایا دو اور مندر اوسکے متصل بنام **اشو** کے **شو** بنائے چنانچہ مہاراجہ
گلاب سنگہ صاحب کے عہد مین جو سنگہاسے کلان پل کے متصل برآمد ہوئے غالباً اونہین
مندرون کے پتہر تہے **اوده** کے شمال اور ہمالیہ کے دامن مین ایک سلطنت ہتی جسکا نام
کپل وست تہا یہہ ریاست غالباً **گورکہپور یا نیپال** مین واقع ہتی قریب ساڑہے
پانسو برس پہلے سنہ عیسوی کے یہان کے راجہ کے گہر ایک کنور بنام **شاکہ منی یا**
گوتم رکہہ پیدا ہوا۔ جو کہ بعد ازان **بوده** یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا۔ شاکہ منی
اگرچہ قوم کا چہتری وسپاہی وکنور راجہ کا تہا مگر بچپن سے ہی اوسکو مطالعہ وغور وتفکرات
کی خو ہتی چہوٹی سی عمر مین باپ کا راج وحکومت چہوڑ کر تارک دنیا ہوکر فقیر ہوا۔
اوّل تو برہمنون کا چیلا بنا پہر جنگل مین عبادت کرنے لگا۔ انجام کار اوسنے ایک **نیا مت**
نکالا جو کہ اب تک بوده مذہب کے نام سے نامزد ہی۔ بعد تہ تمام یہہ مذہب تمام ہندوستان مین
پہیل گیا اور تخمیناً ایک ہزار برس تک اوسکا زور وغلبہ رہا اب تک ہی اس مذہب کا
یہہ زور ہے کہ دنیا کے تمام آدمیون مین سے ایک تہائی اوسکے پیرو ہین شاکہ منی عمر بہر لوگونکو
اپنے مذہب کی تعلیم دیتا رہا کہ درحقیقت تمام انسان یکسان ہین اونکی ذات کچہہ ہی ہو اوس
سے فرق نہین آتا مکتی یعنی نجات یہہ ہے کہ ہم دنیا کی لذتون وخواہشون سے کنارہ
کرین اونکا کچہہ فکر نکرین راستبازی وپاکیزگی وایمانداری پر عامل ہون۔ ان سب سے
زیادہ تر یہہ ہے کہ کل مخلوق سے خیرخواہی ومہربانی یعنی ہمدردی کرین بوده مذہب کے

مقلدون کا بڑا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ نروان حاصل کرین یعنی فنا ہو جاوین کیونکہ بوہد
کی تعلیم کی بموجب انسان نفسانی شہوتون و رسمون اور آتما کے دایمی آواگونون
یعنی تناسخ سے اسیطرح نجات پا سکتا ہے چونکہ بوہد کی تعلیم پاک و سیدہی سادہی
ہتی اسلیئے لوگون کے دلمین کہب گئی - غالباً بوہد کی زندگی مین ہی ملک بہار
و اوسکے اضلاع گرد و نواح اوسکے پیرو ہو گئے یہان تک کہ مگدہ دیش کے راجہ نے
خود بوہد مذہب اختیار کر لیا - اور آناً فاناً اور اضلاع ہند مین بہی پہیل گیا رفتہ رفتہ
ملک تبت - برہما - جزیرہ سنگلدیپ اور چین مین بہی مروج و جاگزین ہو گیا بوہد
کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اس مذہب کی سنگت یعنی مجلس منعقد ہوئی اور راجہ
اشوک والی مگدہ کے عہد مین بوہد مذہب ہند کا راج دہرم ہو گیا - اور اوسکے جلوس
کے سترہوین سال اس مذہب کا تیسرا جلسہ پہر منعقد ہوا - راجہ اشوک حضرت عیسے ؑ سے
۲۶۳ برس پیشتر مگدہ کے تخت پر بیٹہا اور قریب ۴۰ برس تک راج کرتا رہا بوہد مذہب
۱۳ سو برس تک ہندوستان مین رہا -- آخر الامر سوامی شنکر اچارج مہاراج
کی سعی اور فصاحت سے جبکہ تمام ہندوستان اونکے مباحثہ سے مغلوب ہو گیا تو
بوہد مذہب بیخ و بنیاد سے دور ہوا اور شیو مذہب کو ترقی ہوئی - بہولر صاحب کی
زبانی راقم کے ایک دوست کو معلوم ہوا کہ راجہ اشوک کا ایک پروانہ جو لوح مس پر کندہ تہا
دکن سے برآمد ہوا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دکن تک راجہ اشوک نے فتح کیا تہا ٹمر
ٹہاکک والے نے لکہا ہے کہ راجہ اشوک چندر گپت کا پوتا تہا چندر گپت ۲۶۳ برس
سنہ عیسوی اور ۲۰۶ برس بکرماجیت سے پہلے مگدہ دیش مین ہوا نوین چندر گپت
نے جو نایون کے ہیٹ سے تہا سکندر بادشاہ بابل کے سپہ سالار کی بیٹی سے شادی
کی تہی اوسکا پوتا اشوک تہا جو کہ ۴۱ برس کے عہد حکومت کے بعد بیاسی برس کی عمر مین ۲۲۲

برس سنہ عیسوی ۵۶ ۱ برس سنہ بکرمی سے پہلے مرگیا اسنے **ہند سار** کی تمام لڑکون کو سواسے اپنے بہائی کے قتل کراڈالا تہا اِسکے یہان ہرروز ساٹہہ ہزار برہمنون کو بہوجن ملتا تہا اور کبہی کبہی آٹہہ ہی ہزار کو۔ ایک روز ایک بوہدمت والے فقیر نے اسکو اپنا معتقد بنایا تو اوسنے بوہدمت قبول کرلیا اور برہمنون کو چہوڑ دیا بجاے برہمنون کے بوہدمت والون کو بہار بنا کر دینے لگا اسنے پرانے **لنپ پور** کی جگہہ شہر **پٹنہ** بنایا پٹنہ و مار کا مہنت فساد کے باعث گنگا کو چلا گیا تو اشوک **موگل پتر** کے ساتہہ تبر ہتون کو گیا اچاری بوہدمت والے **لنکا و ہمالا** کو بوہدمت پہیلانے کو بہیجے اشوک چکرورت راجہ تہا چین مین بہی اُسی نے بوہدمذہب پہیلا دیا تہا۔ چین والونکا قول ہے کہ یہہ راجگان نہایت زبردست ہوئے ہین حتے کہ اونکے شہزادگان کو منگواتے رہے ہین موسم سرما مین ہندوستان مین بہار مین قندہار گرمی مین کابل کے شمالی کوہستان مین کشمیر مین رہتے تہے سمت ۵۶ بکرمی مین **پہاہی آن** چین سے تیرتہہ کرنے ہندوستان کو آیا تہا اور مگدہ دیش کو گیا پہاہی آن سے ۲۳۲ برس پیچہے **ہو آنت سانگ** آیا وہ لکہتا ہے تب تک **سمرقند** مین اگنی پوجا ہوتی تہی ہوم جگ بہی ہوتا تہا **بلخ** مین ایک سو بہار تہے اُسنے راجہ اشوک کے تصنیف کئے ہوئے ۵۰ سے زیادہ ٹپک دیکہے تہے پشاور کے پاس کپڑی گری کنگ کے پاس دہونی گرنار کے پاس **جوناگڈہ** مین پتہر کہدے ہوئے اشوک کے موجود ہین **جی پور** مین **بیراٹ ڈیرہ دون** کے پاس **کالسی گنجام** مین بہی پتہ لگا ہے **دہلی - پرباگ** **مکیرا روہیا** **ترہت** مین بہی اوسکی یادگارین بنی ہین۔ اِسکے بیٹے **کونال** کے ساتہہ جسکو **دہرم وردن** بہی کہتے ہین اوسکی ایک رانی پہنا چاہتی تہی چونکہ اُسنے قبول نہین کیا اسپر رانی مذکور نے اشوک کی ایک مُہر کاغذ پر لگوا کر کونال کو اندہا کروا دیا جب وہ

हंपदे جاتیا ہی حسلوادیا اوسکا پوتا سمپندری پٹنہ مین راجہ ہوا پہر بعد مرنے راجہ اشوک کے کشمیر مین
راجہ جلوک نے حکمران ہوکر ایک بوٹی بنام کوٹی بید جس سے سونا بن سکتا
تہا کہین سے پائی ہتی کلہن پنڈت اس راجہ کو بسبب اوسکی خوبیون کے دیوتا کے
विजश्वर لقب سے پکارتا ہے شجاعت عدالت وسخاوت مین یہہ راجہ یگانہ عصر ہتا پنڈت
اودبت کی ہدایت پر جو موحد عصر اور اپنے فن مین شخص کامل تہا اوسنے بلیجے
شور وہند کیشور کی پوجا کرکے پنڈت مذکور کو اپنا گورو بنایا بودہ
لوگون کو جو زور پا گئے ہتے مغلوب کیا چونکہ اس راجہ کو ایک ناگ سے بڑی الفت ہتی اسلیئے
سانپون کی حفاظت بہت کرتا ہتا۔ ہمت مردی وجوانمردی سے اوسنے تمام ہندوستان
वजज़ट: کو قنوج تک فتح کیا اور ملیچھون کو مقام وزنٹہ ڈمپ مین بساکر ہر چہار
ورن برہمن چہتری بیش شودرون کو کشمیر مین آباد کرکے مذہب بودہ کو بیخ و نابود
کیا اور سات قسم کے سردار ملک مین مقرر کئے مہتمان دہرم۔ خزانچی۔ تحصیلدار۔
فوجدار یعنی افسران جنگی۔ وکلا ارپہ وہت اور جوتشی صلح کار و مصاحب موضع بارہ
ولہ اوسکا یادگار ہے اوسکی رانی ایشان دیوی ماترچکر سہت ہال وغیرہ تعمیرات
नंदीश्वर بناکر شاگرد بیاس سے نندی پوران کی کتہا سنکر نندی شور کی معتقد ہوئی یہہ راجہ
سودرڈل کی سیر مین مدام مشغول رہتا تہا اور اعلے درجہ کا رحم دل تہا گو بودہون
کو ناپسند رکہتا تہا تاہم ایک عورت کو درخواست کرنے پر مندر جین بنانے کی اجازت
دی اور آخیر کو کپال موچن مین سونہ کول کے منبع کے پاس جان بحق تسلیم ہوا
تمرنا شنک مین لکہا ہے کہ راجہ جلوک ہی اشوک کا دوسرا پوتا تہا اور کشمیر کا راجہ
ہوا اوسنے شیومت قبول کیا تہا اوسنے باختر بعد ادم کے یون راجہ یوتی
دی موش کو شکست دی اور اوسکے ہمراہی یون راجہ اونتی اوکسر

نے **جلوک** کے ساتھہ وہی قول وقرار بحال رکہا جو اشوک کے ساتھہ کیا تہا۔ بعد اوسکے
راجہ **دامودر** جو نہ معلوم اوسیکا بیٹا تہا یا کوئی اور حکومت کشمیر پر مقرر ہوا یہہ
مثل راجہ جلوک کی صفات حسنہ سے مشہور اور نیک باطن راجہ تہا **گوڈہ سوتو**
یعنے سد آب واقعہ پرگنہ **بچہہ** اُسنے بنایا کر یوہ دامودر مین اوسکی دارالسلطنت تہی
ایک روز بموقع شرادہ کے یہہ راجہ اشنان کرنے کو جارہا تہا رستے مین چند
برہمن زادے سایل بہوجن ہوئے اونکے جواب مین اوسنے کہا بعد واپسی و
وفراغت اشنان کے دونگا بالفعل **سر پتہ** (یعنے جاؤم) اونہون نے اسبات پر*
غضب ناک ہوکر اوسے دعاے بد دی کہ سر پو ہو یعنے سانپ بن جاؤ چونکہ وہ پاک
ضمیر تہے اونکی دعا قبول ہوئی اور راجہ سانپ ہو گیا اوسپر اونہون نے کہا کہ جبکوئی
تمکو ایک روز مین تمام رامائن سناویگا تم اصلی صورت پہ آوگے۔ کلہن پنڈت کا بیان
ہے کہ اوسکے وقت مین بہی کریوہ دامودر مین بہت لوگون نے اوس سانپ کو دیکہا تہا
پہر **ہُشک۔ کنشک۔ زشک** تین شخص جو **ترکستان** سے
آئے تہے بالاتفاق فرمانرواے کشمیر ہوکر نیک نامی اور خوش انتظامی سے باعث
آسایش رعایا ہوئے گو یہہ لوگ ترک تہے مگر اونہون نے ہر ونخونریزی سے سبکو بچو
رکہا انکے عہد تک **شاکہہ سہم** بانی مذہب بودہ کو ڈیرہ سو برس گذری تہی جسکو
ترناشک والے نے لکہا ہے کہ شاکہ منی ۶۲۳ برس قبل از عیسےٰ ۵۶۶ برس قبل از
سنہ بکرمی پیدا ہوا تہا اوسوقت **ناگی ارجن** موضع **ہارون** مین بودھ مذہب
کے لوگون کو از حد تکلیف دی رہا تہا اور اوسکا پہر غلبہ ہونے لگا **ناگ ارجن**
کی نسبت ترناشک مین لکہا ہے کہ ناگ ارجن تاشترک یوگی بعہد بکرم (نہ معلوم کونسا
بکرم) مدر یہہ مین پیدا ہوا تہا اُسکا نام **ناگ سین** بہی تہا اوسکے چیلے

*ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون ایام مین زبان کشمیر کی خاص سنسکرت تہی۔

مادرہ پاک کہلائی کاشمیر مین اوسنے بوہد دہرم کا چو تہا سماج کیا تا تارہ سے لیکر یودہیہ (جادوا) تک بوہد مذہب پہیلایا" راقم کی رائے مین یہہ ناگ ارجن غالباً وہی ہوگا جسکو کشمیری مشہور ہیمال کا عاشق جانکر اوسکے قصہ کو گاتے ہین جسکو راقم نے بہی سمت ۱۹۳۹ مین اردو زبان مین منظوم کیا ہے عجب نہین کہ پاتال مین جانے سے مراد ہو ہندوستان مین جانی کے اور ہیمال انہین تینون مین سے کسی راجہ کی دختر ہو کیونکہ بقول ترنا شک وا لیکے ہشک - کنشک - وزشک بہی شیوجی کو مانتے تہے اور اونہون نے بوہد شیو اور اگنی پوجن تینون مت کو ملاکر ایک کیا تہا اِسسے یہہ بہی ثابت ہے کہ اون دنون مین ترکستان مین بہی آریہ مذہب ہی تہا گو ملک کے باعث وہان کے لوگ ترک کہلاتے تہے ہشک نے ہشکر جسکو اب اوشکرہ کہتے ہین پرگنہ کروہن مین زشک نے زشکپور جسکو اب وکر کہتے ہین پرگنہ پہاک مین کنشک نے کانسپور اپنے اپنے نام پر آباد کیا زشک نے جی سوامی پور جسکو اب ذہاب پور کہتے ہین نیز آباد کیا اونکے بعد راجہ ابہی ملینو نے اونکا جانشین ہوکر موضع کنڈور برہمنون کو دیکر موضع ابہی ملینو پور جسکو اب ابہہ پور کہتے ہین بنایا اوسکے وقت مین چندر آچارج برہمن نے جو بڑا فاضل وقت تہا مہا بہاشی لاکر یہان کے برہمنون کو پڑہایا اور خود بہی چندرہ بیاکرن تصنیف کرکے یہان مروج کیا بوہد لوگ ناگ ارجن کے سکہلانے سے مذہبی تکرار و مباحثہ کرنے لگے اور لوگون کو دہرم کرم سے انحراف کرنے کو کہاتے رہے اوس سبب سے بلاے شدت برف باری سے ملک تباہ ہونے لگا - حتی کہ راجہ اور لوگ موسم سرما مین کشمیر کیطرف نقل مکان کرنے پر بحیثیت مجبور ہوئے - آخر الامر چندر آچارج نے نیلہ ناگ کی عبادت کی اسپر اوسی نیلہ مت پوران پر عمل کرنیکا الہام ہوا اوسکے مطابق سب لوگون نے صدق دلسے صدقہ وخیرات دیا اور برف کی مضرت سے محفوظ رہے

بودہ لوگ بہی دور ہوئے اِن راجگان گمشدہ کا مدت عہد کلہن پنڈت نے ۱۲۶۶ سال لکہا ہے اس حساب کلہن پنڈت سے بیدک دہرم والون کا حساب بہت درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے ہوئے بتلاتے ہین اوس وقت سے اب تک کلہن پنڈت نے تاریخ وار اپنی راج ترنگنی لکہی ہے جوکہ برابر پانچ ہزار برس کچہہ کم یعنی اب تک ۴۹۸۲ برس ہوتے ہین جین مت والونکا حساب غلط معلوم ہوتا ہے - اور نہ بکرم سے پہلے کسی راجہ کا اور کوئی سمت ملتا ہے بیدک مت والون کا سمت کلجگی ہین جوکہ ۱۲۲۵ سال قبل از پیدایش بکرماجیت تہا تخت اقبال کو آراستہ کیا عدل والضاف کے ساتہہ رعایا کو خوش رکہا اِسکے عہد مین آزار مذہب جین اور شدت برف دور ہوگئی ۳۵ سال کے بعد مرگیا اور **وبیشن** بیٹے اوسکے نے ۳۵ سال چہہ ماہ تک سمت ۱۹۵۴ کلجگی مین راج پر بیٹہہ کر راہ عدم لی اور سمت ۲۰ مین **اندرجیت** ۳۵ سال کے واسطے اور سمت ۲۰۴۲ ک مین **راون** نے ۴۰ سال راج کیا اسنے اپنی پوجا کے واسطے ایک **پنج مکہی** شوالہ **وٹی شور** نام بنایا جسمین کلہن پنڈت کے وقت لنگ مہادیو کا جسپر ایک نقطہ اور خط منقش تہا مع وستار اور راقم نے بہی زنجیر گہڑیال آویزان ہونے کے اوس مین دیکہی اوس سے لوگون کی بہت مرادین برآتی تہین فال شگون معلوم ہوتے تہے اینٹین اوسکی گہسکر اکثر امراض پر لگانے سے صحت حاصل ہوتی تہی اس مین کوئی شک نہین کہ دہہ مندر ہے جس مین **زین العابدین** کی قبر تہی اسکی بابت کسی نے کچہہ نہین لکہا یہہ مندر پنج مکہی ہے اور سوا اِسکے کوئی دوسرا پنج مکہی مندر کشمیر مین نہین زنجیر گہڑیال لٹکانے کی اب تک اوسکے گنبد مین آویزان ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے عہد مین بلور بہی اُسکی زمین سے بہت نکلا وینہہ سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مندر بہت پرانا ہے سمت ۱۹۲۵ مین مہاراجہ رنبیر سنگہ

صاحب نے اِسکے گنبذ کو مرمت کروایا آج کل بہی اکثر لوگ اِسکی اینٹین پہوری وغیرہ
امراض پر گہسکر لگاتے ہین اور چونکہ زین العابدین اوس مین دفن کیا گیا اسلئے اوسکو
بہی اوسی مندر کے نام سے **وٹ شاہ** جسے اب **بڈشاہ** کہتے ہین مشہور کیا راون کا
بیٹا **ویبہیشن** دوم سمت ۲۰۷۲ک مین ساڑہے ۳۵ برس تک اور سمت ۲۱۰۸ک مین
اوسکا بیٹا **کنّر** جسکا اصلی نام **نرہ** تہا تخت نشین ہُوا گو یہہ راجہ بڑا عادل تہا مگر رعایا
کی بدنصیبی سے اپنی رانی کے عشق مین شب و روز مشغول رہتا اوس کی اس غفلت کے
باعث ایک بودہ ساکن موضع **کانز** نے جوگ مایا سے راجہ کی رانی پر قبضہ پایا اوسپر راجہ نے
آتش غضب سے سُرخ ہو تمام منادر وخانہاے بودہ جلا کر اونکے مواضعات و مال وغیرہ
برہمنون کو دے دئے اور دریا کے کنارہ پر ایک شہر آباد کیا چشمہ **سُوسروا** نام
ایک روز **لسباکہی** نام ایک برہمن جو دور سے تہکا ہُوا آیا تہا بیٹہکر ستو کہانے لگا
تو اوسکے کان مین اول آواز خلخال کی سُنائی دی پہر دیکہا تو اوس چشمہ مین سے
دو لڑکیان آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے نہایت حسین ماہ جبین نکلین اونکو دیکہکر
وہ تاب نہ لاسکا وہ کچہہ خراب سا میوہ کہانے لگین متعجب ہوکر برہمن نے از راہ
ترحم ستو کہلا کر اونسے پوچہا کہ تم کسکی لڑکیان ہو اور یہان کیون آئی ہو باوجود
اِسقدر حُسن وجمال ایسا خراب میوہ کہانے کا کیا سبب ہے اونمین سے ایک بولی
کہ میرا نام **ایراوتی** ہے میری نسبت شادی کی راجہ **بدیادہر** سے باپ نے کردی
ہے اور اوسکا نام جو مجہہ سے چہوٹی ہے **چندرہ** رکہا ہے ہم دونون اس ناگ
کی بیٹیان ہین خراب اشیاء کہانے کا سبب جیٹہہ بدی دوادشی کو موضع **زیون**
واقع **پاپنور** پر بموقع **یاترا تکچہک** کے ہمارا باپ (جسکے موے سے سر پانی ٹپکتا
ہوگا اور ہم اوسکے ساتہہ ہونگی) بتلا دیگا۔ اسقدر کہکر وہ سے غایب ہوگئین برہمن حیران

وپریشان اوس وقتکا منتظر رہا روز مقررہ پر وہان پہونچکر اوس جگہہ ایک ناگ کو بمعہ دخترون کے دیکہا اون لڑکیون نے دور سے ہی اوسے دیکہہ کر باپ کو اشارہ سے بتلایا کہ وہ برہمن یہہ آیا ہے ناگ نے اوسپر برہمن سے خیر و عافیت دریافت کی برہمن نے اوسسے کہا آپ کی سکیم الحالی کا سبب کیا ہے ناگ نے جواب دیا کہ تمکو اس سے کیا حاصل اگر بتلاؤن تو میری مشکل کا حل کنندہ کون ہے برہمن نے کہا کہ بتلانے مین کیا نقصان ہے - پہر اوسکے مبالغہ سے ناگ نے کہا کہ سامنے درخت کے نیچے سر منڈا آدمی لمبی چوٹی والا جو بیٹہا ہے غلہ و میوہ جات کا محافظ ہے تا وقتیکہ یہہ خود نئی چیز کو نہ کہائے ہم کچھہ نہین کہا سکتے اگر تم اسکو کسیطرح نیا اناج کہلا سکتے ہو تو ہم تمہارے حکم کی تعمیل کرین گے برہمن نے اوس محافظ کی نوکری کر کے ایک روز اوسکے معمولی کہانے مین نیا اناج ملا دیا اوسنے بیخبری سے کہا لیا فوراً ناگ نے ژالہ باری کی اور بہت سا اناج سمیٹا اور برہمن کو اوسی چشمہ پہ لیجا کر دلخاطر کی اور بوقت رخصت کہا کچہہ جو درکار ہو مانگ بجواب برہمن نے چندرہ ریکہا کو مانگا ناگ نے اپنے وعدہ سے مجبور ہو کر بمعہ دولت و حشمت کے وہ لڑکی اوسکو دی برہمن اوسکو ہمراہ لے گیا اور نرپور (غالباً نروور) مین مدت تک رہا ایک روز چندرہ ریکہا برہمنی نے کچھہ شالی دہوپ مین سوکنے کو ڈال رکہی ہتی اوسپر ایک ٹٹو آپڑا چندرہ ریکہا نے اپنے دست یمین سے جو ہین اوس یابو کو ہانکا تو ہاتہہ اوسکا سنگ پارس کا کام کر گیا یعنے اوسکے بدن پر تمام طلائی ہو گیا یہہ خبر راجہ کو پہونچی سنتے ہی پروانہ وار اوسکے خاوند سے اوس شمع رو کا خواستگار ہوا برہمن نے چونکہ اوسکی درخواست کسیطرح نہ مانی جبلکہ پہرہ سپاہیونکا بادشاہان ظالم کی طرح جو غرور سروری سے فرض شہی کو بہول کر مسکینون پر ظلم روا رکہتے ہین اوسکے گہر بہیجدیا وے دونون جورو خاوند مخفی طور بہاگ

کرناگ کے پاس گئی ناگ نے یہہ قصہ جانسوز سنتے ہی آتش غضب سے سُرخ ہوا آسمان
سے انگارے برسائی اور تمام شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا بہت لوگ جان عزیز
لیکر کریوہ چکدر کو جو متصل بیج بہارہ کے ہے بہگ گئے ہزارون جان بر ہنو سکے اور
طعمہ نہنگ آتش ہوئے ناگ کی ہمشیرہ رمنی ناگنی بہی یہہ ماجرا سنکر بکمال سنگدلی
پتہر لیکر آئی یہہ معلوم کرکے کہ کام ہو چکا ہے سنگہاے کلان کو وہین پہینکدیا
چنانچہ بیس کوس تک پہتر ہی پہتر ہو گئے اوس جگہہ کو رمن نبوٹہی اور کشمیری
زبان مین رمب آرہ کہتے ہین - بعد اوسکے یہہ ناگ ششرم ناگ
مین جا بسا داماد کو بہی ساتہہ لیگیا چنانچہ یہہ دونون ششرم ناگ یعنی خسر اور
جامانر ناگ یعنی داماد کے نام سے امرناتہہ کے راستے مین ابتک ملتے ہین
پانی اون دونون کا دریاے لمبودری مین پڑتا ہے یہہ شہر جو جل گیا تہا نام
اوسکا کنیر پور تہا مدت حکومت اس راجہ کی چالیس برس نو ماہ ہے اسکے بعد
بیٹا اوسکا گوندہ جسکو ایک دائی بیج بہارہ مین لے گئی تہی سمت ۲۱۴۸ کے مین فرمانرواے
کشمیر ساٹہہ برس تک عدل و انصاف سخاوت و شجاعت وغیرہ نیک کامون مین
گذار کر عشرت کدہ بقا کو گیا - اور بیٹا اوسکا اوت پلا کہہ سمت ۲۲۰۸ مین ساڑہے
تیس برس تک بعدل و بذل اور پہر اوسکا بیٹا ہرنیا کہہ سمت ۲۲۳۹ مین ۳۷ برس
۰ ماہ تک ہرنیا کہہ پور جسکو اب رتل کہتے ہین بنا کر اور پہر اوسکا بیٹا ہرنیہ
کُل سمت ۲۲۷ کے مین ساٹہہ برس تک اور سمت ۲۲۳۷ کے مین فرزند اوسکا
وسہ کُل ساٹہہ برس تک پہر اوسکا بیٹا مہرہ کول سمت ۲۳۹۷ کے مین ستر برس
تک فرمان روا تہا اوسکے عہد مین ایک ترک بادشاہ کسی طرف سے حملہ آور ہوا تہا
اوسکو بڑی جوان مردی اور بہادری سے زک بر زک دیکر نکالا - پہر تو اوس ملک

بندہ گئے اسکی خونریزی نے یہان تک ترقی پکڑی کہ جب طرف اوسکا گذر ہوتا صدہا
دربندسے وبہایم بغرض خون آشامی کے اوسکے پیچھے ہو لیتے شاید ڈربو صاحب
نے اسی ترک کو **ابوالغازی تاتاری** لکھا ہو مگر ڈربو صاحب لکھتا ہے
کہ وہ کامیاب ہوکر وطن کو پھر اتہا اسبات اور سنہ کی اوس سے مطابقت
نہین ہوتی یہہ مہاراجہ ایک روز اپنی رانی کے لباس زرکارین چہاپی نشان پاے
راجہ **سراندیب** دیکھکر آگ ہوگیا نقش طبیعت کا بدل گیا فوراً سراندیب
کی طرف لشکرکشی کی **لات** اور **چول** اور **کرناٹ** دیس کے راجاؤن کو مطیع
کرتا ہوا تمام ممالک مین لوٹ کہسوٹ کر راجہ سراندیب کو مار کر بجاے اوسکے دوسرا
راجہ مقرر کرکے حکم دیا کہ آیندہ کو آفتاب کا نقشہ جو کشمیر کے مارٹنڈ کا نشان ہے
پارچات پہ لگاتے رہنا ورنہ جانہ ہستی سے مایوس ہوگا پھر معاودت کرکے **پنچال**
پہ پہونچا تو ایک ہاتھی وہان سے پہسلکر لوٹ گیا اوس صدمہ سے چینجا یہہ چنگہاڑ اوسن
تلخکام کی اوس ترشرو کو شیرین معلوم ہوئی برابر سو ہاتھی ایک دوسرے کے بعد وہان
دہکادیا چنانچہ تب سے نام اوسجگہہ کا **ہستی ونج** یعنے ہاتھی گرانے کی
جگہہ ہوا۔ پہر کشمیر مین پہونچکر مقام **ہول لاڈر** مین شہر **چہرہ پور** آباد
کرکے **قندہار** کے کمینہ براہمنون کو جاگیرین بخشین اور پہر **چندرہ کل** کہدائی
ناگاہ ایک سنگ کلان بجاری آب کے روبرو آکر اڑکا کسی تدبیر سے نہ اوٹہہ سکا
اوس سنگ دل نے پوجا کے بعد خواب مین دیکھا کہ جب تک کوئی صاحب عصمت و پارسا
عورت اوسکو ہاتہہ نہ لگائے تب تک یہہ پتھر جنبش نہ کریگا اوسپر راجہ نے بہت
سی مستورات کو بلاکر اوسے ہاتہہ لگوایا مگر کامیاب نہ ہوا نہایت برہم و درہم ہوکر
اوسکی عقل پر پتھر پڑے کہ عورتون کو بہ تہمت بدکاری اور مردون کو زناکاری

اور بچون کو حرامزدگی کی علت مین اِس کثرت سے مروا ڈالا کہ نوبت مقتولون کی تین
کروڑ تک پہونچی پہر ایک کوزہ گرنی چندر وتی نام نے آکر کہا کہ اے راجہ تو نے اتنے
خون ہاے بیگناہ اپنی گردن پہ ناحق سلئے لازم تہا اول اپنے گہر کی عورتونکا امتحان کرتا
یہہ کہکر اپنا ہاتہہ پتھر پہ رکھکر اوسکو تہ سے اوکھیڑ لیا بعد اوسکے آخرکار راجہ اپنے
گناہون کے دور کرنے کی غرض سے ہون کی آگ مین بجاے آہوت کے
خود بخود جلگیا اوسوقت غیب سے آواز آئی کہ تین کروڑ آدمیون کا قاتل مکت ہوا
اوسکے بعد بیٹا اوسکا باک سمت ۲۴۷۶ ک مین ۶۳ سال کے واسطے موجب آسایش
بندگان الٰہی ہوا گو لوگ اوسسے ڈرتے تہے مگر اوسنے بڑی عقل و انصاف و بذل و الطاف
سے رعایا کو خوش کیا اور مندر باک سوامی مقام بکہ شور مین بنوا کر
ایک ندی باک نام کہدوا کر لایا اور شہر پونچہہ آباد کیا ایک جوگنی نے راجہ کی قربانی
کرنے کو جگ کیا اور اوسکی ضیافت کی راجہ نیرنگی بیرزال و نہاروون سے بیخبر ہوکر ارادت
و عقیدت قلبی سے اوسکی حسن و جمال پر شیدا ہوکر معہ عزیز و اقارب وہان گیا اوس
ساحرہ نے جادو کے زور سے اون سب کا کام تمام کیا اور آپ غایب ہو گئی صرف
گہتے ہن نند بیٹا راجہ کا جو بچ رہا تہا سمت ۲۵۲۲ ک مین مسند نشین ہوکر ۳۰ سال کی
حکومت کے لعبد مر گیا اور
وسنند بیٹا اوسکا سمت ۲۵۳۶ ک مین حکومت طراز سلطنت ہوکر بڑی دانائی و
ہوشیاری سے باون سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد عدم کو سدہارا اور راجہ
نرجو بیٹا اوسکا تہا سمت ۲۶۱۲ ک مین ۶۰ برس تک اور پہر اوسکا بیٹا اکہہ
سمت ۲۶۷۲ ک مین ۶۰ سال تک راجہ کشمیر کا رہا اوسنے موضع اکہہ پال جسکو اچہہ
بل کہتے ہین بنایا پہر فرزند اوسکا راجہ گوپادت ساڑہے ساٹہہ برس تک

سمنت ۲۷۳۳ ک مین فرمانروائے کشمیر ہوا قرب وجوار کے تمام ممالک فتح کرکے رعایا کو اُسنے اسقدر آرام دیا جسکا حد حساب نہین موضع کھہلی جسکو اب کہل نارواہ اور کہاگ کا جسکو اب کہاگ اور ماڈگرام معروف بہ ہاہی گام سکندرپور جسکو اب کنڈر بولتے ہین آباد کرکے بہت سے دیہات برہمنون کو جاگیر بین دیئے۔ پیاز کہانے والون کو بوجہہ واری مین برہمنون کو گو یہ کار مین لبایا اوسکے وقت مین جانور کشی کی بہت ممانعت تہی اسسے پیچہے

گوکرن بیٹا اوسکا سمنت ۲۷۹۲ ک مین ستاون برس وش ماہ کے واسطے زیب بخش مسند حکومت ہوا پہر اوسکا لڑکا نزاندر آوت ۲۶ سال ۳ ماہ تک سمنت ۲۸۵۰ ک مین پہر اوسکا بیٹا اندہ جدہشٹر ۵۶ برس ۵ ماہ تک سمنت ۲۸۸۶ ک مین فرمانروائے کشمیر بنا اُسکی آنکہین بہت چہوٹی تہین کچہہ عرصہ تک اوسنے بڑی عدل و انصاف کے ساتہہ حکومت کی بعد اوسکے یکبارگی مزاج اوسکا بدل گیا سخت ظلم وستم کرنے لگا اس سے امیر وزیر اوسکی خرابی کے درپے ہوئے اور نفاق باہمی بہی روز بروز بڑہنے لگا۔ آخر تنگ آکر راجہ ہندوستان کو بہاگ گیا راستے مین ایک راجہ نے پہچان کر مار ڈالا مدت حکومت اوسکی ۵۶ برس ۵ ماہ ہے یہان راج ترنگنی کا اول ترنگ ختم ہوا۔ اسکے بعد سمنت ۹۲۳ ک مین اعیان ملک نے راجہ پرتاپادت کو جو بکرماجیت کے عزیزون مین سے تہا منتخب کیا وہ ۳۲ سال کی رعایا پروری کے بعد مرگیا اور راجہ جلوک بیٹا اوسکا ۳۲ سال تک اور پہر لڑکا اوسکا توبجین سمنت ۳ ک مین ۳۶ برس تک راجہ بنا اسکی رانیکا نام واگ گشٹا تہا ان دونون نے ملک امید عالم کے چمن کو اپنے قطرات بخشش سے سرسبز کیا مسند ترنگی شورادر ہراداس سند لو نرنجو مین ملیچ بہارہ کے اوپر

اوپرہ کی طرف ہے بنایا اور شہر **کننک** آباد کیا بے شمار درخت جو اوسنے مراج تین
لگائے اوسکی حسن نیت سے اون کی تمام شاخون مین شگوفہ کاری اور میوہ جات
کی کثرت سے گرانباری ہوئی ایک دفعہ ماہ بہادون مین زراعت شالی پر بے موسم
برف اِسقدر گری کہ لوگونکے دل سرد ہو گئے اور قحط کی گرم بازاری ہوئی رعایا کا دل
اِس آتش بلا کے شعلہ افشان ہونے سے سوخت ہو گیا ہر طرف سے فریاد گریہ و
زاری شروع ہوئی یہانتک کہ آدم خوری پہ نوبت پہونچی راجہ بہ کمال فیاضی اطراف
ونواحی سے غلہ خرید کر محتاجون کی پرورش اور غمخواری کرنے لگا جبکہ سب خزانوں
کے صندوق بہوکہون کے معدے کی مانند اوسکی کثرت جود وکرم سے خالی ہو گئے
اور باقی کچہہ نرہا تو راجہ نہایت گہبرایا آخر بوقت شب آبدیدہ ہوکر اپنی رانی واگپ ستا
سے کہا کہ جہانبانی نہ واسطے خراج لینے تن پروری اور عیش وعشرت کے ہے بلکہ واسطے
اوٹھانے بار رنج وپریشانی وتدارک تکالیف رعایا کے ہے مجھسے بسبب تہیدستی
کے بہوکہون کے پیٹ کی آگ نہین بجھہ سکتی لہذا آبرو اسمین ہے کہ آج اپنے جسم
خاکی کو آگ مین جلا دون تاکہ کُل کو آہ مظلومون سے میرا خاندان ومکان نہ جلجائے
رانی نے گرمیٔ محبت سوٗدت سے التماس کیا کہ مہاراج دلشکستہ اور ناامید نہو
اپنا اعتقاد درست رکہکر عاجزی سے آج شب کو باری تعالےٰ سے دست بدعا ہو
آپ کی نیک نیتی سے بے شبہہ ۔ بے اثر ظاہر ہوگا چونکہ واگپ ستا زیور کرامت
اور خوارق عادت سے آراستہ تہی صبح ہوتے ہی دعا کی پذیرائی ظاہر ہوئی خدا کی
قدرت سے جسطرح موسے کی قوم کے گہرون مین من وسلو پہونچا تہا اوسکی رعایا
کے مکانون مین کبوتر بے جان فایز ہوئے اِس بخشش عام آلہی سے گروہ خلق
کی تنگدستی دور ہوئی راجہ رعیت کے غم وتردد سے فارغ ہوا چونکہ فصل نزدیک

آئی ہتی بُہت سا غلہ زمین سے پیداوار ہُوا اوسکی برکت سے رزق کی فراخی اور ارزانی
ظاہر ہوئی واک پُشٹا نے رامو اور لیمو آباد کیا برہمنون کو بہت سی جاگیرین
عطا فرمائین اوسکے بطن سے کوئی اولاد نہ ہتی آخر کو راجہ کے ساتھہ ستی ہوگئی جس
مکان مین وہ جلے ہتے اوسکا نام واک پُشٹا ٹوئی ہے اِسکے بعد ایک اور خاندان مین سے
راجہ بجی ہمت ۳۰۳۴ مین تخت نشین ہوکر ۸ برس تک فرمان روائے کشمیر رہا شہر
بیجبہارہ اور مندر بجبیشور آباد کیا - اِسکی تخت نشینی کے ایک سال بعد راجہ
بکرماجیت نے سموت اپنا بنایا -
پھر راجہ جی اندر سمت بکرمی مین سندمتی وزیر نیک تدبیر کے مشورہ سے
راجہ بنا عدالت و انصاف سے نیکنامی حاصل کی چند عرصہ کے بعد حاسدون نے اِسپر
وزیر نیک تدبیر کی نسبت اہتمام برپا کئے راجہ نے ور اندازون کے قول پر اعتبار کیا
اور اوسی پایہ وزارت سے گراکر خوار و ذلیل کیا اتفاقاً وضیع و شریف لوگ جو اوسکے
اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی شکر گذار ہتی کہنے لگے کہ سندمتی اسملک کا
راجہ بنے گا یہہ خبر پاکر وزیر مذکور کو نہایت درجہ کی سزا دی پا بزنجیر کرکے قیدخانہ
مین بہجدیا وہان دس برس تک نہایت سختی مین رہا آخر الامر راجہ کو ایک
عارضہ جانستان لاحق ہُوا دلمین خیال کیا اگر سندمتی زندہ رہا تو بعد میرے
ضرور بسبب رضامندی خلایق کے بادشاہی اسیکو ملیگی بدین نظر اوسکو قیدخانہ
قالب عنصری سے رہا کرکے بر سر دار کہینچا اور خود بہی ۳۷ برس کی حکومت کے
بعد عازم ملک بقا ہُوا

راجہ سندیمان

چونکہ راجہ جی اندر کا کوئی قایمقام نہ تہا چند دنون تک کشمیر لاوارث پڑا رہا الپتیان

دیوگور و وزیر مذکور کا جوالیشہ براری واقعہ لب تالاب ڈلمین جو اوسکے نام سے
آباد ہے رہتا تہا یہہ خبر پاکر اوسکے جلانے کو آیا دار سے اوتار کر اوسکے بدن کو کیا
دیکہتا ہے کر اوسکی پیشانی پر یہہ شلوک لکہا ہے۔ **شلوک**

यावज्जीवंदरिद्रत्वंदशवर्षाणिबन्धनम् ।
ارتہہ **शूलस्पृष्टेनमरणंपुनाराज्यंभविष्यति ॥**

معنی جب تک وہ زندہ رہیگا تب تک دلدر یعنی مفلس رہیگا دس برس قید رہیگا پھر
دار پر مرجائیگا بعد اوسکے راجہ بنیگا"۔ یہہ دیکہہ کر اوسنے سوچا کہ اس شلوک کے تین
فقرے جو پورے ہوئے ہین تو کیا عجب ہی کہ خدا کی قدرت سے چوتہا فقرہ بہی پورا ہو
بدین خیال اوس نعش کو بدستور دار پر رکہکر منتظر ملاحظہ قدرت آلہی کا رہا اتفاقاً
ایک شب کو دیکہا کہ پہلے تمام میدان نورانی ہوگیا اور پہر چند جوگنی عورتون نے لاش
کو نیچے اوتار کر قدرت قادری سے ازسرنو زندہ کرکے اپنے ساتہہ مباشرت مین مشغول
کیا الیشان دیو یہہ تماشا دیکہہ متعجب ہوکر خوف زدہ رہا تہا کہ صبح ہوتے ہی اون عورتون نے
چاہا کہ اوسے بدستور نعش بناکر چلے جاوین اتنے مین الیشان دیو ہاتہہ مین تلوار
لیکر وہان پہونچا اور غل کرنے لگا جس سے وہ عورتین بحیا و شرم وہان سے بہاگین
آسمان پر پہونچکر ایک نے اونمین سے آواز دی کہ الیشان دیو اسکو خدا نے پہر جان
دی اسکا نام سندیمان رکہنا آرہی راجہ بہی کہلائیگا۔ ان بعد کے دونون آپسمین
بڑے تپاک اور محبت سے ملاکر شکر قدرت خدا ہوئی بعد بہت سی بحث کے سب نے
مان لیا کہ بلاشبہہ یہہ وہی وزیر سندمتی ہے اوسکے اطوار پسندیدہ کو یاد کرکے
بالاتفاق مسند نشین حکومت کشمیر کیا اوسکے عرصہ حکومت مین ملک علوی و سفلی
بلیات سے محفوظ رہا وہ خود ہر صبح کو نہار منہہ ہزار شیو پتھر کے تیار کرتا اگر کسی سبب سے

کبھی ہزار پوری نہوتی دوبارہ ثابت رکھنے کو ایک پتھر پہ ہزار شیوجی کی شکل کہینچکر
بعد عبادت کے روٹی کہاتا چنانچہ اونمین سے ایک پتھر ابتک سیول گام پرگنہ کہاور بازہ
مین موجود ہے اور بہت سے مندرون کی روزمرہ پرستش کرتا برہمنون کو جاگیرین
دیتا جہان پر سردار کہینچا گیا تہا وہان مندر سندیشور اور ایشہ براری مین
ایشی شور نام مندر اپنے گورو کے نام پر بنوایا اوسکا نشان ابتک موجود ہے
موضع ہتیبہ مین تہمدا دیوی کہیروہ مین ہیما دیوی کا مندر جو ابتک موجود ہے وغیرہ
بنائے ۴۷ برس کی حکومت کے بعد ترک دنیا کرکے بلباس فقیری کہین کو نکل گیا اوسکے
آخر زمانہ مین شہرہ ہوا کہ گوپادت جدہشٹر کی اولاد مین سے راجہ قندہار
کے سایہ عنایت سے اوقات گذاری کرتا ہے اوسکے ایک لڑکا ہے میگواہن
نام اندنون پراگ جوتش نے اپنی لڑکی امرتہ پربا نام کا سویمبر مقرر کیا اس
جشن شادی کا اشتہار دیا ہے اس تقریب سے باجازت پدر میگواہن بہی شریک
جلسہ مذکور ہوا چونکہ نسیم اقبال نے غنچہ مراد شگفتہ کرنا تہا امرتہ پربا نے پہولونکا
ہار میگواہن کے زیب گلو کیا اوسنے فضل ایزدی سے غنچہ تمنا شگفتہ پایا یاوری بخت
بیدار سے دولت دنیا مال ومنال اور عروس صاحب جمال ہاتہ لگی رنج دیرینہ
پایمال ہوئے خوشی بڑی کروفر سے قندہار مین اگر باپ سے ملا اس امر کے سنتے
ہی امرائے کشمیر کو یہہ مثل یاد آئی کہ کل جدید لذیذ اپنے راجہ سندیمان سے روگردانی
کی اور راجہ میگواہن کے نام نامہ وپیغام اس مضمون سے ارسال کئے کہ تاج شاہی
حضور کے سر سے تصدق ہونے کے ارمان مین قالب تہی کرتا ہے تخت بابوسی کی
تمنا مین ہے چونکہ سندیمان اکثر اوقات عزیزہ کو خدا کی عبادت مین صرف
کرتا اور عروج دنیوی کو موجب تنزل آخرت جانتا تہا بدریافت اس کیفیت

کے ترک دنیا مناسب سمجھا ہر چند کہ تدارک اور انتظام ہر فتنہ و فساد کا کر سکتا تھا عروس
خلافت کے آغوش سے کنارہ عافیت اختیار کیا پس ہر امیر و وزیر سے عذر خواہ
ہو کر لباس گدائی جسم شاہی پر آراستہ فرمایا اور اوتر کی طرف چشمہ نندی
کشیر پر الیشور کے دہیان مین آسن جمایا یہان راج ترنگنی کا دوسرا ترنگ ختم ہوا پہلے
ترنگ کے ۲۱ - راجگان نے ۱۰۲۴ سال اور دوسری کے ۶ راجاؤن نے ۱۹۲ برس
تک حکومت کشمیر کی

میگواہن

الحاصل راجہ میگواہن نے عروس خلافت کشمیر سے بغلگیری کی یہہ راجہ بڑا منصف رحمدل
اور دہرماتما تھا جانور کشی کو روا نہ رکھتا ہر دم منادی کراتا کہ کوئی متنفس جانور نہ مارے
مکان میگھہ ون مٹھ گام میگھہ مٹ کی بنیا دیہی اوس نے ڈالی
جو کہ پرگنہ پہاک مین ہین رانی امرتہ پربا نے بوہدون کی خاطر امرتہ بہون وغیرہ
مکانات کی بنیاد ڈالی چونکہ راجہ نے سنا کہ ہندوستان مین جانور کشی بہت
ہوتی ہے اسلئے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر تمام راجاؤن کو مطیع کرتا ہوا اور اونسے
جانور کشی چھوڑاتا ہوا دریاے شور کے کنارہ تک پہونچا وہان معہ لشکر ہاتی گھوڑون
کے سمندر پار ہو کر جزیرہ سنگلدیپ مین پہونچا وہان راجہ وبہی شن نے
اوسکا استقبال کرکے بہت خاطر کی - (مخفی نرہے کہ جو راجہ لنکا مین ہوتا ہے شاستر
والے غالباً اسکو وبہی شن کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین جیسکہ روم والون
کو سلطان و چین کے شاہون کو خاقان کہتے ہین) اور راجہ لنکا نے حفاظت جانوران
دل و جان سے قبول کرکے بڑ شما دولت دل بے باب پیشکش کیا پہر راجہ وہان سے
چند جھنڈے لیکر جو کہ عہد جی سنگہ تک نشان فتح مندی کے خیال سے

موجود رکہے ہوئے ہتے بڑی شان وشوکت سے مراجعت کرایا کسی روز ایک برہمن اپنا بیمار لڑکا لئے روتا ہوا راجہ کے دربار مین آکر دادخواہ ہوا کہ منجمان دقیقہ رس کہتے ہین کہ اس لخت جگر کی زندگانی بلا ادائے رسم قربانی ناممکن ہے چونکہ اس زمانہ مین قتل ذیحیات کا ممنوع ہے اسکی زندگی کا بچاؤ کیونکر ہے تعجب ہے بجائے حیوان مطلق کے حیوان ناطق کی جان جاوے اور ایک غریب برہمن کا خون حضور کی گردن پر زنگ لاوے راجہ نے اس دل آزردگی کا کلام سُنکر اوس خستہ دل کی دلداری کو اور بیمار کی سلامتی کے واسطے دوسرے روز کا وعدہ کیا آدہی رات گذری ہوگی کہ راجہ نے اپنے دلمین ٹہانے کہ بلا سے جو کچہہ ہو اپنی جان قربان کیجے جو ہین چاہا کہ خودکُشی کرے ایک روحانی شکل ظاہر ہوئی راجہ کی تعریف کرکے اس ارادہ سے روکا برہمن کے لڑکے نے ہتوڑی عرصہ مین شفاے کامل پائی یہہ راجہ ایسا خوش نیّت تہا کہ اُسکی زمانہ عدالت مین گیدر کی ہہبکی سے شیرون کے ناخن گرتے ہتے اور بخوف بازپرس درندون کے دانت خونریزی سے کٹتے ہتے ایکدفعہ رات کے وقت اوسنے اپنے محل پر سے آواز سُنی کہ چور چور رہیہ پکارا باندہ لو پانچ چہہ روز کے بعد جو سیر کو نکلا تو چند حسین عورتون نے دست بستہ عرض کی کہ وہی ناگنیان ہین رات کے وقت ہمارے خاوند سیر رہے ہتے زمینداروں نے چور کا ہو کہا کر چور چور کرکہ پکارا اوسپر حضور نے باندہ لینے کا حکم دیا وہ قدرت سے پہانسی مین گرفتار ہوگئے حضور نے جانور کُشی موقوف کی ہے اور ہمکو اس غذاب مین ڈالا ازراہ ترحم اوسوقت راجہ نے کہا چہوڑ دو چہوڑ دو اور وہی بند سے چہوٹے

سنہ ۳۴ ء یہہ راجہ سمت ۹۱ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا اور چونتیس سال کے بعد مسند عدم پر راحت دایمی کو سوگیا

(سرشنٹ سین)

سنہ ۶۸ ء سمت ۱۲۵ بکرمی مین راجہ سرشنٹ سین جسکو پرورسین اور تونجین بہی کہتے

تہے تیس برس تک زینت بخش خیام شاہی رہا **مانر چکر** اور **پہرورلیشور مہادیو** وغیرہ مندر بناکر اون کے مجاورون اور پوجاریون کو ترگرت ولیش کو قف کیا اترگرت دیش **نگر کوٹ** سے مراد ہے) اِسکے دو لڑکے تہے **ہرن** اور **تورمان** بعد انتقال پدر راجہ ہرن تخت خلافت پر بیٹہا راجہ ہرن اور تورمان اوسکا وزیر بنا تہوڑی عرصہ کے بعد تورمان نے اپنے نام کا سکہ جاری کیا بہائی کے اُس کہوٹے چلن سے راجہ دل کوفتہ ہُوا اور غصہ کی آنچ مین تاوکہاکر اوسکو قیدخانہ مین بہیجا اوسکی قید کو زمانہ دراز منقضی ہُوا تورمان کی رانی **انجنا** نام جو راجہ اکیچہوا کو **سورج بنسی** نامور راجہ کے خاندان کی **وزندر** راجہ **رگہو بنسی** کی بیٹی تہی اوس سے آثار حمل کے نمایان ہوئے جب وضع حمل کے دن نزدیک آئے شرم وحیا سے پوشیدہ بیٹا جنا ایک کمہار کی جورو نے کمال عزت سے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور لڑکی کی مانے اوسکو پرورسین کا پوتا ظاہر کیا اِسلیئے اوسکا نام پرورسین رکہا گیا جب وہ کہیلنے کودنے کے لایق ہُوا تو قدیم عالیخاندان کے لڑکون سے مصاحبت کرتا اور کمہار کے لڑکون کو سزاوار ہم نشینی کے نہ جانتا جب دانشمندون کے لڑکون سے کہیلنے مین شامل ہوتا بجاے لہو ولعب کے احکام شاہی جاری کرتا سب ہمعصر لڑکے اپنے حتی الوسع ہر ساعت اوسکی اطاعت مین مستعد رہتے تہے اتفاقاً ایک روز اوسکا خالو **جی اندر** نامی اونکے کہیلنے کی جگہہ مین آیا اوسکا اونچا مرتبہ دیکہہ کر لڑکون کا جی چہوٹا ہو گیا ایسا رعب سمایا کہ کہیل کا رنگ بگڑ گیا لیکن پرورسین نے کمال بے پروائی اور استقلال سے نیم نگاہ بہی نہ کی جی اندر کی تیوڑ سے پلک تک بہی نہ جہپکی جی اندر تہوڑی دیر تک وہان ٹہرا بزرگی کی علامتین اوس خورد سال کی پیشانی مین دیکہہ کر پیشینگی کی کہ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات خط وخال چال ڈہال سے معلوم ہوتا ہے شاید میرا بہانجا ہے اِس خیال سے

کچھ آکا پیچھانہ کیا اوسکے پیچھے ہولیا جب دروازہ سے مکان مین ونید آیا اپنی بہن کو
پہچانا دونون نے باہمدگر اوٹھہ اوٹھہ کر رو دیے۔ پرورسین نے یہہ کیفیت کمہارن سے پوچھی
رودیاد دریافت کی باپ کے قید ہونے سے نہایت تنگ ہوا غیرت نے جوش کہایا
پہلوانی اور ورزش سیکہنے لگا راجہ ہرن نے جب اوس واقعہ سے خبر پائی تورمان کو
خلاص کیا مگر تورمان اوسی زمانہ مین قید ہستی سے بہی چہوٹا پرورسین ہندوستانی
جاترا ونکو نکلا اونہین ایام مین ہرن بہی تین برس کی حکومت کے بعد مرگیا چونکہ کوئی
وارث تاج موجود نہ تہا ملک بے سر ہوگیا اسپر رئیسان کشمیر نے راجہ بکرماجیت والی
اوجین کی حضور مین عرض کی۔ اوس زمانہ مین ایک برہمن کشمیر کا **ماترگپت** نام
علوم عقلی ونقلی معاش ومعاد سے بخوبی واقف تہا شہرہ قدردانی راجہ بکرماجیت
کا سنکر حاضر دربار راجہ موصوف تہا تمام اوصاف حسنہ وافعال پسندیدہ اوسکے
ذات مین موجود تہی ایکدن کا ذکر ہے کہ موسم زمستان مین جب آدہی رات گذری راجہ
بیدار ہوا اور دیکہتا ہے کہ تمام شمع بجہی ہین اندہیرا ہورہا ہے نوکرون کو آواز دی کہ
بتی روشن کرو اتفاقاً سب بیہوش سوتے تہے ماترگپت آواز پاتی ہے مثل صداے
گنبذ کی آیا اور تمام شمعون کو روشن کرچکا تو راجہ نے پوچہا کہ رات کتنی باقی ہے
ماترگپت نے کہا ڈیرہ پہر۔ پہر راجہ نے پوچہا کہ تجہکو کیونکر معلوم ہوا اوسنے بڑی ہی
فصاحت وبلاغت سے ایک شلوک ذیل فی البدیہہ عرض کیا **شلوک**

शीतेनो द्धुषितस्य माषशिमिवश्चिन्तार्णवे मज्जतः ।
शान्ताग्निस्फुटिताधरस्य धमतः क्षुत्क्षामकण्ठस्य मे ॥
निद्रा क्वाप्यवमानितेव दयिता सन्त्यज्य दूरं गता ।
सत्पात्रप्रतिपादितेव वसुधा न क्षीयते शर्वरी ॥२॥

معنے" مین سردی سے ماش کی پہلی کے موافق سمٹا ہوا ہون۔ فکر کے بحر مین ڈوبا

ہوا بجھی ہوئی آگ پہونکتے ہوئے میری لب پھٹی ہوئی ہین گلا میرا لگ گیا ہے۔ ایسے
شخص (یعنے مجھکو) نیند بہت دور چھوڑکر چلی گئی ہے جسطرح سے کہ کوئی عورت جسکی بیعزتی
ہوئی ہو چلی جاتی ہے۔ جیسیکہ زمین جو اچھے آدمی کو دیجاوے اور کم نہین ہوتی
اوسیطرح میری رات نہین گھٹتی"۔ راجہ اوسکا یہہ شلوک سُنکر بہت خوش ہوا اُسکے
کنایہ سے زمین کا حسن طلب معلوم ہوا سوچا کہ کشمیر مین کوئی حاکم نہین ہے اگر ایسا دانا
اور نیک آدمی وہانکا حاکم بنایا جاوے تو نہایت مناسب ہو پس اوسیوقت کشمیر کو قاصد
بہیجا کہ ماترگپت فرمان اور سند حکومت لیکر یہان سے روانہ ہوتا ہے ہر شخص کو لازم ہے
کہ بہر حال اوسکے امر و نہی کے بجالانے مین بدل سرگرم اور مستعد رہے علے الصباح
ماترگپت کو بُلایا وہ غمگین حاضر ہوا راجہ نے ایک فرمان سربمُہر دیکر فرمایا کہ کشمیر
کو روانہ ہو لاچار بہ تعمیل حکم بے توشہ و زادراہ بحال غریب روانہ ہوا اور دلمین کہتا
گیا کہ افسوس ایسی بارگاہ عظیم سے بہی مین مایوس اور محروم رہا بلکہ راجہ کی خدمت
سے بہی علیحدہ ہو گیا۔ جسوقت ماترگپت بادل غمگین کرمہہ ورت کے نزدیک
پہونچا تو اپنے یار جانت وہوئے اور سُنا کہ کشمیر کے امیر ہیرپور مین ٹہرے ہین جب
ہیرپور مین آیا حکمنامہ ارکان دولت کے ہاتہہ مین دیا اونہون نے اوسیوقت
سمت ۱۸۵ب مین خلعت پہنا کر تخت سلطنت پر بٹہلایا ماترگپت نے زہد و پرہیزگاری سے ۱۲۸ء
جانداروں کے مارنے کی ممانعت اور رعایا کی پرورش و پرداخت کی پہلے دن ہی
خزانہ عامرہ سے زر بسیار امرا اور اہالی کشمیر کو عنایت فرمایا اور اپنے تمام رشتہ
دارون و آشناؤن کو بڑے بڑے منصبون پر بٹہلایا اور بہت سے تحایف و
نفائیس کشمیر جمع کرکے راجہ بکرماجیت کی خدمت مین روانہ کئے اور چار سال ۹ ماہ
تک راج کیا۔ جسوقت پرورسین نے سندھ مین راجہ ہرن کا مرنا اور کشمیر مین ماترگپت

کا حال سُنا ہوش وحواس کہو گئے اسی فکر مین ایک پربت پر **اشویاد** نامی درویش کامل کی خدمت مین پہونچا اوسنے اپنی صفائی اور روشن ضمیری سے پہر درسین کو مژدہ جہانداری سُنایا اوسکے بعد ایک سال تک عبادت کرتا رہا اور دوبارہ اشویاد سے فتح مندی کا مژدہ سُنکر تہوڑے عرصہ کے بعد کچہہ امیر و وزیر کشمیر کے اوس نیک تدبیر سے ملگئے اور کشمیر پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اُس عالی حوصلہ نے سوچا کہ ماترگپت کا مرتبہ مجہسے چہوٹا ہے اوس سے مقابلہ کرنا پست ہمتی کا شیوہ ہے مردانگی کا یہہ بلند ارادہ ہے کہ اوسکی پشت پناہ و معاون راجہ بکرماجیت سے جو بڑا ہے مقابلہ کرون اور اپنی شجاعت سے اوسے چہوٹا بناؤن پس ولایت **مالوہ** پر لشکرکشی کی اور ملک **ترگرت یعنی نگرکوٹ** بعد جنگ آزمائی کے فتح کرکے آگے قدم بڑہایا اثناے راہ مین سُنا کہ راجہ بکرماجیت نے خلوت خانہ عدم کی راہ لی چونکہ دشمن عظیم الشان نہ تہا آگے جانیکا ارادہ فسخ کیا بعد اوسکے خبر پائی کہ ماترگپت نے بکرماجیت کی وفات کی خبر سُنکر تاج و تخت چہوڑدیا اور بارادہ کاشی نواس اسی راہ سے آتا ہے لہذا اِس گمان سے کہ مبادا میری اقتدار کی شُہرت سُنکر وزیرون نے اوسکو لڑائی کے واسطے برہم کیا ہو تہوڑے آدمیون کے ساتہہ ماترگپت کے پاس گیا اور تعظیم و تکریم کی بعد ترک سلطنت کا سبب پوچہا ماترگپت نے کہا کہ راجہ کے مرنے سے مجہی اسقدر عبرت ہوئی کہ سلطنت سے نفرت ہوئی اب قبای شہریاری تیرے تن پر زیبا ہو راجہ نے بکرماجیت کا بخشا ہوا ملک برہمن سے واپس لینا اپنے حوصلہ سے دور جانا اور بلند ہمتی سے کشمیر کی حکومت پہر اوسکو سپرد کرنا چاہا ماترگپت نے متبسم کرکے بکمال استغنا کہا کہ راجہ بکرماجیت نے مجہہ سے نالایق کو اسقدر انعام فرمایا اب خواہش نفسانی سے اوسکے حقوق کیونکہ بہلادون اگر تجہہ سے

سلطنت قبول کرون راجہ کی بخشش عظیم ہوگا جیسا ناظاہر ہے کیونکہ اوسکی بخشش
دوسرے کی سخاوت سے مشابہ ہوجاویگی اوسکی فضیلت کچھہ نرہےگی پر ورسین
نے ہرچند اس امرمین اصرار کیا لیکن ماترگپت نے حکومت پر رغبت نہ کی اور کاشی
جی مین عبادت خدا کرنے لگا راجہ پرورسین اپنی سخاوت سے دس برس تک تاوقتیکہ
وہ زندہ تہا کشمیر کا تمام خراج اوسکے واسطے کاشی مین بہیجتا رہا لیکن ماترگپت کمال
بےپروائی سے محتاجون کو دیدیتا اور آپ گدائی سے روزی بہم پہونچا کر گذارہ کرتا
ترنا شنک والے نے لکھا ہے کہ بکرم آٹہہ ہوئے ہین ایک بڑا بکرم سنہ ۵۰۰
اور سنہ ۶۰۰ کے درمیان مین ہوا جسنے **ماترگپت** کو کشمیر بہیجا اور پرورسین نے
اوسکے بیٹے **شیلادت** سے سنگہاسن ۳۲ پتلیون والا چہین کر کشمیر مین
پہونچایا۔ دوسرا **چندرگپت** بکرم اِسکو **وہ سموت** والا لکہتا ہے
اور تصدیق کرتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا مگر یہہ بات غلط ہے بکرم سموت والا
وہی ہے جسنے ماترگپت کو کشمیر بہیجا تہا۔ اور یہہ بہی غلط ہے کہ وہ سنہ ۵۰۰ و سنہ ۶۰۰ مین
ہوا بلکہ وہ سنہ عیسوی کے آغاز مین جسوقت ماترگپت نے اوسکو بہیجا اوسوقت سنہ ۱۲۸ ع
تہا اور سمت ۱۸۵ بکرمی تہا بکرماجیت کا سموت سنہ عیسوی سے ۵۷ سال ہی پہلے چلا ہے
گو اوسکی عمر کا پورا تخمینہ معلوم نہین ہوتا مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ سنہ عیسوی کے
شروع مین وہ زندہ تہا اور ماترگپت کے بہیجنے کے بعد چار سال کے وہ مرگیا۔ بلکہ
اوس سے **منو** کی یہہ بات بہی تصدیق ہوتی ہے کہ کلجگ مین عمر انسان ۱۰۰ سال
دواپر مین ۲۰۰ برس وترتیا مین ۳۰۰ برس کی دست جگ مین ۱۰۰۰ برس کی ہتی کیا
عجب ہے کہ بسبب اوسکے نیک اعمالون ست جگی کے اوسکی عمر ۱۰۰ برس سے کچہہ کم زیادہ
ہو جوکہ راج ترنگنی کے حساب سے ہوتی ہے۔

بکرم لکھتا ہے کیونکہ بکرم بو ہدنہ تہا جیسا کہ تترنا سک والا معلوم ہوتا ہے دوسرے وہ خود
لکھتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا پس اگر خطاب تہا تو ضرور بکرم دوسرا ہی تہا جسکے
نام کو اوسنے فخریہ اپنا خطاب بنایا - ۴۴۶۵ مین **بکرماوت خلف رناوت**
کشمیر کا راجہ ہوا ہے اوسنے سموت ہیین چلایا -

راجہ پرورسین

القصہ پرورسین دریاے شورنک بڑے زور و شور سے سب بادشاہون پر غالب آیا
شیلاوت بکرماوت کا بیٹا جسے **پرتاپ شیل** بہی کہتے تہے دشمنون سے مغلوب
ہوکر آوارہ وطن ہو رہا تہا پرورسین کی دستگیری سے دوبارہ تخت پر بیٹہا اور تخت
سنگہاسن جسے پرورسین کے بزرگون سے دشمنون نے چہین لیا تہا اور بکرماجیت
کے پاس پہونچا تہا پہیر لیا بعد چند سے پرتاب شیل نے رد گردانی کی اور فوراً مونہہ کی
کہائی دوسری مرتبہ بہی ناسپاسی کی راہ مین قدم رکہا اور مکافات سے ٹہوکر کہائی اسی
طرح سات مرتبہ اوسنے سر اوٹہایا مگر راجہ پرورسین نے ہر مرتبہ نظر لطف و عنایت
سے زیر کرکے سرفراز کیا اور ملک واپس دیا اور ساتوین مرتبہ مجبور حکومت سے
خارج کرکے قید کیا اور اپنی محفل مین طاوس (سنگہاسن) کے ساتہہ پہونچایا اس مقام پر
راجہ کی سازعالی ہمتی نے یہہ آہنگ کیا کہ اوس بدخیال کو دایرہ حبس سے رہا فرمایا اور
بہت سی دولت و مال دیکر ازسر نو تخت و تاج واپس دیا پرورسین اسیطرح تمام ظالمون
کو برباد اور نیک راجاؤن کو امداد و ہتیار راجہان اوسنے تسلط کیا وہان کا راج وہین کے
رئیس کو واپس دیا اور اسیطرح تمام ہندوستان پنجاب مالوہ وغیرہ کو فتح کرکے اوسکے
دلمین ارادہ ہوا کہ کشمیر مین اپنے نام سے ایک شہر آباد کرے اسی خیال مین ایک دفعہ
رات کو تنہا پہرتے ہوے کنارہ بہت پر جہان مردہ جلاے جاتے تہے - ایک وتیال

یعنے جن قوی ہیکل دراز قد کو دیکھا اوسکے چشمہاے آتشی سے گویا گرمی راجہ کے بدن تک پہونچتی تہی اور پہاڑ پر بہی بجلی کوندتی ہوئی نظر آتی اوسنے راجہ کو اپنے روبرو بلاکر کہا کہ اے راجہ مینے صرف اپنا درشن راجہ بکرماوت اور سدرک کو (جسکا ذکر برہتہ کہتا ہین ہے) دیا ہے اب تجہکو دکہلائی دیا ہون تم تینون نے میری دیکہنے مین مردانگی ظاہر کی تجہہ سے بہت رضامند ہوا جو چاہے مانگ اور جو خواہش آبادی شہر کی تیرے دلمین ہے اسوقت جا کل جہان چونیکا (آہک) خط دیکہے گا وہین اپنے شہر کی بنیاد ڈالنا صبح ہوتے ہی راجہ شمال کی جانب گیا تو نشان پایا اوسکے مطابق کوہ ہاری پربت کے دامن مین جسے پردمن پیٹھہ کہتے ہین ایک اتنا بڑا شہر آباد کیا جس مین ۳۶ لاکہہ گہر آباد تہے جنوب مین اسکے دریای وتستا بہتا تہا شمال مین ہاری پربت اوسکے غربی پل کا نام ناوہ پور رکہا وہ اب تک اوسی نام سے مشہور ہے اوسکے وزیر سورک نے (جسنے سراندیب فتح کیا تہا) اپنے نام پر سورہ بہون پرگنہ پہاک مین جسے اب سوورہ کہتے ہین بنایا راجہ کے خالو جی اندر نے مقام سوکرم جسکو اب ہارون کہتے ہین شہر کے شمال آبادی کے نزدیک بنایا یہہ راجہ سمت ۱۸۹ بکرمی مین تخت کشمیر پر بیٹہا اور ساٹہہ برس کی حکومت کے بعد فتوحات ملک عدم کی غرض سے نہضت فرماے ملک بقا ہوا سنہ ۱۳۲ع

راجہ جُدہشٹر

اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ جُدہشٹر جو رانی رتنہ پربہا کے بطن سے پیدا ہوا تہا سمت ۲۴۹ بکرمی مین زیب بخش تخت خلافت ہوا اُسکے وزیرون امیرون نے بہت سی گانو اور مندر بنائے ۳۹ سال ۳ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ نے عدم کی راہ لی سنہ ۱۹۲ع

نندراوت - پہر اندراوت اوسکا لڑکا سمت ۲۸۸ بکرمی مین اوسکا جانشین ہوکر ۲۳۱ع

۳۰۰ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اوسنے ایک محکمہ اسناد کا خاص جاری کیا تہا

رنادت

سنہ ۴۲۴ء سمت ۳ ب مین اوسکا چہوٹا بہائی رنادت جسکو توبجین بہی کہتے تہے عروس سلطنت سے ہم آغوش ہُوا کہتے ہین اسکے سپر ایک نشان سعد مثل ناقوس کی تہا اسکی رانی رنبا امبر بڑی نیک خصلت اور خوش نیت تہی یہہ رانی راجہ رت سین والی جولی کی شہزادی تہی جو اسکو سمندر کی لہرون مین سے دستیاب ہوئی تہی جگ سوئمبر مین اوسنے راجہ رنادت کو قبول کیا تہا راجہ ترنگنی مین لکہا ہے کہ پچہلے جنم مین یہہ راجہ بڑا قمار باز تہا۔ تمام مال و اسباب ہار کر فقیر بن گیا تہا تو کوہ بندہیاچل مین اوسنے بہت ریاضت اور عبادت کرکے دیوی کا طالب ہُوا تہا اوسپر دیوی نے بلباس دختر راجہ رت سین کے گہر دریا کی لہرونمین سے آکر سوئمبر مین اوس سے شادی کی اس راجہ نے نارہی پربت پر ایک مندر ایک شفاخانہ شہر مین مریضون کے علاج معالجہ کو بنوایا تہا اسیطرح تین سو برس تک انصاف وعدل سے رعایا پروری کرکے آخرالامر بمعہ رانی موصوفہ کے ایک غار مین چلا گیا جہان سے اوسکا پتہ نہ لگا۔ اگر معترض اسکے عہد حکومت مین صدیونکا اعتبار نہ کرین تو ممکن ہے کہ اس قدر عرصہ تک اوسکی اولاد مین حکومت رہی ہو جنکو اوسیکے نام سے منسوب کیا گیا ہے اسکے عہد مین لشکر نوشیروان ہندوستان مین آیا۔

(بکرمادت)

سنہ ۵۴۴ء پہر سنہ ب مین بکرمادت خلف اوسکا مسند حکومت پر جلوہ بخش ہوا اور ۴۲ برس تک خلقت کو اپنے عدل وداد سے خوش رکہا۔

(بالادت)

یہہ شخص سنہ ۶۳۲ بکرمی مین باپ کا جانشین ہُوا اور تخت پر بیٹھتے ہی دریای محیط کے کنارہ تک کے بلاد کو اپنے قبضہ مین لایا حدود بنگالہ مین کشمیریون کے رہنے کو شہر **کالپی** آباد کیا اِسکے ارکان دولت **کہشاک - ششرگہن - مالوہ** نے بہی دیواریں مند اور محلہ آباد کئے **اننگ لیکہا** نام راجہ کی لڑکی جو نہایت حسین و خوبصورت سرتاج مہ جبینان جہان ہتی ایک روز باپ کے پاس بیٹہی ہتی کہ ایک جوتشی وارد ہُوا وہ اپنے علم نجوم کے کمالات سے خط تقدیر کا مضمون بتلاتا تہا اوس لڑکی کی شکل دیکہتے ہی راجہ سے بولا کہ یہہ لڑکی تیری سلطنت اور سلسلہ حکومت خاندان **گونند** کا خاتمہ ہے سر رشتہ فرمانروائی اِسکے خاوند کے ہاتہہ مین آویگا راجہ نے یہہ بات سُنتے ہی قضا کا مقابلہ کرنے کو اِس خیال سے کہ پست ہمت آدمی بلند حوصلہ نہین ہو سکتا **دُرلب وردہن** نامی ایک آدمی سے جو داروغہ اصطبل کا بیٹا تہا اور ماں اوسکی **کارکوٹ ناگ** کے خاندان مین سے ہتی اوس پریچہرہ کو بیاہ دیا وہ شخص اپنی خوشخوئی سے نیک چلنی اور شگفتہ روئی سے مرجع خلایق ہوتا چلا کچہہ عرصہ کے بعد راجہ نے چند دیہات بہی اوسکو دئے چونکہ ماباپ کے گہر لڑکیون کو پردہ حجاب کم ہوتا ہے **اننگ لیکہا** جوش جوانی مین آکر نوجوانون پر نگاہ دورانی اور خوشرو کمسنون پہ نظرین ڈالنے لگی اور وزیر **کنک** سے دربردہ لگاوٹ پیدا کی چہندرٹہی کی آڑ مین شکار کہیلا کے تاڑنے والے رفتہ رفتہ اوسکے تن بدن کے حال سے محرم ہوئے کنک وزیر نے اوسپر زرپاشی و فیاضی اختیار کی پردہ درون کو انعامات بخشنے لگا بقولیکہ ؎ زر بہ سر فولاد نہی نرم شود - مگر ایک روز دربان درون جو حرم سرا مین آباد دیکہتا ہے کہ آفتاب فتنہ و فسا روشن ہے یعنی وہ دونون عاشق

سنہ ۵۸۶ ع

ومعشوق ہم بغل نیند مین سرشار پڑے ہین اس سانحہ ناموس سوز کے دیکھنے سے
اوسکی آنکھون مین اندھیرا چھا گیا دود غضب ایوان دماغ تک سما گیا چاہا کہ اوس
تیرہ بخت کی شمع حیات کو صرصر غضب وعتاب سے گل کرے لیکن عقل دوراندیش
نے صبر کا نور دکھلایا اور ہشتعال کہ ہوا کہ جب انسان اپنے قریب اشیاء داخلی
پر کہ نفس اور بدن سے نایض نہین یعنی جب وہ تغیر کرتے ہین کچھ تصرف نہین کر سکتا
سب اشیاء خارجی پر جو دور ہین مثل زن و فرزند کی کیونکر متصرف ہو سکتا ہے محقق
کے نزدیک محض دلبستگی کا خیال ہے کہ یہہ چیز میری ملکیت مین ہے ورنہ بیگانی
عورتون کی بدکاری دیکھکر بہی غصہ ہو جاتا ہے پس اوسی پر غضب کرنا چاہیئے نہ کہ
دوسرے پر پہر ایسے خیالات کے بعد **درلب درون** نے **کہنگ** وزیر کے
دامن لباس پر یہہ مضمون لکہدیا کہ ہرچند تیری بدکاری مقتضا اس امر کی ہتی کہ تیرے
تن سے بار گردن بذریعہ شمشیر اوتار کر تجہی زیست کے بوجہہ سے سبکدوش کرون مگر نیک
نیتی و فراخ حوصلگی اور عالی ہمتی نے گوارا نہ کیا اس مصرعہ پر اکتفا کیا کہ ع در عفو لذتے
است کہ در انتقام نیست ٭ مگر اس چشم رحم سے بخشنے کا خیال مدنظر رہے کہ دیدہ ودانستہ
یعنے تجہی خون سے رہائی دی اور وہ بے پاؤن باہر کوٹ گیا جب وزیر مذکور بیدار ہوا او مضمون
دامن پڑہا بخوف جان سر بگریبان ہو کر دلمین سوچنے لگا اس جان بخشی کے عوض نیز
شرمندہ ہو کر اپنی بدکاری سے باز آیا اور درلب درون کی خیرخواہی مین ہمہ تن مصروف
ہوا **بالادت** ۵۳ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اور سوائے داماد کے کوئی شخص وارث
تخت نرہا ایسکے عہد مین سنہ ہجری شروع ہوا اور تیسرا اترنگ راجہ ترنگنی کا بیان ختم ہوا

دُرلب درون

پہر حکومت کشمیر دوسرے خانوادہ مین منتقل ہو کر خاندان **کارکوٹ ناگ** بنسی مین

آئی اور سمت ۶۷۸ ب مین بہ پیروی کہنگ وزیر حکومت کشمیر راجہ درلب وردہن سنہ ۶۲۷
کے نامزد ہوئے اوسکے شہزادہ کا نام ملہن تہا یہہ راجہ ۳۶ برس کے بعد مرگیا۔

دُرلبک

یہہ راجہ رانی اننگ دیومی سے پیدا ہوا اور بسبب متنبہ کرنے بالادت
کے اوسکا دوسرا نام پرتاپادت بہی رکہا گیا اسکے وزیر کا نام ہنومان تہا اس
راجہ نے اپنے نام پر شہر پرتاپ پور جسکو اب تاپر کہتے ہین آباد کیا ایک دفعہ
اطراف عالم کے سوداگر اور کاریگر جمع ہوئے اور لون نامی ملک التجار علاقہ مالوہ
کے رہنے والے نے ایک مندر بنوایا ایک دن راجہ نے مجلس آراستہ کی اوسمین ہرطرح
کے فرش وفروش مکلف بچہوائے اور کہانے ایسے نفیس پُرمزہ پکوائے جنکی بوباس
سے فرشتہ کا دل لوٹ پوٹ ہوا جاتا تہا اور کافوری شمعین عجب لو سے روشن
کین جنکی نورافشانیون پر شمع رویون کا دل پگہلا جاتا تہا صبح ہوتے ہی سوداگر مذکور
کا غنچہ طبیعت افسردہ نظر آیا اور سر مین اوسکے درد ہو گیا راجہ نے اوس سے
اسباب کا باعث دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ شمع کا دہوان سراسر دماغ
مین ساری ہوا بیجا تمام خشک ہو گیا راجہ یہہ بات سُنکر متعجب ہُوا القصہ دوسرے
دن لون سوداگر راجہ کو اپنے مکان مین لے گیا شرایط مہمانداری بجا لایا خاطرداری سے
پیش آیا ایسی ایسی چیزین محفل مین آراستہ کین جنکے مشاہدہ سے مردم جہان
بین کو حیرت ہو اور بجاے شمع وچراغ کے روشنی کے لئے محفل مین جواہرات روشن
کے ڈہیر لگا دیئے راجہ اِس عجایب کے سیر سے محو حیرت ہُوا بڑی خوشی اور رضامندی
سے تین روز مہمان رہا لون کے گہر مین ایک عورت تہی کا ہش بدر غیرت ہلال
نرانڈرپربہا نام فقنا رااوس غارت گر متاع صبر وشکیب کی جلوہ گری نے

راجہ کی آنکھون مین پری کا سایہ دکہلایا طرفۃ العین مین عجب سیر ہوئی آنکہون سے دوچار ہوتے ہی عقل و تمیز کا نشہ ہرن ہوا بار بار بوئی نافہ تا تار زلف دماغ مین آئی اوس بُت فرخار کے خارخار عشق نے بیقراری کے کانٹے دلمین چبہوئے تمنائے وصال خانہ دل مین سمائی مدت تک عشق کو چہپایا وحشت کو ضبط فرمایا شرم دامنگیر ہوئی کہ راجا اون کو اپنے محکوم کی عورت پر نظر کرنا زیبا نہین ولولہ طبیعت کو روکا الغرض اسبات کا چرچا ہوا رفتہ رفتہ اون کے کان مین یہہ خبر پہونچی یہہ وفادار حق ادا کرنے کی نیت سے راجہ کی حضور مین آیا یہہ چند کلمہ زبان پر لایا کہ ہرچند معیوب امور کا مرتکب ہونا عقلمندون کو سزاوار نہین لیکن عجب تدبیر سے کام گذرجائے امر قبیح کو اختیار کرنا جایز ہے یہہ عشق وہ بد بلا ہے جسکی دوا بجز نوشدارو ی وصال نہین ہے اب ارشاد فرمائے کہ معشوقہ مدعا حضور مین حاضر ہو۔ راجہ نے اپنی پارسائی سے انکار کیا مگر علامات عشق چہرہ سے آشکار تہے سوداگر نے دوبارہ عرض کیا کہ مصلحت اسمین ہی کہ **نرانداریہ پربا** حضور مین حاضر ہو اگر افشاء راز کا خیال ہے تو اوسکی تدبیر کیا محال ہے درپردہ اوسکو ناچنے والیونکا لباس پہناؤن مقام رقص مین حاضر لاؤن ناچ کے وقت نذر کرون اسوقت لوسکے اقبال کرنے مین انکار نہ کیجے اس نیک تدبیر مین کچہہ بدنامی نہین راجہ کو یہہ طرز پسند آیا تاجر نے اقرار پورا کر دکہلایا آخر نرانداریہ پربا کے بطن سے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک **چندر آپیڈ** جسکا دوسرا نام **بجرادت** تہا دوسرا **تاراپیڈ** جسکا دوسرا نام **اودیادت** تیسرا **ملکتا پیڈ** جسکا دوسرا نام **للتادت** تہا۔ اس راجہ نے پچاس سال راج کیا اور معشوقہ اجل پر فدا ہو کر اوس سے وصال کیا۔ ؂

چندر آپیڈ

سنہ ۶۷۷ء پہر سمت ۷۲۲ ب مین آٹہہ سال آٹہہ ماہ تک چندر آپیڈ تخت شاہی پہر بیٹھا یہہ راجہ بڑا لوانا نصفت شعار ہنرمند اور عادل تہا راجہ نے تربہون سوامی کا گہر بنانا شروع کیا تو اوس مین ایک چمڑہ فروش کا مکان آیا تہا ملازمان سرکاری نے وہ مکان اوس سے بقیمت مانگا اوسنے نہ دیا راجہ نے خود اوسکے مکان پر جاکر اوسکی منت وسماجت کی دوچند سہ چند قیمت دی بعد اوسکے عدم کی راہ لی

تاراپیڈ

سنہ ۷۱۵ء سمت ۷۲۱ ب مین راجہ تاراپیڈ تخت حکومت پر رونق بخش ہوا یہہ بڑا ظالم راجہ تہا اوسنے بیٹی کی شادی مین بجاے بخشنے انعامات کے بہت سے لوگون کی جان اوسپر فدا کی اور چار سال کی حکومت کے بعد برہمنون نے اوسکو جادو کرکے مار ڈالا

مہاراجہ للتادت

سمت ۷۲۵ ب مین عنان سمند حکومت مہاراجہ للتادت کے ہاتہہ مین آئی اسنے تخت پر بیٹہتے ہی تسخیر ملک کا عزم کیا ملکی انتظام نظم ونسق کرکے پنجاب اور قنوج فتح کیا راجہ **یشوورم** نے تنگ آکر اوس سے صلح کی اسکا وزیر **متر شرما** صلح سے تنگ ہوا اسپر للتادت نے اوسکو گرفتار کیا دریاے **کالکا** کے کنارہ تک تمام ملک وشہر **کلنگ** اور **گوڑ دیس** وغیرہ دریاے شرقی تک اپنے قبضہ مین لایا پہر بنگال وبہار کو تسخیر کیا اور گوڑ دیس کو فتح کیا پہر دکن مین پہونچ تا نک دیس پر قبضہ لایا اور رانی **رٹا** کے بعض حدود دکہو دبایا رانی مذکورہ نے اسکا مردانہ مقابلہ کیا لیکن بڑی کارزار کے بعد مغلوب ہوئی تو عفو تقصیرات چاہی اور ملک واپس حاصل کیا ممالک دکن کو فتح کرکے دریاے **کاویری** پر جس سے دریاے شور کی مراد ہے پہونچکر اوسکی سپاہ نے شراب ناریل پیا اوس سے تکان اوکی دور ہوگیا وہان سے تمام جزایر ملحقہ کو قبضہ مین

لاکر ہفت کنگان دیس مالوہ پر قابو پا کر گجرات پہ متصرف ہو دوارکا
مین آکر اوجین کو فتح کیا پھر دہلی و پنجاب کو قبضہ مین لاکر کابل مین پہونچ
جنگ عظیم کے بعد گھوڑے مال و اسباب لیکر بخارا مین پہونچا وہان کی حاکم
مومن نام نے تین دفعہ سخت مقابلہ کیا مگر آخر کار مغلوب ہوا بعد اوسکے تبت
سیبریا - وارد - ترکستان - استری راج - ماوراء النہر
کاشغر - ختن و خطا کے تمام حکام کو زیر اور مطیع کرتا ہوا بہت سا
مال و اسباب گھوڑے و دولت بیشمار نفایس و تحایف گوناگون ہر ایک اطراف و
دیار کے لیکر کشمیر مین آیا یہان پہونچکر اپنے اہلکارون کو جاگیرین اور خلعت عطا فرمائے
بہت سے معابد و منادر کی بنیاد ڈالی اس دلاور مہاراجہ نے بہت جگہہ اپنی عظمت
پر قایل ہونے کو اکثر عادتین ایسی ڈلوائین جو اب تک مروج ہین استری راج کے
باشندون کو عادت ہے کہ چلتے وقت پچھلی طرف ہاتھہ دبا زور کھنا - دکن والون کی
پوشاک مین پچھلی طرف ایک ٹکڑا کپڑے کا آویزان رہتا ہے اور ہر ایک ملک مین
مندر - سرائین - مسافرخانہ بنوائے کشمیر مین موضع نسچت پورہ - دریت
پور - پہلہ پور - پورنپتھہ - یعنی پونچھہ اور شہر للتا پور جو اب لتہ پور
کہتے ہین آباد کیا اور ترکستان مین ایک عالیشان مندر بنوایا للتا پور مین سورج کا مندر
تعمیر کرا کر خراج قنوج کا اوسکے لئے وقف کیا ہوکر ہین مندر مکتہ سوامی کو
مہادیو پر مہادیو سوامی بنا کر پنجاب کو ہنفت فرما ہوتے ہوئی ایک کروڑ سکہ
اور معاودت کے وقت گیارہ کروڑ سکہ اوسپر چڑھایا شنکراچارج پر بہی ایک مندر
بنوایا کریوہ چکدر پر باوجود فرازکوہ کے پانی پہونچایا مندر مٹن کے گرد ایک سنگین
دیوار بنوائی پرسپور نام ایک اور شہر آباد کیا جو کہ اندر کوٹ کے سامنے دریا کے

کنارہ اب تک موجود ہے وہان ایک مندر پرماہس کیشو نام اور دوسرا مکتا کیشو
سونیکا مندر بنوایا موخر الذکر پر چوراسی ہزار تولہ سونا لگایا اور مقدم الذکر پر چوراسی
ہزار پل چاندی اور اسیقدر سیرن پیتل لگواکر اوسمین بودہ اوتار کی مورتی رکہوائی پل
چار تولہ کے برابر اور سیرن ڈیرہ پاؤ کو کہتے ہین - اوسکی رانی چکر مرد کانی چکرپور
نام قصبہ آباد کرکے اوس مین سات ہزار گہر آباد کیئے یہہ راجہ جس مقام مین پہونچا وہان کے
ہنرمندون کو ساتہہ لایا وزیر چنکن جو اصل مین ساکن بخارا تہا راجہ کے بڑے کام آتا
تہا ایک دفعہ پنجاب کے اوس مقام پر پہونچا جہان پانچ دریا ملتے ہین بسبب طغیانی
آب وہ نہ ملنے کشتی کے بڑا تنگ آیا اوسوقت وزیر چنکن نے جیب مین سے ایک لعل
نکالکر دریا مین ڈالا پانی پایاب ہوگیا راجہ بمعہ حشم و خدم کے پار اوتر گیا دوسرے
کنارہ پر پہونچکر وزیر موصوف نے دوسرا لعل دریا کی طرف دکہلایا اوسکی جذب سے
پہلا بہی نکل آیا راجہ نے وہ دونون لعل اوس سے لیکر بودہ کی مورتی جو مگدہ دیش
سے لایا تہا اوسکو عنایت فرمائے للتادت نے علاقہ موضع سیٹر درون سے
ایک مندر دبا ہوا نکالا اوسکے دروازہ پر لکہا تہا کہ اس مندر کو سری رامچندر
و لچہمن نے بنایا ہے ایکدفعہ جب راجہ تسخیر ولایات مین مصروف تہا ایک شخص
مقطوع الانف اوسکے حضور مین حاضر ہوکر گویا ہوا کہ اوسنے حضور کی تعریف اپنے
راجہ کے حضور مین (جو کہ شمالی ملک مالوہ کے سمندر کا راجہ ہے) کی تہی اوس نے ناراض
ہوکر اوسکے ناک اور کان کاٹ دیئے اب حضور کی خدمت مین اسواسطے حاضر ہوا ہون
کہ چلکر اوس سے میرا انتقام لین اور مین آپکو نزدیک راستے سے لیجاتا ہون پندرہ
روز کے واسطے پانی اور خوراک وسامان مطلوبہ ہمراہ لے چلین کیونکہ راستے مین کچہہ نہین
ملتا اسپر راجہ فی پندرہ روزہ سامان اور پانی وغیرہ بہم پہونچا بمعہ لشکر ظفر پیکر اوس

ملک کی راہ لی جب چلتے چلتے پندرہ روز جنگلون مین گذر گئے اور پانی وغیرہ خرچ ہو گیا
تو راجہ نے اوس وزیر مقطوع الانف سے پوچھا کہ اب وہ ملک کتنی دور ہے اوس نے
جواب دیا کہ اب عدم کا راستہ آپ کے نزدیک ہے یعنی یہہ تمام حکمت تیری ہاتھہ سے
اپنے راجہ کے بچنے کو کی تھی اب اس جنگل سے نکلنا محال ہے یہہ گفتگو اوس بدرو کی سنکر
ہمراہیان سخت حیران ہوئے مگر راجہ نے بڑی شجاعت اور حوصلہ سے بارگاہ الٰہی مین
بہ تضرع و زاری دعا مانگی جو کہ قبول ہوئی نیزہ کے زمین مین گاڑتے ہی آٹھہ جگہہ سے
پانی روان ہوا اون ندیون کو اب **کونتی واہنی** کہتے ہین۔ پہر راجہ نے اوس
مکار سے کہا کہ دیکھا قدرت الٰہی آفرین ہے تیری اس نمک حلالی پر جو تو نے اپنے
مالک کے خاطر کی مگر افسوس تجہی کچہہ سود نہوا یہہ کہکر وہان سے کوچ کیا اوس ملک مین
پہونچکر اوسکے راجہ کو مارا اور ملک فتح کیا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ اس مہاراجہ نے
ایسے ایسے بہت سے امورات کئے جنکو بسبب طوالت کے چہوڑ دیا۔ راجگان گوڑ اور
بنگالہ سے مہاراجہ کا اقرار تہا کہ وہ مارے نہ جاوین گے مگر آخیر مین کسی بات پر اون سے
ناراض ہوکر اون کو جان سے مار ڈالا جسپر اونکی سپاہ نے کشمیر مین پہونچکر مندر
پرہاس کیشو پر حملہ کیا اور مندر **رامچندر** کو توڑ ڈالا آخر فوج کشمیر نے اونکو زیر
و زبر کر دیا پھر راجہ نے دوبارہ سیر ممالک دیگر کے خیال سے کشمیر سے کوچ کیا اور شمالی
ملک مین پہونچکر قاصدون کے ذریعہ وزرا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ شمالی ملک بڑا
وسیع و دلکش ہے ہر ایک مقام کثرت آبادی سے معمور ہے چونکہ محبوب جدید کے روبرو
پرانی عجوزہ کی کچہہ قدر نہین خلق خدا ہلال کے روبرو مشتاق بدر نہین پس کشمیر کو لوٹ
آنا اور ایک ہی جگہہ پر قیام کرنا مجہی پسند نہین چونکہ تم لوگ بہت دانا اور عقلمند ہو
مین اسطرف بہت فتوحات کرونگا تمکو لازم ہے کہ ملک سے سیاست نہ اٹھنے دو۔

کوہی گوجرون کا ہرگز اعتبار نہ کرو - یہہ لوگ بدمعاش اور غارت گر ہوشش ہین کوئی
خیانت نہ کرنی یاوے - **کولیا پیڈ** اور **بجر اوت** جو میرے دو بیٹے ہین جسیے
قابل سلطنت دیکھو راجہ بناؤ بڑے کی تعمیل حکم نہ کرنے سے چندان خوف ہنین -
چہوٹے سے ڈرتے رہنا - میرے پوتے **جیا پیڈ** کو میری زبانی کہنا کہ وہ میرے برابر
ہو وزراے کشمیر نے یہہ خبر سُنکر بُہت غم و الم کیا اور بڑے شہزادہ کو راجہ بنایا للتادت
نے ۳۶ برس ۳ ماہ تک راج کیا اور آخیر مین بعض کا قول ہے کہ بسبب در پیش آنے ایک
مشکل کے شرم سے آگ مین جلکر مرگیا اور بعض نے لکھا ہے کہ **آریانک** دیش مین
برف کے نیچے دب گیا اکثروں کا خیال ہے کہ باعث نیک اعمالون کے بہ معہ لشکر زندہ
ہے دیوتاؤن سے ملگیا -

کولیا پیڈ

پہر سمت ۸۱۲ب مین اوسکا بڑا بیٹا کولیا پیڈ تخت نشین ہُوا مگر اوسکے بہائی نے اوسکی
پوری حکومت نہ ہونے دی اور وزرائے خوب دولت لوٹی مگر بعد چندے کولیا پیڈ نے
اسباب کا انتظام بخوبی کرلیا پہر ایک وزیر نے اوسکی حکم عدولی کی چاہا کہ اوسے
قتل کرائے مگر خیال کیا کہ اِس معرکہ مین جب تک اوسکے رفقا کام نہ آئینگے فساد دور
ہوگا اور ایک شخص کی سزا کے واسطے بُہت آدمیونکا ہلاک کرنا گناہ عظیم ہے اِسلیے
مصلحت یہہ ہی کہ جہان فانی سے مونہہ موڑ کر چندے فقیری کی لذت دیکہیے اور باقی
ایام مستعار کو یادگار پروردگار مین کاٹیے - یہہ دل مین ٹہان کر سلطنت سے برخاست
ہو صبح کے وقت راج پاٹ چہوڑکر جنگل **پولکہ برستر دون** مین فقیر ہوگیا اسکا عہد
حکومت ایک سال ہی جب یہہ خبر وزیر **متر شرما** کو پہونچی تو نہایت شرمندہ اور خجل
پریاگ مین جہان دریاے **سندہ** اور **وتستا** کا سنگم ہے معہ اپنی بی بی کے

ڈوب کر مر گیا۔

بجراوت

سنہ ۷۵۵ ع سمت ۸۱۴ ب مین اوسکا بہائی **بجراوت** مسند آراے حکومت ہوا اسکو **پپی کہہ** اور **للتاوت** ثانی بہی کہتے ہین یہہ شخص بڑا ظالم تیز مزاج اور شہوت پرست تہا اسکے محلات مین رانیان بکثرت تہین **پرسپور** کے معابدون کا ساز و سامان جو اُسکے باپ نے سرانجام کیا تہا تمام لوٹ لیا اس سنگدل کی عادت ظالمانہ سے ہر فرد بشر نالان تہا یہہ بے رحم لوگون کو سخت عذاب سے مارتا تہا تمام بری رسوم نے اسکی عہد مین رواج پایا آخر کو ۷ برس کی حکومت کے بعد عارضہ تپ دق سے آتشکدہ جہنم کو گرم روان ہوا

پرتہواپیڈ

یہہ شخص باپ سے زیادہ تر جفا جو تہا چار سال کے بعد تخت سے بہائی کو ذریعہ سے معزول کیا گیا

سنگراماپیڈ

یہہ شخص سات روز جہانداری کے چنگلے پنجے مین رہا آخر شش جہت کے فتنہ و فساد سے لاچار ہوا اور دورنگی زمانہ سے یکہ و تنہا قرارگاہ اصلی کو چل بسا

جیاپیڈ

سنہ ۷۶۶ ع پہر بجراوت کا چہوٹا بیٹا سمت ۸۲۳ ب مین جیاپیڈ نامی زینت بخش اورنگ شاہی ہوا اکثر گرد و پیش کے راجاؤن کو نامہ و پیغام سے اپنے مطیع کرکے بمعہ لشکر جرار و سپاہ بسیار جو تعداد مین اسّی ہزار تہی ہندوستان کی جانب کوچ کیا۔ اسکے چلے جانے کے بعد اوسکے خسر جرج نے سرکشی کی راہ سے کشمیر پر قبضہ کرکے تین برس تک برابر حکومت کی جب اُس بلوہ کی خبر مشتہر ہوئی ہمراہی لشکر بیدل ہوئے مگر

راجہ نے بڑی عقل اور دوراندیشی سے لشکریون کی غمناکی کا سبب دریافت کرکے بہت سے راجاؤن کو ہمراہی سے رخصت وطن عنایت فرمائی اور خود بدولت تھوڑی فوج مکان متبرک **پریاگ** پر جاکر ایک لاکھہ گھوڑا دان کیا ایک پتھر پر کھُدوادیا کہ جو شخص ایک لاکھہ گھوڑے خیرات دے وہ اِس نقشہ کو مٹاوے رات کو شہر **پوندرد** واقعہ **گوڑدیش** مین (جہان کا راجہ جی ا تنت تہا) گیا شہر بین ہوتے ہوئے **کومارجی کے** مندر مین جاکر ایک پتھر پر بیٹھہ گیا اوسنے راجہ کی نورانی پیشانی سے سرنوشت جہانبانی صاف پڑہ لی پروانہ وار تصدق ہوکر بکمال عجز ونیاز اپنے عشرتکدہ مین لائے تمام دن لونڈیون کی مانند اوسکی خدمت مین مصروف رہی جبوقت عروس ماہ نے حجرہ شب مین جلوہ افروزی کی **کملا** عورت موصوف نے راجہ کی خدمت مین ناز معشوقانہ شروع کئے اور بوسہ وکنار کی آرزو مین ہمکنار ہوئی راجہ نے اپنی پارسائی سے کنارہ پکڑکے ہرچند اوس سے گرم جوشی کی مگر سرد مہری اوسکا یہین بہی مجھے پسند کرتا ہون مگر چونکہ میرا حال بموجب شلوک ذیل کے ہے بالفعل مجبور ہون **شلوک**

अस्समाप्तजिगीषस्यस्त्रीचिन्ताकामनस्विनः। सمت ۱۰۸

अनाक्रम्यजगत्सर्वं नोसन्ध्याभजतेरविः॥२॥

معنی ”وہ بہادر شخص جو اپنی خواہش پوری نہ کرچکا ہو عورت کی فکر اوسکو کہان اور جب تک آفتاب تمام دورہ نہ کرلے تب تک شام کے پاس نہین جاتا ہے“

یہہ سُنکر کملانے چند روز ٹہرنے کی التجا کی راجہ نے مہربان نوازی کی راہ سے قبول فرمایا اور چندے متوقف ہوا ایک روز راجہ حسب معمول عبادت کے واسطے دریا کی کنارہ گیا تہا جب واپس پہرا کملا کو نہایت حیران وپریشان پایا جب سبب پوچھا اوسنے جواب دیا کہ یہان سے قریب ایک خونی شیر نے اپنے پنجہ خونریز سے بہت جانین

ضایع کردین چونکہ اسوقت تیر سے لوٹنے مین دیر ہوگئی اسلئی مجہہ تشنہ لب کی جان ہونٹون پہ آگئی ہتی جیاپیڈ یہہ سُنکر وم بخود ہوگیا کچہہ جواب نہ دیا دوسرے روز ہر شام ہر خون آشام کے سر پر پہونچا اور شیرانہ نعرہ ماراوہ کلہ دراز بہی آکر مقابل ہُوا راجہ نے اپنی کُہنی اوسکے مُنہ مین دی دوسرے ہاتہہ سے باعانت خنجر پیٹ چاک کیا شر وفساد کا قصہ پاک کیا اور کملا کے مکان پر آیا مگر یہہ حال ظاہر نکیا دوسرے روز شیر کے مارے جانیکا شہر مین شہرہ ہُوا راجہ جی انت نے بعزم سیر گلگون سُبک سیر کو جولان کیا اوسکے خادمون نے شیر کے موہنہ سے بازوبند نکالا جس مین جیاپیڈ کا نام منقوش ہتا راجہ اس بازوبند کے ہاتہہ لگنے سے خوش ہُوا شہر مین منادی کردی کہ **کلیان** دیوی نام راج کنیا جسکو مینے مثل بیٹون کی پرورش کرکے **کلٹ** کے نام سے مخاطب کیا ہے میراارادہ ہے کہ اوسکا بیاہ راجہ جیاپیڈ کے ساتہہ کرونگا - الحمدللہ کہ خدانے میری منصوبہ کو درست رکہا اور راجہ موصوف اِس شہر مین آیا ہے اب یہہ تمنا ہے کہ اوسکے ملاقات سے مسرور ہوُن راجہ جیاپیڈ نے جب اِس نوید کو سُنا تو راجہ جی انت سے ملاقات کی اور کلیان دیوی کے وصال سے دلشاد ہُوا گوڑدیس کے ۵ شہر بڑی بہادری سے فتح کرکے جی انت کو دیئے چند مدت کے بعد دیوشرما وزیر معہ فوج کے جیاپیڈ کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج اب لازم ہے کہ اپنے وطن کو تشریف لیچلین چنانچہ معہ کملا اور کلیان دیوی کے بجانب قنوج متوجہ ہُوا وہان فتح حاصل کرکے معاودت فرمائی کشمیر ہُوا مقام **ہوکہ لتری** مین بج کو جنگ مین شہری دیو کے سنگ فلاخن سے سنگسار کرکے فتحپائی اسکے بعد عدالت سے شبستان جہان کی تاریکی دور ہوگئی یہہ راجہ مدام عقلا و شاستری خوان پنڈتون کی صحبت رکہتا نہہ منددون کی قدر راجون سے زیادہ کرتا تہا کہ یہی پنڈت لوگ امر

امیر و وزیر و مصاحب تہے یہہ قدر دانی راجہ کی دیکہہ کر ہر ایک شخص کو پڑہنے کا حوصلہ ہوا ہر ایک اپنے علم و فن مین صاحب کمال تہا **جہا بہاش** کے پڑہانے کو اور ملکون سے پنڈت لوگ بلائے کلیان دیوی نے **کلیان پور** اور راجہ نے خود **ملہان پور** اور چند راچہون کے ذریعہ سے جنکو راجہ نے لنکا کے راجہ **بہبی شن** سے بذریعہ سپہر کے منگوایا تہا ایک عظیم الشان تالاب کو بہروا کر اوسپر **جی پور** نام ایک شہر بنوایا **اندر کوٹ** اور **بنہر کوٹ** و **جی پور** و **دوار کا** وغیرہ مقامات بنوائے چنانچہ سنہ ۱۸۷۶ع مین ڈاکٹر **بہولر** صاحب نے **چتر آتما کیشو** کے نشانات بہی وہان سے بر آمد کر کے دریافت کیئے پہر فوج جرار ہمراہ لیکر مشرق کی طرف تسخیر ملک کو گیا وہان پہونچکر مشرق مین اوسنے ایک شہر **وینہ دت پور** نام آباد کر کے اپنا نام بہی وینہ دت رکہا مشرق مین ایک شہر کے حالات دریافت کرنے کو راجہ **بہیم سین** کے محل مین اکیلا ہی گہس گیا وہان زچ کے خبر پورہ **سدہ** نام نے پہچان کر اوسکو گرفتار کیا آخر کا جیا پیڈ نے ایک بیماری کے حیلہ سے جسکا وہان کے لوگون کو بہت خوف تہا رہائی پائی ۔ سنہ ۱۹۳۳ اب

ارمڈی راجہ نیپال نے بہ حکمت و فریب اوسکی فوج کو غرق دریائے شور کراکر اوسے گرفتار کر لیا اور قلعہ واقعہ لب دریائے **کال گنڈ** کا مین قید کیا وہان راجہ بڑا اتنا آیا دیو شرما وزیر بہ نی اسبات سے بہت مضطرب ہو کر بہ حکمت تمام راجہ نیپال کیخدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجہے بڑی خوشی ہوئی جو راجہ جیا پیڈ کو آپنے قید کیا اب مین حضور کا غلام اور خیر خواہ ولی ہون چاہتا ہون کہ کشمیر کی تمام دولت آپکے ہاتہ لگے مگر وزرا سے کشمیر ہرگز نہ مانینگے اور جنگ کرنے مین معلوم کامیابی کسکو ہو اسلیئے چاہتا ہون کہ جیا پیڈ کے پاس جا کر دہوکے سے حکم لکہوالون اور تمام دولت بی محنت آپ کے قبضہ مین آوسے ع بد و زدہ طمع دیدۂ ہوشمند - کا قول صادق آیا - ارمڈی نے دیو شرما

کو قلعہ مین جانی کی اجازت دی اوسنے قلعہ مین پہونچکر جیا پیڈ سے کہا کہ فوج آپ کی دریا کے پار منتظر ہے اگر آپ یہان سے کود کر دریا کے پار جا سکین تو خوب اوسنے جواب دیا کہ کود تو سکتا ہون مگر تا وقتیکہ کوئی چیز تیرنے کے واسطے مہیا نہو دریا کے پار پہونچ نہین سکتا اسپر وزیر نے اوسکو کہا کہ آپ ذرہ باہر تشریف لیجا دین اور تہوڑی دیر کے بعد آکر ملاحظہ فرما دین مین اکیلا بیٹھکر کچھہ تدبیر سوچتا ہون اسپر راجہ باہر جاکر بیٹھا اور ایک ساعت کے بعد آکر دیکھا کہ وزیر نے اپنا جسم سوجا اوسمین ورم لاکر اپنے تئین ہلاک کرکے اوس نیک نیت جسم کو سناح کی مثل تیرنے کے لایق بنا رکہا ہے اور کپڑے کے دامن پہ خون سے لکھہ رکہا ہے کہ مہاراج اس جسم ورم آوردہ پہ سوار ہوکر دریا مین کود کر پار اوتر جادین وہان سپاہ کشمیر موجود ہے یہہ حال دیکھہ کر جیا پیڈ نے اول تو ایسے نیک وفادار وزیر و رفیق کی دائمی مفارقت کا نہایت افسوس کیا اوسکی خیر اندیشی اور جان نثاری پہ کلمات آفرین و تحسین کہی پھر اوسکے ذریعہ دریا پار جاکر فوج مین پہونچا اور ارنڈی کے محلات کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اوسکو مع اوسکی سپاہ کے قتل کر دیا اور باوجود فتح و نصرت کے دیوشرما کی خاطر بڑا مغموم اور ملول رہا بعد اوسکے سمندر کے ہر چہار طرف کی جزایر کو قبضہ مین لاکر کشمیر مین آیا اور ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ مہا پدم ناگ خواب مین اوسی کہتا ہے کہ دراوردیس کا ایک بنگالی یہان آیا ہے اوسکا ارادہ ہے کہ مجھی یہان سے لیجا کر کسیکے ہاتھہ فروخت کر ڈالے اگر اوسکے ہاتھہ سے تو مجھے بچاوے تو تجھے کان طلا دکھلاؤن اسپر صبح ہوتے ہی راجہ نے اوس بنگالی سے جب دریافت کیا تو خواب کو صحیح اور درست پایا اور حیران ہوکر اوس سے پوچھا کہ اگر یہہ ممکن ہے کہ اتنا بڑا تالاب خشک ہو سکے تو میرے روبرو اوسکو خشک کر اسپر بنگالی مذکور تالاب پدم ناگ کے کنارہ پر منتر پڑہنے بیٹھہ گیا تالاب رفتہ رفتہ خشک ہوتا گیا صرف ایک جگہہ تہوڑا

سا پانی باقی رہا وہان ایک چہوٹے سے ساپ کے ساتھہ ہزارون اور بہی ساپ ہتے یہہ
دیکہتے ہی راجہ نی اوسکو کہا کہ اب اِسکو پہر اصلی حالت پہ بدستور کردی اوس نے ویسا ہی کیا
اور ہزار ہا روپے انعام کے لیکر اپنے ارادہ سے باز آکر وطن کو چلا گیا راجہ ایفاءِ وعدہ
پدم ناگ کا منتظر تہا ایک روز پہر خواب مین دیکہا کہ پدم ناگ اوسے کہتا ہے اے راجہ چونکہ
تو نے میری پردہ دری کرکے سخت تکلیف پہونچائی اب کس بابت کانِ طلا کا خواستگار رہے
کیا راجاؤن کا یہی وہرم ہے۔ خیر اب تیری خاطر سے بجائے طلا کے کانِ مس بتاتا ہون جو کہ
فلان مقام پر سے تجہکو ملے گی اِسکے بعد راجہ کی آنکہہ کہُلی تو کردہ خود سے نادم ہو کر صبحکو کام راج
مین پہونچا اور کانِ مس دریافت کی اوس تانبے سے ایک کم ارب پیسہ کا سکہ دیا اور کہا
جو شخص پورا سو کرو ر پیسہ کی ضرب دی وہ میرے نام کو مٹا وے یہہ بات ظاہر ہے کہ
زمانہ کا رنگ ایک طور پر نہین رہتا ہر دم نیا رنگ دکہلاتا ہے مصداق تحریر مین یہہ تقریر ہے
کہ اس مرتبہ خیل خوردان نے خلوتِ خاص مین دخل پایا۔ خانہ بر اندازون نے ایسے راجہ
نیک سیرت کے دلمین اپنا نقش جمایا عرض کیا کہ ملکون کی فتح سے اور شہرون کے
تسخیر کرنے مین مال حاصل ہوتا ہے لیکن سفر کی سختیان جہیلنا اور وطن سے جدائی
اختیار کرنا اور لشکر کا ضرر اوٹہانا خلاف مصلحت ہے علاوہ برین دشمنون کے خوف
سے بہی امین ہونا چاہیئے خدا معلوم انجام کو فتح و شکست کسکے نصیب ہو بہتر یون ہے
کہ اسی سرزمین کے ساری آدمیون سے اخذ زر کیا جائے چندے کوشش اِس امر مین درکار ہے
کہ گنج بے رنج سے خزانہ آرزو بہر جائے راجہ اِس مصلحت کی سُنتے ہی جور و بدعت پر متوجہ
ہوا تین برس تک ہمت و قید و قتل و ضبط جاگیرات اور عہد شکنی کرکے مال و دولت بندگان
خدا کا بہ جبر و تعدی غارت کرنے لگا اور حرص و طمع کے سبب سے محصول کشتکاری کا بزور لیتا
ایک دفعہ برہمن لوگ جاگیردار جلائے وطن کئے جاتے ہتے دریا سے چندر بہاگا مین

نناوے آدمی غرق ہوکر عدم کے کنارہ لگے - اِس واردات سے راجہ بہت شرمندہ ہوا پھر محتاجون کی جاگیرات ضبط کرنیکا محتاج نرہا ایک مرتبہ چند برہمن دریا نون کی گرم مزاجی سے دل سوختہ ہوکر راجہ سے مستغیث ہوئے کہ اگلے راجہ برہمنون کی بددعا سے ڈرتے تہے تجھے روز حساب کا کچھہ خیال نہین اب تیری ظلم و بدعت کی آگ سے بہت لوگون کی عزت و آبرو خاک مین ملتی ہے برہمنون کی اس گرما گرمی سے راجہ کا شعلہ غضب دہک اوٹہا اور کہا کہ اس گروہ سابل گدا صورت کو کس برتے پر تتا پانی دو دن کی سو جہتی ہے یہہ وہی مثل ہے رہی جہونپڑی مین خواب دیکہے محلون کا اگر کچہہ دم واعیہ ہو تو اوٹہا نرکہین - ہم بہی دیکہین کہ اونکی بدعا مین کیسی قبولیت ہے راجہ کی اس گفتگو سے برہمنون کو اپنا پاس کلام آن پڑا آخر یہہ لوگ بددعا دینے لگے کہ اے خدا اے زمین و آسمان اس عدو سیر پر بلائے آسمانی نازل کر چنانچہ اِس بددعا سے اوسکی لات مین ایک مرض سے کیڑے پڑ گئے اور ممبذج کے تین سال کے ۳۲ برس کی عہد حکومت کے بعد اوسی درد و ایذا مین تختۂ تابوت کا خواستگار ہوا

للتا پیڈ

۸۰۱ ؁ع یہہ شخص جیا پیڈ کا بیٹا سمت ۸۵۵ بکرمی مین تخت پر بیٹہتے ہی کہیل کود عیش و عشرت مین ایسا پہنسا کہ امور جہانداری کا کہیل بگڑ گیا عقلمندون اور سپاہیون سے جو قوت بازوے خلافت ہین موافقت نرہی بلکہ برخلاف اوسکے کمینون پست ہمتون کے نشۂ دوستی سے سرشار رہتا تہا **جیا دیوی** نام دختر می فروش کے شراب عشق سے مخمور رہتا روز و شب اوسیکے تاک مین نشۂ تعلق کے امور سے رم تہا آخر اوسکی نالایقی سے حکم و احکام مین رواج نہوا اس راجہ کے تعجب انگیز سخاوت ہوئی کہ سونہ پارہ اور بہلہ پور دیو ٹتس برہمنون کو جاگیر مین عطا

کیا بارہ برس کے بعد دیر نا پائدار کے شش در سے رہا ہوکر بازیگاہ عقبیٰ کی راہ لی

سنگراما پیڈ

یہہ شخص جیا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام پرتھوا پیڈ ہے اِس جوان نے ۷ برس عروس مملکت کو اپنے زیور حکمرانی سے آراستہ کیا۔

چپٹ جیا پیڈ

یہہ راجا للتا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام برہسپت ہے اسکی ماجیا دیوی ایک مے فروش کی بیٹی راجہ کی لونڈی تہی چونکہ یہہ نوجوانی مین فرمان روا تہا اور ریاضت کیش بہی نہ تہا اسلیئے اوسکے خالو پدم۔ اوت۔ کلیان۔ مم۔ دم۔ امورات سلطنت مین خود مختار ہوئے دامن حرص کشادہ کرکے دولت بیشمار سے بہر نے لگے بارہ برس کے بعد راجہ کی حکومت زایل ہوئی اوسکے خالو جو کمینہ تہے خود غرضی سے مخالف ہوگئے جیا دیوی نے جی الیشور مندر بنایا ان کمینون نے جیا پیڈ کی تمام دولت برباد کرکے باقی ماندہ سے اپنا نام کا سکہ اور ضرب چلایا آخرالامر ہرن نے یہہ خبر پاکر اوسکو گرفتار کرلیا۔

اجتا پیڈ

اوت پل نے راجہ اجتا پیڈ کو فرمان روا بنایا یہہ شخص للتا دت کی اولاد مین سے تہا اوت پل کے بہائیون نے اوسی صرف نام کا راجہ بنا رکہا تہا تمام ملکی و مالی کام انہون نے اپنے قبضہ مین رکہے اور پانچوان حصہ محاصل کا اوسی دیتے تہے اگرچہ یہہ لوگ ذات کے کمینے تہے مگر بخشش و فیض رسانی مین لاثانی تہے اوت پل نے اوت پل پور۔ پدم نے پدم پور جسکو اب پانپور کہتے ہین دم نے دم سوامی کلیان درمانی کلیان سوامی کیشو آباد اور مم نے ۵۰ ہزار مادہ گاؤ دان کین پہر مم اور اوتپل

مین سخت خونریزی ہوئی **شنکک** شاعر نے **بھونا پدی** نام پتک اس
کارزار کی بابت بنایا مم کے بیٹے **یشوورم** نے جنگ مین بہت سے بہادرون کو
قتل کیا اور مم نے فتح پاکر اجت پیڈ کو ۳۶ برس کے عہد حکومت کے بعد معزول کرکے
سنگرااپیڈ کے بیٹے

سنہ ۸۶۸ع **اننگاپیڈ** کو سمت ۹۲۵ بکرمی مین تخت شہی پر بٹہلایا ادت پل کا بیٹا سوکہہ ورم
مم کے خود گروہ ہونے کے باعث اس راجہ سے حسد کرتا رہا اور ادت پل کے مرنے کے
بعد مین گذری ۵ سال کی عہد حکومت کے بعد سنہ ۹۳۱ ب مین
اوت پلاپیڈ کو حکومت کشمیر پر مقرر کیا اوسکے وزیر **رتن** نے
رتن السوامی **مندر** بنایا اور **کارکوٹ بنسی** راجاؤن کا آخیر ہوا
شنکی نام ایک شخص نے سوکہہ ورم کو مارڈالا - راج ترنگنی کا چوتہا ترنگ
یہان ختم ہوا

اونتی ورما

سنہ ۸۷۹ پہر سمت ۹۳۶ بکرمی مین ایک اور خاندان کا راجہ اونتی ورما نام تخت کشمیر پر زینت
بخش ہوا سخاوت وشجاعت مین یہہ راجہ مشہور ہوا پچہلے راجاؤن کا تمام خزانہ
اوسنے محتاجون کو تقسیم کردیا صرف چنور اور تاج اپنے واسطے رہنے دیا انتظام ملک بہی از
سرنو کیا **شورہ ورما** کو جو اوسکا سوتیلا بہائی تہا اپنا نایب بنایا - اوسنے
اور ملکون سے داناؤن اور عالمون کو بلاکر ملک مین علم کو رواج دیا **مکتا کنٹھ**
شوہ سوامی - **آنند وردن** - **رتناکر** - اسکے عہد مین بڑے فاضل
پنڈت صاحب تصنیف ہوگذرے ہین شورہ ورما وزیر نے موضع **شورہ پور**
جسکو اب **ہورہ پور** کہتے ہین بناکر وہان ڈاک بہٹلائی اوسکے بیٹے کا نام

رتنہ وردن تہا شورورما وزیر راجہ کا بڑا خیرخواہ اور وفادار نایب تہا اوسمین باہمی
محبت بہت ہتی دس برس تک راجہ نے خداترسی کے راہ سے جانداروں بحری و بری کے
آزاری کی ممانعت کی - **کلٹ** وغیرہ فاضل پنڈت جنہون نے علم **شیو** تصنیف کیا
اسیکے عہد مین ہی کثرت سیلاب سے ہمیشہ عمارات کشمیر ڈہ جاتی تہی راجہ للتادت نے
اکثر مقامات پر سیلاب کی روک کے واسطے پشتے بنوائے تہے اور راجہ جیاپیڈ وغیرہ
کی غفلت سے وہ ساری سدّ آب ٹوٹ گئے تہے کہیتون مین عالم آب ہوگیا اکثر
لوگ کشتکاری سے لاچار اور عاجز ہوگئے اس نقصان سے بڑی بے لطفی حاصل
ہوئی وہان کے خروار ایکہزار ۵۰ دینار تک گران ہوگئے اونتی ورما اپنے دریائے
تدبیر کو لہراتا تہا کہ کوئی ایسی صورت ہو جس سے روے زمین پانیکا خروج ہو مگر کچہہ
بن نہ پڑتی تہی اوسی زمانہ مین ایک چنڈال کی عورت **سویہہ نام** ایک لڑکے کو
راستے سے اوٹہا لائی تہی اوسے پرورش کیا وہ لڑکا حد بلوغ مین سویہہ کے نام سے
قدم رکہتے ہی عقل و حزم و بلندی پہ فایض ہوا ایک جگہہ مدرسی کرنے لگا راجہ کی راز سے
خبردار ہوکر باربار کوچہ و بازار مین یہہ گفتار کرتا تہا کہ اس کار خطیر کی تدبیر میرے ضمیر
مین ہے لیکن بآسانی اس عقدہ سربستہ کا کہلنا غیر ممکن ہے زر کہان جو اسکی تدبیر
کی جاوے باریابان بارگاہ نے چند بار اس خبر کو راجہ والا تبار کے گوش گذار کیا باری راجہ نے
سویہہ حکیم کو دربار مین طلب کیا اوسنے وہان بہی وہی گفتار کی ہرچند اوسکی زمانہ ادبار کو
دیکہہ کر راجہ کو اوسکی گفتار پر یقین نہ آیا مگر بہ غرض امتحان اوسکو اپنے توشخانہ
کا مالک بناکر ہزاران ہزار دینار اوس عقل شعار کو دیے سویہہ نے وہ بیشمار دینار
لیکر مراج کے موضع **نندک** مین اور کامراج کی طرف ایک جگہہ جہان پانی بہت عمیق
تہا بہت سا روپیہ اور دینار ڈالنا شروع کیا چونکہ لوگ سب مفلس ہوگئے تہے اس خبر کے

مشتہر ہوتے ہی گروہ کے گروہ خلق اللہ جمع ہوئے اور اس موج سے کہ دریا سے کان زر نکلیگی سخت کوشش اور محنت سے پانی کا رستہ بنایا تھوڑے ہی عرصہ مین بڑی جد و جہد سے پانی کی آبرو گھٹادی راجہ کو سویہ کی کارروائی پر یقین ہوا اور اوسکا اعتبار بڑہایا بعد اوسکی سویہ حکیم نے دریا بہت آغاز بہاو سے دوسری طرف کٹوا دیا اور اصلی جگہہ کو کہدوا کر اوسے عمیق اور صاف کرا کر بہت سی جگہہ پر پختہ گہاٹ اور کنارہ بنا کر دریا پہر اوسی مین چلایا جس سے سیلاب کا آنا بند ہوگیا اور مثل نالہ **کٹہ کول** کی بہت ندیان کہدوا دین دریاء سندہ کو جو پہلے موضع **ترگام** کے پاس دریائے بہت سے ملتا تہا شادی پور کے نیچے دریاے مذکور سے ملادیا **سری نگر** اون ایام مین اوسی سنگم تک آباد تہا دریا کو اس دانا حکیم نے جہیل **اولر** مین اسطرح چلایا کہ جیسے تیر کمان سے جاتا ہے اور پانی دریا کا علیحدہ دکھلائی دیتا ہے پہر اوسنے بہت سے مواضعات مثل **اوچہہ کنڈل** وغیرہ جنکی شکل کنڈ سی ہے بنا کر جہان پانی نہ تہا نہرین کاٹ کر پہنچا دین اور ولدلی قطعات کو مٹی سے بہروا کر زراعتین کرائین اسوقت ۳۶ ٹکون کی خروار دہان کی بکنے لگی کا مراج مین اوسنے دریاے بہت کے دونون کنارون پر اپنے نام سے ایک شہر **سویہ پور** نام جسکو اب **سوپور** کہتے ہین آباد کیا اور **سویہہ کنڈل** تک اوسکا آب بہی بنوائی **شیرہ ورم** نے شیرہ ورم سوامی چتر آتما کیشو سوامی شور اور دیوی دوارہ راجہ **اونتی ورمانے** قدیمی **وشواک** سار نام موضع اپنے نام کا ایک شہر **اونتی پور** آباد کیا اس راجہ نے ایک بہاٹ کو حکم دیا کہ ہر دم یہہ شلوک پیچھے کہڑا ہو کر سنایا کرے جسکے معنے یہہ ہین جاہ و حشم ناپائدار ہے آج اگر دست قدرت رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاون کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو ہاتہہ سے سررشتہ اختیار جاتا رہے پہر تجہکو ندامت اور پریشانی ہو اوسوقت نیکی کیا کر سکیگا" اسیہ

برابر عمل کرتا رہا آخر کو راجہ بیمار ہوکر کوہ تریپرلیشور کے زرشٹی شور پر رہنے کو گیا اور
۲۸-برس کی حکومت کیے بعد نیکنامی جہان کی لیکر بہشت کو سدہارا

شنکر ورما

راجہ اونتی ورما کے مرنے کے بعد سمت ۹۶۲ بکرمی مین مسند نشینی کے واسطے بڑا نزاع اوٹہا سنہ ۹۰۶
اور آخر رتنہ وردن ڈیہوڑی والہ کی مصلحت سے شنکر ورما تخت پہ بیٹہا اور
سوکہہ ورم نایب بنا دونوںین فساد رہتا تہا آخر کار راجہ نے اوسکو معزول کر دیا
اور خود بہمراہی تین سو فیل سوار ایک لاکہہ اسپ سوار اور نو لاکہہ پیدل سپاہ کے
تسخیر ولایات کو نکلا اور راجہ بہمبر کو قید کرکے راجہ نگر کوٹ کو مطیع کر علیخان
حاکم گجرات کی گردن کو کمند عدو بندین پہنسا اوسکا تمام ملک ضبط کر مگدہ دیس
اوسے پہر عطا فرمایا اور پرتہوی چندر راجہ بہوج کو اطاعت کی راہ دکہائی
ترکون کی ترکی اوسکی تیغ ہندی سے تمام ہوئی سندہ وارد اور دیگر شہر
ترکستان بہی اوسکے قبضہ مین آئے کشمیر مین پہونچکر زمین پنج ستہر پر شنکر پٹن
نامی ایک شہر بنایا جسکو اب پٹن کہتے ہین اور اوسمین پر سپورہ کا عجیب غریب اسباب
پہونچایا چونکہ یہہ راجا شہوت پرستی اور قمار بازی مین یکتا تہا تہوڑے عرصہ مین
سارا خزانہ خالی ہوگیا جب کوئی داؤ خزانہ پر کرنے مین نہ چلا ظلم و بدعت کی چال چلنی
مستحقون کے معاش ضبط کیے مندرون کا چڑہاوا برہمنون سے بزور چہیننے لگا ہر ایک
سے خراج طلب کیا امیرون کو اپنے ستم کیشی سے فقیر بنا دیا جب کبہی عزم سفر کرتا تو باربرداری
کے واسطے رعایا کو بیگار پکڑتا جب کچہہ رشوت پاتا اوسیقدر کو خراج آئندہ کا مقرر کرتا
بٹے گز وغیرہ آلات وزن و پیمایش کی مقدار متعینہ سے گہٹوا دی تاکہ قیمت جنس بڑہ جاوے
سر بلندان زمانہ کو پست کیا کمینون کو شریف رتبہ پر پہونچایا اہل شرفا اور عقلمندونسے

رشتہ محبت توڑ کر نالایقون سی ملتا تہوڑی سے کام مین بُہت سے گماشتے بہرتی کرتا
سبکو اوسکے منفعت سے محروم رکہتا زبردستی سے بدون دینے دست مزد کے قصبہ
پٹن مزدوران بیدست و پا سے ہاتہون ہاتہ تعمیر کراتا ایک حبہ بہی اوسکی مزدوری کا
کسیکو ہاتہ نہ لگا سب کے سب ہاتہ ملکر رہ گئے ایک مرتبہ بڑے جماؤ سے جانب شمال
جا نکلا اور اوتر کے شہرون پر لب دریای سندہ تک قبضہ کیا معاودت کے وقت اوسکے
بہائیون نے اوڑی مین وہان کے رہنے والون سے فساد برپا کیا اوسوقت کسی
تیرانداز نے فراز پہاڑ سے گوشہ کمان کر کرایا تیر خانہ کمان سے نکلتی ہی سیدہا
راجہ کی حلقوم کاٹ گیا اور تیر اجل کا نشانہ ہوا مشیران مملکت نے بہ خیال فتنہ و فساد
چہہ روز تک اِس بلای ناگہانی کی دوچار ہونے کے حال سے کسیکو اطلاع نہ دی روان
دوان اوسکی لاش کشمیر مین لائے ۱۸ سال اِسکی فرماندہی رہی تین رانیان
معہ لاٹ وغیرہ اوسکے ساتہہ جل گیئن۔

گوپال ورما

سنہ ۹۷۵ خ یہہ شخص برخلاف پدر کے سمت ۹۸۲ ب مین وادگستر ہوا غمازون کے قول و فعل کا اعتبار
نہ کرتا باپ کی راہ پر نہ چلتا سوگندہ رانی اوسکی والدہ نے ننگ و ناموس کو جواب
صاف دیا اپنی آرایش و زیبایش مین مصروف ہوکر وزیر اور خزانچی کے ساتہہ
پلیدگار ہوئی ساری عفت اور پرہیزگاری رو ہوئی راجہ کو جب اِس بدکاری کا ظن
ہوا خزانچی اور وزیر کا دشمن ہوا اتفاقات وقت دیکہئے اجل نے مہلت نہ دی مجبور
حساب دوستان در دل رکہکر عقبے کی راہ لی اِسکے آغاز حکومت سے سرداران ملک مین
نزاع اور فساد باہمی شروع ہوا عرصہ تک نقارہ مخالفت کا بجتا رہا

سنکٹ ورما

یہہ شخص گوپال ورما کا بہائی تہا اور صرف ۱۰ روز زینت افروز تخت شاہی رہا اور پنجی سرای کو اوسکی زیب و زینت نہ بہائی ناچار برخاستہ دل ہو کر بعزم سفر آخرت تخت خلافت سے اوٹہہ کر اپنی راہ لگا۔

سوگندا رانی

اس رانی کے ساتہہ نیر فلک نے دو برس موافقت کی۔ تخت نشین تو ہوئی مگر ارکان دولت اسکی اطاعت و فرمان روائی مین درنگ کرتے تہے رانی نے اپنی حکمرانی مین **گوپال پور** اور **گوپال مٹ** اور **سوگندا پور** آباد کیا فرقہ **ایک انگی و تانتری** جو اوسوقت بڑے طاقت ور تہے آپس مین بگڑے اور رانی کو ارکان خلافت کی بیدلی دریافت ہوئی اور اولاد مین کسیکو نہ پایا لاچار چاہا کہ **شور ورما** سوتیلی بہائی **اونتی ورما** کو جسکا دوسرا نام **نرجتنہ درم** اور **پنگو** تہا ولیعہد کرے تانتریون نے جو قوت اور حشمت مین یگانہ امراے روزگار تہے پسند نہ کیا بخلاف مرضی رانی کے باتفاق پنگو کے لڑکے **پارتہہ** کو جو ہنوز نابالغ تہا راجہ بنایا بدین غرض کہ اوسکی صغرسنی مین کارروائی ملک کی ہمارے اختیار مین رہے گی۔ جب رانی نے ارکان دولت کو حلقۂ اطاعت سے باہر پایا رشتہ امید قطع کرکے انجام کو دلخستہ و پریشان ہو کر کنارہ کش ہوئی اسلئے اونہون نے پارتہہ کو جو دس برس کی عمر مین تہا راج پر بٹہلایا رانی کو راجدہانی سے نکال دیا کچہہ عرصہ کے بعد رانی نے بموقعہ ایک جنگ کے ایک بودہ کے گہر مین قید ہو کر دنیا دون سے سفر کیا اور پنگو نے بازار رشوت ستانی گرم کیا خود بہی خدمتگاران راجہ کو رشوت دیتا رہا اودہر فرزندان **میر وردن** بغرض حصول حکمرانی روپیہ خرچ کرنے لگے **سوگند اوت** اور **شنکر وردن** نے باتفاق خزانہ سرکاری مین تغلب کیا پہر سیلاب کے

باعث زراعت اسقدر بہہ گئی کہ قحط عظیم الشان نے ظہور پایا یا ہزار دینار کو خروار شالی بکنے لگی فاقون کے باعث لوگ اسقدر مرگئے کہ دریا مین حباب کی طرح بجای مچھلیون کے مردہ نظر آتے لوٹ کھسوٹ نے رواج پایا ادہر پارتہہ نے جوان ہوکر باپ سے لڑنا شروع کیا کبہی پنگو راجہ بنتا کبہی پارتہہ کی نوبت آتی زناکاری اس درجہ بڑہی کہ پنگو کی رانی **بپٹ دیوی** وزیر **سوگندادت** کے ساتہہ اولجہی **مبروردن** کے بیٹون نے بطمع زر پنگو کو اپنی ہمشیرہ دی وہ بہی سوگنداد ت کے عشق مین خبردار ہوئی آخرالامر بامداد فرقہ تانتریان پنگو نے پارتہہ کو معزول کیا اور خود مسند حکومت کو آراستہ کیا اور سمت ۱ مین **چکرورما** کو راجہ کشمیر کا بنایا اور خود اوسی سال مین بماہ ماگھہ مر گیا سنہ ۱۵۹ء

پہر پارتہہ نے فرقہ ایک آنگی سے جنگ کیا اور تانتریون **زمرگاونی** کے بیٹے **شورورما** ولد پنگو کو بجائے چکرورما فرمانروائے کشمیر بنایا ہرچند شورورما چہا راجہ تہا مگر نہ رشوت دینے کے باعث اوسی معزول کرکے پہر **پارتہہ** کو اپنا راجہ بنایا اور تانتریون نے رشوت لیکر پہر چکرورما کو مسند حکومت پر بیٹہایا ماہ پوہ مین تانتریون کے خوف سے چکرورما سنگرام ڈامر سے عہد و پیمان لے قوم ڈامر کی امداد لیکر شہر کی طرف آیا جنگ کے درمیان شنکرودرن میر فوج تانتریون کو بڑی دلاوری سے مارکر شکست سے تانتریون کو معہ پانچ چہہ ہزار لوگون کے قتل کرکے شہر مین پہونچ **شمبہ وردن** کو گرفتار کرکے مسند حکومت پر بیٹہہ تا بہ دغرور سے ظلم ہاے گوناگون کرنے لگا اور ایک قوال کی دو لڑکیون حسین وخوبصورت **ہنسنی وناگ لتا** کو دربار مین وقت رقص وسرود دیکہہ اونکے عشق سے متاع ہوش وصبر کہو داخل محل شاہی کرکے ہنسنی کو اپنی رانی بنایا جسنے اوس رانی کی تابعداری کی وہ امیر بنا اور جسنے اوسکی نافرمانی کی وہ بگڑا اور چمار رزیل لوگ بڑے آدمی اور اہلکار ہوئے

اور راجہ برہمنون کو جبر اً داخل محلات کرتا نیز مکر و فریب سے قوم ڈامرون کو بہی مروایا اوسپر اونہون نے راجہ کو معہ اوسکی ستی رانیکے مار ڈالا

اونمنا دنتی ورما

پہر سمنت ۱۰۱۸ بکرمی مین فرزند پارتہہ اونمنتا ورما وزرا کی مرضی سے زیب بخش مسند حکومت ہوا اور چکرہ ورما سے بڑہ کر بدکار اور ظالم تہا وہ لوگ اوسکے وزیر بنے جو سوائے گانے بجانے کے اور کچہہ نہین جانتے تہے اس ظالم نے بہت سی عورات حاملہ کے حمل گرائے آخر کو آہ مردم سے بیمار رہکر داخل جہنم ہوا سنہ ۹۶۱ع

شور ورما

پہر شورہ ورم اوسکی رانیون کا متبنہ مسند نشین ہوا مسند نشینی کے دن راجہ منک جی سوامی کی طرف جو گیا تو کملہ وردن نے جو اسکا دشمن تہا مراج کی طرف سے آکر شہر کے متصل اوس سے جنگ کیا راجہ کی فوج مغلوب ہوئی دشمن اوسکے محلات مین جا گہسا شورہ ورم کو اوسکی رانی نے کہین چہپا دیا لیکن تخت پر وہ برضی خود نہین بیٹہا برہمنون کو دوسرے روز جمع کرکے تخت نشینی کے لئے ملتجی ہوا اونہون نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا یہان راج ترنگنی کا پانچوان ترنگ ختم ہوا

یوشس کر

سمنت ۱۰۲۰ب مین راجہ یوسشس کر نے فروغ بہر عدل و انصاف سے ظلم و جور کی تاریکی دفعہ کی اول بار برہمنون کو محفل شاہی مین دخل ندیا اور باہر نکالکر برہمنون کا پابوس ہوا اور عرض کی کہ جہانبانی کے امورات حکم محکم سے مستحکم ہوتے ہین جبکا حکم سست ہوا اوسکا بند و بست درست نہین ظاہر ہے کہ تمہاری دولت یہہ رتبہ جاہ و دولت کا مجہے میسر ہوا پس اپنے مددگار کی تعظیم سب سے زیادہ ہے سنہ ۹۶۳ع

لیکن فرمان وہی کافر و شکوہ یہی ہے کہ اول بار بڑی بڑے صاحبان عالیشان پر حکم
سخت جاری فرماوین تاکہ دوسرےکے دلون مین مہابت اور خوف طاری ہو اب غرض
یہہ ہے کہ آپ لوگ مصاحبت کا خیال دل سے دور کرین اور بی طلب و مطلب
کے دربار شاہی مین نہ آوین راجہ نے جو ایسے برہمنان محترم کی ہتک عزت
کی رُعب خاص کُل عوام کے دلون مین سما گیا اور چونکہ کسی کی نظر و نین یہہ
راجہ جنچتا نہ تہا اپنا سکہ بٹھلانے کے واسطے غرور اور وقار اور تحمل اختیار کیا قانون
عدل و داد کے جو منسوخ ہو گئے تہے جاری فرمائے رہزن اور چور لکا زہرہ اوسکی
شمشیر حفاظت سے اسقدر پانی ہوا کہ اکثر اہل شہر و دیہات دروازون اور
دوکانات مین تختہ بندی نہ کرتے تہے اور راہ رو سوداگر بارہا اپنا مال و اسباب
شب تاریک مین بے محافظت راہ مین چہوڑ جاتے تہی سوداگرون کو اوسکے دربار
مین باریابی دشوار تہی فتنہ گرون کی کشتکاری کا حکم دیا شراب نوشی اور
قمار بازی کی ممانعت فرمائی برہمنون کو سوائے عقل آموزی کے دم آشغال
سیکہنے کی اجازت ندی خدا پرستون کو زن و بچہ کی محبت سے خلاص کیا اہل
تذویر کو فقیر یکے حیلہ مین جو عوام کو بہکاتے تہے مردم فریبی سے باز رکہا عورتوان
کو اپنے شوہرون کی اطاعت کے واسطے حکم دیا منجم اور طبیب مصاحب و وزیر
و مرشد و وکیل و دفتری و عدالتی وغیرہ کو راہ غلط سے صحت پر لایا
برہمنون کو جود و بخشش سے فارغ بال فرمایا حصول علم کے واسطے مدرسہ کی
بنیاد ڈالی جسے اپنی پناہ دیتا اوسکے ساتہہ عہد شکنی نکرتا آخر درد شکم مین
مبتلا ہوا اور **رنظ** کو جو چچا کی اولاد مین سے تہا ولیعہد بنایا اس شخصکو
جہالت سے غرور اور خود سری تہی چہہ روز کے سوا باغ جہانداری سے پہل نملا

سنگرام دیو نے اپنی لڑکے کو نابالغی مین قایمقام کیا جب مرض نے روز بروز سختی پکڑی نمک حرام فراموشون نے زہر پلا دیا اوسکے ایام حکومت ۶ دن ہین - یوشسکر کا عہد حکومت ۸ سال ۵ ماہ ۲ دن ہے

سنگرام دیو

یہہ راجہ برائے نام تخت نشین ہوا پروہ گپت نے اسکا اور ربوبٹ وغیرہ پانچ وزیرون کا کام تمام کیا ایک آنگی فرقہ کے خوف سے اسکو زہر تو ندیا مگر ایک دفعہ بارش برف کے وقت موقع پاکر تنہائی مین رسیون سے باندہ کر ایک پتھر کے ساتھہ دریا مین ڈبو دیا اُس نے ۶ ماہ راج کیا -

پروہ گپت

پروہ گپت نے باوجود ہونے بترہ رانیون کے گوری زوجہ یوشسکر کو منظور نظر فرماکر طلب کیا اوس پاکیزہ سرشت نے جواب دیا کہ جبوقت مندر یوشسکر کا تمام ہو تمہارا کام ہو چند روز کے بعد جب مندر مذکور کی عمارت ختم ہوئی یہہ عفت سرشت بہی بلحاظ اپنی عزت و آبرو کے زندہ آگ مین جل گئے راجہ کے حال بہ لعنت ابدی کا داغ لگا گئی اور پتیب برتاؤن مین اپنا نام کر گئی ایک سال ۴ ماہ کی حکومت کے بعد مقام سرلیشور مین راجہ کی روح نے پیٹھہ دکہلائی دم وابسین کی نوبت رو بروآئی

کہیمہ گپت

سمت ۱۰۰۱ بکرمی مین فرزند دلبند پروہ گپت مسمی کہیمہ گپت نے تاج خسروی سپر رکہا یہہ شخص میخوارجواری اور عیاش تہا روز و شب لولیان پری رخسار اور کنیزک زادگان ماہ دیدار کی محبت رکہتا مخنثون اور بویون کی مصاحبت کرتا - سنہ ۹۷۳ ع

عقلا کو اوسکے دربار مین بار نہ تہا رنڈیون اور رقاصون کا بازار گرم تہا رقص و سرود
مین اکثر خود بہ دولت بہی شریک ہوتے بہانڈ بہگتون کو خزانے کے خزانے
عطا ہوتے جب کبہی نیزہ بازی کرتا بلبلون کا شکار کہیلتا مقامات دہار مین آگ لگادی
چونکہ رذیلون اور کمینون کو دولت بہت دیتا اونہون نے خوشامد سے نام اسکا کنکن ورش یعنی
سونا برسانے والا رکہا دختر ملیمہ شاہ والی لوہر کوٹ مسماۃ ویدکو یہہ راجہ اپنے عقد مین لاکر
اوسکی عشق مین دل وجان سے پہنساجتے کہ اسکا نام ویدا کہیم بہی مشہور ہوا پیلگن وزیر نے
اپنی دختر چندرہ لیکہا بہی اُسکو بیاہ دی آخرکار راجہ کو بخار ہوا اور بارہ مولہ مین
۸ برس ۶ ماہ کی حکومت کے بعد پوہ سدی نومی کو مر گیا
سنہ ۹۸۱ع ابہی منیو۔ یہہ شخص سمت ۱۰۳۸ب مین جانشین پدر ہوا اور ویدا رانی متکفل امور سلطنت رہی اسکے
عہد مین آتشزدگی سے تمام شہر جلکر خاکستر ہوگیا فتنہ گرون اور سرکشون کو اوسنے تدبیر وتند بیرسے زیر
کیا پیلگن وزیر بہی پونچہہ کو بہاگ گیا اوسکی مارنیکو رانی نے بہت سے لوگ تعاقب مین بہیجے اور بارہ مولا مین
پیلگن بہی جنگ کو تیار ہوگیا اوسپر رانی نے خود وہان پہونچکر روتے ہوئے پیلگن کو کہا کہ اگر خاوند
اوسکا نہ مرتا تو تم لوگ بغاوت کیون کرتے اِسبات کو سُنکر اوسے رحم آیا ہتہیار وہین ڈالکر پونچہہ کو
چلا گیا مگر تمام وزرا باقی کے برخلاف ہوکر پانپور مین جنگ کو آمادہ ہوئے اوسوقت وزیر
نرواہن نے رانی کی طرف سے بعد کارزار سخت کے تمام باغیون کو مار ڈالا اور ہمین بہی جادو سے
مارا گیا یشوور سپہ سالار نے راجہ تہنکن والی شاہی کو گرفتار کرکے رانیکو بہت سی دولت دی
اور آخرالامر لوگون کے بہکانے سے وزیر نرواہن کے ذریعہ رانی نے اوسکو جلاوطن کیا اوسپر
شورہ مٹ کے نزدیک پہر ایک بہاری جنگ ہوا اوسمین نرواہن نے بہی یشوور کو مغلوب کیا
بعد اوسکی رانی کی بیقدری اور ہتک کرنے سے نرواہن نے بہی خودکشی کی پہر سنگرام ڈامر کے لڑکون
کا بہی حال ہوا اور رانی نے پیلگن وزیر کو پونچہہ سے طلب کیا وہ مع اور بہت سی مسلح ہمراہ کے شہر مین

آیا اوسکے پہر اہیو نے خوب لوٹ مچائی ۱۳ برس ۱۰ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ ابہی مینو مرض دق سے دق ہو کر شفاخانہ آخرت کو سدہارا

(نند گپت)

سمت ۵۲ب مین ویدا رانی نے اوسکے بیٹے نند گپت کو تخت پر بٹہلایا اور یوہی کو ناظم شہر بنایا ویدا رانی نے ابہی مینو پور جسکو اب بمن اور کنکنپور جسکو اب کنکن کہتے ہین اور گنگا بل کے راستے مین ملتا ہے بہیمہ مٹ اور ۶۴ مندرون کے آباد کیا اپنے لڑکے کی مرنیکی غیرت اور غم مین ایسی غرق ہو گئی کہ چند روز تک فتنہ و شر اپنے سر ہی رکہا اور رضا جوئی خلق مین مصروف رہتی پر ورسین نگر کے مکانات جو جل گئے تہے از سر نو بنوائے ایک برس ایک ماہ کے حکومت کے بعد نند گپت کو بہی رانی نے جادو کرکے ماگہہ شدی دوادشی کو مار ڈالا سنہ ۹۹۵ع

(تربہون گپت)

اسکے بعد دوسرے پوتے تربہون گپت کو اوسکا جانشین کیا اور کسی بات پر اوسکو بہی ایک برس گیارہ ماہ کے بعد عالم کی بہائی کی پاس بہیجا۔ پہر اوسکے بیٹے بہیمہ گپت کو سمت ۵۴ب صغر سنی مین تخت آرا کیا اوسی وقت پہلگن وزیر بہی مر گیا تہا سنہ ۹۹۷ع اور ویدا رانی نے کچہہ آگا پیچہا نسوچکے گریبان ننگ و ناموس کو چاک کیا تنگ گوجر کو جو علاقہ پونچہہ سے خط لیکر آیا تہا اپنے تن بدن کا محرم بنایا اور یوہی وزیر اعظم کو بہی سبب مادیکر مار ڈالا اوسکی جگہہ اپنے رازدار دیو کلش کو مقرر کیا جسوقت بہیمہ گپت کو قوت تمیز حاصل ہوئی کچہہ نیک و بد کی تمیز نکرنی پایا تہا کہ قضا نے اپنا کہیل کہلایا یعنی بعد ۵ برس ۴ ماہ کی سلطنت کی رانی نے گرفتار کرکے اوسکا کام تمام کیا سنہ ۱۰۰۴ع

ویدا رانی اسمرتبہ سمت ۵۹ب مین خود ویدا رانی تخت پر رونق افروز ہوئی اول ہی عالم مین چرچا تہا کہ ویدا رانی اپنی حکمرانی کی حرص مین لڑکون کو دیکہہ نہین سکتی زہر پلاکر مار ڈالتی ہی جو بہیمہ گپت کا یہ حال ہوا پہلا خیال لوگونکا تصدیق ہو گیا لاحاصل قدیمی وزرا تمام کیئے گئے اور تونگ کا اقبال روز افزون ہوا اسی زمانہ مین پہر تی پال راجہ راجوڑی کا پہر گیا گردن اطاعت حلقہ سے باہر کی اسلئے لشکر گران بسرکردگی تونگ اوسکی سرکوبی اور گوشمالیکو روانہ کیا اوس نے وہان پہونچکر بعد سخت حرب و پیکار کے اوسے پامال اور مطیع کیا اور شہر مین آگ لگادی آخرکار رانی نے اپنے برادرزادہ سنگرام دیو کو درجہ نیابت عطا فرمایا اور خود بعد حکومت ۲۳ سال کے روانہ اقلیم عدم ہوئی ویدہ مر بہی اوسی کے نام سے مشہور ہے۔ یہان چہٹا ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

سنگرام دیو

۱۰۲۷ء ۱۰۸۴ بکرمی مین سنگرام راج نے چتر اقبال کو اپنے سر پر زیبا کیا وزیر تونگ کو اسکے عہد مین بہی بڑے اختیارات ملے گو برہمنان پرسیو نے اسکو دور کرنے مین طرح طرح کی تدابیر کین مگر کچہہ پیش نہ گئی انہین دنون مین ترلوچن پال راجہ شاہی راجہ سنگرام دیو کی خدمت مین بطلب امداد آیا اور بیان کیا کہ ہمیر نام ایک غنیم ترکستان سے چڑہ آیا ہے امیدوار ہون کہ اسکے مقابلہ کو کچہہ لشکر عطا ہو (اسمین کوئی شک نہین کہ ترلوچن پال یا تو مراد ہے راجہ اندپال والی لاہور سے جو کہ ان راجگان کا ہمعصر تہا خصوصاً زمانہ اسکا راجہ بہیم گپت و دیدارانی سے ملتا ہے جو کہ بخوف محمود غزنوی کے کشمیر مین بہاگ آیا تہا اور تہوڑے دن رہکر واپس گیا تہا یا اسی کے کسی لواحق کا نام ترلوچن پال ہوگا یا اسی کا دوسرا نام ہوگا) راجہ نے بسرکردگی تونگ کے لشکر جرار کو اسکے ساتہہ بہیجا ترلوچن پال نے فوج کثیر کو لایق مقابلہ غنیم نہ دیکہہ کر خود ہمیر کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست پائی وزیر تونگ نے بہی مقابلہ آرائی کی اور ہزیمت پاکر واپس گیا راجہ ترلوچن پال نے فوج جمع کرکے پہر مقابلہ کیا بڑی جوانمردی و دلاوری سے کارزار مین مشغول ہوا مگر دشمن نے غالب آکر اسکے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا کر نام و نشان مٹا دیا۔ وزیر تونگ پشیمان ہوکر واپس پہرا راجہ سنگرام دیو نے اپنی چستی اور چالاکی سے ترکون کے (غالباً محمود غزنوی کے) منہہ پہیر دئے حاسد و نکمی غمازی سے آخرالایام مین راجہ کے دلمین میل آگیا صفائی وہ نہ رہی یہ موقع دیکہکر خیرو سرون نے بلا حکم ایک روز تونگ کو حسد سے ایسے بڑی رتبہ پر جو دیکہہ نہ سکے گردن ماردی اور نالایقون کا اختیار بڑہا بیدادگری شروع ہوئی

غریبون پر بدعت ہونے لگی ملک مین تہلکہ پڑ گیا بدر لیشور وزیر نے مندرون پر دست غارت دراز کیا شری لیکہا رانی راجہ کی شوقمین عیاش ہوگئی آخرکار ۴۲ برس ۹ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ مر گیا۔

ہریراج

یہ شخص سنگرام دیو کا لڑکا تہا اپنی عدل و انصاف سے ۲۲ روز گلزار جہانداری کی سیر کی آخر کو اسکا غنچہ حیات صرصر حماقت سے پژمردہ ہوا اُسوقت اسکی ماں شری لیکہا کے دل مین یہ ہوا سمائی کہ گلشن حکومت کی باغبانی کرے مگر گلدستہ بندان گلشن خلافت نے ہرگز پسند نہ کیا۔

اننت دیو

ہریراج کا بہائی اننت دیو سمشٹ ۱۱ بکرمی مین بعمر آٹہہ سال فرقہ ایک آنگیون کی مدد سے تخت پر بیٹہا شری لیکہا کا راج کی خواہش مین بیٹے کو مار دینا کچہہ کام نہ آیا ۱۰۵۰ع
اس خبر سے وگرہ راج بہائی سنگرام راج کا غضبناک ہو کر لوہر کوٹ سے بعزم تسخیر ملک سبک خیز ہوا لوہر کوٹ راجوڑی اور تہتہ کے درمیان آباد تہا جو آجکل ویران ہی لڑائی کے معرکہ مین بضرب شمشیر تیز ریز ریز ہوا جبوقت راجہ حد بلوغ کو پہنچا رُودرپال کو وزیر بنا کر اُسکا ڈیڑہ لاکہہ سکہ یومیہ مقرر کیا اور رویداپال کا ۸۰ ہزار سکہ مقرر ہوا رودرپال موذی کی بجروی سے راجہ کی عقل ماری گئی چورون اور ظالمون کے حال سے اخذ زر کے طمع نے غافل کر دیا گہوڑون کے شوق سے میر آخور پر سخت حکومت نہ کرتا اُس زمانہ کے آخور کے ہاتہہ سے اکثر لوگون نے ظلم وجفا ہوتے ڈہلک جو اُسکا مسخرہ تہا

اسکو بہی لوٹ مار کا کچہہ خیال نہ تہا بلکہ راجہ کا گویا شریک تہا رودرپال نے مندرونکا سونا نکلوا لیا راجہ نے پاس خاطر سے خواب خیال سمجہا کچہہ خیال نہ کیا اوت پل وزیر نے ایک مدرسہ بنوایا جسمین اندہون کو تعلیم دیجاتی تہی راجہ جالندہر کی بڑی بیٹی سے اوت پل نے اپنی شادی کرلی اور چہوٹی بیٹی شری متی نام راجہ اننت دیو سے منسوب ہوگئی تہی یہ رانی بڑی نیک باطن خواندہ اور دانا تہی - برتہہ کتہا کو پشاچ بہاشا سے بذریعہ سوم بٹ برہمن کے سنسکرت مین ترجمہ کرایا اسی اثناء مین وزیر تربہون کسی بات پر ڈامرون کو لیکر راجہ کے مارنیکو آیا اور منہہ کی کہا کر بہاگا ایک انگیون نے ان تمام ڈانگرون کو مارا راجہ نے خود حمل کے پرگنہ تک انکا تعاقب کیا اور فتح پاکر ہمراہیون کو بہت انعام دیا اور تربہون کا قصور بہی معاف کرکے اسکی عہدہ پر ممتاز کیا برہمہ راج نامی خزانچی رودرپال کی ضد سے جو بہاگ گیا تہا سات راجاؤن کی فوج لیکر وہان کے راجاؤن اور راجہ داردکو ہمراہ لاکر جنگ آور ہوا موضع کہیرہ پرشٹ پر جب وہ پہنچا تو رودرپال بہی فوج جرار لیکر مقابلہ کو نکلا اور سخت کارزار ہونے لگا بہت دلاور کہیت رہے راجہ دارد رودرپال کے ہاتہہ سے مارا گیا جسپر مخالفون کو ہزیمت نصیب ہوئی اور رودرپال راجہ مذکور کا سر اور بہت سا دولت و مال غارت لیکر اننت دیو کی پاس آیا اور بعد اسکے رودرپال اور والی شاہی کے بیٹے بہی مرگئے - شری متی رانی نے گوری شور سو یہ مٹ بنایا امرشیور مین ایک مٹ تیار کرکے بیجبہارہ کے برہمنون کو ۱۰۸ اگانو بخشے بہوج راج حاکم مالوہ کے وکیل پدم راج کی بدعت دو بالا ہونے سے اور سختی ہوتی تہی - شری متی رانی پہ راجہ دلدادہ تہا آخرش رانی نے راجہ کی ظلم رانی سے آگاہی پائی بارے راجہ کو عدالت پڑوہی پر لائی رعیت پروری اور انصاف دہی کیطرف رجوع کیا اسوقت راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا

خیرات وصدقہ مین مستعد ہوا خزانے بیشمار اور گھوڑے سبک رفتار اور جواہرات آبدار
تصدق فرمائی اس راجہ نے تمام نواحی کشمیر کو تسخیر کر لیا تھا سال راجہ چیمبہ نے دایرہ
اطاعت سے قدم باہر نہ رکھا تھا اسکی بادشاہی مین دوسرے شخص کو راج ملا ۵۲ برس
کی حکومت کے بعد۔

راجہ کلش دیو

شری متی رانی کی لجاجت سے راجہ نے سنہ ۱۱۶ بکرمی مین اپنے لڑکے کلش دیو کو راج دیا ۴۱۱۰۳
اپنا ہاتہہ حکومت سے اٹہا لیا چند روز کے بعد فتنہ انگیزون کی ترغیب دینے سے کار سلطنت
مین پہر دست انداز ہوا اور کلش دیو برائے نام حکمران رہگیا چند کمینے خانہ براندازون
نے اسکو یار بنکر اسے بدی کیطرف مایل کیا انجام کار اسکی آنکہون کا پانی ڈہل گیا
شوخ دیدگی آغاز کی چچی اور اسکی لڑکی کے وصال سے وغیرہ بدسرانجامی جمع کیا اب کیا
تہا کہلے بندون گہومنے لگا راتدن اوباشون کے ساتہہ ہر گلی کوچہ مین جاتا اور لذت
جسمانی کے حاصل کرنیکو عورات دلخواہ کی عصمت دری کرتا یہ ماجرا اننت دیو کے
گوش گذار ہوا کسی رات ایک امیر کے مکان مین کلش دیو جو جا نکلا دربانون نے
چور چور کا شور و غل مچایا یہ بچہ بڑی خواری اور ذلت سے اپنی گئی ہوئی عزت کو بچا
لایا راجہ نے خبر ہونے پر اسے طلب فرماکر پند و نصایح پدری کی پر صاحب فرش ہوا
راجہ جہر فرزندی سے بیتاب ہوکر واسطے عیادت کے دوڑا مگر اسکے دربانون نے مصاحبون
کا ہمراہ جانا منظور نہ کیا ناچار راجہ غصہ ہوکر واپس آیا اور صرف ملک چہوڑ کر دولت
و اسباب و عورات کو لیکر بجی شور کو چلا گیا کلش دیو تہیدست تخت سلطنت پر
رونق افروز ہوا اور روپیہ قرض لیکر لشکر آراستہ کرکے باپ سے لڑنے کو آمادہ ہوا۔

شری متی رانی نے بوسیلہ برہمنان پند و نصایح کرکے اوسی ارادہ ناساز سے باز رکھا
اسوقت تہید ستی کے سوز سے جلکر طرفداران پدر کے مکان جلادئے راجہ اس
آتشزدگی سے جل اٹھا اور اسکے بیٹے ہرشدیو کو بیجبہارہ مین واسطے جہانداری کے طلب
کیا تب کلشدیو کو سب رنگ و دیو بھول گیا صلاح و آشتی کی سوجھی بڑے تپاک
سے والدین کو شہر مین لایا ½ ۲ ماہ کے بعد نفاق انگیزونکی مصلحت سے چاہا کہ باپ
کو زندہ ہی زندان مین قید کرلے جسکی خبر راجہ اننت دیو سنکر فوراً بیجبہارہ کو چلا
گیا کلشدیو نے اسکے نوکرون کو گہاس مین بند ہوا کر جلوا دیا کسیکو زہر کسیکو آب
شمشیر پلوا دیا اس سبب سے ایک جہان کو آسیب کلی پہنچا راجہ اننت دیو شری
متی کی رائے مین گرفتار تہا اور کلشدیو اسیطور پر ہمیشہ سرکشی کرتا رہا ایک مرتبہ
در پردہ بیجبہارہ مین آگ لگا دی اہل شہر کے مکانات کی سوا مال و اسباب راجہ
اور اسکا لشکر تمام جلا دیا شری متی نے اس آگ سے بدقت تمام خلاصی پائی اننت دیو نے
بھی بمشکل دریا سے عبور کیا شری متی رانی کے پاس ایک لعل تہا اسکو سات لاکھ روپے
پر بیچا اور اپنے نوکرون کو خوراک اور پوشاک دی اور اکثر جلے ہوئے مکانات کو مرمت
کرایا اسوقت سے اننت دیو دنیا سے ایسا دل برداشتہ ہوا کہ لباس پہنا بھی چھوڑ دیا
اور بجائے لباس شاہی کے بدن پر گہاس لپیٹ کر ایک چھوٹی سی جھونپڑی مین
رہنے لگا مفسدون نے اس ناخلف کو اسپر بھی ٹہنڈا نہونے دیا اس احمق نے فتنہ گرون
کے سوجہانے سے تہوڑے روز کے بعد باپ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ای باپ تیری بھلائی
کہ بیج ایشور سے اپنی راہ لے اور پونچھ مین جاکر اوقات گذاری کر ورنہ آبرو سے ہاتھ
دھونا پڑیگا آخر کو ذلت و خواری سے نکلنا ہوگا راجہ دل صد چاک سے آہ غمناک کہا
پہر کر شری متی رانی سے مخاطب ہوا کہ ہے غضب اے مصیبت تیری عقل ناقص کے

اعتبار پر اپنا وقار کہو یا دولت و مکان و عقل و کام و آرام و نان سے ہاتہہ دہو بیٹہا

شعر

کسی کو بود سرور انجمن کفن باید او راز فرمان زن
اگر نیک بودی زن و رای زن زنان را مزن نام بودی نه زن

جس لڑکے کو باپ سے عزم بیکار رہو یقین غالب ہی کہ اسکے اصلمین فرق ہو شری متی بہی بمقتضای ایام ناکام کے جواب دلریش و سینہ فگار دینے لگی - جسکے ہر لفظ راجہ کے دلمین چٹکیان لینے لگے آخرکار راجہ نے غیرت کی مارے دربردہ اپنے جگر مین چہری ماری جبوقت خون بہ نکلا شری متی نے اسکی جان کاہی سے آگاہی پائی نالہ و فریاد بلند کیا سینہ خراشی سے سراپا لال ہو گیا المختصر شری متی اس آتش غم سے بریان ہو کر اپنی جانسوزیکو تیار ہوئی خزانہ اور دفینہ کی کنجیان ہرشدیو کے حوالہ کین لشکر اور رعایا سے اسکے اتحاد و اتفاق کی سوگند اور پیمان لیا شفقت مادری سے باوجود اس تمام نکوہیدہ کاری کے ایک روز راجہ کی نعش کو نہ جلایا اور انتظار آمد کلشدیو کی کرتے رہے مگر وہ اپنی سختدلی اور معاندی و فتنہ انگیزی سے آخر ملاقات والدین کو بہی نہ آیا تب رانی شری متی معہ نعش اپنے شوہر کے چتا پر بیٹہی ۳ خدمتگارون اور ۴ لونڈیون نے بہی اس ہنگامہ وفا آموز مین ساتہہ دیا - شری متی چتا پر جلنے کیوقت ہاتہہ مین پانی لیکر منافقون کو اسطرح شراپ (بددعا) دیکر جلگئی کہ جن منافقون نے ہم والدین کو بیٹے سے عداوت جان کشی تک کی کرادی وہ بہی بمعہ خاندان کے برباد ہو جاوینگے چنانچہ پیچہے سے ایسا ہی ہوا اسوقت سے ہرشدیو بخشش کا ہاتہہ دراز کر کے رعیت کی رفاہ مین کوشش کرنے لگا اور کلشدیو نے ایسے دشمن کو بغل مین رکہنا مصلحت نجانا بیچ بہارہ مین آ کر لڑکیکو

مدارات اور تسلی سے مطمئن کرکے اپنے ساتھ شہر مین لایا اب کلش دیو کی راے نیکی کیطرف
مایل ہوئی پرورش بندگان خدا کرنے لگا خرچ بہی باندازہ دخل مقرر کیا۔ ہرکارہ خبر رسان
اسطرح کے مقرر کئے کہ ہر کاروبار کی خبر پہنچا وین لوگونکی خواب کی بہی کیفیت بتلا دین
اسکی نیت صواب سے کافہ انام کو دلجمعی تمام حاصل ہوئی پرہیزگاری ثابت قدمی سے
داخل ہوئی دبدبہ شجاعت سے دشمن ہراسان ہوئے دوست جوہر سخاوت سے شاد و خندان
ہوئے لیکن میل شہوت رانی اسی اندازہ پر تہا ۷۵ مستورات باکرہ سیم اندام ترکستان
اور دیگر ولایات حسن خیز سے منگوا کر حرم سرا مین داخل کی تہین کثرت عیاشی سے
کبہی کبہی مقویات کی خواہش ہوتی تہی (رقاصی کی بہی گرم بازاری تہی اس راجہ نے
کلشی شور بیج بہارہ کے پاس بنایا۔ سہج پال راجہ راجوڑی کے مرنے پر سنگرام
پال کو اسکا جانشین کیا مدن پال چچا اسکا اسکے مغلوب کرنیکے فکر مین ہوا اسپر
سنگرام پال کی ہمشیرہ راجہ کلشدیو سے خواہان مدد ہوئی راجہ نے جیانند کو سردار اپنی
لشکر جرار روانہ کیا اسنے وہان پہنچکر مخالف کو فتح کیا اور عرصہ کے بعد واپس آیا
کچہہ دنون کے بعد بیمار ہو گیا راجہ اسکی خبر کو گیا وہان اسنے عرض کیا کہ بیر وزیر
پر کبہی اعتبار نہ کرنا بیر نے یہ خبر پاکر رخصت حاصل کی پہیر لوپٹک بہت سے آدمی
اسکے ہمراہ گئے پہیر جہان کہین پہنچتا وہان اپنے راجہ کی تعریف کرنے کے سبب قدر
پاتا۔ اسیطرح بیر بنگالہ مین جیانند اور رندہ راج وغیرہ کشمیر مین رجنہون نے
کلشدیو اور اننت دیو مین عداوت کرادی تہی خود بحالت خرابی مصداق
بد دعا در انی شر ہی متی کے) مر گئے خانمان انکا ویران و برباد ہو گیا مدن پال
نے راجوڑی مین چونکہ پہر فساد اٹھا رکہا تہا اسلئے بیشتر فوج کے ذریعہ سے مغلوب
اور گرفتار ہو کر کشمیر مین قید کیا گیا گندرپن ڈیہوڑی والے نے اور بہت سے

گرد و پیش کے راجاؤن کو مغلوب کیا اور خود بہی مرگیا بل نے اوڑہی مین راجہ ابہی کو زیر کیا اور اسموقع پر جوانمردی کی بڑہی داد دی راجہ کلش دیو نے اسیطرح ایسے بہادرون اور اراکین کے ذریعہ قرب جوار کے تمام ملکون پر اپنا قبضہ کر لیا اور بعد اُسکے ایک دربار کیا اُسمین سوائے اُن راجاؤن کے جو مدام کشمیر مین رہتے تہے آٹہہ راجہ اُنکے ذیل آئے (۱) راجہ کیرتنی والی ابہی پور (۲) راجہ آسٹہہ والی چنبہ (۳) راجہ کلش والی بلاپور غالباً بلاور جو متصل بسولی کے ہے یا بلاسپور جو ضلع شملہ مین ہے؛ (۴) راجہ سنگرام پال والی راجوڑی (۵) راجہ اوتکرش والی لوہرکوٹ (۶) راجہ پون گپج والی اوڑہی (۷) راجہ کابیرسی والی خاندیس (۸) راجہ اوتم والی کشتواڑ ۔ ان تمام راجاؤن کی مدارات پر دامن وزیر مقرر ہوا تہا اُسوقت سردی کی شدت سے دریا یخ بستہ ہوگیا تہا بعد گذراننے تحایف و نفایس نذرانہ وغیرہ کے یہ سب راجہ اپنی ریاست گاہ کو واپس گئے۔ جےون کے پاس شہر کلش راجہ نے آباد کیا۔ ہرشدیو ہر علم اور ہر زبان کا عالم تہا اسکی ہمہ دانی کا شہرہ تمام عالم مین پہنچا خاص کر کے علم موسیقی مین اپنا نظیر نہ رکہتا لیکن امور جہانداری مین چندان رسا نہ تہا اس سبب سے مفسدونکی بن آئی اور باپ بیٹے مین فساد ہوگیا آخر کلشدیو نے ہرشدیو کو قید کیا۔ رانی نے بیٹے کے غم مین خودکشی کی انجام کار کلشدیو کی عقل پر پتہر پڑے یتیمونکو ستانے لگا مندرون کا اسباب لوٹ لیا تہوڑے دن کے بعد بیمار ہو کر تاندی کتہر مین اسکی زندگانی کا دن تمام ہوا اور اوتکرش نام دوسرے بیٹے کو لوہرکوٹ سے طلب کر کے تاج شاہی عطا فرمایا۔

اوت کرش

اسنی ۲۴ روز راج کیا اور بجی مل بہائی کو اپنی شامل کیا آخر لسبب عدم استعداد امور ملکی راجہ کے بجی مل اُس سی علیحدہ ہو گیا اور پہر یاورن کی دلافزائی سے واپس آیا ہرشدیو مار ڈالنے یا خلاص کرنے مین کوشش کرنی چاہی آخر کار دو انگوٹہیان سپاہیون کو دکہا کر کہا کہ یہ خون بہالنے کی انگشت نما ہی اور دوسری مین حلقہ قید سی ہائی کا ایما ہی انکو ہاتہ مین لیتی ہی تم ہرشدیو کے پاس پہنچو جس وقت اِن دونون انگشتریون مین سے جس علامت کی تمہاری نظر مین پڑے اُسکی تعمیل کرنا پہر اپنی لشکر کیطرف دیکہا کہ سب دست در آستین ہین کسیکا ہاتہ دشمن کے ساتہ لڑنے کو نہین بڑہتا اس اندیشہ کے ساتہ انگشتری خون بہا اپنی لڑکے کے ہاتہہ محافظون کے پاس بہیجی قضارا غلطی اور جلدی سی انگوٹہی بدل گئی سمجرد ملاحظہ انگشتری نگہبانون نے ہرشدیو کو حلقہ قید سی رہائی دی قید سی چہوٹتی ہی معرکہ نبرد کو سدہارا بجی مل کو حوصلہ ہو گیا اکثر مقربان اوت کرش نے حاضر ہو کر اظہار اطاعت کیا انکی صلاح کے بموجب ہرشدیو معرکہ جنگ سی نکلکر تخت حکومت پر بیٹہا خزینہ اور دفینہ پر اپنی نگہبان مقرر کئے اس خبر کے پہونچنے سے اوت کرش نے پریشان ہو کر خودکشی کی ؀

ہرشدیو

سنہ ۱۲ـــ۱۱ ہرشدیو سنہ ۱۱۶۹ بکرمی مین فرمانروائی خودمختار بنا اُسکی غنچہ مراد شگفتہ ہوئی اور ہر چہار طرف نشیمن خسروانی کے دروازہ دنیہ گہنگرو بند ہوائی تاکہ دادخواہ اسے بجائے اور اُسکی صدا سے باریاب بارگاہ سلطانی ہو اہالی موالی بموجب حکم رنجہ ...

۱ ہوا اس اثنی مین فتنہ کی چنگاری نکلی دل سرور سے مصلحت جو ہوا کہ ہرشدیو کے

زیور اور لباس نفیس سے آراستہ ہوئے وزیرون اور امیرون کو بموجب فہم و
فراست کی قدر و منزلت بخشی کچھہ بزرگی خاندان کا خیال نہوا بجی مل کو درجہ نیابت
پر سرافراز فرمایا اُسکی راے صواب اندیش سے ہر کاروبار کرتا رہا تھوڑے دنون بعد
فتنہ پردازان بدکار نے بجی مل کو ورغلایا یہ کورنمک بھی صف آرائی کو آمادہ ہوا
آخر لڑائی مین عہدہ برائی نہ دیکھی دارد کیطرف بہاگا چند روز اُسی مقام پر بسر کئے
آغاز بہار مین ڈانگریون کی مدد سے بعزم لڑائی نکلا مگر اثناء راہ مین فراز کوہ سے
پارہ برف لڑکا اُس سنگدل کو مع لشکر و خدم کے آدبایا سب کے سب سرد ہوگئے جبکہ ہرش دیو
نے دشمنون سے فرصت پائی طبیعت بدعت کیطرف آئی باوجودیکہ ۳۶۰ بیویان
خوبصورت حرم سرا مین رکہتا تہا مگر حرامکاری سے باز نہ آیا لوٹنے اور غارت دفینون اور
اسباب مندرون سے دولت بیشمار جمع کرکے رنڈیون اور قوالون و دلگی بازون کو
بخشدی چنانچہ ایک کلاونت کو باوجود نہونے کسی تقریب کے ایک لاکھہ اشرفی انعام دی
وزیران نامدار کارگذار بے عتب بار ہوگئے آخر کو اُن نامردون کی راے لینے سے راجہ
کی عقل ماری گئی ہوش کے طوطے اوڑ گئے لاجرم آتش فتنہ بھڑکنے لگی ایک مرتبہ کسی
یگانہ نے بیگانگی کی راہ سے راجہ کی مارنیکا آہنگ کیا مگر راز طشت ازبام ہوا اس بہانہ
سے راجہ نے خویش و یگانہ کے نام و نشان مٹادئے اس راجہ کی سادہ دلی کی اکثر
رنگین نقلین لکہی ہین جو کہ بسبب طوالت کے ترک کی گئی ہین ایک وقت راجوڑی کو
لشکرکشی کی تہی وہان کے راجہ کو مغلوب کرکے ایک مہینا وہان مقیم رہا اسکی قیام
کرنے سے وہان بہی قیامت قایم ہوئی ہرچند لوگون نے واسطے مراجعت کی انکسار و عاجزی
کی مگر اس ہٹ دہرم نے قبول نہ کیا تب اُسکی ایک نزدیکی کو رشوت دیکر لوگون نے
اس امر پر مامور کیا اُس مکار نے حضور مین عرض کیا کہ اس نواح مین تُرکان

جرار کا لشکر اوترا ہے اور بیگانہ ملک مین آپکا ٹھہرنا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے راجہ اپنی نادانی
سے اُسکے مکر وفریب مین آگیا بدون تحقیقات اِس خبر کے مضطرب ہو کر اُٹھہ بھاگا اِس عزیمت
مین بہت سا اسباب ومال وہتھیارون کا نقصان ہوا غرض اِس حکایت سے راجہ کی
سبک سیری اکثر آدمیون کو معلوم ہوئی بعد ازان مدبران سلطنت کی تحریک سے دارد
کی تسخیر کو بیوقت متوجہ ہوا عین مقابلہ دشمن مین برف گری اور راجہ میدان کارزار سے
بھاگا نزدیک تہا کہ غنیم کا لشکر کشمیر کو فتح کر لے مگر ہرشدیو کی چچازاد اولاد اوسیجل و
سوسل نے دلیرانہ آہنگ رزم کیا اور اُسنے بہادری سے ملک کشمیر کو بچا لیا اب اِن دونون
بھائیون کی بہادری اور راجہ کی بےشعوری کا چرچا عوام مین ہونے لگا اسیطرح سے
ایکدفعہ بہون راج لوہرکوٹ لینے کی فکر مین پڑا یہان سے گندہرب اُسکے تدارک کو
بہیجا گیا بہون راج یہ سنکر کافور ہوا اور سنگرام پال راجہ راجوڑی نے بہی بغاوت
کی تو فوج کشمیر اُسکی سرکوبی کو پہنچی مخالف کی بیس ہزار سپاہ کو کشمیر کے ۳۰۰۰ بہادر
سپاہ نے مغلوب کیا اِس ہنگامہ مین دوسو آدمی اہل کشمیر کے اور چارسو راجوڑی کے مارے گئے
گندہرب کی دلیرانہ بہادری کو دیکہکر دشمن تمام بزدل چہپت ہوے آخرکار راجہ سنگرام پال
نے تابعداری کا سرخط لکہدیا اور گندہرب فتح ونصرت کے ساتہ کشمیر مین واپس آیا راجہ
کی قدردانی سے لوہرکوٹ کا راجہ بنا پہر مفسدونکی شرارت اور راجہ کی سبک گوشی کے
باعث معہ عیال واطفال تنگ ہو کر کاشی مین جا نواس کیا گیا مین جا کر اُسجگہہ کے
راجہ کو مار کر پنڈون سے عہد کرایا کہ کشمیر کے یاتریون سے دکہنا نہ لیا کرین اور اُسطرف
سے بہت مندر مدرسے اور دہرم سالا وغیرہ تعمیر کین بلہن پنڈت مصنف کاوترو کرما
دیوچرت بہی اِسی راجہ کے عہد مین تہا چمپکہ وزیر کلہن پنڈت مصنف راجہ ترنگنی
کا باپ بہی اِسکے عہد مین ایک بڑا با اقتدار اور مقبول وزیر تہا - دمٹ ولد تونگ جی رام

گندہرپ کے چلے جانیکا سبب خواہش تاج شاہی راجہ کے مارنیکی فکر مین پڑے مگر بیر بل کے ایک خدمتگار نے جو کہ راجہ کا بڑا خیر خواہ تہا فوراً معلوم کر کے راجہ کو آگاہ کیا اور وے دونون حکمت عملی سے مارے گئے سادہ لوحی و بیوقوفی راجہ کا حال کلہن پنڈت نے بہت کچھ لکہا ہے جو کہ کشمیر مین اِس زمانہ تک زبان زد خاص و عام ہے منجملہ اُنکے یہ بہی ایک نمونہ ہے کہ وزیرون نے جب دیکہا راجہ بڑا بیوقوف و نادان ہے ایک نے دولت لوٹنے کی غرض سے ایک عورت کو زیورات و ملبوسات شاہانہ سے آراستہ کر کے سامنے آکہڑا کیا اور کہا کہ یہ آپکی والدہ ماجدہ سرگ لوک سے آئی ہین انہین کچہہ دلوا دیجئے اُسے دولت بیشمار دلوائی دوسرے شخص نے چند عورتین پیش کر کے کہا کہ یہ دیویان ہین اِس طرح خوب اِس عقل کے اندہے راجہ کا نہ کہے پیسہ کو لوٹا بدکاری و زناکاری مین اسقدر اسکو کمال تہا کہ ہمشیرہ تک سے پرہیز کرنا اُسکو محال تہا ایسے افعال ناشایان کے باعث کلہن پنڈت اسکو ترک کے القاب سے مخاطب کرتا ہے پہر اعیان دولت نے بہی جا بجا لڑائیان لڑائین باہم گرتیر و تلوار کی نوبت آئی راجہ کے جلوس کے دسوین سال میں بسبب کثرت سیلاب کے سخت قحط اُٹہا اکثر ویرانی عملین آئی اسقدر گرانی ہوئی کہ فی خروار شالیکی قیمت پانسو دینار اور پیسہ بہر آش جو کی قیمت ایک دینار اور پیسہ بہر پشم گوسفند کی قیمت چہہ دینار ہو گئی نمک اور مصالحہ کا نام و نشان بہی نہ رہا اسکے بعد راجہ کو یہ خیال ہوا کہ سارج محل بسبب ہجوم گہنے درختون کے پوشیدہ ہے اسپر تمامی درخت میوہ دار اور بے میوہ کٹوا دئے اسی طریق پر ایسا ہی رسم و راہ جور و ظلم کرتا جسکے سبب روز بروز شر و شور برپا ہوا ڈانگرہی اور لون قوم کو کامراج اور مراج مین چن چنکر تہ تیغ کیا اکثر برہمنون کے سر تن سے جدا کئے اور رستون مین جا بجا آویزان کرادئے اِس خونریزی کے سبب سے تمام قوم ڈانگر و لون لولاب مین اکٹہے ہو کر باغی

ہوئے راجہ نے سپاہ فراوان اُنکی سرکوبی کو روانہ کی زمانہ دراز تک جانبین سے ہنگامہ
جدال وقتال گرم رہا اسیحالت مین راجہ کی خواہش ہوئی کہ اوسیچل وسوسل کو قید
کرے اس ڈر سے اوسیچل راجوڑیکو بہاگا اور سوسل کسی دوسرے مقام کو چھپت ہوا
اوسیچل سو آدمی لیکر متوجہ تسخیر کشمیر ہوا اثناء راہ مین قوم ڈانگرہی وغیرہ اُسکی ہمراہ ہوئی
دہ بارہ سولا کیطرف سے داخل کامراج ہوا قوم ڈانگرا ور لون جو ہرشدیو سے مقام
لولاب مین فرار ہوئی تہی اُس سے متفق ہوئی۔ اُسوقت انبوہ کثیر کے ساتہہ وارد
پرسپور ہوا ہرشدیو نے فوج معدود کے ساتہہ بدافع مخالف کیواسطے کوچ کیا اوسیچل نے تاب
مقابلہ کی نہ لائی ناچار پیچہے ہٹا ہرشدیو سست تدبیر نے تعاقب کیا پری ہاس کیشو
کی پرتما معہ دیگر اور مندرون کے لوٹ کر بلا توقف معاودت نماء شہر ہوا یہ سُنکر
اوسیچل حوصلہ مند ہو قصبہ بارہ مولا مین مقیم ہوا سوسل بہی اسی درمیان مین
معہ فوج کثیر کشمیر مین آپہنچا راجہ نے اُسکے زیر کرنے کو سپاہ بیشمار روانہ کی تیغزنون
کی دست درازی دیکہکر میدان رزم سے سوسل کے پاؤن اُکہڑ گئے اور بہاگا۔
ادہر اوسیچل نے دوبارہ دو تین روز کے بعد پرگنہ لار کی راہ کشمیر پر قبضہ کرنا چاہا
ہرشدیو نے بہی مقابلہ کو لشکر جرار بہیجا اس سراسری مین راجہ کے سردار کا سر کاٹا
گیا اور ہلچل پڑ گئی سپاہ سراسیمہ ہوئی ایک طرف اوسیچل کا خالو آنند مراج مین
جاکر مصدر فساد ہو معہ جماعت ڈانگرون کے قصبہ پانپور مین آیا اور چندراج وار
مرسلہ ہرشدیو کے ہاتہہ سے اُسکا کام تمام ہوا پہر چندراج سوسل کی لڑائی کو بہیجا
کیطرف روانہ ہوا وہان سوسل نے چندراج کو اپنے خالو کے پاس عدم کو بہیجا اور
خود شہر کی راہ لی جب اوسیچل نے یہ خبر پائی آگا پیچہا دیکہکر بہ نیت اقدام شہر کو قدم
بڑہایا ہرشدیو دریاے بہت پر کشتیون کا پل باندہکر دریاے جنگ کو جوش مین لایا

عین ہنگامہ رزم مین ایک پیل مست کو اُسکے لشکر پر ہانکا قضارا کسی گوشہ سے تیر
نے اُسکے کانمین پہنچکر سرگوشی کی بمقتضاے فرمان تقدیر اُس فیل مست نے مخالف
کے مقابلہ سے سر پہیرا فیل گردون نے یہ کجبازی کی کہ اولٹی بلا سر پر آپڑی تہی
جو ڈپٹا ہرشدیو کے فرزین بند توڑڈالے پیادہ وسوار کو بساط جمیعت سے پریشان
کیا راجہ شطرنج مین ڈوبا خیال کیا کہ بُری چال ہوئی فوج کی حفاظت کو کوئی
منصوبہ کیا چاہی قلعہ لوہر کوٹ کو واپسہ روانہ ہوا کہ اُسکی حفظ ونگہبانی مین مصروف
ہو اثناء راہ مین مقام ہستہنی کرن مین دشمنون کے ہاتہہ سے بہت تنگ ہوا۔
ادہر اوسچل کے کارگذارون نے دولت خانہ شاہی کے حجرونمین آگ لگادی اور
تمام خانہ شاہی شعلہ نور سے منور ہوا ہرشدیو نے اُس آگ بجہانے کو ایک گروہ مقرر
کیا یہ تو مقام اضطراب کا ہی تہا آگ لگی ہوئی تہی باقی فوج نے جو تہلکہ دیکہا
حیران ہوئی آخر کو خوف کی چنگاریان ہر ایک کے دلمین ایسی دہک اوٹہین ۔کہ
خشخاش صبر واستقلال سوخت ہوگیا جسکے جہان سینگ سمائے چلدیا بجز چند آدمیون
کے راجہ کے پاس کوئی نرہا چونکہ آگ بڑہکنے سے انقلاب کلی پڑگیا تہا تو قوم ڈُنگری
وغیرہ نے خوب ہاتہہ مار ہی راہیون کا مال واسباب زر وجواہر جو جسکے ہاتہہ لگا دبا
لیا سترہ نفر راہی اُس آگ مین جلکر خاک ہوگئے تو ہر ایک امیر و وزیر خدم وحشم نے راجہ
ہرشدیو سے روگردانی کی راجہ صرف دو خادمون کے ساتہہ خوار وزار بے توشہ
وزاد راہ ایک فقیر کے مسکن مین جا پڑا اور دو شبانہ روز بہوکا پیاسا اُسجگہہ رہا۔
اسی عرصہ مین کسی دشمن نے اوسچل کو خبر دی آخر اُسکے آدمیون نے راجہ ہرشدیو کا
کام تمام کرکے رانی شرمیتی کے شراپ کو پکڑلیا اسکی سلطنت گیارہ برس ۶ ۲ یوم ہی
اور یہان ساتوان ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

راجہ اوچل

سنمت ۱۱ بکرمی مین اُسنے جمال عروس ملک کو عدالت اور انصاف کے حسن وجمال ۱۱۲۳ع
سے آرایش دی چند مدت تک سوسل اور قوم ڈانگرہ ہی بغرور اپنی مدد کے سن نا
حوصلہ پورا کرتے رہے راجہ بہی اُنکے حقوق معاونت پر خیال کرکے کسی امر کی ممانعت
نہ کرتا تدبیر سے سوسل کو لوہر کوٹ کی حکومت پر روانہ کیا ڈانگریون کو حکمت سے
لڑوا کر مروا ڈالا اور عقل کی بدولت فتنہ وفساد سے فارغ البال ہوا فسادیان
کا مزاج کے ہتہیار اور گہوڑے سختی سے داخل سرکار کرائے تالیف قلوب سے انکو
کشتکاری پر راضی کیا سرکشونکا پورا تدارک فرمایا اور داد ودہش مین مصروف ہوا
بذات خود ہر ایک کا انصاف کرتا لباس بدل کر اطلاع احوال رعایا کیواسطے
شہر مین گشت کرتا ہر ایک امر کا تدارک اور تلافی فوراً کرتا مخبران صادق گفتار
ہر شہر و دیار مین مقرر کئے تاکہ سچی سچی خبرین پہنچایا کرین اور آپ ہر خبر سے باخبر ہوکر
ظلم گدازی اور چارہ سازی مین مصروف ہوتا ہموارہ بنی نوع کو گہوارہ عدالت مین
آرام دیتا غلہ کے کہاتے جمع کرتا نقصان کیوقت ارزان قیمت پر فروخت کرتا
گرانی اپنے ملک مین رہنے نہ دیتا چورون کی روزی مقرر کردی تاکہ چوری نکرین
جور و بیداد ظالمون سے وصول کرتا اچہے کامون مین صرف کرتا کیا مجال ہے کہ کارپرداز
کسی سے رشوت لین غماز اور چغلخورون کو اپنے پاس نہ آنے دیتا ارباب علم وہنر
کی عزت اور تکریم کرتا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ دُنیا مین جسقدر اچہے اوصاف
ہین وے تمام اس راجہ مین موجود تہے عدالت اور سخاوت مین اسنے کوئی دقیقہ
فرو گذاشت نہ کیا تمام مندر منہدم شدہ از سر نو تعمیر اور عمارت کرائے تمام

بلا دوا مصار سوختہ وویران شدہ کو مرمت کرا کر آباد کرایا صرف دو عیب اس راجہ
مین یہ تہے کہ وضیع وشریف کے ساتہہ بدزبانی اور گالی سے پیش آتا اس سبب سے
معزز لوگ اس سے ناراض تہے نیز ہر روز لوگونکو باہم لڑا دینا اسکا کہیل تہا۔
تمام عمر خون سے لبریز رہتا تہا آخیر ایام مین دلاورون اور ہنرمندون سے حسد
کرنے لگا اور خود لپندی کی تعریف اسکے دلمین سمائی سنگدلی سے لوگون کے
خون کرانے مین عار نہ کرتا ہر دم اہلکارون کے تغیر وتبدل اور عزل مین رہتا۔
انہین باتونکی طرف دیکہکر گندہرب جو ہندوستان سے واپس آیا تہا اسکی نوکری
سے کنارہ کش رہا سوسل بطمع سلطنت لوہرکوٹ سے اُسکے ساتہہ جنگ کرنیکو آیا
ادہر سے اوسچل بہی مقابلہ آراہوا اور مخالف کو پیچہے ہٹا کر خود دیوان شاہی مین
واپس آیا مگر سوسل دوبارہ فوج جرار لیکر پہنچا اور راجہ کیطرف سے گگتچندر اُسکی
گوشمالی کو بہیجا گیا اُسنے میدان کارزار سے اُسکو بہگا دیا راجہ نے کامراج کیطرف
سے اُسکا تعاقب کیا اس بات سے ڈر کر سوسل مُلک دارد کو بہاگا اور پہاڑی راستون
مین سے گہوم کر بدستور لوہرکوٹ پر قبضہ کر لیا انہین ایام مین فرمانروای دارد
بہی کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر واپس چلا گیا ہرشدیو کا پوتا جو صغیر سن تہا راجہ نے
اُسکے مارنیکا حکم دیا جب جلاد اُسکے مارنیکو گئے تہے قدرت الہی سے یکبارگی ایسی
باد طوفان سخت چلی کہ وہ لڑکا دریا مین گر کر بہہ گیا ایک برہمن کے ہاتہہ لگا کچہہ مدت
کے بعد ایک عورت نے اُسکو پہر دلیس مین پہنچایا وہان مالوہ کے راجہ
نرورم نے اُسکو اپنے بیٹے کی مانند پرورش کرکے فن سپاہگری مین یگانہ عصر بنایا
بعض کہتے ہین کہ جلادون نے راجہ کے دکہلانیکو کوئی اور لڑکا مارا تہا اُسکو پانی
جی متی نے پالا تہا اس درمیان مین سوسل راجہ لوہرکوٹ کے گہر مین ایک لڑکا

یہ پیدا ہوا اُسکا نام جے سنگہ رکھا گیا یہ شخص بڑا اقبال مند ہونیوالا تہا اسکے پیدا ہوتے ہی اوسچل اور سوسل مین اتفاق ہوگیا اسی وقت سویم جی مین آگ ظاہر ہوئی راجہ وہان تیر تہہ کو گیا راستے مین چورون اور ڈانگروانے رات کیوقت اسکا سامنا کیا مگر راجہ نے باوجود تنہائی کے کمال دلاوری سے اُن سب کو بہگا یا لیکن چونکہ راجہ اپنی فوج سے علیحدہ ہوگیا تہا اسلئے لوگون کو گمان ہوا کہ راجہ مارا گیا ہے۔ چہوڑا اور رڈ جو راجہ یوشس کی اولاد مین سے تھے تخت سلطنت پر بیٹہنے کی فکر مین پڑے اور راجہ اسی درمیان مین اپنے تخت پر جا بیٹہا مگر اُنکے دل سے ہوا ے ریاست دور نہوئی چار پانچ برس تک بہت سے لوگون کو اپنے ساتہہ ملا کر راجہ کے مارنیکی تدبیرین کین۔ اودہر سنگرام پال مرگیا اور اُسکا چہوٹا بیٹا سوم پال مسند حکومت راجوڑی پر بیٹہا ایکروز راجہ اوسچل دیوانخانہ مین اکیلا بیٹہا تہا وہان سے اُٹہہ کر محلسرا کو گیا راستے مین ایک شخص نے عرض کرنیکے بہانہ سے اُسکے ہوے سر پکڑ لئے اور رڈ وغیرہ نے تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور جو کوئی امداد کو پہنچا وہ بہی اُنکی تیغ خونخوار سے نہ بچا اسکا عہد حکومت ۱۰ برس ۴ ماہ ایک روز ہے اور ۴۱ برس کی عمر مین کشتہ ہوا۔

راجہ رڈ

سنہ ۶۱۱ ۳۳ سنہ ۱۱۹ بکرمی مین رڈ تخت پر جا بیٹہا اور طرفداران راجہ اوسچل کو مارا آخر کو ایک شخص کی ضرب زد آور سے اسکا کام بہی تمام ہوا اور ویڈ جو اسکا دوسرا بہائی تہا باشندگان دیدا مٹ کے ہاتہہ سے مارا گیا گگہ چندر کی دلاوری سے تمام نمکحرام اور شریر لوگ جان بحق تسلیم ہوئے رڈ نے صرف رات کی ایک پہر تک راج کیا آخر گگن چندر نے تمام شریرون سے فراغت پا کر راجہ اوسچل کا ماتم شروع کیا رانیان جہترا اور جنوا

سنہ ۱۱۳۳ء
راجہ کے ساتھہ ستی ہوگئین پہر گگنچندر نے سمت ۹ اا بکرمی مین ازراہ وفاداری بخلاف
مرضی رعایا آپ مسند حکومت کو نہ ختیار کرکے راجہ سلہن کو جو اوسچل کا رشتہ
مین بہائی تہا تخت نشین کیا جب سوسل کو اس معرکہ کی خبر ہوئی بڑے انبوہ
سے بعزم تسخیر کشمیر لوہر کوٹ سے کشتواڑ مین آیا مگر بمقابلہ فوج کشمیر تاب نہ لاکر معرکہ
سے پیٹہہ دکہائی پہر گگنچندر نے مشیر سلطنت ہوکر اپنی تدبیر سے قوم ڈانگر کو تہ تیغ
کیا اور آخر راجہ کے اطوار ناہموار سے بیزار ہوکر کنارہ پکڑا موضع گگنہ گیر اور قلعہ
ایک آباد کرکے سرحد لاہور مین گوشہ گزین ہوا اور باغی ہو سوسل سے نامہ وپیغام
کرکے اسکو تسخیر کشمیر کا اشتعال دیا اور سوسل کشمیر پہ چڑہ آیا آخر کار سلہن اور اس کا
بہائی لوٹن گرفتار ہوکر لوہر کوٹ مین محبوس ہوئے اور سوسل شہر مین داخل ہوا
راجہ سلہن نے ۴ ماہ ۲۷ یوم راج کیا۔

راجہ سوسل

سنہ ۱۱۳۳ء
سمت ۹ اا مین راجہ سوسل نے تخت پر بیٹہتے ہی تمام مفسدونکو جلاوطن کیا وہ لوگ
راجہ ہائے کوہستانی کی پناہ مین قیام پذیر ہوئے اور عناد کی دیوار مستحکم کرتے رہی
اسی زمانہ مین گرہن ہوا راجہ و لوگ پریاگ راج کو تیرتہہ کے لئے روانہ ہوئے بکہاچر پر شدیو
کا پوتا جو راجہ دکن کے پاس تہا انکی تحریص اور پامردی سے بعزم تسخیر روانہ ہوا سوسل نے
بہی انکی مدافعت کیو اسطے لشکر جرار روانہ کیا بکہاچر نے شکست کہائی مگر بعد ازان
جونکہ گگہ چندر نے ڈامرون سے بغاوت کرادی اور سوسل کے گہر مین پہوٹ پڑی سوسل
لوہر کوٹ کو بہاگ گیا اس مرتبہ سوسل نے آٹہہ سال ۱۰ یوم راج کیا۔

بکھاچر

سنہ ۱۱۴۱ء سمت ۱۱۹۸ مین بکھاچر مسند نشین ہوکر شراب نوشی اور شہوت پرستی و دست درازی
مین مشغول ہوا ملک رانی ملہ گشٹ وزیر اعظم پر چہوڑ دی اسلئے صغیر و کبیر سوسل سے
ملگئے بکھاچر نے یہ سُنکر ۶ ماہ ۱۲ یوم کی حکومت کے بعد پوشیانہ کی راہ لی *

راجہ سوسل مرتبہ ثانی

سنہ ۱۱۴۲ء اوو ہر سوسل نے مرتبہ ثانی سمت ۱۱۹۹ بکرمی مین تاج و تخت کو آرایش بخشی چند روز کے بعد
بکھاچر راجہ ہرے کو پتابی کی امداد سے آمادہ جنگ ہوا اور قصبہ بیج بہارہ مین آکر ٹہرا
سوسل کے بہت سے لوگ مار کر چکدر مین آگ لگا دی جسکی بہڑک نے تمام مال و اسباب
حیوان و انسان مکانات و تعمیرات کو خاک سیاہ کر دیا پہر سوسل آپ میدان کارزار
مین آیا اور بعد جنگ بسیار کے بکھاچر مفرور ہوا چونکہ قوم لون اور ڈانگر اپنی دوروئی
کے سبب سے کبھی اِسطرف اور کبھی اُسطرف ہو جاتی تہی بکھاچر اِس مرتبہ ناکام واپس
گیا خلقت کا اِس غدر سے بڑا نقصان ہوا اور غلہ کی بڑی گرانی ہوئی اُس زمانہ
مین سوسل نے اپنے لڑکے جبنگہ کو ولیعہد بنایا مگر کاروبار ریاست مین دخیل نہ کیا
اِسوقت تمام سردار اور اکابر اِس دیار نے اپنے دایرہ اقتدار سے قدم باہر رکھا
تہہ پاؤن پہیلانے لگے اِس سبب سے شرارۂ شر و فساد نے جانسوزی اختیار کی
ایام کی نیرنگی سے تیرہ دلون نے راجہ کے خون پر چشم غضب سُرخ کی آخر حدود مراج
مین کسی تیرہ اختر نے حقوق نعمت فراموش کر راجہ سوسل کو زیر تیغ بید ریغ کہینچا
اِس مرتبہ عملداری اسکی چہہ برس ۷ ماہ ۲۲ یوم رہی *

راجہ جی سنگہ

سمبت ۱۲۰۵ بکرمی مین راجہ جینگہ تخت حکومت پر بیٹہا اور فتنہ پرداز باہم تنازعہ پر آمادہ ہوئے آخر نفاق اور بے اتفاقی سے اسکی جمعیت پریشان ہوئی جب جینگہ نے اس حادثہ جانفرسا پر وقوف پایا اور بالغ ہوا دیدۂ پُرنم وسینۂ پُرغم سے شہر و دیہات کی دلداری کرنے لگا اور مضبوطی اقرار و عہد کے ساتہہ منادی کرادی چونکہ نیکی بدی کا سررشتہ کارکنان کارگاہ تقدیر کے ہاتہہ مین ہے ناکام جو کام انسان سے صادر ہو مقدر کا لکہا سمجہنا چاہئے تحریر سرنوشت امٹ ہے پس گنہگارون کو چاہئے کہ اپنی عفو تقصیر کیواسطے بیخوف وہراس درگاہ والا مین حاضر ہون انصاف وعنایات مربیانہ سے خوشحال کئے جاوینگے اس ندای جانبخش سے بعض عصیان ثمرہ بکمال ندامت اور شرمساری سے حاضر ہوئے اور راجہ نے حسب تقاضائے پیش بینی جو اقرار کیا تہا وفا کیا اس عفو سے اکثر لوگ جو سرکش تہے بدلجمعی تمام حاضر خدمت ہوئے عناد فتنہ وفساد بالکل بیٹہہ گیا بعد ازین بہاچر نے پاؤن نکالے تیجہ چند دلدگنہ چند کی ہمت سے آمادہ پیکار ہوا مگر شکست کہائی اسیطرح چند مرتبہ جنگ کیا کچہہ پیش نہ گئی آخر خون کی بیٹہہ ہونکنے سے پرگنہ بانہال مین مقیم ہوا احسان مددگار نے عین کارزار مین سیالار جے سنگہ کے لشکر سے نامہ وپیغام کرکے بہاچر کا کام تمام کیا اور مُلک کشمیر نے تشویش سے رہائی پائی بعد اسکے لوٹن برادر سلہن سے جو قلعہ لوہر کوٹ مین مقید تہا چند مرتبہ جہگڑا اُٹہا آخر اسی جہگڑے مین لوٹن کو بہی دُنیا کے جہگڑے سے چہٹکارا ملا پہر جینگہ عدالت مین معروف ہوا اسکے عہد مین کلہن پنڈت نے تاریخ کشمیر راج ترنگنی نام زبان شاستری مین تصنیف کی اور آوگونند سے جینگہ تک اسمین حال لکہا باقیماندہ

سنہ ۱۱۴۸ع

حال جے سنگہ سے زین العابدین تک زونہ راج پراجہ بٹ اور شریور پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکہا کلہن پنڈت اس راجہ کا وزیر اور بڑا فاضل پنڈت تہا ۲۶ برس ۱۱ ماہ ۷ یوم کے بعد ترکون سے راجہ کی لڑائی ہوئی اور شبخون کی ترکتازین جان شیرین ترک کی کلہن پنڈت نے اس راجہ کا حال بمقتضائے مصنفان تصنیف ہے احوالات فرمانروایان عہد خود قریب دو سو ورق پر لکہا ہے جسکو بباعث طوالت ترک کیا گیا ؛

راجہ پرمانو

سنہ ۱۱۶۴ء راجہ جینگہ کا لڑکا سمہت ۲۲۳ کلجگی مین پرمانو نام صدر نشین چار بالش جہانداری ہوا اسکے عہد مین دو وزیر با تدبیر کے وسیلے سے اکثر مکار لوگ روحانی شکلوں سے خلوت مین ظاہر ہوتے تہے راجہ کو اعتقاد تہا کہ قدسی دیو وغیرہ اسپر ظاہر ہوتے ہین اور فیض دیدار اور برکت دعا سے کشورستانی حاصل ہوگی اسلئے زر و دولت بیشمار ان مکارون کے کاروبار مین بے سوچے سمجہے خرچ کرتا تہا اور سلطنت مین بہت کم مصروف ہوتا اسکی ایام حکمرانی ۷ سال ۶ ماہ لکہی ہین ؛

راجہ ورتی دیو

یہ شخص ۷ برس تک معشوقہ سلطنت سے دوچار کامرانی رہا مگر اسکے شبستان حیات کا چراغ آرزو گل تہا یعنی کوئی وارث سلطنت نہ رکہتا نخلبندان ریاض تدبیر نے

اوپیہ دیو نامی ایک راجہ کو تخت خلافت پر بٹھلایا۔ اسکی موٹی عقل کی یہ روایت ہے کہ پتھر کے سنگریزون کو پہاڑ دن کے لڑکے سمجھکر انپر دودہ ڈلواتا تھا تاکہ وے پرورش پاوین اور تالاب ڈل کی سیر مین اپنے پانی کیطرف جو جہانکا تو اپنے منہہ کا عکس دکہلائی پڑا اسنے مخالف خیال کرکے ایک طمانچہ جو مارا تو انگوٹھی نکلکر پانی مین گر گئی اسنے ایک خط کشتی کی اسجگہہ پر کہینچدیا جہان سے انگوٹھی گری تہی جب سیر تالاب سے دل سیر ہوا واپس آنے کیوقت کشتی کے خط کی علامت سے انگوٹھی ڈھونڈنے لگا۔

راجہ رنسہ دیو

یہ شخص اوپیہ دیو کا چھوٹا بھائی تھا قوم لون کی امداد سے ۸ برس ۱۳ دن حکمرانی کرتا رہا اپنے بھائی سے بڑھکر عقلمند تھا۔

جگ دیو

اسنے چمنستان عدالت اور رعیت پروری کو تازہ سرسبزی بخشی خار زار رسوم ناپسندیدہ کو بیخ و بن سے کھنکر نکال ڈالا چند روز کے بعد وزیرون کے فساد کے باعث تخت و تاج چھوڑکر دوسرے شہر کو چلا گیا اور وہان سے چند گروہ کو موافق کرکے لوٹا۔ اسکا لوٹنا تھا کہ مخالفون کی قسمت پلٹ گئی دوبارہ تخت حاصل کیا پدم نام دربان نے ۱۴ سال ۳ ماہ ۳ یوم کی حکومت کے بعد زہر پلا کر مار ڈالا

راجہ دیو

یہ شخص دشمنون کے خوف سے کشتوار کو بہاگ گیا تہا وہان سے کہاوریارہ کی لوگون کی مدد سے مراجعت کی پدم نے ادہر سے ہنگامہ گرم کیا ناگاہ کسی چنڈال کے ہاتہہ سے عدم کو رُخ کیا راجہ دیو نے فتح پائی اُس زمانہ مین نبیرہ لکہہ چند بلاڑ چندر جو پرگنہ لار مین صاحب اقتدار تہا آمادہ حوصلہ بزرگ ہوا اور نصف ملک کشمیر اپنے قبضہ مین لایا اور بلاڑ مٹ جسکو اب بلدیمر کہتے ہین اپنے نام پر آباد کیا قوم بٹ چونکہ راجہ سے منحرف ہو گئی اسلئے راجہ نے اُنکو تاراج نیست و نابود کیا اور یہانتک اس گروہ کا دشمن بنا کہ لوگونکی زبانپر ابتک مثل چلی آتی ہے کہ نہ بٹو ام مین بٹ نہین ہون ۲۳ برس ۳ ماہ ۲۷ یوم کی حکومت کی بعد مرگیا۔

سنگرام دیو

۱۲۵۷ء راجدیو کا فرزند سنگرام دیو سمت ۱۳۱۳ بکرمی مین فرمانروا بنا دوست نوازی اور دشمن گدازی مین ناموری حاصل کی سورج نام اپنے چہوٹے بہائی کو اپنا نایب بنایا راجہ کی مہربانی سے اس کوتاہ حوصلہ کا پیالہ چہلک پڑا اور بے عداوت ہوا والی لار کے پاس بامید مدد بہاگ گیا راجہ اُس سے بہی گرم پیکار ہوا ناگزیر تونگ نامی سردار شمالی کے پاس چلا گیا راجہ نے تونگ پر لشکر کشی کی اُسے مغلوب کرکے سورج کو قتل کیا بعد قتل خون محبت نے جوش کہایا

بھائی کے غم مین اسقدر مسلوب الحواس ہوا کہ امراض جگر مین پہنسا ایسی وقت مین سنگرام چندر لار ادا
بر سر فساد ہوا راجہ سنگرام دیو نے اپنی غم و غصہ سے مقاومت کی تاب نپا ئی بیقرار ہو کر راجوڑی کی
جا گیا یہان ڈانگر یون نے اہل شہر کو غارت کرنا شروع کیا آخر سنگرام دیو وہان کی زمیندار کی
مدد سے لڑائی پر آیا اور سنگرام چندر کو لنکا لا گنہگار ونکی تقصیر معاف فرمائی انجام کار
ٹکلہن کے بیٹون کے ہاتہہ سے ۱۶ برس کی حکومت کے بعد زہر ممات نوش جان کر کے خواب راحت
جاودانی مین سرشار ہوا ۔

راجہ رام دیو

سنبت ۱۳۳۰ بکرمی مین اسکے بیٹے رام دیو نے نیزہ جہانداری بلند کیا اور قاتلان پدر کو خون سے نہلایا سنہ ۱۲۷۳ء
پرگنہ وچھن پارہ کے جنوب ویدریا پر لمبودری پر قلعہ مستحکم تعمیر کرایا اسکی رانی نے محلہ سدرہ مٹ
جسکو اب بانہ محل کہتے ہین اپنے نام سے آباد کیا چونکہ اسکی کوئی لڑکا نہ تہا ایک برہمن کے لڑکے لچھمن نام
کو متبنی کیا ۱۲ برس ایک ماہ ۱۰ یوم کے بعد مر گیا ۔

راجہ لچھمن دیو

سنبت ۱۳۵۵ بکرمی مین لچھمن دیو زینت افزاے اورنگ خسروی ہوا اسکی بہائی نے اپنے نام
پر محلہ اہلہ مرآباد کیا اسکی عہد مین کجل ترک اسملک مین آئے خلق خدا کو رنج و عذاب پہونچایا سنہ ۱۲۹۵ء
۱۳ سال ۳ ماہ ۱۲ یوم کے بعد راجہ نے انتقال کیا چونکہ سہمہ دیو اور سنگرام چندر
کی باہم خصومت تہی بدینوجہ لشکر بیگانہ کے ہاتہہ سے شہر کی بڑی خرابی ہوئی آخر
اسی عرصہ مین سنگرام چندر اس دیر ناپائیدار سے کوی عدم کو سدہارا ۔

راجہ سہمدیو

اِس شخص نے دشمنوں سے فراغت پاکر بے اندیشہ و غم سمت ۱۳۶۵ بکرمی مین تخت کو زینت بخشی اور رعایا سنہ ۱۳۰۸ع
کو ظالموں کے شر و فساد سے نجات دی بعد حکمرانی ۱۴ برس ۵ ماہ ۲۷ یوم کے وہ بھی ہاتہہ سے راگیا۔

سہدیو

اسنے ۱۹ برس ۳ ماہ ۲۵ ر وز فرمانروائی کی اسکے عہد حکومت مین شاہ میر بن طاہر نے (جسکو
ڈریو صاحب نے لکھا ہی کہ بعہد راجہ سیتا دیوا تبت والون نے ۱۳۰۵ع مین ادہر کو
رُخ کیا) سواد کبر سے ادہر کو عزم کیا راجہ نے موضع دارو ویر اُسکو جاگیر مین عطا فرمایا
لشکری چاک جد چکان کا بہی اُنہین ایام مین بہائی کی تغلب کی علت سے مقام
برشال سے (جو دار وہ کا دار الصدارت ہی) اِس گلزمین مین وارد ہو کر مقیم ہوا
اور نیز بقبہ نل (جو تبت کے امراے عظام مین سے تہا) دشمنون کے ہاتہہ سے مارا گیا
اسکا لڑکا رنچین نامی جسکو رتنجو بہی لکھا ہی بعمر نابالغی بخوف اعدا بہاگ کر کشمیر
مین راجہ لار کے پاس آیا راجہ نے اسکی آوارگی پر ترحم فرماکر موضع گیر واقعہ پرگنہ
لار مین اسکو ٹہرایا روزمرہ خرچ کا کچہہ وظیفہ مقرر کردیا اسکے عہد مین (جسکو مؤرخان
فارس نے ۷۲۴ ہجری مین لکھا ہے) زوالجو نام قوم ترک جسّے ذوالقدر خان
کہتے ہین ستر ہزار سوار سے مانند سیلاب کے براہ بارہ مولا چڑہ آیا راجہ سہدیو نے
اپنے بازوے طاقت مین یہ زور نہ پایا کہ اُس ترک کا مقابلہ کرے ناچار سلطنت
ترک کرکے کشتوار کو چلا گیا وہان کے راجہ کی لڑکی اُس سے منسوب تہی۔
رامچندر موضع گگنہ گیر مین جسکا نشان ابتک ظاہر ہے مجبور ہوا اکثر آدمی اسکو

جو اس بدکار کے ہاتھون سے ناچار ہو کر پناہ جو ہوئے اپنی حفاظت مین رکھا تر کون نے ۸ مہینے تک شش جہت کشمیر مین خون کی ندیان بہائین اور قتل عام اور آتش زدگی انہدام مکانات اور قطع سلسلہ کشتکاری مین بڑا شغل رکھا جملہ آبادی ویران ہو گئے نایابی غلات سے قحط ظاہر ہوا جو کوئی ان جفا کارون کے سامنے آگیا بادشاہ سے لیکر گدا تک مرد و زن برنا و پیر اشکو تہ تیغ بیدریغ کیا تمام ملک مین نعرہ آہ و فغان برپا ہو گیا

شعر

شد از باد کین آتش فتنہ ریز ⁂ زمین فتنہ خیز آسمان فتنہ ریز

روزگار ناہموار و فلک کجرفتار نے وہ ظلم و ستم دکہایا کہ کسی نے ایسا دیکہا نہ سنا تہا ہر طرف نعشین مردون کی نظر آتی تہین آٹہہ ماہ توقف کر کے پہر خونریزی و کشتا کشی شروع کی اور قتل عام کا حکم دیا بہت لوگ جو بہاگ کر جہیل و چاہات مین پناہ گزین ہو گئے تہے تلاش کر کے مارے گئے عورتون اور بچونکو خطائیون کے ہاتہہ بیچ ڈالا اور آخر کار قحط سے تنگ آکر قیدیون کی صلاح سے بانہال و الی کوتلن پرگنہ دیوہ سر کی طرف سے ہندوستان کو بہاگ راستے مین فراز کوتلن اور پہاڑون کے تنگاف سے باران برف برسی کہ کسی متنفس کو دم راست کرنے کی مہلت ند ہی سب کے سب دم مین عدم کو روانہ ہوئے پہر کچہہ لوگ جو بچے ہوئے تہے پہاڑونکی گہاٹیون اور جنگل کے درون سے نکل آئے چونکہ کوئی ناظم ملک نہ تہا قوم خشان نے دست تطاول دراز کیا اُسوقت رینچن نے ایک گروہ کو اپنا یار بنا کر شہر مین عملداری کرلی اکثرون نے اُسکی غاشیہ برداریکو زیب دوش کیا مگر رامچندر نے جو قلعہ گگنہ گیر مین تہا اُسکی تابعداری قبول نکی رینچن نے سمجہا حق ہو لیکن نمکحرامی کی بدنامی کا خیال نہ کر کے ایک گروہ بہتی کو سوداگرونکی بہیس سے قلعہ مین بہیجا آلات رزم مخفی طور کر دئیے خود بیرون قلعہ در پردہ موقع انتظار

میں ٹھہر رہا آخر موقع پا کر قلعہ میں گھس گیا راجہ رامچندر کو تہ تیغ کیا اور اسکی وجہ کوٹہ رانی کو جبراً اپنے عقد میں
لایا اور واسطے اطفاے نائرہ فساد دونوں تبت کے پرگنہ لار کو راون چندر ولد رامچندر کی جاگیر میں
دیکر اسکے دل سے خیال کینہ جوئی دور کیا پھر راجہ سہدیو نے بھی بخواہش ملک کشتواڑ اسی طرف کو عزیمت
کی مگر دیکھا کہ زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے اور باطاعت رنچن ہی ننگ و عار سمجھی ہیں مانند بخت برگشتہ کے
کشتواڑ کو لوٹ گیا رنچن جور و ظلم میں بخوبی مشغول و معروف ہوا ۔

(عہد فرمانروایان اسلامیہ) رنچن شاہ

سمت ۱۳۰۹ بکرمی میں پھر رنچن شاہ فرمانروائے کشمیر بنا عہد ہنود کا خاتمہ اور مسلمانوں کا آغاز ہوا سنہ ۱۳۲۱ ء
اسنے عدل و انصاف سے قدرے امن دیا ہنود کی خاطر داری و دلدہی بھی اسکو منظور نظر رہی بہت سے فتنہ
انگیزوں کو اسنے مارا اور شمس الدین کی بڑی قدر کی کوٹہ رانی اور شہزادہ حیدر کو اسکی حفاظت میں دیا اپنے نام
پر شہر رنچن پور آباد کیا اور موسم سرما میں تین برس کی حکومت کے بعد درد سر سے مر گیا یہ رنچن شاہ چونکہ تبت
سے صغر سنی میں یہاں آیا تھا اپنے آبائی مذہب سے بالکل ناواقف تھا اسلئے اسنے بہت سے داناؤں اور عاقلوں
خصوصاً شرلویہ سوامی سے عرض کی کہ مجھے اپنا طریقہ دہرم ہنود کی چاہیے مگر انہوں نے اسکی درخواست منظور
نہ کی اور پاؤں میں ٹھیس مارا جس سبب سے اسنے تنگ آکر دل میں عہد کیا کہ کل صبح کو اول مرتبہ میں
جسکو دیکھونگا اُسی کا مذہب قبول کرونگا خواہ وہ کسی ملت و طریق کا ہو وہ ہدایت کیا ہے یا نہ کرے ۔
نظر بریں وقت سحر اپنے دریچے سے کیا دیکھتا ہے کہ ایک فقیر ژولیدہ مو لب دریا بہت بہ
پابندی اسلام نماز پڑھ رہا ہے بے تامل اسکو طلب کر کے پوچھا تو کون ہے اور کیا کر رہا ہے اسنے جواب دیا نام
میرا بلبل شاہ طریق و معمول میرا اسلام ہے یہ سنکر بمقتضائے مشیت اسنے اس فقیر کے اعمال کو
پسند کیا اور مسلمان ہو گیا بعض کا خیال ہے کہ یہ فقیر سمت ۱۳۶۵ بکرمی میں وارد کشمیر ہوا جسکو اب تک
۵۶۹ برس گذر گئے اسکی خانقاہ محلہ بلبل لنگر میں ہے یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ یہ فقیر تبت سے
ہمراہی بارہ سو مریدوں کے یہاں آیا تھا اور پرندہ بلبل کو موئے سر میں پالتا تھا اسلئے اسکا نام بلبل شاہ

مشہور رہوا۔

(ادوبان دیو)

چونکہ رینچن شاہ کا بیٹا ابھی بہت چھوٹا تھا اسلئے سمت ۱۴ ب مین کوٹہ رانی نے ادوبان دیو برادر سہدیو سنہ ۱۳۲۳ء
کو مسند حکومت پر بٹھلایا اُسنے علی شیر وجمشید کو کامراج مین کام دیا اور کوٹہ رانی کی ہدایت
کے موافق تمام امور سلطنت انجام دیتا رہا اسی درمیان مین اورڈول نامی ایک ترک براہ ہیرہ پور بڑی
لشکر وخدم کے ساتھ یہان آیا جسکے وحشت سے ذوالیچہ کا دہو کا کہا کر ادوبان دیو تبت کیطرف
بھاگ گیا کوٹہ رانی نے تمام اعیان سلطنت کو جمع کر کے بحکمت ودانائی صلح سے اُسے ملک
سے نکالکر رینچن نامی ایک شخص کو تخت حکومت پر کارفرما کیا اور جب ادویان دیو واپس آیا تو
رینچن کو معزول کر کے اُسے پھر بدستور اورنگ شاہی سے ہمدوش کیا پھر شاہ میر اور ادویان
دیو کے درمیان شکر رنجی ہو گئی شاہ میر نے تمام لوگون کے ساتھ رسائی پیدا کی طرفداران ادویان
دیو کو نیست ونابود کرایا ۱۵ برسکی سلطنت کے بعد ادویان دیو بھی مرگیا۔

کوٹہ رانی

پھر صرف پانچ ماہ کے واسطے کوٹہ رانی خود تخت شہی پر جلوہ افروز ہوئی اُسکے عہد مین شاہ میر نے
بہ طمع حکمرانی بعد بہت سے فساد اور جھگڑون کے رانی کا مقرب بنکر پھر فوج کے ذریعہ کوٹہ رانی کو قید
کر لیا مگر وہ بڑے چالاکی سے بلباس فقیر وہان سے نکلکر اندرکوٹ کو بسنے گئی شاہ میر شہر پر
قابض ہوا بعد اُسکے کوٹہ رانی کو بمعہ اُسکے بیٹون کے پھر قید کر لیا۔

سلطان شمس الدین

پھر شاہ میر سمت ۱۴۱۶ ب مین مسند سلطنت پر بیٹھکر بلقب بہ سلطان شمس الدین ہوا یہ شخص بڑا بہادر اور سنہ ۱۳۵۹ء

جواںمرد و عادل تھا اُسکے دو بیٹے تھے جمشید اور علاءالدین جسکا نام علی شیر بھی تھا اس شاہ منیر
نے تین برس پانچ روز تک حکومت کی ❊

سلطان جمشید

پھر بیٹا اُسکا جمشید سمت ۱۴۱۹ب مین فرمانروائے کشمیر ہوا اپنے چھوٹے بھائی سے بموقع جنگ اونتی پور سنہ ۱۳۶۲ء
مین مغلوب ہوا۔

علاءالدین

پھر سلطان علاءالدین مسند آرائے حکومت سمت ۱۴۲۱ب مین ہوا اسکے دو بیٹے تھے شہاب الدین سنہ ۱۳۶۴ء
و قطب الدین جمشید عہدہ دربانے پر مقرر رہا اُسنے سوپور مین اپنے نام ایک پل بنایا اِسکے عہد مین
ایک دفعہ سخت قحط اٹھا تھا۔ اندرکوٹ مین اُسنے محلہ علاءالدین اور اپنے مکانات بنالئے۔

شہاب الدین

سمت ۱۴۳۳ب مین سلطان شہاب الدین نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام پرگنات کشمیر کو حیطہ تصرف مین لاکر سنہ ۱۳۸۹ء
برائے تسخیر ولایات دیگر عنان عزیمت اُٹھائی اور براہ بارہ مولا روانہ ہوکر ولایات پہکلی سواد کبر و ملک
گہکہر کو تسخیر کر کے نعمان و کابل کو لیا پھر بدخشان و دارد و گلگت کو اپنے قبضہ مین لاکر تبت کیطرف
گیا تبت اسوقت بادشاہ کاشغر کے قبضہ مین تھا جب اسنے شہاب الدین کے پہنچنے کی خبر سُنی تو
بہت سی فوج جرار و سپاہ و حشم بسیار و لشکر بے شمار مقابلہ کو بھیجا طرفین مین سخت ضرب و حرب
ہوکر ازبس خونریزی ہوئی گو فوج کشمیر دشمن کی سپاہ سے بہت کم تھی مگر بقدرت الہی و
دلاوری سپاہ کشمیر مخالف مغلوب اور ملک فتح ہوا النصرت و فیروزی تبت کے بعد نگر کوٹ دکستوار

ادہر اُسکے نواحی کو اپنا منقاد کر کے پچاس ہزار سوار و پانچ لاکھ پیادون کے ساتھ دہلی کیطرف روانہ ہوا دہلی مین اُن دنون فیروز شاہ حکمران تھا جب سلطان شہاب الدین دریاے ستلج پر پہنچا فیروز شاہ بھی ادہر سے بڑی فوج لیکر وہان پہنچا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد صلح قرار پائی اور کشمیر سے سرہند تک تمام ملک شہاب الدین کی **سلطنت** مین شامل ہوا وہان سے فتح کر کے تاہم دہلی مین بھی اُسنے لوٹ و غارت کی اور دکن مین پہنچکر سوشرم پور کو فتح کر کے وہانسے بہت سا مال و اسباب نقد و جنس لیکر و فرنوزک و احتشام شاہی کشمیر مین رونق بخش ہوا اُسکے آغاز عہد مین سخت سیلاب آیا تھا اپنے نام پر ایک شہر جسکو اب شادی پور کہتے ہین اُسنے اور لولوڈ امرنے لولو پور جو اب بنام لولاب مشہور ہی آباد کیا چونکہ اسنے بیگم کی بھانجی لاہیہ نام سے مباشرت کی اسلیئے بیگم موصوف اپنے رشتہ دار فرمانرواے سندہ کے پاس بھاگ گئی۔ جسکو سلطان نے بخوف بدنامی بصد مشکل بلا کر فساد لاسہ اور اُسکی ترغیب سے فرزندان بیگم کو نکال دیا اسکے عہد مین ہنود بڑے صاحب اقتدار و وفادار تھے اسی طرح ۱۹ برس کی حکومت کے بعد مرگیا۔

سلطان قطب الدین

چونکہ شہاب الدین کا کوئی وارث اُسکے مرنے پر یہان موجود نہ تھا اسلیئے سمت ۱۴۵۲ بکرمی سنہ ۱۳۹۵ ع
مین سلطان قطب الدین فرمانرواے کشمیر ہوا اُسکے عہد مین سید علی ہمدانی یہان آیا اُسنے پیروان دین کو آئین اسلام سکہا کر ہر طرح سے اپنے مذہب کو رواج دیا بہت ہنود کو مسلمان کیا انکی زیر تھہ کالی کنڈ پر قابض ہو کر وہان رہایش شروع کی اُنکے یہان آنے کی تاریخ یہ ہے۔ سال تاریخ مقدم اورا + جوئے از مقدم شرافت او + روایت ہے کہ امیر تیمور جو بڑا منصف مزاج تھا ایک روز رات کو بلباس فقیرانہ گشت شہر کر رہا تھا اتفاقاً ایک مکان مین چند اطفال کو

روتے اور پیرزن سے کھانا مانگتے دیکھا جنکے جواب مین وہ کہہ رہے تھے کہ دو روز سے تم بھوکھی ہونو مین کیا کرون کہان سے لاؤن اور تمکو کھلاؤن۔ بادشاہ نے از راہ ترحم دو صرہ اشرفیان اُسکے مکان مین پھینک دین صبح کو اُس پیرزن نے اُنہین اُٹھا اُنمین سے ایک اشرفی توڑا کر غلہ وغیرہ ضروریات خرید ہمایون نے جو سید تھے اسکے احوال پر واقف ہو تہمت لگادی سب اشرفیان لے لین بادشاہ نے دوسرے دن بڑھیا کے گھر کا وہی حال دیکھا دم صبح اُسے بلاکر تمام احوال دریافت کیا اور غضبناک ہو کر اُس سید کو بلایا سید نے بڑی چالاکی سے بحضور شاہی بھی بیان کیا کہ انہون نے ہماری اشرفیان جو چورائی تھین واپس لین یہ سُن اور مُہر دنکو ملاحظہ فرمایا نہایت خشمناک ہوا چکے سے تمام سادات شہر کو جمع کر کے اُنکا محاصرہ کرایا ہفت جوشی گھوڑا تپاکر اُن تمام کو کہا کہ سادات چونکہ آگ سے نہین جلتے آپ لوگ اس گھوڑے پر سوار ہون جسنے انکار کیا وہ قتل ہوا جو چڑھا وہ جلگیا سید علی ہمدانی جنکے حکمت سے جان بچاکر یہان بھاگ آیا اور بادشاہ کو مرید بنا لینے کے باعث نام آور اور ہنود کے متبرک مکانپر قابض ہوا قطب الدین شاعر بھی تھا۔ نمونہ اشعار اُسکے یہ ہین۔

اے بگرد شمع رویت عالمے پروانۂ ❊ از لب شیرین تو شور لیست در ہر خانۂ ❊ من بخند بے آشنائے میخورم خون جگر ❊ آشنا را حال این است وائے بر بیگانۂ ❊ قطب مسکین گر گناہے میکند عیبش مکن ❊ عیب نبود گر گناہے میکند دیوانۂ ❊ لوہر کوٹ کے جسقدر حکام یہان فساد کرتے تھے وے بھی نکالے گئے اور خاص لوہر کوٹ کے انتظام کو لولو ڈامر بھیجا گیا مگر وہان کے حاکم نے جو چھتری تھا اس ڈامر کو جان سے ماردیا جسپر قطب الدین کی کم ہمتی نے خاموشی اختیار کی دریائے بہت پر اُسنے ایک گانو قطب الدین پور نام آباد کیا تھا۔ اسنے اپنے وقت کے بہت سے قحطون پر رعایا کو اپنا ممنون کیا۔ اور آخر جام اجل پیا ❊ ۱۶ سال۔

سلطان سکندر

سمت ۱۴۴۶ بکرمی مین بیٹا اسکا سلطان سکندر فرمانروائے کشمیر ہوا اڈدک اور ساہس اسکے دو وزیر تھے۔ اوڈک نے حسب الحکم بیگم کے اپنے داماد و دختر سکندر کے چھوٹے بھائی کو زہر دیکر مار ڈالا اور ساہس کو بھی جام اجل پلایا اسپر سلطان نے دوسرے وزرا کو اقتدار بخشا اسکے بعد اوڈک نے تبت وغیرہ ممالک کو فتح کرکے سلطان کے ماموں کا کام بھی تمام کیا آخرکار سلطان کے خوف سے خودکشی کی سلطان سکندر نے بڑے بڑے فتوحات حاصل کین امیر تیمور گورگانی نے جو اسوقت ہندوستان پر مہم کر رہا تھا سلطان کے واسطے دو ہاتھی بھیجے پھر خلقت کی بدقسمتی سے سلطان کو مذہب اسلام پھیلانیکی خواہش ہوئی اور میر سید محمد فرزند سید علی ہمدانی بھی مع بہت سے مسلمانون کے یہان پہنچا چونکہ سلطان کو اسکا پورا اعتقاد تھا اسنے موقع پاکر اسکو ہنود کے برہم کرنیکی نصایح کین اور سہ بٹ کو مسلمان کیا اسنے مسلمان ہوکر سلطان کی رضاجوئی کے لئے اپنے پرانے دہرم کے برخلاف ترغیب دی اور کہا کہ منادر کا انہدام و بت شکنی لازم ہے اسپر اس سنگدل نے منادر ہنود کا انہدام شروع کیا سب سے پہلے مندر تارا پیڈ کو گراکر اسکی جگہ جامع مسجد تیار کی جسمین ۳۷۲ ستون چوبی کلان اور ۲۳۴ ستون چوبی چار طاقون مین (جو کہ چالیس گز بلند اور چار گز شرعی موٹے تھے) استادہ کرائے مسجد مین بہت سے منادر کے سنگہاے تراشیدہ لگائے پھر مندر پرسپور بلند و بیش قیمتی مارتنڈ وادنتی پور و جگدر تربشور و سوریشور و سیجی شور وغیرہ کو جوکہ عظیم الشان بلند و خوبصورت تھے مع دیگر منادر بے تعداد کے توڑ واکر انکے مصالحہ سے انکی جگہ مساجد و مقابر و زیارتین بنوائین بجائے صدائے ناقوس بانگ بلند دلوائی ذوالچو نے جسطرح قتل عام کیا اس ظالم متعصب نے انہدام تمام کیا اور ہزارہا ہنود کو جبراً قہراً مسلمان کیا اسکے ظلم و ستم سے تمام ملک مین شور و شر آہ و فغان بپا ہوا چارون طرف سنہ ۱۳۹۰ع

سے گریہ وزاری کی صدا آسمان تک پہنچی مندر شکنی کے باعث مسلمانون نے خوش ہوکر ازراہ تعصب و ہنود نے بسبب دل شکنی اس سنگدل کا (جو کہ مجسم بت جور و جفا تھا) خطاب سکندر بت شکن مشہور کیا خدا معلوم خلقت نے ایسے کیا گناہ کئے تھے جو پے در پے اپنر جبر و قہر اور عرصہ دراز تک کشت و خون خونریزی و لوٹ کھسوٹ جاری رہی ؎ چو خواہد کہ ویران کند عالمے * نہد ملک در پنجۂ ظالمے * مسلمانون کی ترغیب و اغواسی اور انکے مذہبی و شرعی فتون سے ہنود کو بہزار شدائد بیدین کیا گیا جب باقی ماندہ برہمنونکو بھی قبول اسلام کے واسطے حکم ہوا تو انہون نے اپنی جان سے ہاتھ دہو کر بقول ہر کہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل دارد بگوید * صاف جواب دیا کہ ہم لوگ ہرگز مسلمان نہونگے گو مرنا پڑے اسلام ملیچھون کا بناوٹی نو ایجاد دین پر از شرارت و ستم رہنمائے جہنم ہمکو قبول نہین ایسے کلمات صاف و گستاخانہ سنکر سیاہ درون سلطان کے دلپر اور کدورت و غبار پیدا ہوا بجائے خونریزی و قتل کے ہنود پر زرجزیہ لگا کر گوناگون عقوبات و بوقلمون عذاب اپنپر روا رکھے سوائے منادر کے وہ تمام پتھر بھی جن پر شاردا حروف کہدے تھے اس ظالم نے توڑ وادیئے شاستری پوتھیان جہان دیکھین وہین دریا برد کین یا جلوا دین حتےٰ کہ شاردا حروف تہجی باقی رہگئے پوتھیان غتفاصفت ہوگئین خال خال کوہی کسیکی حکمت و چھپانے کے کامیابی سے باقی رہین ملا و قاضیون کا وہ زور بڑہا کہ انکی دہشت سے دہوکا اجل کا ہوتا آخرکار جب بیج بہارہ کے مندر کو توڑا تو اسمین سے ایک پتھر پر شاردا حروف مین بتعیت انہدام منادر کے اسکے ہاتھ سے مضمون کندہ پایا اس سے عبرت حاصل کر کے جب کوئی نشان بھی مندرون کا باقی نرہا تھا تو تسخیر ولایات اور سرانجام دہی معاملات ملکی مین مصروف ہوا اور فتح پر فتح حاصل کی جسطرف کو عنان عزیمت پھیری منصور و غالب ہوا جب سید علی ہمدانی مرگیا۔ تو سلطان نے مقبرہ ہنود کی اسی کالی گنڈ پر جہان وہ جیتے جی متصرف انکا تہا بنواکر عبادت گاہ قرار دیا

اسیطرح مقدس چشمہ ہون پر ایک مسجد اور باغ بنوایا اور ہر موسم بہار مین سید علی محمد کے پاس جایا کرتا اسکے جلوس کی تاریخ یہ ہے ۶ عقل گفتا بہ شرح داد رواج ✤ اسنے دامن کوہ ماران مین ایک شہر آباد کیا آخر الامر یہ ظالم بھی ۲۲ برس کی عہد حکومت کے بعد اس جہان فانی سے عذاب گور جاودانی مین کیڑی مکوڑونکے دہن مین جاپڑا۔ نام بد چھوڑکر لعنت پایدار ہمراہ لیگیا نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پایدار۔

علی شاہ

سمت ۱۴۹۲ بکرمی مین سلطان علی شاہ اُسکے فرزند نے اورنگ سلطنت کو زیب دی سہ بٹ نے اسکی خدمت مین اقتدار پاکر مقرب شاہی بن اسے بھی ترغیب وتحریص دی کہ حتے المقدور ہنود کو مسلمان کرنا چاہیئے جسپر اُسنے بھی راہ ظلم وتعدی پر قدم جمایا۔ سہ بٹ نے سوای محمد کے لدکو بمعہ عیال واطفال قید کر دیا محمد یہ خبر پاکر براہ بانگل بھاگ گیا مگر سہ بٹ نے اُسکو بھی گرفتار کرا کے قلعہ بیرہ مین قید کیا وہ وہان سے بھی بامداد شیر برادران بھاگ گیا اسپر سہ بٹ نے لدکو جانسے مارا چند روز کے بعد علی محمد بہمراہی فیروز علی وچند سپاہیان ترک پھر آیا۔ سہ بٹ نے لدہ راج اور گورکھ کو اُسکے مقابلہ کو بھیجا انہون نے بڑی کارزار کی بعد فتح حاصل کی جسکے صلہ مین لدہ راج کو عہدہ میر فوجی اور گورکھ کو حاکمی کامراج عطا ہوا اس فتح کی بعد سہ بٹ نے ہنود کو پوجا پاٹ تیرتھ وغیرہ رسوم ادا کرنے سے روکا نشقہ لگانیکی ممانعت کی جھوٹے نہنین لگا کر جرمانہ لیتا زر جزیہ بڑی سختی سے وصول کرتا جب وے جان سے تنگ آئے تو اطراف وممالک غیر کو بھاگنا شروع کیا اور ترک وطن کو ایسے آفات سے بہتر سمجھا جب یہ خبر اوس بدکیش کو ہوئی تو ہر ایک رہگذر پر پہرہ اور حراست مقرر کر کے شہر مین منادی کرادی کہ کوئی شخص سوائے راہدار یکے کہین جانا نہ پائے بعد اس کے ۱۴۳۵ء

اتنا نام کے ہنود کو جبراً مسلمان کرنے لگا اور ملاؤن قاضیون مفتیون نے ایسے زمانہ موافق کو غنیمت جانکر طرح طرح کے عقوبات اور ظلمون سے لوگونکو مسلمان کرنا شروع کیا اس ظلم کی نہ کہین فریاد تھی نہ داد بہت سے برہمنون نے تنگ آکر خودکشی کی بعضون نے گھرونکو آگ لگادی اور خود اُنمین پروانہ صفت جلگئے اکثر دہرم کی چاہ سے کنوؤن مین کود پڑے بہت سے پہاڑ کی چوٹیون پہ چڑہ کر کود پڑے اور جان بحق تسلیم ہوئی جنسے ہوسکا غیر معمولی راستونسے بھاگ نکلے ہندوستان و پنجاب کو چلے گئے اکثر راستونمین ہی شاہراہ اجل کے مسافر ہوگئے ایسے ظلم و ستم تین چار برس تک ہوتے رہے اور بعد اُسکے یہہ بت ظالم بھی پنجۂ قضا مین گرفتار ہوا بجاے اُسکے شاہ جان جسکا دوسرا نام زین العابدین تھا نایب السلطنت بنا اسنے وزرا کے تمام فتنہ و فساد کو دور کیا پھر سلطان علی شاہ بارادہ حج اپنے چھوٹے بھائی زین العابدین کو جو اُسکا نایب تھا تخت خلافت پر ممتاز کرکے یہان سے چلا گیا پنجاب مین اُسکے خسر نے جو وہان کا حاکم تھا ملامت کرکے واپس بھیجا کہ وہ راج کیون چھوڑ آیا مطابق اُسکے وہ پھر براہ پہکلی کشمیر کیطرف فوج خسر کو لیکر آیا زین العابدین نے یہ خبر پاتے ہی ترک سلطنت کرکے بمعہ عیال و اطفال نقل مکان کیا اور علیشاہ سابق دستور تخت پر بیٹھکر مصدر جور و جفا ہوا براہ ریاکاری و بدذاتی لوگونکے عورتون کو جبراً لیجانا شروع کیا اور تعصب مذہبی بڑہایا اسکو جج اکبر سمجھا جسپر خلقت نے داویلا آہ و فغان کے رعایا کی بدنصیبی سے پھر پانچ چھ ماہ تک اُسنے حکمرانی کی آخر کار راجہ جسرتھ والی گھگر کے ساتھ لڑائی مین مشغول ہوا راستہ کی بلاد کو لوٹتا ہوا وہان پہنچا تو اُسکے ہاتھ سے مغلوب ہوکر بھاگ گیا سات سال اسکی حکومت ہے

(سلطان زین العابدین)

۱۴۲۲ء پھر سمبت ۱۴۹۹ بکرمی مین سلطان زین العابدین سلطان کشمیر بنا چھوٹا بھائی اُسکا محمد خان نہایت

نیابت پر ممتاز ہوا اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی تمام انتظام ملک بہت عمدہ کر کے جور و ظلم کو دور کر دیا ہر ایک طرح کے علوم و فنون کو ملک مین رواج دیا جسرتہہ خان کو بھی پناہ دی زونہ راج اپنی کتاب مین اسکی از بس تعریف لکھتا ہے اِسکے عہد مین غریب پر زبردستی نہ تعصب مذہبی ہونے پاتا اگر کوئی بدذات مسلمان ہنود پر حسب عادت ظلم کرتا وہ پوری سزا پاتا لوگون کے املاک جو بعض سینہ زورون نے جبراً دبا رکھی تہین وہ سب واپس دلادین سلطان کے ہاتھہ پر ایک آبلہ ہوگیا تھا شربٹ حکیم نے معالجہ کیا تو خدا نے شفا دی اُسکے صلہ مین سلطان نے ہر چند بہت انعام عطا فرمایا مگر اُسنے زر جزیہ ہنود کے معاف ہونیکی درخواست کے بغیر کچھ قبول نکیا وہ درخواست اُسکی بپایہ قبولیت پہنچی اور امیر کبیر نبگیا کہتے ہین یہ سلطان کیمیاگر بھی تھا۔ دارد۔ سندہ۔ قندہار۔ پنجاب وغیرہ ممالک کو بھی اُسنے فتح کیا تبت پر متسلط ہوکر وہان ایک شہر آباد کیا کشمیر مین زراعت و تجارت کو از حد ترقی دی دولہا نام ایک مسلمان نے جو کہ خاص مکہ سے قرآن لیکر اُسکے پاس آیا ہوا تھا ایک برہمن کو بحالت نشۂ شراب مار دیا اس جرم پر اُسکے لیئے حکم دیا کہ اُس بدذات کو گدہی پر دم کیطرف موتہہ کر کے سوار کر تمام شہر مین رسوا کیا جاوے۔ اور ہر ایک جگہ اسپر غلاظت ڈالی جاوے۔ تعصب مذہبی اسکو سوا ے ایام اول کے بالکل نہ تھا تمام اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مین بے نظیر و عدیل تھا۔ بیت

خوبئے اخلاق کان دنیا و دین راز یور است ٭ بافقیری خوش بود با بادشاہی خوشتر است ٭

اِسکے چار بیٹے تھے آدم خان۔ حاجی خان۔ جسرتہہ خان۔ بہرام خان۔ اذنیلہ پور اور آدڈن دہنتی پور مین ایک ایک نہر بنا کر گنگہ بل سے براہ کوہستان مانسبل کو ایک ندی لایا اُسکے کنارہ و نپہ آبادی کی اپنے نام پر کوہ ہاری پربت سے امریش پور تک ایک بڑا شہر آباد کیا زینہ گنگا زینہ سوامی تک پہنچائے سوپور کے متصل سنان گری نام ایک شہر

جسکو اب زینہ گیر کہتے ہین آباد کیا سوز یشور ۔ مارتنڈ اور امرناتھ مین شاہی تعمیر تیار کرائین
زینہ کوٹ متصل اندرکوٹ وزینہ مرغ وزینہ دب ۔ زینہ گڈل ۔ زینہ لنک اولر مین سلطان پور
کامراج مین وزینہ بازار زینہ کنڈل وغیرہ مقامات تالاب اولر کے کنارہ پر اسیکے بنوائے
ہوئے ہین جیاپیڈ کو جو کان مس ملی تھی اسکا فالبض بھی ہوا سوائے اسکے کان جواہرات
بھی اسکو ہاتھ لگی اسمین سے جو جواہرات نکلے اسکا نام زینہ رتن رکھا گیا شربٹ نے جسکا
مکان بجارناگ کے متصل اب بھی مشہور ہے ہر ایک جگہ مکتب اور مدارس بنوائے
مفسدون کو نیست ونابود کیا روایت ہے کہ زمانہ سلف مین ایک شہر سندمتی نام
کے باشندہ جنکا راجہ **سودرشن** تھا ازبس بدکار اور گنہگار تھے جسپر سم ناگ بہت تنگ
ہوا قہر الہی بھی نازل ہوا اسی شہر مین ایک کوزہ گر صاف باطن اور خداپرست تھا اسکو
الہام ہوا کہ یہ شہر سیلاب سے غرق آب ہوگا بھاگ نسے بھاگو اسنے بہ ندائی ربانی ایک ایک
کو سنائی مگر کسیکو یقین نہ آیا اور اسے دیوانہ بتایا اسنے پھر مکرر سہ کرر انسے کہا مگر کسینے
نہ مانا لاچار ہوکر اکیلا ہی وہان سے بھاگا اور کوہ کرال سنگر پر چڑھ گیا پیچھے کو نظر کی تو نقشہ
طوفان نوح کا آنکھون کے آگے پھر گیا شہر کا نام ونشان بھی نپایا ہر چہار طرف عالم
آب نظر آیا ۔ اوسی تالاب مین گاہ بگاہ ایک مندر کسیکو نظر آجاتا تھا وہی مندر زین العابدین
نے بھی ایکدفعہ دیکھا اور اعیان سلطنت کو حکم دیا کہ اولر مین جہان مندر دکھلائی دیتا
ہے وہان ایک عمارت تیار ہو لوگ حکم سنتے ہی دوڑ پڑے مگر مندر غائب پایا ۔
پھر سلطان خود کشتی پر سوار ہوکر وہان پہنچا اور حکم دیا ڈھونڈھو جب غواصون نے بڑی محنت
کے بعد دو بت رویین نکالے سلطان نے گجرات وغیرہ مقامات سے کاریگرون کو
بلواکر ایک بڑی کشتی جو بذریعہ بادبان کے چلتی تھی سنگ ہائے کلان سے بھروا کر
وہان غرق کرائی اور اسپر یہان تک خاک اور سنگ ہائے خورد وکلان گروائے کہ ایک

جزیرہ تیار ہوگیا اسپر تعمیرات بنائی گیئن اور نام اُسکا زینہ لنک رکھا گیا تاریخ اُسکی یہ ہے +

تا زین عباد اندرون جشن کند - پیوستہ چو تاریخ خودش خرم باد + یہ سلطان شاہ میر خاندان سے تھا کچھ تھوڑے

عرصہ کے بعد شیر بٹ حکیم اور محمد خان نایب بھی مر گئے مٹ مین اُسکے دفن ہونے کا لہر بھی ہو گئے

گئے تھے جو کہ بخوبی ہو آئے تھے زونہ رواج کی تاریخ اس مضمون تک ختم ہوئی آگے سرینگر

پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکھا ہے - صفاپور سے سوپور تک سنگ ہائے

مناور سے سلطان نے ایک مضبوط پشتہ بندھوایا دیگر ممالک سے درختان میوہ دار

منگواکر یہان بوئے انگور و سیب وغیرہ کے درخت بہوٹان کیطرف سے منگا کر باغات

بنوائے سنگھاڑہ اور تخم نیلوفر تالابون مین لگوائے براہ برار نمل تالاب ڈل سے ایک

ندی کاٹ کر متصل جہہ کدل دریائے بہت سے ملائے اور جوئے نالہ مار راجہن کی

آبادی کو تالاب ڈل سے کاٹ کر روان کی اہل فضل و کمال ہر فرقہ کو منگواکر یہان

آباد کیا اور اُنکی معاش خاطر خواہ مقرر کی - بہت سی مدارس بھی بنوائے ولایت سے فارسی

کتابین منگوائین صدہا کتب کا ترجمہ فارسی و عربی و ہندی و شاستر مین کرایا شاستری پستکین بھی

جو کشمیر سے معدوم ہوگئی تھین اور مقامات سے طلب کرائین مہابھارت و برہتھ کہتا و بعض

پورانون کا ترجمہ کرایا اور کتب طلب تیار کرائین - جی سنگھ کے عہد سے اپنے وقت تک شاستری

زبانمین راج ترنگنی لکھوائے بہت سے شاستر دور سے منگواکر برہمنونکو مفت دیئے

خود بھی زبانہائے ہندی و فارسی و تبتی بخوبی جانتا تھا - مُہر کن حکاک - کاغذ گر - قلمدان

ساز وغیرہ پیشہ ور لوگ خراسان وغیرہ انصار سے بعد تلاش یہان بلوائے کشمیریونکو

اُنکے ہنر سکھوائے ہنود کو جو یہان سے بھاگ گئے تھے مع فضلاء و علماء کے دیگر

بلاد سے بہ تعظیم و تکریم بلاکر نقد و جنس عنایت فرما یہان آباد کئے ایک دفعہ ایک

شہزادہ کشتی مین سوار سیر کرتا ہوا عالی کدل مین پہنچا ایک برہمنی جو گھاٹ پر پانی بھرنے

مولانا احمد کشمیری اسکے وقت مین ایک اچھا شاعر تھا

کو آئے تھے اُسکو نظر پڑی دیکھتی ہے اُسکی عقل پر پتھر پڑے نشا رشباب سے ایک ڈھیلہ اُسکے گھری پر مارا۔ گھڑا اُسکے صدمہ سے ٹوٹ گیا مگر پانی برہمنی کی ست سے اُسکے سر پہ معلق کھڑا رہا۔ جب وہ مظلوم گھر پہونچی تو اُسکے برہمن نے غضب انگیز ہو کر بد دعا دی کہ جس سے یہہ حرکت ناشایان ہوئی اُسکے سینہ مین درد ہو اور مرضی خدا سے روز رد ہو۔ برہمن چونکہ مستجاب الدعا تھا بد دعا اُسکی اثر پذیر ہوئی۔ جب شہزادہ کو علاج معالجہ سے شفا نہوئی اور بد دعا کا اثر ثابت ہوا تو بادشاہ برہنہ پا اُس برہمن کے گھر جاکر شہزادہ کی شفا کے لئے ملتجی ہوا۔ برہمن نے بعد نپد و نصایح کے بارگاہ حکیم حقیقی سے بحق شہزادہ شفا مانگی چونکہ قبول پڑے اسابت پر مقربان سلطانی کو ان برہمنون کی ریاضت سے انکا فکر ہوا۔ آخر کار بہ مشورہ قاضیان و مفتیان برہمنون کو حکماً فارسی پڑھوایا باسی کھانا کھانے کا عادی کرایا چنانچہ تب سے ہی کشمیری پنڈیان جنھون نے فارسی پڑہی کارکن کہلائے اور انہین کے نورسون نے جو اپنے دہرم کرم مین رہے باچہ بٹ کا خطاب پایا۔ اسکی عہد مین منجملہ ۹۹ رشیون کے شیخ نور الدین بھی تھا جو کہ ایک چور کا بیٹا تھا۔ مگر اپنی ریاضت و عبادت کے باعث سب کا سرتاج تھا۔ للی شوری بھی اُسیکے عہد مین تھے جو کہ پانپور کے ایک برہمن کے لڑکے تھے یہ للی شوری بڑے خداپرست و عبادت خالق مین مست زیور کرامات سے آراستہ تھے۔ شیوا فلاسفی مین کامل اور علم شاعری مین پورے تھے۔ نمونہ اشعار اُسکے جو اُسنے بجواب اشعار خاوند و گورو کے دیے تھے چندیہ ہین۔

قول اول خاوند لل ماجیصاحبہ

چندرمس ہیونہ پرکاش کوٗنہ گنگہ ہیونہ تیر تھہ کاہنہ۔ باندون ہیونہ باندو کانہہ۔

چاند کی برابر کوئی روشنی کہین نہین گنگا کی برابر تیرتھہ کوئی نہین رشتہ دار کی برابر رفیق کوئی نہین۔

رنہ ہیو سوکھ نہ کانہہ —
بی بی کی برابر آرام کوئی نہین

قول دوم گورو سیدہ بابو

اچھن ہیو نہ پرکاش کونہ گوٹہن ہیو نہ نیر تھ کانہ پندس ہیو نہ باندہ کو نہ
آنکھونکی برابر روشنی کوئی نہین گھٹنون کی برابر تیرتھ کوئی نہین جیب کے برابر رفیق کوئی نہین

ازیس زرو اس ہیو سوکھ نہ کاہنہ
تندرستی کی برابر آرام کوئی نہین

قول سوم خاص لل ماجیصاحبہ

ئیس ہیو پرکاش نہ کونہ لیے اس ہیو نیر تھ نہ کاہنہ دلیس ہیو باندو نہ کو نہ
معرفت کی برابر روشنی کوئی نہین ارادہ کی برابر تیرتھ کوئی نہین خدا کی برابر دوست کوئی نہین

بیس ہیو سوکھ نہ کاہنہ
خوف کی برابر آرام کوئی نہین

ایک دفعہ لل ماجیصاحبہ کپڑی پہن کر گورو کے پاس گئین بوریے سے علیحدہ زمین پر بیٹھ گئین گورو جی نے بپاس خاطر اُنسے کہا کہ بوریے پر بیٹھو مٹی سے کپڑے خراب ہوگئے یہ سنکر لل ماجی صاحبہ نے جواب دیا۔

اندر میچی نبر میچی میچہ نہ پاتس دِتم سوہ دُچھم منتر منن نہ میچی میچی۔

ترجمہ لفظ بہ لفظ اندر مٹی باہر مٹی مٹے کے ساتھ اپنا جسم خوب جہاڑوان تو تم سورہی دوہ آلودہ ہے دیکھا تو من کے اندر بہی مٹی ہے۔ اور اس مٹی کی چھانٹی مین دن گذر گیا

بجاے میچی کے مہ چیٔ کے دوسرے معنے یون ہین اندر بھی توہی باہر بھی توہی مینے دل سے تیرے ساتھ ملکر خوب لطف اُٹھایا دلکے اندر جو دیکھا تو تجھی کو پایا تیری تلاش مین دن گذر گیا۔

دیگر

آئیس وَتئے گیس وتئے منز سوٗ تھے لوٗسم دوٗہ * وچھم چندس ہار آیم نہ اتھے ناوٗ تارس کیا دیہ ترجمہ آئی راہ گذر سے اور گئے راہ گذر سے راہ گذر مین دن گذر گیا دیکھا جیب مین تو خرچ نہ پایا محصول کشتی کا کیا دون۔ دوسری طرح یہ معنے ہین۔ آئے اپنے رستنے گئے اپنے رستے دل ضعیف ہوگیا اور دن غروب ہوگیا اپنے سرمایہ مین دیکھا تو بھگوان ہاتھ نہ آیا اب اپنی نجات کسطرح حاصل کرون۔ ایسے ایسے ہزارون واک ہین جو ہوئے ہین اور ایک کتاب لل واک نام اسکی تصنیف علم معرفت مین بے نظیر و عدیل ہے۔ اگر اس کی معجزونکی تفصیل لکھی جائے تو ایک اور کتاب تیار ہو اسلئے طوالت کے باعث اُن کو ترک کیا لل تراگ بھی اسیکی کرامات کا نمونہ ہے۔ اس سلطان مین مسافر پروریکی صفت بھی پوری تھی جو مسافر آتا قدر پاتا زوالچہ کے وقت کی ویران شدہ زمین اسکے عہد مین آباد ہوگئی۔ یہ سلطان اپنے اوایل عہد مین ۲۰ ہزار سوار و ایک لاکھ پیادونکو لیکر تبت مین پہنچا شاہ کاشغر سے موضع شنی زی مین سخت کارزار کے بعد سلطان نے فتح پائی اُسکے وقت مین رعایا برایا خوش خزانہ معمور تھا۔ صرف شاہزادہ کچھ کچھ فساد کرتے رہے چنانچہ ایک شاہزادہ نے اسکو بھی تالاب اولر مین غرق کرنا چاہا تھا لیکن یہ جلد خبردار ہوگیا۔ سمت ۴۶ کی قحط مین خلقت کی پوری امداد کی دو برس بعد اُسکے سیلاب آیا تیستا کے سالگرہ پر ہر دو طرف بغرض خوشنودی ہنود رعایا خوب چراغان کرایا اور خود سیر کرتا رہا بیترتھ لوکابندن کو بھی سمت ۴۹ مین گیا اور کوسنہ ناگ کی سیر بخوبی کی راجگان قرب و جوار اسکے پاس تحایف و نفایس نذرانہ

برابر بھیجتے رہے اسکی نیکی کے باعث ہنود اسکو بڈشاہ (یعنے بڑا بادشاہ) اور انکی رنگ سے مسلمان بڈہ شاہ (یعنے ہنود کا راجہ) کہتے تھے چنانچہ اسلیئے جہیشہ شودی دواوشی کو ۵۰ برس کی عہد حکومت کی بعد بعمر ۶۹ سال جب وہ جان بحق تسلیم ہوا تو مندروٹی شور مین دفن کیا گیا۔ اور مندر مذکور بڈشاہ کے نام سے مشہور ہوا۔

سلطان حیدر

سمت ۱۵۴۹ بکرمی مین اسکا دوسرا شہزادہ سلطان حاجی ملقب بہ سلطان حیدر بھائیون سے لڑ جھگڑ بزور شمشیر سکندرپور مین جلوس فرمای خلافت شاہی ہوا اور بہرام خان کو حاکم ناگام و نایب السلطنت بنایا راجگان سندہ و راجوڑی وغیرہ ریاستہا جو اسکے مبارکبادی کو آئے تھے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ واپس گئے سید حسن حاکم بیرہ اُسکے وقت بڑا حاکم با اقتدار تہا یہ سلطان بڑا خودرلسے نارسا و زناکار تھا مدام نشہ شراب مین مسرور اور رقص و سرود مین مشغول رہتا پوزنا حجام نے بہت سے ہندوؤن کی ناکین کاٹ ڈالین چند کو دریا برد کیا کسیکو جان سے مارا اس بدکار غافل سلطان کو خبر بھی نہوئی بلکہ اسکے ورغلانے سے سلطان نے باپ کی تمام وزرا و امرا کو مروا ڈالا آدم خان پنجاب مین مارا گیا چونکہ حجام مذکور نے ہنود پر بڑے ظلم کیئے انھون نے جان سے تنگ آکر مسلمانون کی اُن مساجد و مقابر کو جو اُن کے مندرون پر بنوائے گئے تھے منہدم کر کے بعض کو آگ لگا دی جسپر سلطان نے اپنے دادا سکندر بت شکن کا وقت اُنپر پھر تازہ کیا انکا تمام مال و اسباب ضبط کر کے حکم دیا کہ جہان ہندو نظر آئے وہین گردن مارا جائے اسطرح ہزارہا ہنود مارے گئے اور صدہا مسلمان کئے گئے آخر کار ہنود نے مسلمانون کے کپڑے پہن کر کہنا شروع کیا کہ نہ بٹہو ام نہ بٹہو ام مین ہندو نہین ہین ہندو نہین۔ بلدیمر اور لکھپور بھی جلا دیا گیا شہزادہ

حسن شاہ نے اودہر مدہر دیش یعنے پنجاب وراجوڑے وگھگر فتح کرکے جہلم کی طرف سے بہوگہ پال والون کے تمام شہر جلوا دئیے پانچ چھ ماہ کے بعد اُن اطراف کو تسخیر کرکے بہت مال و دولت لیکر سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا بہرام خان نے یہان تمام وزرا وامرا کو لُوٹا پھر وزرا نے سلطان اور شہزادہ مین فساد کرادیا آخر الامر سلطان ایک سال کی حکومت کے بعد نشہ کیحالت مین بام پر سے گر گیا۔ گردن اُس کی ٹوٹ گئی اور عدم کو چل بسا۔

سلطان حسن شاہ

سمت ۱۵۵۰ب مین وزیرون امیرون نے بخلاف رضامندی بہرام خان شہزادہ حسن شاہ سنہ ۱۴۹۳ء
کو فرمانروائے کشمیر بنایا اُسنے زین العابدین پور کو دار السلطنت اور احمد ملک کو اپنا وزیر بنایا آخر مین بہرام خان کو بذریعہ تازی بٹ کے گرفتار کراکر عدم تسکین کے باعث اُسکی آنکھون مین میل پھروادیے اور بہت سے سیدون کو اُنکی شرارت کے سبب جلاوطن کرکے دہلی وغیرہ مقامات کیطرف نکال دیا بہت سی سفارشیون کو پھر واپس بھی منگو لیا سلطان باپ کیطرح گانا سننے کا بڑا مشتاق تھا چنانچہ ۱۰۲۲ ایکہزار بائیس قوال ہندوستانی اسکے پاس نوکر تھے شہر مین اہل نشاط و طوائفون کی کثرت تھی تاتار خان حاکم بہلول پور نے خروج کے بھیجنے مین تامل کیا تو تازی بٹ اُسکی سرکوبی کو فوج کشمیر کے ساتھ بھیجا گیا اسنے سیالکوٹ مین پہنچکر لوٹ مار کی تاتار خان نے مطلع ہوکر سپاہ جرار کے ساتھ وہان پہونچ اُس کے بھاگنے پر کوہ کاجداری تک اُسکا تعاقب کیا لیکن پُرانے سلاطین کے رعب سے کشمیر مین داخل ہونے کا حوصلہ نکیا اور وہان سے واپس پھر اکوہ کاجداری تک تمام ملک اپنے قبضہ مین لایا ادہر سلطان سے رؤسا و امرا نے بھی طریق بغاوت و انحراف فتنہ و فساد

اختیار کیا جس سبب سے کسیکی ہمت تاتار خان سے اپنا ملک واپس لینے مین نہ پڑے
اسلیئے سوائے خطہ کشمیر کے سلطان کے قبضہ مین　اور کوئی جگہہ نرہی آتش زدگی نی
بھی اسکے عہد مین بہت سے محلہ و مکانات عالیشان کو خاک سیاہ کردیا جامع مسجد و خانقاہ
سے بھی شعلۂ نور بلند ہوئے سلطان نے انکو از سر نو بنوایا میر شمس الدین عراقی حسین مرزا
شاہ خراسان کیطرف سے سفیر ہو کر آیا بہت سے تحایف مثل پوستین وغیرہ کی شاہ کیطرف سے
سلطان کی پیش کئے وہ آٹھ برس یہان رہا اور چکو نمین سے اکثرون کو شیعہ بنا کر
خراسان کو لوٹ گیا گیارہ برس کی حکومت کے بعد سلطان نے قضا کی ۔

سلطان محمد شاہ و فتح شاہ

سنہ ۸۹۲ء

سمت ۴۹ ب مین بیٹا اُسکا سات برس کی عمر مین سلطان محمد شاہ تخت سلطنت پر امور
شاہی کا سبق خوان بنا اُسکے جلوس کو بعض فارسی مورخون نے سنہ ۸۹۲ ہجری لکھا ہی ۔
جسمین بہت فرق پڑتا ہے ۔ اسکی صغر سنی کے باعث عنان حکومت سادات کی ہاتھ
لگی اُنہون نے غرور نشاء حکومت سے پھولکر بد مزاجی اور شرارت سے ہنود پر ظلم
و ستم روا رکھا غازی اور شہید بننے لگے جبپر سپاہ پنجاب و سادات مین سخت نزع اُٹھا
اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا　کہ سپاہیون نے ایک سید کو بھی زندہ نہ چھوڑا یہ آتش شہادت
سید میر حسن نامی بزرگ سادات کے باعث بھڑکے تعصب مذہبی و شرارت وغرور حکومت
کے نتیجہ نے محمد شاہ کو دو برس اور سات ماہ کی حکومت کے بعد سریر سلطنت سے اُٹھا
کر اطراف جبال و کوہستان مین ایسے چھوٹے سی عمر مین بھگا کہ بجائے محاصل سلطنت
کے عذاب و مصیبت دکھائی ۔ اور سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن سلطان زین العابدین
جو کوہستان نوشہرہ مین حکومت کررہا تھا بامداد سپہ سالار ملک سیف دار کشمیر کا سلطان

بنا مگر سپہ سالار مذکور کی حکومت یا اختیار نے سلطان کے دلمین نار حسد کو روشن کیا اسلیئے
بعض اراکین خلافت و اعیان حکومت کو اپنے ساتھ ملا کر اُسسے عداوت پیدا کی نہر کے
پل توڑ دیئے جانبین سے سپاہیان جرار شیر وار میدان خونخوار مین آ نکلے بہت سے خونریزی
وکشت و خون طرفین کے بعد ملک سرہنگ جنگ نے ملک سیف دار کے اسپ صبا رفتار
کو بضرب شمشیر نیزہ دم مار کر اُسسے بیدل کردیا عوام نے اسپہ حملہ کر کے ملک عدم کا راستہ
لیا اور ملک سرہنگ جنگ کو بھی چونکہ زخم کاری لگا ہوا تھا اُسنے بھی حریف کی مفارقت گوارا
نکر کے اُسکا پیچھا کیا فتح وفیروزی فتح شاہ کے نصیب ہوئی اور ملک شمس چک منصب وزارت
پر ممتاز ہوا ڈھائی سال کے بعد میر سید محمد شہید و ملک ابراہیم ماگری و ملک حاجی و ملک عیدی
مخالفت و منازعت ملک شمس چک پر آمادہ ہوکر جانبین سے شہر مین نزدیک خانقاہ بلبل شاہ
کے کارزار حرب وپیکار ہونے لگا مخالفون نے ضرب ہائے شمشیر آبدار و زخم ہائے کارلگائے
آخر کار ملک شمس چک بمعہ سلطان فتح شاہ کے بھاگ کر ڈال ذکر مین جارہا ہرچند بہت
مخالفون نے اُسکا تعاقب کیا لیکن اپنی دلاوری سے گھوڑے پر سوار ہوکر نکل گیا پھر محمد شاہ
دوبارہ بادشاہ بنا اور لشکر کو لیکر نزاگام کی طرف ملک شمس چک پر چڑھائی کی سوپور مین دونون
لشکر مقابل ہوئی ملک موسیٰ رینہ نے اس جنگ مین کار رستم کیا جس سے دل کے دل
رو بفرار ہوئے ملک شمس چک وارد کو اور فتح شاہ ہندوستان کو بھاگا محمد شاہ نے باوجود اسقدر
کارزار کے ملک موسیٰ رینہ کی دلجوئی وقدر دانی نکی اُسنے رنجیدہ ہوکر فتح شاہ اور شمس چک
سے نامہ وپیام کیا اور فتح شاہ نے وہان پہنچکر موسیٰ رینہ کی مدد سے رینہ کاجی کے میدان
مین محمد شاہ پر فتح حاصل کی اسمرتبہ محمد شاہ نے چار ماہ چودہ روز کی حکومت کی پھر فتح
شاہ حاکم کشمیر اور شمس چک سپہ سالار بنا اُسوقت کو ۹۰۵ ہجری فارسی والون نی لکھا ہے
اور شیخ سلطان شمس الدین عراقی پھر کشمیر مین پہنچا کاجی چک نے باتفاق دیگر چکون کی

کے اُسکے مذہب کو اختیار کیا اور چڈی بل مین اُسنے پھر بہت لوگون کو شیعہ کیا دو سال کے
بعد ملک موسیٰ رینہ نے جو شیعہ ہوگیا تھا شمس چک کو مار کر خود اُسکا جانشین ہوا اور فتح شاہ
کو براے نام رہنے دیا ۹ برس تک یہ آتش فساد و حسد مذہبی بھڑکی رہی صدہا لوگ جبراً
مسلمان کئے گئے اور جو باقی بچے دے زر جزیہ سے تلف ہوئے ہزارون ہنود باندھکر
ظلم سے مسلمان کئے گئے قدیمی مناور کی اینٹ سے اینٹ بجادی اسی تعصب سے
اراکین دولت باغی ہوکر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہوئے فتنہ و فساد نے روز
افزون ترقی پکڑی ۹ برس کے بعد محمد شاہ تیسرے مرتبہ پنجاب سے براہ پونچھ کشمیر پر
چڑھ آیا اور کامراج کے موضع ادنشکر مین فتح شاہ کو مغلوب کیا ۹ ماہ تک فرمانرواے کشمیر رہا
اسعرصہ مین فتح شاہ نے پھر سامان جنگ درست کرکے اپنے بیٹے جنت خان کو فتح کشمیر
کے لیے آگے روانہ کیا اُسنے بانہال کے بہت سے آدمی اپنے ساتھ لاکر فتح حاصل کی
فتح شاہ پھر تیرہ ماہ تک تیسرے مرتبہ حکومت کرتا رہا اور تمام ملک کو تین حصہ بناکر ایک کاجی
چک دوسرا جہانگیر کو تیسرا اپنے پاس رکھا ہنود جو بزرگونکی ہڈیان لیکر گنگا کو گئے ہوئے
تھے باد طوفان سے قریب دس ہزار کے تلف ہوئے ہیضہ وبا نے ایک عالم کو ویران کردیا
ایک سال کے بعد ابراہیم ماگری دو بیٹونکے ساتھ مارا گیا محمد شاہ نے ہندوستان کے بادشاہ
سکندر ابن بہلول لودی سے کمک لیکر براہ بانگل کشمیر مین پہنچ شہر کے لوگون اور
کارندون سے اتفاق کرکے اول فتح شاہ سے شکست پائی پھر تین ہزار سپاہ ہندوستان
کو ڈالورہ مین چھوڑکر دو ہزار سوار کے ساتھ کشمیر مین پہنچ تمام امرا سے ملکر فتح
حاصل کی اور چوتھی بار شاہ کشمیر بن ہندوستانکی سپاہ کو رخصت کردیا فتح شاہ لوہر
کوٹ کیطرف بھاگ گیا مگر خونریزی و فتنہ بدستور رہا ۹۲۲ھ ہجری مین ملک عیدی رینہ
اور نوکر ماگری نے بہت فوج جمع کی اور سکندر خان بنے فتح شاہ کے ساتھ آکر

قلعہ ناگام مین سکونت کی لیکن کاجی چک کی دلاوری اور شجاعت دیکھکر اُسکے ہوش اڑ گئے
اور براہ کوہستان جانب ہندوستان بھاگ گیا محمد شاہ بھی اُسکی دلبری کے باعث درپردہ کاجی چک
کا دشمن بنگیا جب کاجی چک خبردار ہوا تو رنجیدہ ہوکر نوشہرہ مین جا رہا اتفاقاً انہین ایام مین
شیخ علی بیگ ازبک کچھ ترکونکی فوج لیکہ کشمیر پر چڑہ آیا ملک کاجی چک نے اپنے دو بیٹے
اُسکے مقابلہ کو روانہ کئے اُنھون نے رات کیوقت دشمن پر چھاپا مارا بڑی دلیری اور جوانمردی
سے لڑی تھے کہ ترکونکی تر کی تمام ہوگئی سبکے پیر اُکھڑے اور بہت سے ترک مارے گئے
بہت سے گرفتار ہوئے بعد فتح کرنیکے آٹھ ماہ پیچھے ملک کاجی چک پھر کشمیر مین آیا محمد شاہ
نے اُسکی بہت عزت و توقیر کی کچھ روز بعد ملک کاجی چک نے محمد شاہ کو قید کرلیا۔

سلطان ابراہیم

اور اسکی جگہہ اُسکے بیٹے سلطان ابراہیم کو تخت نشین کیا اور خود وزیر بنا ایک شخص جو اُنکا دشمن
تھا بادشاہ دہلی کے پاس جاکر وہان سے کچھ فوج لے کشمیر مین آیا اوہر سے اُنکی فوج اور
نازک شاہ فرزند فتح شاہ مقابلہ کو نکلا آخر کار کاجی چک مغلوب ہوکر کہھونکی مکانونکی طرف
بھاگ گیا۔

نازک شاہ

عبد الملک فریق غالب نے نازک شاہ کو تخت پر بٹھلایا اور تمام کشمیر چار حصون مہ
تقسیم ہوا۔ ایک ملک علی کو دوسرا ملک ابدال ماگری تیسرا لوہر ماگری چوتھا بنگہ چاک
کو ملا نازک شاہ نے ایک برس تک راج کیا۔

محمد شاہ

اور پھر محمد شاہ فرمانروا ے کشمیر بنا نازک شاہ نایب ہوگیا بابر شاہ مرگیا ہمایون شاہ کے ہاتھ تخت دہلی آیا سنہ ۹۳۷ ہجری مین اُسکا دوسرا بیٹا کامران مرزا محمد شاہ کی بدنظمی کا احوال سنکر ۲۰ ہزار سوار لیکر موضع انہہ دا جن مین مصروف جنگ ہوا لوٹ و غارت کرکے بہت سے گھر جلا دئیے اور بہت آدمی مار دیے آخرالامر کامران ناکام ہوکر یہان سے بھاگا اسکے عہد مین پھر ابوسعید خان والی کاشغر بارہ ہزار سوارون کے ساتھ نکلا اور تبت مین پہنچکر قیام کیا اور بیٹے سکندر خان کو بہمراہی اپنے بہنوئی میرزا حیدر سپہ سالار کے روانہ کشمیر کیا دے براہ لار موسم بہار مین یہان پہنچے آتے ہی خونریزی آتش زدگی لوٹ مار شروع کی بہت سی رعایا بخوف جان و مال و مثال ہاتھ اوٹھا حیران و پریشان پہاڑونکی کہوہ اور غارونمین جا چھپے جب سردیکے موسم گذر چکے اور ایام بہار آئے تو کشمیر کے امیر اور کارآزمودہ لوگ چاہ بابل کے جنگل مین جمع ہوکر جنگ کو تیار ہوئے گو لشکر کاشغر نے متواتر شکستین کہائین مگر منہ نہ موڑا جب فتح کی امید نرہی ناچار اس شرط پر صلح کی کہ محمد شاہ اپنی شہزادی کا بیاہ حیدر خان کے ساتھ کردے محمد شاہ نے اس شرط کو قبول کیا اور لڑکی کی شادی حیدر خان ابوسعید کے بیٹے سے کردی آخر چیت مین ترکون کا لشکر کاشغر کو لوٹ گیا لڑائی کی وجہ سے چونکہ فصل نہوئی تھی قحط اُٹھا ماگریون اور چکون نے باہم موافقت کر لی اور اتفاق سے حکومت مشترک رکھی صدارت کا منصب ملک کاجی چک کو دیا سلطان اسمعیل ابن سلطان محمد شاہ ملک کاجی چک کی دامادی کے باعث بے اعتبار ہوگیا یہ انتظام چند سال تک رہا پھر محمد شاہ نے وفات پائی جسکو بعضون نے سنہ ۹۴۴ ہجری لکھا ہے اسوقت اُسنے پانچ سال راج کیا۔

سلطان شمس الدین

سنہ ۱۵۳۸ء سمت ۱۵۹۵ بکرمی مین سلطان شمس الدین ابن محمد شاہ کو بادشاہی کا خلعت پنہایا گیا کاجی چک ماگری و لوگون مین پھر نا اتفاقی ہوئی کاجی چک نے جاڑہ بھر کاجی دارہ مین بسر کیا بہار کے دنون مین باتفاق امرا ماگریون پر حملہ کر کے کشمیر سے باہر نکالکر خود منتظم بنا اور شمس الدین بعد حکومت ایکسال مرگیا (سنہ ۹۴۵ ہجری)

سلطان اسمٰعیل

سنہ ۱۵۳۹ء پھر سمت ۱۵۹۶ب مین سلطان اسمٰعیل بھائی اُسکا جو ملک کاجی چک کا داماد تھا مسند آرائے شاہی ہوا اور ملک کاجی چک کو پورے اختیارات حاصل ہوئے اہل تشیعہ کا کامل زور ہو گیا اور ملک سب مین بٹ گیا ماگری۔ ڈانگری۔ چاڈوری۔ اور ملکون مین جو کہ صاحب اقتدار تھے سخت فساد اُٹھا محلہ علاءالدین پورہ مین جنگ ہوا دو سال کی حکومت کے بعد سلطان نے دار ناپایدار سے سفر کیا (سنہ ۹۴۵ھ)

(سلطان ابراہیم)

سنہ ۱۵۴۱ء سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین بیٹا اُسکا سلطان ابراہیم ثانی زینت بخش دیہیم شہر یاری ہوا اُسنے سالبین ملک ابدال ماگری و ملک ریگی چک جو کہ سنت جماعت تھے بغرض انتقام ملک کاجی چک اپنے رشتہ دار مرزا حیدر کے پاس جو کہ شاہ ہمایون کا ملازم تھا اپنے بیٹے بھیجے اسوقت ہمایون شاہ ایران کو گیا ہوا تھا اور چونکہ خود بسبب غلبہ شیر خان افغان آزردہ خاطر تھا۔ اُنکی بات پر چندان متوجہ نہوا۔

مرزا حیدر

مگر میرزا حیدر جو وہان حاضر تھا اُسنے رخصت حاصل کر کے سمت ۵۹۹ اب مین از راہ چیرہ ۱۵۴۲ع
اوڈر وار دشہر ہوکر دوسرے مرتبہ کشمیر کو فتح کیا کاجی چک تاب مقابلہ نہ لاکر براہ ہیرہ پور
ہندوستان کو بھاگ گیا ابدال ماگری نے وفات پائی اسطرف کاجی چک شیر خان کی
پاس پہنچا اور خطاب خان خانان کا پاکر اُسکے کمک لئے کشمیر مین پہنچ مرزا حیدر کے ہاتھ سے
جو اندر کوٹ مین رہتا تھا خوش اسلوبی کے باعث سب کا عزیز بنا ہوا تھا مغلوب ہوا اور
ہندوستان کو بھاگتا ہوا انہیہ کی منزل مین مقصود گاہ عدم کو گیا مرزا حیدر نے فتح و نصرت کے
ساتھ شہر مین پہنچکر سکہ و خطبہ بنام نازک شاہ پور سلطان فتح شاہ جاری کیا اور تمام جوانب
کشمیر تبت پہکلی دانگلی وغیرہ کو فتح کر کے عیدی رینہ کو سپہ سالار بنایا خود اہل فضل و
ہنر و صاحبان علم موسیقی و پیشہ وروں کے قدر دانی و جوہر شناسی مین مشغول ہوا ہر کسیکو
اُسکی مراد پر پہنچاتا ہوا دس سال تک حکمرانی کرتا رہا کاشغری لوگون نے زور پاکر خانقاہ
ڈہی بل کو آگ لگا دی اور اہل تشیعہ کے ساتھ خصومت و عداوت مذہبی پیدا کی جس
سبب سے لوگ تنگ آگئے عیدی رینہ و ناجی چک خواجہ حاجی بانڈی وغیرہ اُسکی اطاعت
مین بدل و جان ساعی اور شیعون کے ساتھ پوری عداوت کرتے رہے آخر کار عیدی
رینہ وغیرہ جماعہ ارباب زمانہ اُس سے بگڑے اور آپسمین عہدہ پیمان کر کے مرزا حیدر کو
کہا کہ اطراف پر نظم و نسق کے واسطے لشکر کشی واجب ہے اُسنے اپنے بھتیجے مرزا ساتھ ادان
کاشغری کو روانہ کیا اپنے پاس بہت تھوڑی فوج رکھی فوج فرستادہ کو کشمیریون نے
ہولناک جال مین ایسا پھنسایا کہ پندرہ سو آدمی اُسکے خاص رفقاء جلسہ کام آگئے باقیماندہ
کا حساب ہی نہین - اسی درمیان مین عیدی رینہ و ناجی چک اُس سے باغی ہوئے

اور قلعۂ آڈن پورہ مین آکر قابض ہو گئے اس سے مرزا حیدر کو معلوم ہوا کہ یہ تمام فریب تھا بعد چند روز کے عیال و اطفال کو اندرکوٹ مین چھوڑ کر خود اکیلا ہی قلعۂ آڈن پورہ کے اندر گھس گیا وہان ایک قصاب نے کلہاڑی اٹھا کر اسکے سر پر ماری ایک ہی ضرب سے عدم کو بھیجا صبح کو جب یہ خبر مشہور ہوئی۔غازی چک و دولت چک فرزندان ملک کاجی نے اندرکوٹ مین جاکر اسکے ننگ و ناموس مین دست اندازی کرنی چاہی لیکن سلطان نازک شاہ کے منع کرنے سے باز آئے اور وابستگان مرزا کو کاشغر کیطرف بھیجدیا پھر نازک شاہ کی سلطنت مین استحکام نہ رہا۔

احوال چکان

دنیا کا یہی قاعدہ ہے کہ یکے مے آید و دیگرے میرود۔ ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت ✤ رفت و منزل بدیگرے پرداخت - وان دگر پخت ہمچنین ہوسے ✤ این عمارت بسر نبرد کسے - جسکو آج کمال اوج و سربلندی ہے اسکو کل زوال و پستی ہے۔قبیلہ چکان اول اول سلطانون کے نوکر رہے پھر رفتہ رفتہ علم دولت و اقتدار کو بلند کیا لشکری چک اہل ہنود کے دور آخیر مین یہان وارد ہوا اور سو قوت سے پشت در پشت تا عہد زین العابدین خدمتگاری کرتے رہے پھر سلطان حیدر و حسن شاہ کے عہد مین بسبب فتنہ و فتور ارکان سلطنت کے مرتبہ مصاحبت و امارت پر سرافراز ہوئے سلطان نازک شاہ کے عہد مین درجہ قرابت پاکر اپنی لڑکیان اُنسے منسوب کین پھر مسند حکومت پر قدم رکھکر شیعہ ملت بعض سینون مین پابند ایمان رہے سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین جب میدان خالی پایا۔ سنہ ۱۵۴۱ء
سلاطین سے روگردان ہوکر علم حکومت بلند کی مرزا حیدر کا وہ حال ہوا اور نازک شاہ کی حکومت مین ضعف آیا۔ تو عیدی رینہ نے پسران کاجی چک کو جو کہ باپ کی وفات

کے بعد دربدر پریشان بے سروسامان پھرتے تھے بخلاف سابق ممتاز کیا اور اُسکے اتفاق سے امور سلطنت کو انجام دیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد عہد وپیمان حال کو توڑکر پہلی عداوت کو یاد کیا بشمول ناجی چک پلہاے دریاے بہت کو خراب کرکے بکینہ جوئی و فتنہ انگیزی مصروفیت کی اور بہت سے چک جو عیدی رینہ سے موافق تھے اس تدبیر کی واسطے خانقاہ ہمدان شاہ مین جمع ہوئے اُسے درمیان مین نیک روز برادر کاجی چک نے مخفی طور سے بام خانقاہ پہ چڑہکر ایک سنگ کلان اُسپہ گرایا جسنے خطا کی اور ستون خانقاہ پر گرا مگر اُنھین کچھ آسیب نہ پہنچا اور نیک روز ایک گولی کے لگنے سے نیچے گرکر مرگیا۔ ناجی چک یہ حال دیکھکر ڈرا اور ہندوستان کو بھاگ گیا جب راولپور مین پہنچا ایک درخت انگور کا اُسکے گلوگیر ہوا جسکے صدمہ سے گھوڑے سے گر پڑا اور اُسکی ٹانگ ٹوٹ گئی اور جانبر نہ ہوسکا کشمیر مین ادہر سلطان اسمٰعیل شاہ کو جو کہ سلاطین کی اولاد مین سے تھا تخت پر بٹھلایا اور حکمرانی چکون نے خود کرنی شروع کی۔

عہد ملک دولت چک

سمت ۱۶۱۰ ب مین ملک دولت چک بچہ ملک کاجی کو مسند حکومت ہاتھ لگی اور بظاہر حبیب خان ولد شمس شاہ خواہرزادہ اپنے کو سلطان قرار دیکر باختیار تمام مہمات ملکرانی کرتا رہا اُسکے وقت مین نہایت سخت اور شدید زلزلہ آیا جس سے آثار قیامت نمودار تھے یہان تک کہ اکثر مکانات شگافہاے زمین مین دفن ہوگئے دبی ہوئے مکانات کی چھتون سے جو سطح زمین کی برابر ہوگئی تھین دریچہ بناکر لوگ باہر نکلے اور اثاث البیت نکالا مراج مین پائین موضع بیچ بہارہ متصل تندن مرگ قریہ حسین پور و حسن پور جو کہ دونون طرف دریا کے آباد تھے نصف شب کو اپنے اختلاف و انقلاب مین پڑے سنہ ۱۵۵۳ء

کہ ادہر کی زمین و باشندے اودہر اور اودہر کے اسطرف آ گئے چنانچہ اب تک حسین پور کی زمین زمیندار حسن پور کے اور وہان کے زمیندار حسین پور کے بوتے ہین یہ زلزلہ سات روز تک محسوس ہوتا رہا دولت چک کی عہد مین افغانان ہندوستان عظیم خان و مجید خان وغیرہ کشمیر پر چڑہ آئے تھے جو عرصہ تین ماہ مین یک بیک قتل کئے گئے ۔ اُسنے آخیر مین اپنے بچے سے نکاح کر لیا حبیب غازیخان و حسین خان و علیخان عموزاد اُسکے بہت رنجیدہ ہوکر اُسکی تخریب کے در پے ہوئے ایک روز بجہت شکار کشتی پر سوار ہوکر اپنے گھوڑے حسن آباد مین چہوڑتا لاب ڈل کو گیا غازیخان نے یہ خبر پاکر اُسکے تمام آدمیون کو قتل کر کے حسن آباد کے گہوڑ وپنہ قبضہ کر لیا اگرچہ ملک دولت مردانگی و زور آزمائی و تیر آزمائی مین لاثانی تھا اور ایسا زور آور تھا کہ تندی مرگ مین اسکا تیر دو کوس پر پہنچکر نشانہ پر لگا ایک مکان بناتے ہوئے ایک شہتیر جو کہ چالیس گز لمبا اور دو گز عریض تھا ناگاہ بام پر چڑہاتے ہوئے نیچے کو گرا اسنے ایک ہاتھ زمین پہ دبا دوسرے ہاتھ سے اُسکو تھام لیا اُسوقت ہاتھ اُسکا زمین مین کہنے تک گڑ گیا جب تک اس مین رسیان باندھی گئین تب تک اُسکو تھامے رہا بلکہ یہہ بھی کہتے ہین کہ دہلی مین ایک ہاتھی کے دم اُسنے ایسی زور سے پکڑے کہ ہاتھی ہرگز جنبش نہ کر سکا لیکن وقت پر اُنمین سے ایک زور بھی کام نہ آیا جب کشتی سے نکلکر کوہ پرگنہ پھاک کو گیا تو ایک چوپان کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر نازی چک کے حکم سے اندہا کر دیا گیا او صرف ایکسال تک حاکم باختیار رہا

نازی چک

سنہ ۱۵۵۸ ۹۶۵ سنہ مین نازی چک حکمران کشمیر ہوا اُسنے ہر دو سبت کا گلست ۔ دارد ۔

پھکلی و زانگلی و بھمبر و کشتواڑ کو فتح کیا اور ملک دولت چک و ملک شمس الدین رینہ ولد عیدی رینہ اُسکی عداوت سے بحضور شاہ ہمایون گئے اُنکے تقدیر سے اُنہین ایام مین بادشاہ موصوف بام مکان پر سے گر کر مر گیا جس سبب سے وے میرا ابو العالی سید کاشغر کو جسیح بادشاہ بیٹے کے خطاب سے پکارتا تھا براہ پونچھہ قصبہ پرسیو زمین لائے۔ غازی چک مطلع ہو کر لشکر ظفر پیکر کے ساتھ موضع بانجی ویرہ مین اُنکے مقابلہ مین مشغول ہوا دونون جانب سے خونریزی ہوئی اُدہر غازیخان جسطرف پڑتا صدہا لوگون کو مار سر سے سبکدوش کر دیتا اور اُدہر ملک شمس رینہ بکمال دلاوری و مردانگی دتیا صبح سے شام تک یہی قتال و جدال کا عالم رہا طرفین سے ایک روز مین چار ہزار آدمی شہید میدان جنگ ہوئے اور مخالف نے شکست پائی ملک شمس رینہ ایکہزار سات سو ہمراہیو نکے ساتھ گرفتار ہوا اور تمام کے تمام قتل کئے گئے اُنکے سرونکا ایک مینار چنا گیا دو برس کے بعد ملک دولت چک و ملک محمد بہائی شمس رینہ بہراہی دیگر امرائے کشمیر میدان ذال ذکر مین مستعد پیکار و حرب ہوئے۔ اسدفعہ بھی غازیخان منصور ہوا مخالفونین سے چند اُمراہ نے کیطرف جاکر مرزا فرا بہادر برادرزادہ مرزا حیدر کو بارہ ہزار مغلون کے ساتھ کشمیر پر چڑہالائے غازیخان نے یہ سنکر بہت سی فوج ساتھ لی لوہر کوٹ مین مقابلہ دشمن کو جاکر اشتہار دیا کہ شخص نیزہ پر ایک سر مغل کا کٹا ہوا لاویگا وہ ایک اشرفی انعام پاویگا چنانچہ ایک طایفہ نے بطمع طلائ فوراً ا مغلون کے سات ہزار سر کاٹ کر حاضر کئے اور انعام مقررہ پایا یہ شخص ایسا منصف تھا کہ اپنے بیٹے حیدر چک کو اُسنے بعلت کہنے اپنے مامون کو کہ مین تجھے مارونگا جان سے ماردیا اور ایک مچھلی کی چوری پر دو سو اشرفیان جرمانہ لیتا جو شخص کسی باغ مین میوہ چورانا اُسکا ہاتھ ہی کٹوانا ایک شخص قصور کرتا تو تمام محلہ کو سزا ملتی آخر کو بعد حکومت آٹھ سال کے مر گیا۔

حسین خان

سنہ ۱۵۶۲ء سمت ۱۶۱۹ بکرمی مین چھوٹا بھائی غازی چک کا حسین خان حکومت کشمیر کے سمند دولت
پر سوار ہوکر اور بمشورہ ناجی چک باحسان رعیت پروری بدل وجود امورات ملکی کو انجام
دینے لگا لڑکی اپنے اکبر شاہ کیواسطے بذریعہ مرزا مقیم کے بھیجی ہفتہ کے دنون کو
ان کا مونپہ تقسیم کیا - جمعہ کو جملہ علماء و داناؤن کی صحبت شنبہ کو پنڈتون اور برہمنون
سے بحث دوشنبہ کو قاضیون اور مفتیون سے مشورہ سہ شنبہ کو سیر و شکار چہارشنبہ
کو شغل تیراندازی و پرداخت سپاہ پنجشنبہ کو اہل نشاط و محلات کا عیش دیکھنا - ہر
ایک طائفہ کو فراخور قابلیت و حیثیت انعام دینا و مدد معاش کرنا شاعری مین بھی اسکو
دستگاہ تھے سنہ ۹۷۶ ہجری مین اسکا چھوٹا بھائی او شنکر خان رنجیدہ ہوکر کوہستان بند
کو بھاگ گیا تھا بعض مکانات و مقامات پر تسلط کر کے ظلم کرنے لگا لوگون نے
تنگ آکر حسین خان کے پاس عرضی ارسال کی جسپر اسکے اسیر کرنے کا حکم صادر
ہوا یہ خبر پاکر انشکر خان جنگ کو تیار ہوا اور حسین چک نے مقابلہ کو بمعہ لشکر جرار
پہونچہ مین عنان عزیمت کو پھیرا چنانچہ عین جنگ مین انشکر خان زخمی ہوکر کہین کو
چلدیا حسین چک فتح پاکر کشمیر مین واپس آیا اور کسیقدر عرصہ کے بعد اپنے بیٹے ابراہیم خان
کے مرجانے سے نہایت غمناک و رنجیدہ ہوکر پرگنہ زینہ پورہ مین جاکر آٹھ برس کی
حکومت کے بعد جان اپنی دی -

علیخان چک

سنہ ۱۵۶۷ء سمت ۱۶۲۴ بکرمی مین علیخان چک چھوٹا بھائی حسین خان کا مالک اورنگ شاہی

ہوا اِسکے عہد مین تین سالہ قحط عظیم اُٹھا یہانتک کہ لوگ مردم خواری کرنے لگے مگر علیخان نے اپنے بھرے ہوے خزانہ اُسکے واسطے غلہ بہم پہنچا نیمین خالی کر دیے حاجی حیدر خان و سلیم خان پسران نازک شاہ جو ہندوستان کو گئے ہوئے تھے معہ فوج کثیر اُنہین ایام مین یہان پہنچے بڑی کارزار کے بعد سلیم خان جان بحق تسلیم اور حیدر خان ہندوستانکو دوبفرار ہوا پھر علی چک نے سپاہ کو تسخیر کشتوار کے لیئے بھیجا وہان کے راجہ بہادر سنگھ نے تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ہمشیرہ اُسکے لیئے ارسال کر کے سال بسال باج و خراج دینا قبول کیا تھوڑے عرصہ کے بعد خراج معمولی بھیجنے مین غفلت کرنے پر علیچک نے اُسکی سرکوبی کو پھر فوج ظفر موج روانہ کی جسپر بہادر سنگھ نے ازراہ نامردی بعذر معافی تقصیر اپنے برادر زادہ کو معہ فتح خاتون معشوقہ علیچک کے روانہ کیا اسی درمیان مین قاضی صدرالدین و مولانا عشقی اکبر جلال الدین بادشاہ کیطرف سے بدرخواست دختر علیخان چک بنابر شہزادہ سلیم ہندوستان سے پہنچے انکی خاطر و تواضع فرمان برداری بجا لاکر سکہ و خطبہ بنام اکبر بادشاہ جاری کر کے اُسنے اپنی دختر کو معہ تحالف و نفایس کشمیر کے روانہ کیا اور عیدگاہ مین چوگان بازی کھیلتا ہوا ایک روز بیمار ہوکر آٹھ برس کی حکومت کی بعد بازیگاہ جہان سے گذر گیا۔

یوسف خان چک

سمت ۱۶۳۵ بکرمی مین یوسف خان چک بیٹا اُسکا تخت خلافت پر جلوس فرما ہوا بہ تنہا سنتی ہی ابدال ملک برادر علیچک جنگ کو آپہنچا نوشہرہ مین عین کارزار کے درمیان ایک گولی سے راہیے عدم ہوا اس معرکہ کے بعد یوسف خان نے باپ کی تجہیز و تکفین سے فراغت کی گدی ہمسر نہ ہنے کے باعث مغرور ہوگیا اور ایک چلہ کی حکومت کے بعد مبارک خان نے سنہ ۱۸۷۸ع

عیدگاہ مین جنگ کے درمیان ہندوستان کی طرف اسکو بھگا دیا۔

سید مبارک خان

سنہ ۱۵۷۸ء سمت ۱۶۳۵ب مین سید مبارک خان والی کشمیر ہوا حکومت اُسکی صرف آٹھ ماہ ۱۰ روز رہے اُسی درمیان مین لوگون نے اُس سے تنگ آکر یوسف خان سے نامہ و پیام جاری کیا۔ جبپر وہ پرگنہ دیوہ سر مین آیا تو مبارک خان اُسکے مقابلہ کو نکلا یوسف خان بسبب بے ایمانی وعادم وفا کرنے وعدہ خود اُن لوگون کے جنہون نے اُسے بُلایا تھا پھر کوہستان کیطرف بھاگ گیا چونکہ مبارک خان ہمیشہ چکونکو بُرا بھلا کہتا تہا علی چک و نوروز چک وغیرہ نمکخواران چک ہا نے اسبات پر تاب نہ لاکر اُس سے بغاوت کی۔

لوہر خان

سنہ ۱۵۷۸ سمت ۱۶۳۵ب مین لوہر خان نے تاج و افسر کو اپنے سر پر رکہا دادگستری و رعیت پروری سے ہر کسی کے ساتھ سلوک و مدارا کیا ارزانی غلہ اُسکے عہد مین یہانتک ہوئی کہ ایک پیسہ کو خروار شالی فروخت ہونے لگے سب لوگ بڑے فارغ البال ہو کر عیش و عشرت سے بسر کرنے لگے جب یوسف خان کو اُسکے جلوس کی خبر پہنچی تو وہ اکبر بادشاہ کے پاس گیا وہان ناکامیاب رہا تو لاہور سے قرض لیکر آٹھ سو سوار لیکر بہلول پور مین اپنے وزیر سے بہت سے سوا لیکر جو کہ اُسنے پہلے سے تیار کر رکھے تھے بہ جمعیت تین ہزار سوار چکے سے براہ پونچھہ سوپور مین آپہنچا اور پلونکو توڑ کر کامراج پر متصرف ہو گیا لوہر خان اس خبر کو پاکر بہمراہی بارہ ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادہ رایات شان و شوکت کو سوپور کی طرف لایا ادہر یوسف خان شبا شب مشعلین جلا کر براہ دریا شہر مین آپہنچا اور مخالف کے لشکر

مین پراگندگی ڈالکر

یوسف خان

بار دویم سمت ۱۶۳۶ اب مین بے عربدہ وپیکار مسند نشین ہوا لوہر خان کو قاضی موسیٰ کے مکان سے جہان وہ چھپا تھا منگواکر اندھا کرایا سکہ وخطبہ اپنے نام جاری کیا سرکشون کو سزاے کافی دی اُنہین دنون مین حیدر چک سردار لوہر خان کا بھاگ کر بدرگاہ اکبر بادشاہ پہنچا اور راجہ مان سنگھ کے ذریعہ سے عواطف خسروانی حاصل کرکے نوشہرہ دہمبہر پر قابض ہوا یوسف خان اگرچہ داد ودہش کرتا لیکن بسبب شغل رقص وسرود وصحبت مطربان طرب افزا وگلگشت آب وہواے گلزمین ہاے دلکشا احوال سپاہ ورعیت کے پرداخت سے بالکل غافل رہا اسے درمیان مین طاہر خان ایک فرمان شاہی لیکر آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جب سے آپ حضور بابدولت کی خدمت سے کشمیر کو گئے ہو مزہ سے وہان گذران کرتے ہو کبھی وہان کا حال عرض نکیا۔ مناسب ہے کہ فوراً وہان کا حال لکھو ورنہ تم جانو بمجرد پہنچنے فرمان شاہی کے اُسنے اپنے چھوٹے بیٹے حیدر چک کو تحایف وہدایا لیکر بھیجا وہان پادشاہ نے مہربانی فرمائی اور ایکسال کے بعد کشمیر کو واپس بھیجا۔ دوسرے سال دوسرے بچہ رشید یعقوب چک کو پیشکش ہاے شایان دیگر روانہ کیا وہ تین سال تک بادشاہ کے ساتھ رہا اور رخصت ہوا بعد اُسکے بادشاہ نے حکیم علی کو حکم دیا کہ یوسف چک کو قدمبوسی کے لئے حاضر کرو بمجرد صدور حکم یعقوب چک نے باپ کو ہوبہو حال لکھ بھیجا اور بادشاہ کابل ولاہور کیطرف نہضت فرما ہوے یعقوب چک موقع پاکر بے اجازت کشمیر کو چلا آیا حکیم علی بھی خامپور مین پہنچا یوسف چک نے اُسکی پیشوائی تعظیم وتکریم کمال فروتنی اور اطاعت سے کرکے کہا کہ اعیان وقت نے میری روانگی مین صلاح

تدبی تھی حکیم علی نے اُسکے عذرات و بہانوں کو بحضور بادشاہ لکھ بھیجا وہان سے راجہ بھگوانداس به جمعیت پچاس ہزار سوار براہ اٹک اُسکے حاضر کرنیکو روانہ ہوا جب راجہ مذکور مقام کوار سٹ مین پہنچا یوسف چک نے حکیم علی کو رخصت کرکے بارہ مولا مین پہنچ یعقوب چک کو مقابلہ کی واسطے روانہ کیا بہادران دولاوران طرفین نے ایک ماہ تک قرار واقعی داد مردانگی دے اور غلہ کی گرانی اسقدر ہوگی کہ دس روپیے کو بھی ایک سیر دستیاب ہونا گوشت اسپ و شتر کہانے پر نوبت پہنچی القصہ یوسف چک باوجود جمعیت پندرہ ہزار سوار و ۲۵ ہزار پیادہ کی بے اجازت لشکریان و امرا خود بخود راجہ بھگوانداس کے پاس چلا گیا یعقوب چک نے اُسکی بعد ایسی مردانگی کی کہ راجہ بھگوانداس بسبب شدت سرما و نایابی غلہ ناچار صلح کرکر ہندوستان کو چلا گیا اور یوسف چک کو بحضور بادشاہ پہنچا یا۔ اسمرتبہ یوسف چک نے ۵ سال حکومت کی ۔

یعقوب چک

سمت ۱۶۴۱ ب مین یعقوب چک نے بہ نصرت و اقتدار مراجعت فرمائی کشمیر ہو سکہ و خطبہ سنہ ۱۵۸۴ء
اپنے نام پر مروج کیا اکابران وقت نے پہ واد خودرو بنگئے ایکدن یعقوب چک کے کسی چشمہ کیطرف جانے پر شمسی چک وغیرہ چند نفر میدان کو خالی پاکر اُس سے روگردان ہو بعزم ہندوستان ہیرہ پور کو گئے اور باہم صلح کرکے براد تسلط سرینگر شہر کیطرف واپس آئے یعقوب چک نے مچھہ بھون مین محمد بٹ محبوس وزیر پدر کو اپنے پاس طلب کر اُسکی صلاح کے مطابق نوہٹہ مین پہنچا شمسی چک وغیرہ نے غربی طرف سے آپہائے شہر کو خراب کرکے مقابلہ کیا اور سات دن رات کے حرب و ضرب کے بعد صلح کے درمیان یہ امر قرار پایا کہ سوپور سے تاحد کامراج تعلق شمسی چک و شہر و حد مراج یعقوب چک

کے قبضہ مین رہے پھر مذہب شیعہ کو رواج دیکر قاضی موسےٰ کو گفتگوئے دین پر قتل کیا اس بات پر بہت سے امیر اکبر بادشاہ کے پاس پہنچے اسنے تسخیر کشمیر کے واسطے قاسم خان میر بحر کو تیس ہزار سوار کی افسری پر بہیجا جب وہ راجوری مین پہنچا یعقوب چک خبردار ہوکر ہیرپور مین مقابلہ کو آیا چونکہ باشندگان شہر صغیر و کبیر اُس سے ناراض تھے وے سب لشکر غنیم کے ساتھ جا ملے جس باعث سے یعقوب چک کشتوار کو بہاگ گیا قاسم خان نے بہرام گلہ مین پہنچ بہت سی فوج آگے کو روانہ کی راستہ مین چکون نے شمسی چک کو سردار بناکر مقابلہ کیا اس ضمن مین فرزند شمسی چک نے بروے تعصب و عناد خانقاہ حضرت بابا زین الدین بل کو جلا دیا یعقوب چک بجاے جانے کشتوار کے پرگنہ برنگ مین رہا۔

پادشاہان دہلی

چونکہ پیرزال دنیا کسی سے مدام موافقت نہین رکھتے اور ہمیشہ نو بنو رنگ بدلتے ہی بمقتضاے اُسکے یہان فرمانرواے چکون کے بہی خاتمہ کو پہونچے اور تصرف و تعلق کشمیر کا بادشاہان دہلی کے ہاتھ لگا۔

اکبر بادشاہ

سنہ ۱۵۸۶ع اُسکے بعد سمت ۱۶۴۳ ب مین قاسم خان فتح و نصرت کے ساتھ داخل شہر ہوا بعض چکون نی سات آٹھ ہزار سوار لیکر قصبہ سوپور مین علم منازعت بلند کی اور یعقوب چک نے پرگنہ برنگ سے آکر بآہنگ جنگ شہر مین رات کو چہاپا مارکر بہت سے گہرونکو جلا دیا اُس موقع پر اُسکے دشمنون نے اُسکا کام بھی تمام کیا شمسی چک کرناؤ کیطرف بہاگ گیا قاسم خان نے ایام زمستان امن و آمان سے شہر مین کاٹے اور بہار مین یعقوب چک بخواہش

کارزار کشتوار سے پرگنہ اوڈرین آیا اُدہر شمسی چک کرناد سے براہ سوپور جیرہ اوڈر مین داخل ہوا کچھ دن
کے بعد دونوں دلاور اپنے اپنے مقام سے حرکت کر کے یعقوب چک کوہ سلیمان پر اور شمسی
چک قلعہ ناگجب مین فروکش ہوئی قاسم خان نے اپنے لشکر کے دو حصہ کر کے ایک حصہ
"پاندریٹھن کیطرف سے کچھ اتپہ گنج کیطرف بمقابلہ یعقوب چک روانہ کئے جانبین مین جنگ
وجدل شروع ہوا نزدیک تہا کہ لشکر قاسم خان شکست کہائی ناگاہ نورنگ خان میر فوج
لشکر یعقوب چک کو ایک تیر نے نشانہ کر کے اجل کو پہنچایا جس سبب سے اسکو ہزیمت
ہوی قاسم خان بہ ضمان فتح ونصرت شہر کو واپس آیا دوسری دن یعقوب چک شمسی چک
کی ساتھ عہد وپیمان کر کے قلعہ ناگجب مین پہنچا اور باتفاق باہمی لشکر غنیم کو آزار عظیم پہنچایا
اسیطرح سے کتنی مدت تک بازار شر وشور گرم رہا اور اخبار سرکشی طایفہ چکان خدمت مین اکبر
سنہ ۱۶۰۶ع بادشاہ کے پہنچا جسپر بادشاہ نے سمت ۱۶۶۳ ب مین یوسف خان رضوی کو باتفاق وزیر محمد
بٹ دستور یوسف چک بہ جمعیت پچیس ۲۵ ہزار سوار اسطرف بہیجا اُدہر سے لوہر چک سد راہ ہونے
کو روانہ ہوا اور ہیرپور مین ٹہرا لیکن یوسف خان برہنمائی بہرام نایک زمیندار شاہراہ بہرام گلہ کی
طرفسے براہ کونسر مُل باتفاق محمد بٹ یوسف خان کے پاس حاضر ہوے یعقوب چک کنارہ ہوا

سمت ۱۶۴۴ ب مطابق ۱۵۸۷ء مین

اکبر بادشاہ نے بذات خاص اسطرف کو عنان عزیمت پہیری اور ۱۸ سال تک یہان
کی حکومت پائی جس زمانہ مین اُسکی طرفسے حاکمان ذیل یہان حکومت کرتے رہے اور
کشمیر جو راجگان ہنود کے وقت خودمختار سلطنت علے الخصوص بعہد بعض راجگان مثل
راجہ للتادت وغیرہ نصف براعظم ایشیا وہندوستان کا دار السلطنت رہ چکا تہا
صوبہ دہلی ہوگیا - یعقوب چک نے لاچار ہو کر قدمبوسی حاصل کی اور قصورات معاف
کردائے اسمرتبہ بادشاہ نے شہر مین ایک ماہ پانچ روز توقف فرما کر قصبہ پانپور ورنیج بہار ماندی

وننندی مرگ وچشمہ اننت ناگ وغیرہ مقامات کی سیر فرماکر متصدی وکارکن انتظام ملک کی
واسطے مقرر فرماکر ازراہ پہکلی معاودت فرمائی ہندوستان ہوئی بارہ مولا سے مظفرآباد کا
راستہ بہت خراب تہا اسلیئے مکان کاورسنگ مین ایک سنگ پر کندہ کرایا کہ آیندہ کو کوئی بادشاہ
اس خطرناک راستے سے نہ گذرے اسکے بعد بہت سے فتنہ انگیز بادشاہ کے پاس گیئے اور
مورد عنایت شاہی ہوئے یوسف خان رضوی ایک سال چند ماہ تک حاکم کشمیر رہا پہر
محمد قلیخان کو اپنا نایب بناکر درگاہ والا مین حاضر ہوا اودہر سے اسکی دستاویز کے مطابق
نوراللہ وقاضی علی وپنڈت طوطارام دفتری نے تمام حاصلات کشمیر کو خالصہ مین ملادیا۔
اسپر درویش علی ویعقوب ترکمان وغیرہ بہت لوگون نے رنجیدہ ہوکر مرزا یادگار چچا
زاد بہائی مرزا یوسف خان کو صوبہ کشمیر بنایا یہ شخص سوپور مین جاکر مفسدون کو شہر مین
لایا پہر شیخ فرزند بخاری کو آگے بہیجکر اکبر بادشاہ نے عزم کشمیر فرمایا یہی شیخ راستہ
مین تہا کہ مرزا یادگار نے بہ نظر ایام زمستان وانسداد طریق کوہستان مفسدہ کیا حسن بیگ
نے تمام حال بادشاہ کو لکھ بہیجا بمجرد استماع بادشاہ نے ایک شخص کو براہ پہکلی وصادق
خان کو ازطرف پونچھ اور شیخ فرزند بخش کو ازجانب بہمبر وراجوڑی بہیجا خود منزل بہ منزل
روانہ کشمیر ہوئے مرزا یادگار یہ سنکر مقابلہ کو نکلا باشندگان کشمیر چونکہ اسکی بداطواری
سے دلگیر تھے اس سے روگردان ہوکر شیخ فرید کی پیشوائی کو ہیرپور کیطرف گئے
اور جنگ مین چند آدمیون نے جو اس سے آزردہ خاطر تہے اسکا سر کاٹ کر بحضور
بادشاہ ارسال کیا اور بادشاہ دوسری مرتبہ رونق افزاے کشمیر ہوئے مظلومون اور
مجبورون کو آزار وجبر سے بری کیا مقہورون ومعتوبون کو سزاے کردار پہ پہنچایا
اور سیر وشکار مین مصروف رہے زعفران قصبہ پانپور مین بزم نشاط وسرود ومجلس رقص
سرود آراستہ کی اور راجہ ٹودرمل کو جمع بست مالیات کشمیر کی ترتیب کا حکم دیا راجہ

موصوف نے بہ تعمیل حکم قرار واقعی قلمداد پرگنات بقید مواضعات وبرآمد مالِ حاصل
وغیرہ تشخیص کرکے ترتیب دیا اسطرح سے تخمیناً دو ماہ قیام فرماکر دار الخلافت کو معاودت
فرما ہوئے اور تیسرے مرتبہ پہر جلوہ بخشا - اور لشکر ظفر پیکر تسخیر ہردو تبت خورد و کلان
کے واسطے مامور کیا چنانچہ سمت ۱۶۵۴ بکرمی مین ابراہیم خان نے تبت کو فتح کیا تب محمد سنہ ۱۵۹۷ء
قلیچان کو صوبہ کشمیر بنا کر مرزا یوسف خان کے قلعہ ہاری پربت کے گرد راجہ پرورسین
کی طرح پر ایک دیوار سنگین بنوا کر بصرف زر کثیر اُسکو آباد کیا پہر قریب چار ماہ معدلت
افروزی وظلم سوزی وسیر وتماشا میں گذار کر ہندوستان کو تشریف لیگئے باون برسکی عہد
حکومت ہند کے بعد بعمر باسٹھ برس پس ازاٹھارہ سال حکومت کشمیر سمت ۱۶۶۲ سنہ ۱۶۰۵ء
بکرمی مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو جلوہ بخشا - تاریخ اسکی یہ ہے
الف کشید ملائک زفوت اکبر شاہ ٭ اس عرصہ مین اسکی طرفسے قاسم خان میر بحر ایک
سال وچند ماہ مرزا یوسف خان رضوی قریب پانچ سال و محمد قلیچان چھہ برس و مرزا
علی چھہ برس والیِ کشمیر مین فرمان پذیر رہے مرزا علی کے عہد مین گرانی غلہ سخت رہی
سمت ۱۶۵۳ ب مین سخت سیلاب آیا تہا اور سمت ۱۶۵۴ ب مین موے مبارک پیغمبر صاحب ۱۵۹۶ء ۱۵۹۷ء
مسجد حضرت بل مین پہنچے تھے -

جہانگیر شاہ

شہزادہ سلیم ملقب بہ جہانگیر شاہ سمت ۱۶۶۲ ب مین مسند نشین حکومت ہند ہوا اور بارہا کشمیر ۱۶۰۵ء
کو آیا ہر بار تعمیر باغات ومکانات مین مشغول رہا اول بار جلوس پندرہوین کے موافق
رونق افروز کشمیر ہوا اور دلاور صوبہ دار کو بجلدوے فتح کشتواڑ کے ایک سال کا خراج
کشتواڑ عطا کیا آب ویری ناگ کا جو جگہ سے نکلتا تہا نیچے سے بند کر کے حوض ہشت

پہلو جسکا حاطہ ۲۴ گز اور عمق ۱۴ گز تہا تیار کراکر عمارت و باغات دلنشین بمعہ جوئے پختہ و آبشار و فوارون کے تیار کرایا دوسرے مرتبہ دو سال بعد تیسرے مرتبہ پانچ سال بعد یہان تشریف لائے اور مراجعت کے وقت منزل جہانگیر بٹی مین دار ناپائدار سے دار القرار کو تشریف لیگئے ان بائیس برس مین مرزا علی اکبر شاہی ایک سال و ہاشم خان دو سال و صفدر خان دو سال و احمد بیگ خان (جسکے عہد مین ۴۰ روز ہوا سے نندنی چلکر یوگونکو مضرت پہنچائی) پانچ سال دلاور خان (جسکے عہد مین بارہ ہزار گہر و مسجد جامع جل گئے تہے) تین سال ارادت خان جو محلہ نادہ پور مین رہتا تہا اور مکان سونتی ہار مین اُسنے بڑی عظیم الشان عمارت بنائی تہی ۔ دو سال اور اعتقاد خان سات سال تک ایک دوسرے کے بعد صوبۂ کشمیر رہے اعتقاد خان نے کشمیر پر بڑی بدعتین اور رعایا پر لا انتہا ظلم مرعی رکہے اُسنے فرقہ چکون کو جو سرکشی و شرارت مین پورے تہے بیخ و بنیاد سے مٹا دیا ۔

شاہ جہان

پہر شاہ جہان صاحبقران ثانی سریر آرائے تاج خسروی ہند ہوا اور چار دفعہ کشمیر مین آیا ہر بار تعمیرات مکانہائے عظیم الشان و باغات رشک افزائے روضۂ رضوان کرتا رہا باغ چشمۂ ویرناگ باغ صاحب آباد تعمیر چشمۂ انت ناگ ۔ چشمۂ مارٹند و باغ بیجہارہ و باغ شالامار وغیرہ اُسنے بنوائی پہلے ہی خواجہ ابو الحسن صوبہ کشمیر تہا اُسکے مرنے پر نایب اُسکا ظفر خان گیارہ برس تک حکمران رہا اور باغ ظفر آباد بریہ داری کے پاس باغ گلشن بوٹہ کدل کے نزدیک اُسنے بنوائی اُنمین دور دور سے درختہائے میوہ دار و گلہائے رنگارنگ منگواکر لگوائے آرایش رعایا کے واسطے ہر طرح کی سعی کرکے

ایک فرمان شاہی منگوا کر جامع مسجد کے دروازہ پر سنگ موسے پر خوشخط کندہ کرایا
جو کہ اب تک موجود ہے نقل اسکی یہ ہے فرمان **شاہ جہان** چون ہمگی ہمت والا نہمت
مصروف و معطوف بر رفاہیت خلق است بنابرین بعض امور کہ در خطہ کشمیر دلپذیر
باعث آزار سکنہ آن دیار میشد حکم فرمودیم برطرف باشند از جملہ آن مقدمات یکے آنست
کہ وقت چیدن زعفران مردم را بعنف میبردند کہ زعفران بچینند و قلیلے نمک بہ علت اجورہ
آن بآن مردم میدادند ازانجہت بآن جماعت آزار بسیار میرسید حکم فرمودیم کہ تکلیف
چیدن زعفران اصلاً بکسے نکنند آنچہ تعلق بخالصہ شریفہ باشد مزدوران را راضی ساخت
اجورہ واقعی بدہند و آنچہ تعلق بہ جاگیر داشتہ باشد گل زعفران را بجنس حوالہ جاگیردار
نمایند بہر طریقے کہ بدانند بچینند مقدمہ دیگر آنست کہ درزمان بعض از صوبہاے کشمیر
سرخرداری شالی دو دام بعلت ہیزم میگرفتند و در عمل اعتقاد خان چہار دام بآن علت سر
خرداری گرفتہ میشد چون ازینجہت آزار بسیار نیز برعایا میرسید بنابرین حکم فرمودیم کہ
بالکل رعایا را طلب اینوجہ معاف دارند بعلت ہیزم ہیچ چیزے نگیرند۔ مقدمہ دیگر آنست
دہی کہ جمع آن زیادہ از چہارصد خروار شالی نباشد ازان دہ دہ گوسفند حکام آنجا ہر سالہ
میگرفتند و اعتقاد خان در ہنگام صاحب صوبگی خود بجاے گوسفند بر سر ہر گوسفندے
شصت و شش دام میگرفت چون ازینجہت برعایا نیز آزار تمام میرسید بالکل حکم
فرمودیم کہ برطرف باشند گوسفند نگیرند نہ نقد۔ دیگر اعتقاد خان درایام صاحب صوبگی خود
بر سر ہر ملاحے خواہ جوان و خواہ پیر خواہ خورد سال ہفتاد و پنج دام میگرفت و معمول
قدیم آن بود کہ بہ سر جوانے شصت دام و بر سر پیرے دوازدہ دام و بر سر خورد سالے
سی و شش دام میگرفتند حکم فرمودیم کہ دستور سابقہ را معمول دانستہ بدعتے کہ اعتقاد
خان کردہ برطرف دانند و بمقتضاے آن عمل نکنند مقدمہ دیگر آنست کہ صاحب

صوبہ ہاے در وقت میوہ در ہر باغ و ہر باغچہ کہ میوہ خوبی گمان داشتہ اند کسان خود را تعین
مینمودند کہ آن میوہ را بجہت آنہا محافظت نمایند و نمیگذاشتند کہ صاحبان باغہا و
باغچہ ہا متصرف شوند از ینجہت آزار بسیارے بآن جماعہ میرسید چنانچہ بعض ازان مردم درخت
ہاے میوہ را دور ساختند حکم فرمودیم کہ ہیچ صاحب صوبہ قرق میوہ و باغ و باغچہ کسے نکند
میباید کہ حکام کرام و دیوانیان کفایت فرجام و عمال حال و استقبال صوبہ کشمیر الیٰ حکام
جہان مطاع را مستمر ابدی دارند و تغیر و تبدل بقواعد این راہ ندہند ہر کسکہ تغیر و تبدل
دہد بہ لعنت خدا و غضب انبیا گرفتار خواہد شد فقط آصف خان نے باغ نشاط کی بنیاد
ڈالی اسکی تاریخ کو **شر شاہی** ہے سنہ ۱۰۴۳ ہجری مین سیر کیوقت بادشاہ کو یہ باغ بہت پسند
آیا اور آصف جاہ کو کہا کہ یہ باغ نشاط انگیز و طرب خیز ہے اس نے جواب اسکا
بہ تقریر خوش ندیا گیا جبپر بادشاہ نے خفا ہو کر جسے شالمار کو اسباغمین آنیسے روکا
آصف جاہ بہت غمگین ہوا پہر بادشاہ سے حکم اجرائے نہر بدستور ہلا۔ پہر علی مردانخان
جو ایران کا ایک امیر تہا صوبۂ کشمیر مقرر ہوا پانچ سال ربط و ضبط کشمیر مین مشغول رہا
پہر اُسکی جگہہ تربیت خان ایک سال تک ممتاز ہوا اُسکے عہد مین قحط سالی کی باعث
بہت لوگ بہوکون مر گئے اور بہت سے اطراف دیگر کو بہاگ گئے بادشاہ نے زر کثیر
خرچ کرکے سیالکوٹ لاہور و گجرات وغیرہ سے اناج خرید کر کشمیریون کے واسطے بہیج
دیا پہر دوبارہ ظفر خان کو حکومت کشمیر سپرد ہوئی اسنے تین برس تک عدل و انصاف
و فیض و کرم سے رعایا کو خوش رکہا پہر اسکی جگہہ ایک سال کے واسطے سلطان مراد
بخش حاکم کشمیر بنا اُسکے پیچہے حسن بیگ خان ڈیڑہ برس تک کار فرما رہا۔ اور علیمردانخان
دوسرے مرتبہ سرافراز ہوکر یہان آیا تیلبل مین باغ علیا آباد بنایا اور بادشاہی فرمان سے
بموجب مسافرون کے واسطے پنجاب کے راستے مین بہت سے پختہ سرائین بنائین۔

چنانچہ ہفت چنار۔ رخام پورہ۔ شاجہ مرگ۔ ہیرپورہ۔ علی آباد۔ پوشیانہ۔ بہرام گلہ۔ نہننہ۔ راجوڑی مین بناکر سات برس گیارہ ماہ تک بعدل وفراست اس سرائے مسافرانہ سے عبور کرکے ملک عدم کو گیا اور لشکری خان اسکی جگہہ ڈیڑہ برس تک حاکم رہا اُسکے وقت مین خوشی وراحت وکشادگی رزق وفراغت افزونئے غلہ لوگون کو بہت نصیب ہوئے اُسنے بہی نیلبل کے نزدیک باغ بنوایا اُسکے وقت مین دریائے بہت وتالاب ڈل چندروز تک یخ بستہ رہے شاہجہان کے چار لڑکے تھے۔ دارا شکوہ۔ شاہ شجاع اورنگ زیب۔ مراد بخش۔ شاہ جہان نے ۳۲ برس بادشاہی کی۔

عالمگیر

سنہ ۱۶۵۸ع سمت ۱۷۱۵ اب مین اورنگ زیب عالمگیر باپ اور بہائیون کو قید اور قتل کرکے ہند کا بادشاہ بنا اور صرف ایکبر نہ اپنے جلوس کے چہٹے سال مین یہان آیا علیا باد مین ایک ہاتہی بہسلکر لوٹ گیا اسکے صدمہ سے بہت سے سپاہیون اور اسباب کا نقصان ہوا اس ناخوشی سے بادشاہ تین ماہ سے زیادہ یہان نرہا سنہ ۱۰۶۹ ہجری مین بجائے لشکر خان ابراہیم خان فرزند علیمردانخان کو ڈیڑہ برس تک صوبہ کشمیر رکہا اندنون سنیون اور شیعون مین مسجد آرہ نٹ واقعہ ضلع تاشوان پر جہگڑا اُٹہا ابراہیم خان نے شیعون کی طرفداری کی اسی حالت مین معزول کیا گیا اور اسلام خان دو برس تک ملکدار رہا پہر سیف خان پسر تربیت خان حاکم رہا اُسنے شریرون کو بخوبی سزا دی اور ڈل کے مغرب مین ایک باغ سیف آباد بنوایا مگر بسبب قلت آب کے درخت اسمین نہ دئے اندنون مین پنڈت شنکر چودہری مہیش چودہرائی ملک پر مختار امور ملکی و مالے کا متکفل جاگیردار صاحب منصب تہا موضع ایشہ براری مین اُسنے ایک باغ بکمال وسعت وفسحت

فوارہ و آبشارون سے مرتب پُراز درختہاے میوہ دار و گلہاے خوش و بادار باسٹھہ درجہ کا بمجہ عمارت دلاویز بناکر محلہ نایہ یار سے جہان وہ رہتا تہا تا باغ مذکور بفاصلہ ڈہائی کوس سطح تالاب ڈل پر ایک پُشتہ جسے ستہ آب کہتے ہین بڑی بڑے پتہرون خس و خاشاک سے بنوایا سیف خان کا باغ اُسکے مقابل تہا رشک سے وہ اِسکے باغ کو دیکھ نہ سکا مُدام کہتا رہا کہ چودہری ہمیش باغ نکرد درد دل سیف خان داغ کرد سنہ ۱۰۷۵ ہجری مین بجاے مبارز خان تین برس تک مقرر رہا اگرچہ وہ خود اچہا تہا لیکن قوم اوزبک نے جو اُسکے مصاحب تہی لوگونکو بہت تنگ کیا آخر کار سیف خان بمرتبہ ثانی حاکم بنا فواق آباد و محمد آباد و حبسر سیفا کدل بنوایا پہر بجاے اُسکے افتخار خان پانچ برس تک بہ کمال جاہ و جلال حاکم کشمیر رہا اُسکے وقت کا وہ ڈارہ سے جامع مسجد تک بارہ ہزار گہر جلگئے اسلئے جامع مسجد کو از سرِ نو پانچوین مرتبہ بنوایا پہر قوام الدین ڈیڑہ برس تک اور بجاے اسکے ابراہیم خان دوسری دفعہ آٹہ برس تک حاکم بنا اِسکے عہد مین ایک ماہ تک برابر بارش ہوتی رہی سخت سیلاب آیا زمین وزمان کانپ اٹہا اور لشکر کمک راجہ تبت کیو اسطے بغرض اندفاع افواج قلماق کے مامور ہوا معاملہ بار بیگار مین نقصان سخت پہنچا سنیون نے حسن آباد کو جلادیا اور بباعث مقابلہ کرنے فدای خان بچہ ابراہیم خان کے بہت سے لوگ مارے گئے اسپر شہر مین آکر لوگون نے ابراہیم خان پر غلبہ کیا پہر اُسکی جگہ حفظ اللہ خان عدل و داد سے پانچ سال تک راج کرتا رہا پہر وہ ابو الفتح خان رشتہ دار کو نیا تبا مقرر کرکے خود بادشاہ کی حضور مین گیا اسکے عہد مین تنگی غلہ و گرانی اسقدر ہوئی کہ مشفقت سے بہی فقر و فاقہ پریشانی ظاہر ہوئی بجاے اُسکے ابو النصر خان بہائی اُسکا چار برس تک امور ملکی مین بدعت ہائے ہستودہ کرتا رہا اور پہر بجاے اس کے فاضل خان ساڑہے تین برس بعدل و انصاف اور پہر ابراہیم خان پانچ برس تک

پھر نوازش خان حاکم بنا اورنگ زیب نہایت متعصب اور ظالم بادشاہ تہا کشمیر مین اسکے عہد مین رشی پیر پنڈت بادشاہ صاف باطن درویش ضمیر ساڑہے چہ دہ برس تک عبادت شاقہ مین ایک جگہ قرار گزین تہا خور و نوش سے پرہیزگار و بیزار تہا اسپر بہت لوگ اسکے معتقد ہوئے اور پیر پنڈت بادشاہ کے خطاب سے اسکو مشہور کیا۔ بادشاہ نے سنکر ایک قاصد کو معہ ایک شقہ کے بہیجا اور اسکی طلبی کی جب قاصد نے وہ شقہ شاہی اس مرد خدا کو دیا باوجود ناطاقتی کے جوکہ بسبب ریاضت و عبادت کے اسپر طاری تہی ۔ اسنے قاصد سے کہا کہ صبح کو حاضر ہونا پایا تجہے ۔رسید دیجاویگی یا تیری ہمراہ چلینگے رات کے وقت وہ عارف یگانہ عصر مہیب صورت مین تیبر پر سوار اورنگ زیب کی خوابگاہ مین پہنچا اورنگ زیب اسکو دیکہکر ڈرا اور کانپنے لگا سبب قدم رنجہ کا پوچہا اسنے جواب مین وہ شقہ دکہایا اور کہا کہ کیا مطلب رکہتا ہے مین آیا ہون گو میرے مرید اخلاص دلی کے باعث مجہے بادشاہ کہتے ہین مگر بادشاہ کے خطاب سے خوش نہین ہون مردان خدا بادشاہی کو گدائے سے بدتر جانتے ہین پہر اورنگ زیب نے عرض کیا کہ مجہکو اب کیا حکم ہے اسنے جواب دیا کہ تعصب مذہبی کو دل سے دور کر خدا کو ایک جان صدائے ناقوس و بانگ کو یکسان مان صلح کل کے لفظ پر عمل کر قیامت کو بادشاہ و گدا برابر ہونگے اورنگ زیب نے اسیوقت اس شقہ پر دستخط کیا کہ اب تک لوگ انکو رشی پیر پنڈت بادشاہ کہتے تھے اب اسم شریف انکا بادشاہ ہر دو جہان کہا کرین انگوٹھی اپنی شیر کے مونہہ مین ڈال دی دوسرے روز صبح کو ایلچی کو شقہ اور انگوٹہی انہون نے حوالہ کر دے لوگونکو اعتقاد انکا زیادہ تر بڑہا اس عارف کی ایسے ہی بہت سی باتین مشہور ہین جو طوالت کے باعث نہین لکہی گئین اسیطرح اورنگ زیب کو ہندوستان مین شہری نے عبرت دلائی تہی۔ عالمگیر ۴۹ برس کی جہانداری کے بعد

عدم پذیر ہوا۔

شاہ عالم

سمت ۱۷۶۴ ب مین سلطان محمد ملقب بہ شاہ عالم جنگ کے بعد پانچ دفعہ پادشاہ ہندوستان سنہ ۱۷۰۷ء
بنا اور اُسنے جعفر خان کو حاکم کشمیر بنایا یہ شخص ظالم شرابخوار و عیار ایک سال تین ماہ
کے بعد مرگیا اکابران وقت نے عارف خان دیوان کو اُسکا جانشین کیا تا پادشاہ
کی حضور سے ابراہیم خان مخاطب بہ علیمردان خان برتبہ چہارم نظامت کابل و پشاور
سے معزول ہوکر حاکم کشمیر بنا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا عارف خان کام کرتا
رہا پھر نوازشخان دوسرے مرتبہ سرافراز ہوا اُسنے عارف خان کو اُسکی دیانتداری کے
باعث امانت خان کا خطاب بخشکر اپنا نایب بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے بہت
سے خانون وزراعت وغیرہ کو بہا دیا ہیں محلہ صرافون کے بازار سے محلہ اہلمر تک
طوفان آتش زدگی سے ویران و برباد ہوگئے ؎ پارۂ سوخت آتش پارۂ
راآب برد۔ پھر عنایت اللہ خان خانساماں پادشاہ صوبہ کشمیر ہوا شاہ عالم پانچ
سال کی حکومت کے بعد راہیئے ملک عدم ہوا۔

جہاندار شاہ

سمت ۱۷۶۹ ب مین بیٹا اُسکا جہاندار شاہ ذوالفقار خان میر بخشی کی امداد سے بادشاہ سنہ ۱۷۱۲ء
ہند بنا اور عنایت اللہ خان کو بدستور صوبہ کشمیر رہنے دیا اُس کے یہان آنے پر ہنوز آٹھہ
۹ ماہ گذرے تھے کہ ہندوستان مین انقلاب ہوگیا جہاندار شاہ قتل عمدۃ
کیا گیا۔

سادات خان

سادات خان اُسکا جانشین ہوا اُسنے علی محمد خان کو کشمیر مین بہیجا عنایت اللہ خان نے حج جانے کی مصلحت ٹہانی علی محمد خان نے دو برس تک مخلوق کو آزار عظیم پہنچایا اس سبب سے اعظم خان پانچ چہہ ماہ تک اُسکا جانشین رہا اور پہر علی محمد خان قریب ایک سال پہر احترام خان سترہ روز از طرف سادات خان مقرر ہوئے عنایت اللہ خان نے پابوسی بادشاہ کی حاصل کر کے نظامت کشمیر کی پائی اور اپنی طرف سے ۲۹ ۱۱سنہ ہجری مین میر احمد خان کو بہیجا اور سلطان فرخ سیر قریب چہہ برس سلطنت پرداز رہا اور سادات کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تاریخ ع سادات بوے نمکحرامی کردند * بعد اسکے رفیع الدرجات کو پانچ چہہ ماہ سلطان رفیع الدولہ اسکے بہائی کو پانچ چہہ ماہ کی حکومت ملی اور سلطنت بے نام رہے سادات خان نے چہہ سال فرمان روائی کی۔

محمد شاہ

پہر سادات نے باتفاق محمد شاہ ابن جہان شاہ کو قید خانہ سے نکال کر زینت بخش دیہیم کشورستانی کیا ظل رب اسکی تاریخ جلوس ہے۔ غرض میر احمد خان نایب مناب عنایت اللہ خان تین برس تک صوبہ کشمیر رہا اوایل جلوس محمد شاہ مین محتوی خان معروف بہ عبد الغنی بلا تعصب مذہبی سے طبقۂ ہنود پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرتا رہا اور محلہ کلاش پورہ کو اسی واسطے آگ لگائی گئی محلہ ہاے قرب و جوار بہی دم بہر مین خاک ہو گئے تاریخ اسکی در برگشت ہے۔ اسلئے عنایت اللہ خان نے عبد اللہ خان دہ بندیکو بہیجا مگر محتوی خان اپنی حرکات سے باز نہ آیا چونکہ عبد اللہ خان سے

اُسکا تدارک نہو سکا اسلیئے مومن خان صوبہ کشمیر نبکر آیا ابھی وہ ہیرپور مین پہونچا تھا۔ کہ اظہر خان دیوان بیوتات وغیرہ منصب داران نے محتوی خان و اکثر شریرونکو قتل کیا عوام نے جڈی بل کو آگ لگاکر فرقہ شیعہ کو بہت ستایا سخت لوٹ کہسوٹ و خونریزی کی مومن خان نے کشمیر مین آکر بخوف عوام ملا شرف الدین بچہ محتوی خان کو بجاے پدر مقرر کیا اور خود بیدخسل رہا شرف الدین باپ سے بڑہکر دست تظلم دراز کرتا رہا ہنود کے مارنے اور اُنکے تخریب کے واسطے طرح طرح کی روایتین اُسنے نکالین منجملہ اُنکے ایک یہ بہی ہے کہ اگر ہنود دستار باندہین تو اُسکی سزا بمنزل تبرّا ہے اسلیئے لوگونکی فریاد کرنیسے عبدالصمد خان نے ناظم کشمیر ہوکر عبداللہ خان کو نایب بنایا مگر حکم اُسکا بسبب فتنہ آرائی ملا شرف الدین کے مروج نہوا اس سبب سے چار پانچ ماہ کے بعد عبدالصمد خان نے ۱۱۳۳ھ ہجری مین براے تدارک گردنکشان یکبارگی ملا شرف الدین کو توپ کے آگے اُڑایا گروہ شریرونکو قید وقتل کر عرصہ چہہ ماہ مین تمام شور انگیزونکو دفع کرکے ابو البرکات خان کو نیابتًا مسند حکومت پر بٹہلاکر دار السلطنت کو کوچ کیا پانچ چہہ ماہ کے بعد نجیب خان حکم دہ کشمیر ہوا ایک سال کے بعد عبدالصمد خان ایک برس تک اعظم خان صوبہ دار رہا اسکے عہد مین قحط پڑا جس سبب سے عنایت اللہ خان مرتبہ ثالث کفیل انتظام کشمیر ہوا اور فخر الدین خان کو اپنی طرفسے حاکم کشمیر بنایا ایک سال چندماہ کے بعد عنایت اللہ خان مرگیا پھر عقیدت خان مقرر ہوا اسکے عہد مین ابو البرکات خان تین سال تک نایب رہا اور آخر کار ۱۱۴۱ھ ہجری مین اعز خان بجاے عقیدت خان کے حاکم بنا اُسنے بے انصافی سے ظلم و ستم کرکے لوگون کا مال لوٹنا شروع کیا اور بدعت ہاے گوناگون کے کشمیریون نے اعز خان کو اُسکی حرکات بد کے باعث بڑی ذلت وخرابی سے نکالا۔ اور

امیر خان کو منصب حکومت ملا پہر دو سال کے بعد احترام خان مقرر ہوا اُسوقت غلہ کی قلت کے باعث لوگ اُسکے پاس غلہ دارون کی فریاد کو گئے اُسنے ناعاقبت اندیشی کے باعث حکم دیا کہ جہان کہین غلہ دیکہو جبراً لیلو اُنہون نے حکم پاتے ہی ہنگامہ فتنہ و فساد کر کے عنایت اللہ داروغہ عدالت اور ملا اشرف مفتی کو تلوار سے مار کر غلہ دارون کے گہر و نمین لوٹ اور تاراج کر کے آگ لگائی شہر و نمین شور و شر پیدا ہوا اس سبب سے احترام خان اور ابوالبرکات خان مین رنج پیدا ہوا جسپر ابوالبرکات بسبب مقبولیت مردم شہر غالب آیا احترام خان تاب مقاومت نہ لاکر ہندوستان کو چلا گیا امیر خان نے فرمان نیابت بنام ابوالبرکات خان بہیجا تہوڑے عرصہ کے بعد دل دلیر خان ناظم کشمیر مقرر ہوا اُسنے بہی سب کچھ ابوالبرکات خان کے اختیار مین رہنے دیا۔ ۱۱۴۷ھ ہجری مین سیلاب نے بہت سے مکانون اور زراعتون کو نقصان پہنچایا اور ایک زلزلہ شدید تین مہینے تک محسوس رہا صدہا مکانات شہر و دیہات مین گر پڑے اُس برس مین جعفر کہنٹہ معہ چند دیگر منصب دارونکے واسطے تدارک فتنہ زمینداران مظفر آباد کے بہیجا گیا اُسنے وہان پہنچکر بجاے تدارک کے اُنکو اور زیادہ تحریک شورش دی ابوالبرکات کے ساتھ خود بہی فساد کیا اور پُل دریا کے توڑ ڈالے ہزارون آدمی مارے اور جلائے گئے آخر کار ابوالبرکات خان راجوڑی کو بہاگ گیا اور خلیل الدین خان ناظم مقرر ہو کر آیا اور جعفر کہنٹہ کی عداوت و بغاوت و فساد کے باعث معزول ہوا اور بجاے اُسکے فخر الدولہ بہادر اُسی سال کے آخیر مین ناظم بنکر آیا اور بہت سے مفسدونکو ہاتہی کے پانو سے کچلوا ڈالا اور قتل کروایا جعفر کہنٹہ کہوے ہا۔ ہہ کیطرف بہاگ گیا اور کچہہ عرصہ کے بعد عطیہ اللہ خان بچپۂ عنایت اللہ خان صوبہ کشمیر مقرر ہوا اور فرمان نیابت بنام عصام الدین خان بہیجا مگر فخر الدولہ نے اسکو بہ سببہ

زوری قید خانہ مین بہیجا اور اپنی طرفسے قاضی خان کو قایمقام بناکر خود ہندوستان کو گیا پہر عصام الدین نے بامداد رئیسان کشمیر قاضی خان کو معزول کیا اور خود اُسکا جا نشین ہوا محمد شاہ نے ۲۳ سال حکومت کی ۔

عہد افاغنہ

نادر شاہ دُرانی

انہین دنون مین نادر شاہ بادشاہ ایران بارادہ تسخیر ہندوستان لاہور مین آیا ہوا تہا فخر الدولہ نے لاہور مین پہنچکر پابوسی اسکے حاصل کر کے فرمان ایالت کشمیر حاصل کیا اور چالیس روز تک سکہ و خطبہ بنام نادر شاہ جاری کر کے رنجش سابقہ کے باعث لوگون کو آزار عظیم پہنچایا چونکہ نادر شاہ نے شاہ جہان آباد پہ تسلط پاکر محمد شاہ کو پہر سلطنت ہند ارزانی کی فخر الدولہ بہی خونخوار و ظالم ہوگیا تہا تمام رئیس و منصب داران کشمیر اُسکے دشمن جان بنگئے تہے فخر الدولہ اُنسے تنگ آکر شہر سے نکل ہفت چنار مین مقیم ہوا اور دو ماہ تک ازراہ کوتاہ بینی و دراز دستی قتل و غارت شہر کر کے ہندوستان کو چلا گیا عنایت اللہ خان نے جو کشمیر مین تہا ابو البرکات خان کو نایب بنایا اور ۱۱۵۵ھ مین خود بہی بہوس تسخیر کشمیر آیا ۲ ماہ کے بعد ابو البرکات خان و عنایت اللہ خان مین فساد اٹہا جنگ کی نوبت پہنچی جسمین عنایت اللہ خان مغلوب ہوکر روپوش ہوگیا اور خلف اللہ خان بیٹا اُسکا سوپور کو بہاگ گیا پندرہ روز بعد مظفر آباد سے کمک لاکر پہر شہر کیطرف آیا ادہر سے ابو البرکات خان بجمعیت کثیر روانہ ہوا مکان بارہ ترٹ مین دونون کا مقابلہ ہوا آخر کار ابو البرکات خان پونچہ کو بہاگ گیا عنایت اللہ خان روپوشی کے جگہہ

سے نکلکر مسند حکومت پر بیٹھا ابہی پورا حاکم بن چکا تہا کہ ابوالبرکات خان بامداد حاکم پوچھہ عود کر آیا تہا اور بمعیت چنارہ مین جنگ شروع ہوا عنایت اللہ خان ہیچگسری آدمان خود سے تاب جنگ استعداد زمین اران مظفرآباد گیا تین ماہ اسی حدود مین تنگ عیشی و دشوارگذاری سے اسطرح رہا کہ جو کوئی اُسکو دیکہتا ترحم سے زار زار روتا پہر پوچھہ کے زمینداروں سے عہد و پیمان کر کے کشمیر کیطرف آیا سنہ ۱۱۵۳ء مین مردمان پوچھہ نے بر خلاف عہد و پیمان اسکو تیغ تیز سے مارڈالا اس سبب سے اسعد یار خان صوبہ کشمیر بنا اور ابوالبرکات خان کو نایب بنایا مگر مردمان پوچھہ غرور سے مردم آزاری و کینہ جوئی کے باعث فساد کرتے رہے سنہ ۱۱۵۵ ہجری مین عبدالبرکات خان نے ہمت کر کے راجہ دلی مرزبان پوچھہ کو بمعہ چارسو آدمیوں کے تیغ سیاست سے مار دیا اُسکے عوضمین اُسکو خلعت عطا ہوا منیر اللہ خان جو اُسکے پروردگان مین سے ایک شخص تعلقات کامراج مین مقرر تہا بعد کچھ عرصہ کے بہراہی زمینداران مظفرآباد و پوچھہ بخیرہ سری مقابلہ کو آیا اور ہنگام جنگ پیٹھ دکہا کر گریز کے وقت عیدی بل کو تاراج کر گیا پہر مرادیاب خان بیشکار کو منیر اللہ کے تعاقب کو روانہ کیا شادی پورہ انہ ہکوٹ مین مقابلہ ہوا چونکہ لشکریان شہر نے غنیم پر دو رکے دریا طغیانی پر تہا معاودت کے وقت بمعہ لشکریوں کے مرادیاب خان نامراد ہو کر غرق دریا ہوا زمینداران کمنٹوار اور بہار د ابوالبرکات خان نے زبان کاری سے شہر اور پرگنات مین لوٹ مچائی اُسکی تاریخ عام التشویش ہے منیر اللہ چھہ ماہ تک تغارت گری و ستمگاری ملک داری کرتا رہا اور سنہ ۱۱۵۶ ہجری مین صفدر جنگ کو حکومت کشمیر ملی اُسنے اپنی طرف سے نیابت پر شیر جنگ بہادر کو صدر نشین بنایا جو کہ عیدگاہ مین ٹھہرا اور در پہنچتے ہی ابوالبرکات خان کو حاضر کر کے روانہ حضور کیا۔ اور مفسدونکو بانواع

زحمت و خواری گرفتار کرکے سزائین دین ابوالبرکات خان وہان پہنچکر دو ماہ کے بعد مرگیا اور بشیر اللہ خان کو بہی کامراج سے منگواکر قتل کیا - الحاصل شیر جنگ بہادر انتظام نظم و نسق کشمیر و کوہستان کے بعد چہہ ماہ پیچہے افراسیاب بیگ خان کو نایب بناکر واپس چلاگیا چہہ ماہ تک سخت قحط رہا بعض شرارت اندیشون نے اُسپر ہجوم کیا اسلیئے صوبہ مذکور نے بہت لوگ قتل کیئے اطراف محلہ زینہ کدل کو جلاکر نیک و بد کو درطۂ خرابی مین ڈالا - ۱۱۶۰ہجریمین ایک تو غلہ کا قحط موجب جان گرای ہوا دوسرے سیلاب نے ہزارون خانہاے شہر و دیہات و پلہاے دریاے بہت نیست ونابود کیئے (طغیان ملک) اس بلا کی تاریخ ہے -

احمد شاہ دورانی

سمت ۱۸۰۸ب مین عصمت الدین خان حسب درخواست شورانگیزان ملک پیشگاہ احمد شاہ دورانی سے جوکہ بعد نادرشاہ کے حکمران تہا صوبہ کشمیر بنا اور براہ توسہ میدان یہان پہنچا افراسیاب بیگ خان نے اس سے جنگ کرکے فتح حاصل کی اہالی موالی ملک عدو کو ازراہ دُرگرہامہ اطراف شہر کیطرف رہبری کرکے لائے پاندچہہ مین پہر ہنگامہ حرب و ضرب گرم ہوا اُسوقت عصمت الدین خان نے فتح پاکر شہر کیطرف رد کیا - لیکن کمین گاہ کی ایک سپاہی کی گولی سے نشانہ تیر قضا ہوا افراسیاب خان باوجود ہزیمت منصور ہوا اور رئیسان مفسد مثل خواجہ ظہیر دیدہ مری وغیرہ کو توپ سے اُڑایا بعضون کو قتل کرکے ساڑہے نو برس کے بعد ایک محرم بے ایمان نے زہر قاتل دیکر اُسکو مار ڈالا پہر احمد علیخان ڈیڑہ مہینے تک حکومت کرتا رہا اُسکی کم سننے کے باعث ملک حسن خان ایک متوسل اُسکا تین ماہ تک حاکم رہا رئیسان ۱۷۵۱ء

شہر خصوص ناظم بحضور محمد بادشاہ گئے تا پہنچنے دوسرے حاکم کے پانچ مہینے تک میر مقیم
کنٹھہ حاکم کشمیر رہا ابو القاسم خان فرزند ابو البرکات خان غرور سے محسود ہو کر طائفہ
اوباشون کو اپنے ساتھ ملاکر محلہ دیدہ مر بین میر مقیم کنٹھہ کے ساتھ جنگ آور ہوا میر
مقیم تاب مقابلہ نہ لاکر لاہور کو چلدیا اُن دنوں مین احمد شاہ درانی بقصد تسخیر ہند لاہور
مین فروکش تہا اُسنے بہ تحریص میر مقیم عبد اللہ خان ایشک اقاسی کو حکومت کشمیر
پر بہیجا ابو القاسم خان۔ تین مہینے حکمران رہکر بسبب سپاہ اندک و نفاق بسیار
دفع غنیم مین قصد مقابلہ نہ کرسکا اور بہاگ کر دشمن کے ہاتہ مین گرفتار ہوا عبد اللہ
خان نے مظفر و منصور حاکم کشمیر بن نالہ و فغان جور و ظلم ناپرسان زمین سے آسمان تک
پہنچایا اور چہہ ماہ کے بعد ایک نزدیکی اپنے کو نایب بناکر راجہ سکہہ جیون کو صاحبکاری
پر مقرر کر کے خود عبد اللہ خان کو اپنے ساتہ لیکر دار السلطنت افاغنہ کو معاودت
کر گیا راجہ سکہہ جیون عقل و ہوشیار ہیسے ایک سال کے بعد نائب کو غائب کر کے ۱۱۶۷ ہجری مین
بغاوت کی رو سے امور جہانبانی مین خود مختار و مستقل حاکم بنا اُسکی حکومت کے دوسرے
برس مین قحط اٹہا راجہ نے بلحاظ رعیت پروری لوگونکو اپنے ذخیرونسے بہ نرخ ارزان
اناج دروزینہ دیا اور زمیندارونکو ایک لاکھ خروار شالی بصیغہ مدد تخم و تقاوی باقی مین
دیا مباشران امور ملکی تا دور جنرل میہان سنگہہ اُسکے عمل کو پسند کرتے رہے ہمت
نے اُسنے اکہنور سیالکوٹ گجرات و بہمبر تک ملک گیری کی ابو الحسن خان بانڈی
رئیس وقت نے جبر ہاے دریا خراب کر کے فتنہ آرائی کی راجہ نے اسپر گہر اُسکا جلاکر
اُسسے آوارہ کیا احمد شاہ درانی نے نور الدین خان بامی زاے کو بہت سا لشکر دیکر بہ
کمک راجہ رنجیت دیو دائی جموں براہ توسہ میدان بہیجا اور اُس کمک کے معاوضہ مین
راجہ موصوف کے واسطے عطائی ساٹھ ہزار خروار شالی* مقرر کی چنانچہ چیرہ اوڈر

* شالی دہان کو کہتے ہین

پرگنہ دونسو مین جنگ ہوا آخر کار راجہ نے پس پا ہوکر راہ گریز پکڑی قضا کار ایک آسیا
والیکے ذریعہ راجہ سکھجیون نورالدین خان کے پاس گرفتار ہوکر پہنچا اُسنے عین نامردی
سے راجہ موصوف کی آنکھین نکلوادین مدت حکومت راجہ مذکور آٹھ برس چار ماہ کہتے
ہین بیت دو ہزار و یکصد و ہفتاد و پنج * سکھ جیون شد تباہ با مال و
گنج * بجلدی فتح ہذا کے پیشگاہ بادشاہ افاغنہ سے راجہ رنجیت دیو کو ساٹھ ہزار خر وار شالی
نسلاً بعد نسلاً آمدنی کشمیر سے ملتی رہے جسکا ملنا عہد سکھان سے بند ہوگیا غرض نورالدین
خان بامیزائی دو سال تک عدالت و رحم سے رعایا کو خوش کرتا رہا اور بجائے اُسکے
بلند خان بامیزائی ناظم کشمیر ہوا اسکی حکومت کے دوسرے سال مین شدت سرما
سے آب دریا سے بہت و تالاب ڈل کمر تک جم گیا دو سال کی حکومت کے بعد
اُسکے نام فرمان حاضری آیا اور ہنگام مراجعت جمون مین مرگیا پھر دوسری مرتبہ نورالدین خان
بامیزائی حاکم کشمیر بنا از روے اتفاق میر مقیم کنٹھہ و مہانند پنڈت جج دیوان ملکی تھا احکام
اُسکے خاطر خواہ نہ چلتے تھے اسلیئے بتدبیر شایستہ حکیم میر قانون گو نے کھوئے نامہ (دشمن میر
مقیم کنٹھہ) کو طمانچہ منقش بنام کیلاس پنڈت بچہ مہانند پنڈت در دیگر واسطے مارنے
مقیم کنٹھہ کے مقرر کیا اور کہا کہ طمانچہ کو وہین چھوڑ آنا تا کہ ان دونون فرقون مین
نفاق پڑے اسپر حکیم مذکور نے میر مقیم کو مار کر طمانچہ وہین چھوڑا اُسکے دیکھنے سے
سب کو یقین ہوا کہ میر مقیم کو کیلاس پنڈت نے مارا ہے پس فقیر کنٹھہ بچہ میر
مقیم کہ بمعہ زمینداران مظفر آباد بھاگ کر سلطان محمود کے پاس چلا گیا تھا اور
نورالدین خان نے فساد اندازی سے عنان کو رواج دیا نفاق زرگران
وغیرہ سے روزمرہ باج لینا رسم پڑ گئی لال خان خٹک نے موضع رد کو پرگنہ بیرو
کی کمر کوہ پر ایک استوار قلعہ بنوایا پھر کچھ عرصہ بعد نورالدین خان نے جان محمد خان

خواہرزادہ اپنے کو نایب بناکر ہندوستان کی راہ لی اور وہان عتاب شاہی سے
کام اُسکا تمام ہُوا کشمیر مین لال خان نے بدستور خونریزی و غارت گری و تعصب
مذہبی مین دست ظلم وستم و جبر دراز کرکے بہت سے ہنود کو خراب کیا اور قہر
ربانی سے گرانی و قحط غلہ بدرجہ غایت ظاہر ہُوا لوگ تبہ ہو گئے سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین خرم خان
صوبہ کشمیر بنا لال خان اپنے قلعہ مین محصور ہُوا تین ماہ کے بعد فقیر کنٹھ
بہ اعانت سلطان خان گسو پور مین پہنچا اور لال خان قلعہ سے نکلکر اُس سے متفق ہُوا دونون
ازراہ کہوئے ماہ دودرہ مہین نمایہ آور ہوئے اُدہر سے خرم خان نے مقابلہ کیا-
اور رکم جو صلگی سے پیٹہ دکہلائی فوج مخالف نے راموتک اُسکا تعاقب کیا- مگر
وہ زخمی ہوکر ازراہ جمون بہاگ گیا لال خان بہی زخم چشم سے کور ہوگیا قلعہ کی
طرف بہاگا فقیر کنٹھ بے جنگ وجدل ملکدار بنا فاضل کنٹھ چہوٹے بہائی کو گرفتاری
لال خان کے لئے ستابان کیا مگر اُسنے اپنے قلعہ کو آگ لگاکر خود راہ پونچہ لی
اسطرف مردمان بمبہ نے تاخت وتاراج خانہ سوزی وبدآموزی مین کسیطرح کوتاہی
نہ کی فقیر کنٹھ گیارہ ماہ تک لوگون کو قرین آہ ونالہ کرتا رہا اور سنہ ۱۱۹۸ ہجری مین
نورالدین خان بامیزائی سے بار سوم فرمانذہ ہوکراز راہ پونچہ وتوسہ میدان میدان
ذالذکر مین محاربہ آرا ہُوا فقیر کنٹھ بہدان کارزار سے بہاگ کر زمینداروں مظفرآباد
سے پناہ لینے کو گیا پہر نورالدین خان نے سرکشون کو پامال کیا اور دو سال تک
مشغول ملکداری رہا سنہ ۱۱۰۳ ہجری مین خرم خان مرتبہ دوم تارک آراے افسر
حکومت ہوا یہ شخص زشت راے اور تنگ حوصلہ تہا امیر خان جوانشیر سردار لشکر
بعد تہوڑی مدت کے باغی ہُوا اسی سبب سے خرم خان مجبور ہوکر ازراہ جمون مراجعت
کرگیا اور امیر خان جوانشیر مسند نشین فرمان روا ہوا اور سنہ ۱۲۰۴ ہجری

مین احمد شاہ دورانی مرگیا اور ۲۴ برس تک اُسنے بادشاہی کی

تیمور شاہ درانی

اسی سال بیٹا اُسکا تیمور شاہ درانی بادشاہ سلطنت بنا امیر خان جوانشیر نے آوازۂ انقلاب بادشاہی سُنکر روگردان ہوکر باغات واقعہ تالاب ڈل کو جو ایک سو ستر سال دور حکومت چغتایہ مین بڑے ذوق وشوق سے امراؤن نے بنائی ہوئی تھے خراب کرکے گلزار سے خارزار بنادی اور ڈل کے درمیان جزیرہ سونہ لنک اور کنارہ پر باغ امیرآباد و شہر مین شیرگڈھ ہے وامیران کدل بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے جبڑے شہر دریای بہت کے تمام منہدم کردیئے اُسکی حکومت چھہ سال رہے اور ۱۱۹۰ھ ہجری مین حاجی کریم دادخان یا میر اسے تیمور شاہ کے پیشگاہ سے صوبہ کشمیر بنکر آیا امیر خان نے لشکر فراوان سے حدود بارہ مولہ مین جنگ کیا کشتا کشتی وخونریزی دلیرانہ ہوئی دشمن کشتوار کیطرف بہاگا حاجی کریم دادخان بفتح وفیروزی رونق بخش شہر ہوا امیر خان جوانشیر کوہستان کشتوار سے گرفتار ہوکر بعد چند عرصہ کے دار السلطنت افاغنہ کو روانہ کیا گیا ادہر کریم دادخان ظالم وجابر بنکر مصدر امور ناواجبی وظلم وجبر ہوا معاملہ مین روپیہ بداعمالی سے لینے لگا اور قوم بمبہ کو مظفرآباد سے اسیر کرکے سخت دلی سے ہزارون کو غرق تالاب ڈل کیا اور بعد چند برس کے خود بہی ایک مرض مہلک مین گرفتار ہوکر ۱۱۹۷ھ ہجری مین مرگیا اُسکی عہد مین تین ماہ تک زلزلہ ہاے سخت آتے رہے اور زمستان مین آب دریا سے بہت فرط برودت سے یخ بستہ ہوگیا اُسوقت مین دلارام کلی نے صاحب کاری پر ممتاز ہوکر آسودگی رعایا وافزونی محال شالبافی کے لیئے شالبافون کو

طرح شالی و زعفران و دیگر تکالیف سے بمعہ تمام پیشہ ورون کے مرفع الحال رکہا اور
تہان پشمینہ پہ سیاہی کی علامت سرکاری جسکو داغ کہتے ہین لگائے فی روپیہ قیمت
مین ایک آنہ باج لیا اور قوانین تزاید شالبافون کے مروج کئے آسایش مزارعان
کے واسطے مزاحمت زرصوبات ورسدات کو ہٹا دیا حصہ چہارتر کی لینا شروع
کیا الحاصل سنہ ۱۱۹۷ ہجری مین آزاد خان بجاے باپ کے مقرر ہوا اور جہل
جوانی کے باعث ہر روز تیغ بیرحمی آغشتہ خون بیگناہان کرکے اپنی
حکمرانی کو نادر خان ثانی کہتا رہا دیوسیرتی کے باعث اپنے خدیو
سے بہی سرکشی و روگردانی کرتا رہا اور مثل باپ کی قوم بمبون کو ہاتہہ پاؤن
بند ہوا کر تالاب ڈل مین غرق کیا۔ ایک رات پہلوان خان و ملوک خان
نے جو اُس کے خویش تہے اُسکی زشت عادتون سے تنگ آکر اُس
کے شبستان مین شبخون مارا اگرچہ تیر طمانچہ اوسکی ران پر لگا لیکن زخم
کاری نہ آیا جان سلامت لے بالائے قلعہ سے دریاے بہت کے کنارہ
پر کود کر رات کو خانہ دیوان دلارام کلی مین مامن گزین ہوا اور سات
روز تک دشمنون کو جنگ و پیکار سے گرفتار کرکے ملوک خان و پہلوان
خان کو بمعہ بہت سے دلاوران کے قتل کیا عظمت خان کو زندہ ہی آتش
سوزان مین جلایا اُدہر اکثرون کو ہواے وبا نے ہلاک کیا اور محلہ ڈمکے پورہ
مین بہت سے مکانات جل گئے آزردے دریاے بہت مین جلتے ہوئے
باہوج پتر نے ہوا سے اوڑ کر محلہ اہلہ مرسی اسد قاضی زاد تک خاک سیاہ
کر دیا آزاد خان نے دو سال و چند ماہ آزار و ظلم جان کاہ کیا اور سنہ ۱۱۹۹
ہجری مین مددخان سابق زراے نے اوسکی تدارک پر دستوری پائی

بیت

در تواریخ یک ہزار دو وصد ظلم آزاد را رسید مدد ؎

آزاد خان با ہنگ جنگ بارہ مولہ مین گیا اور مدد خان بر ہمنونی ارکانِ شہر و مرزبانان بعد از راہ کرنا دکہو سے ہامہ خوشی پورہ مین پہنچا آزاد خان نے یہ سُن کر کر یوہ خوشی پورہ مین آکر جدال و قتال شروع کیا اور آخرالام مغلوب ہُوا مدد خان منصور ہو کر ذالہ گر مین اور آزاد خان از راہ فیروز پور پونچہ کو گیا اور خودکشی کی مدد خان نے سر اوسکا نعش سے کٹوا کر بادشاہ کی حضور مین بہیجا پہر سنہ ۱۲۰۱ ہجری مین میر داد خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہبنکر آیا اور مدد خان چار و ناچار واپس گیا سات ماہ کے بعد میر داد خان مرگیا بجائے اُس کے تین ماہ تک ملا غفار حاکم رہا اور اوایل سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین جمعہ خان بارکزائی حاکم ہُوا اور چار سال و سات ماہ کے بعد عدم کو گیا پہر بیٹا اُسکا رحمت خان ساڑہے تین ماہ اور پہر سنہ ۱۲۱۷ ہجری مین میر ہزار خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہُوا چند ماہ کے بعد تیمور شاہ درانی سفر جاودانی کو گیا اُسنے سترہ سال بادشاہی کی ۔

شاہ زمان

سنہ ۱۲۱۹ ہجری

سمت ۱۸۵۹ ب مین بیٹا اُسکا شاہ زمان بادشاہ بنا میر ہزار* بمشورہ خواجہ علیے رئیس بادشاہ سے باغی و رو گردان ہو کر ظلم ساں طبقہ ہنود و فرقہ شیعہ ہُوا خواہ نخواہ تبرائی تہمت لگا کر دو دو ہنود کو ایک تہیلہ مین بمعہ کچہہ سنگ ہا سے سنہ ۱۸۰۳ء

* میر ہزار کی بابت روایت ہی کہ پچھلے جنم مین اُسنے ہمشیرہ سے بدکاری کی ہتی اسپر ہنود نے اُسکو جلوا دیا تہا جسپر اوس نے اس صورت مین پیدا ہو کر ہنود فرقہ کو عذاب ہو پہنچایا ہے

دونی کے زندہ ہی بند ہوا کر غرق دریا کرتا رہا میرزا خان الکوزی باپ اسکے نے
اسبابت پر پند و نصایح کر کے اسکو محبوس کیا اسی وقت مین ننگیاہ شاہ زمان سے
احمد خان شہنک چی باشی واسطے سرزنش اس بدذات کے آیا اسپر میرزا نے بارہ مولہ
مین سنح پاہو کر بہت سے نامدار ہنود کو جو انہاسے کاہ مین باندہ کر کمال بیرحمی سے
پانی مین غرق کر کے ہلاک کیا شہنکچی باشی کی دلاوری و شجاعت سے میر ہزار نے
فرصت غنیمت جانکر گوگریز کی راہ پائی مگر گرفتار ہوا مدت حکومت اسکی ایکسال
دو ماہ ہے احمد خان تین ماہ کے بعد میر ہزار خواجہ عیسیٰ خان اور دیوان نندرام
پنڈت انکو ہمراہ لے کر معاودت کر گیا خواجہ عیسیٰ وہان سے نجات پاکر واپس
آیا دیوان نندرام بموجب کارگذاری و حسن لیاقت کے زمرہ ملازمان وزیر فتحدار
خان سدوزائی مین نوکر ہوا پھر کفایت خان صوبہ کشمیر بنا تین ماہ کے بعد برطبق
فرمان اختصار مرزا بدرالدین کو نیابت بخشکر دارالحکومت کو چلا گیا اس وقت خواجہ
عیسیٰ کے اشارہ سے عوام نے آقا رحیم ملک التجار فرقہ شیعہ کو بہت تنگ کیا بعد
چندے کفایت خان نے بشمول عواطف سلطانی عود کیا اور کافہ انام کے ساتھ بلطف
واحسان کاربند عدل و الطاف رہا پھر بجائے اسکے ایک سال بعد محمد خان جوانشیر ابدالی
نے مرتبہ ایالت پایا اندنون مین میان خان بلوچ نے چند خوانین شاہی سے متفق
ہوکر سرکشی سے شورانگیزی کی محمد خان تاب مقابلہ نہ لاکر قلعہ شیرگڈہی مین
محصور ہوا یہ فساد چھ مہینے تک رہا اس لئے شیر محمد خان مختارالدولہ واسطے تدارک
وانداد سرکشون کے حضور پادشاہی سے رخصت ہوکر یہان پہنچا اور باغیون
کو سزائے قرارواقعی دیکر فتنہ و فساد کو دور کیا بعد آٹھ روز کے رحمت اللہ خان بچہ جمعہ
خان حاکم کشمیر بنا اور محمد خان و میان خان کو شیر محمد خان ہمرکاب لیکر چلا گیا ایک

سال بعد محمد خان کے عبداللہ خان الکوزائی ناظم کشمیر مقرر ہوا اُس نے قریب ایک ہزار آدمیون کے جمعیت لشکر کر کے راجوڑی و پونچھہ و مظفر آباد و جھنہ وکبا درہ کو فتح کیا اور بجاے راجہ خان بہادر مرزبان پونچھہ کے اُس کے وزیر روح اللہ کو وہان کی راجگی پر سربلند کیا۔ اُس کے وقت مین پنڈت ویدہ رام منٹوبڑا صاحب اقتدار تہا اُس سے لباس بہا کے لئے بموجب رسم کے جو صوبہ رئیسون سے لیتا تھا ۱۰ ہزار روپے عبداللہ خان نے مانگے تو اُس کی عورت نے اس خیال سے کہ تھوڑے رقم طلب ہونے پر برادری والے اُنکی حیثیت کم سمجھینگے ۲ لاکھ روپے دیکر جان بحق تسلیم ہوئی آخر کار پانچ سال بعد بموجب فرمان شاہی کے عطا محمد خان برادر خورد اپنے کو نایب بنا کر کابل کے بالاحصار مین محبوس ہوا اور ملا احمد نایب وزیر وفادار خان حکومت کشمیر پر مقرر ہوکر مظفر آباد مین وارد ہوا عطا محمد خان نے باشارت عبداللہ خان بارہ مولہ مین این روے دریاے مظفر آباد پر واسطے سد راہ ہونے مخالف کے اپنا لشکر جمایا اور شاہ زمان بعد حکومت ۸ سال کے زوال مین آیا۔

محمود شاہ درانی

اُسوقت مین زوال دولت شاہ زمان وکمال تسلط محمود شاہ نے ملک افاغنہ پر شہرت پائی بہ بسن کہ فتح خان بمہ نے احمد شاہ کو قید کر کے عطا محمد خان کے حوالہ کیا اور مال واسباب اُسکا لوٹ لیا عطا محمد خان نے بسرور موفور شہر مین آکر ایام محرم مین طبقہ شیعہ کو بہت خراب کیا اور ہرج ومرج سلطنت کابل مین عبداللہ خان قید خانہ

سے رہا ہو کر کشمیر مین پہنچا اس صلہ مین جان نثار خان داروغہ بالاحصار کو ایک
لاکھ روپیہ انعام ملا پھر عبداللہ خان نے بھی محمود شاہ سے بغاوت اختیار کی تین
سال بعد وزیر شیر محمد خان مختار الدولہ بہت سا لشکر لیکر بعزم رزم کابل سے کشمیر
مین آیا اور عبداللہ خان نے مقابلہ کے ارادہ سے مقام سیر مین دریاے بہت
پر پل بنایا فریقین نے داد دلاوری وجوانمردی دے عبداللہ خان آخر
الامر تنگ آکر دریا مین کود کر کنارہ سے نکل کر قلعہ بیروہ کو روانہ ہوا مختار الدولہ
بفتح ونصرت شہر مین آیا عطا محمد خان قلعہ بیروہ مین فرمان پذیر ہوا تھوڑے
عرصہ کے بعد عبداللہ خان نے رہائی پائی اور مختار الدولہ نے بفرخی وفیروزی
دختر دوشیزہ عبداللہ خان و عروس پاکیزہ ملک را ہمکو ہم آغوش وہمدوش عطا محمد خان
کرکے بسوے کابل معاودت کی وہ چھہ برس تک بداد گستری ورعیت پروری ترقی
زراعت کرتا رہا مختار الدولہ بعد چندماہ کے کشمیر سے جاکر معرکہ غلبہ شاہ شجاع
الملک مین (جو اُس نے محمود شاہ پر کیا تھا) جان سے گذر گیا سنہ ۱۲۲۴ ہجری
مین اکرم خان بامنبراے فوج کثیر کے ساتھ تسخیر کشمیر کے واسطے رخصت پاکر
بارہ مولہ مین ہزیمت نصیب ہوا عطا محمد خان جوانمردی ودور اندیشی سے اُسکے
تمام قیدیان لشکر کو انعام واکرام سے خوش کر کے بےآزار اپنے دیار
کی طرف آیا اور سنہ ۱۲۲۶ ہجری مین ہاری پربت پر اُس نے ایک قلعہ مستحکم بنایا
جو ابھی تک موجود ہے اور سنہ ۱۲۲۷ ہجری مین جہاندار خان برادر خود اور دیوان
نندرام کو بمعہ لشکر فراوان پشاور کی طرف بھیجا اور شاہ شجاع الملک کو بہ
پاس خاطر مختار الدولہ گرفتار کر کے قلعہ کوہ ماران مین محبوس کیا اور سنہ ۱۲۲۸
ہجری مین فتح خان بارکزاے واسطے استمداد تسخیر ولایت کشمیر کے بدرگاہ مہاراجہ

رنجیت سنگھ بادشاہ ممالک پنجاب رجوع لایا اور بعوض فتح کشمیر کے آٹھ لاکھ روپیہ سال بسال خراج دینا قبول کیا اس لیئے فوج ظفر موج بہ سپہ سالاری دیوان حکم چند اُس کی امداد کو موسم سرما مین مقرر ہوے عطا محمد خان نے یہ خبر سُن کر تمام ننکوہ گروہ انبوہ کے ساتھ قریہ ملہ پورہ مین رکھکر فوج کو فراز کوہ پیر پنجال پر روانہ کیا متابع اُس کے فوج مخالف کے ساتھ مل گئے اس لیئے باندیشہ بدگمانی لشکریان خود لامحالہ واپس آکر باسامان جنگ قلعہ شیرگڈہی مین دشمن سے مامن گزین ہوا اُسی زمانہ مین غلام محمد خان بھائی اپنے کو بچند اشخاص کارگذار واسطے حفاظت کوہ ماران کے دوڑایا کینہ جویون نے بظہور حرکت مذکور پائی استقرار جہجہ پل مین محکم کیا بعد چھ روز کے عطا محمد خان فتح خان بارکزائے کو مصلحت سے دونون قلعہ سونپ کر تمام مال و اسباب توابع ولواحقین کے ساتھ پشاور کو روانہ ہوا فتح خان نے دیوان محکم چند کو چند روز بعد ہنڈوی مبلغ آٹھ لاکھ روپیہ کی بخوشی تمام دے کر رخصت کیا اور محمد عظیم خان بارکزائے برادر خورد کو ناظم کشمیر بنا کر تین ماہ بعد بمتابعت شجاع الملک اور دیوان نندرام کے پشاور کو معاودت کی محمد عظیم خان نے اپنی حکومت کے دوسرے سال مین لاہور کو خراج معہودہ بھیجنے مین قصور کیا اس لیئے سنہ ۱۸۷۱ب مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور سے نہضت فرما سنہ ۱۸۱۴ع
ہوکر بہت سی لشکر کو از راہ پیر پنجال عبور کرنے کو لوائے دارائے کو قصبہ پونچھ مین بلند کیا اُس پر محمد عظیم خان نے بشر و شور ہیرہ پورہ کو کوچ کیا اور انسداد راہ مخالف مین کوشش کی اور جوش سیلاب جیوش خالصہ جی سے جارسان براہ پیر پنجال فرار ہوے دیوان رام دیال و دیگر نام داروں

نے خوب دلیری کی اُس حالت مین راجہ اعزخان مرزبان راجوڑی نے چھوٹے
خبر پہنچائی کہ تمام فوج راہ پیر پنجال کی قید و قتل ہوگئی رنجیت سنگھ نے اس دروغ
بات پر یقین کیا اُدہر سے بعد چند روز کے دیوان رامدیال عظیم خان سے عہد و
پیمان کرکے واپس آیا چونکہ تائیدات سماوی سے محمد عظیم خان منصور ہوا اُسوقت
بہ نا انصافی و تہمت خونریزی اخذ زرجرنیہ اور دست درازی بیداد ستم اور جمع کرنے
زر مین سخت بدعت کرنے لگا لوگون پر جور و جفاے نامحدود ہونے لگے تعصب
مذہبی سے خاص کرکے ہنود پر بڑے جبر و ظلم ہوئی اور یہ دیوان ہرداس پنڈت تکو
کو جو کہ بڑا صاحبکار صاحب دولت وقت کا فیاض چشمہ جود و سخا تہا اس
تہمت پر کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ حرکت اُسکی تحریک سے کی اور وہ
رنجیت سنگھ سے سازش رکھتا ہے بذریعہ قربان خدمتگار کے باجازت مخفی
جبکہ پنڈت موصوف ایک خیمہ عظیم الشان مین بہ جاہ و جلال شاہانہ بیٹھا تہا بہ
بہانہ سنانے ایک پیغام کے خنجر سے مروا ڈالا پھر بخوف دیوان نندرام خدمتگار
مذکور کو اُسی جگہہ قتل کروا دیا دیوان موصوف کے قتل کے تاریخ جور عظیم ہے
سنہ ۱۸۱۱ع سنہ ۱۸۱۲ع سنہ ۱۸۶۸ و سنہ ۱۸۶۹ ب مین گرانی غلہ اتنی ہوے کہ لوگ گلی کوچون مین
بہوکے مرتے تھے اُسکی تاریخ قحط عظیم ہے طبقہ ہنود پر یہ شخص سخت ظلم کرتا
رہا اُنکو بضد و عداوت مذہبی انواع انواع کے آزار و بیداد سے خراب کرتا
رہا ہر طرح سے تہمتین لگاکر قید کر دینا اور مال و اسباب اُن کا لوٹ لینا۔
خواجہ نور شاہ نے جو اُس کے وقت مین رئیس با اختیار تھا کہا کہ اے سردار
عہد اسلامیہ مین ہنود کا عہدون پہ رہنا کیا ضرور ہے اگر حکم ہو تین آپکو مرزا پنڈت
و دیگر پنڈتون کو مار کر تین لاکھ روپیے لا دون اُس بدذات نے بظاہر بپاس دیوان میرزا

سہجرام انکار و باشارت اجازت دی اُس ظالم خواجہ نے میرزا پنڈت و دیگر
ہنود کو بہ بہانہ دعوت بغرض قتل ایک حمام مین بٹھلایا در پردہ اُس کے
جلانے کو حمام گرم کرنا شروع کیا اتفاقاً سہجرام درنی آگاہ ہوکر مرزا پنڈت
کو اطلاع دی جس پر وہ اپنے اوڑھنے کی فرد وہین چھوڑ کر بہ بہانہ حاجت
بشری وہان سے نکلکر بسواری کشتی سہجرام در گھر کو راہ لی اس وقت مخالف
کے تین سو آدمیون نے اُس کا تعاقب کیا مگر کامیاب نہوئے دوسرے
روز سہجرام نے باقرار لادینے اتنی قدر روپے کے خاص خانہ نورشاہ سے
ببرنسنجی کو معہ دستہ خاص کے لیکر نورشاہ کو قید کیا اور عظیم خان.
دادسکے اقربا کے گھرون سے تین لاکھ روپئے لادیسے پچھلے دنون مین
پنڈت بیربل دراجارہ دار پرگنہ دیوہ سر کو عظیم خان سے نقصان عظیم پہنچا
جس پر وہ تنگ ہوکر لاہور کو گیا۔ مختصر کیفیت اُس کی یہ ہے کہ جب
دیوان رام دیال واپس گیا عظیم خان نے بجنون ریزی دستم طبقہ ہنود
سے زرخریہ لینے پر روز افزونی کی جس وقت پنڈتون کو بانواع عذاب
وعقوبت مارنا شروع کیا اور پنڈت ہرداس تکو کو جو دفتر اد مساکین
ویاتریان امرناتھ سوامی کو دو لاکھ روپے سال بسال دنیا تہا تیغ جفا سے
قتل کیا اور صدہا پنڈتون کو بتہمت تترہ جان سے مارا۔ حتے کہ ظلم
افغانون سے آہ وزاری آسمان تک پہونچے اول پنڈت بیربل سے چھہ
لاکھ روپے قرض لئے پہر بہ تہمت باقیداری تاراج کیا یہان تک
کہ اُس کے پاس کچھ سرمایہ باقی نہ رہا تو جبراً اُس کو مسلمان کرنا
چاہا اس لئے اُس نے بخوف جان وایمان پنڈت سہجرام اور میرزا پنڈت

برادران عموزاد سے کہا کہ کل مجھکو خوف مرگ ہے اس لئے چاہتا ہون کہ عیال و اطفال اور نم کو حوالہ محافظ حقیقی کے کرکے لاہور کو جاؤن اُنہون نے اسکی رای سے اتفاق کرکے اجازت دی اور وہ رات کو سرنیگر سے دو تین سوار دن کے ساتھ بھاگ کر صبح کو نیپر گام مین جو اُسکا خاص جاگیر واقعہ پرگنہ دیوہ سرتھا پہنچ کر پنڈت راجہ ور فرزند اپنے کو ساتھ لے کر موضع دہنوان جاگیر ملکان کھوڑتی مین آیا چون کہ یہ لوگ اس کے احسان مند تھے بلا پس و پیش اُس کے ساتھ ہوئے ملک ذوالفقار و ملک کامگار نے بھوا ے وفاداری و ثابت قدمی سے نور جمال ساکن نندی گڈہ کو ہمراہ لیا جب یہ سب فراز کوہ گلاب گڈہ پر پہنچے فوج افاغنہ نے دہنوان مین پہنچ کر خانہائے ملکان کو جلا دیا جب یہ خبر عظیم خان کو پہنچی پنڈت سنجرام و میرزا پنڈت کو بلاکر حقیقت حال دریافت کی اُنہون نے جواب دیا بیربل پنجاب کو گیا ہے اگر ہوس دنیاداری اُس کو باقی ہوگی دریاے گنگا کے کنارہ پر خدا کی عبادت مین مصروف ہوگا وگرنہ بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ پہنچ کر آپ پر لشکر سکہان کو لاوے گا۔ عظیم خان نے کہا کہ اب کیا علاج ہے۔ انہون نے جواب دیا کہ کشتن میرزا پنڈت ۔ اس پر اس ظالم اظلم نے حکم دیا کہ قبائل پنڈت بیربل کو گرفتار کرکے دربار مین لاؤ جس کی تعمیل کی گئی لیکن مادر پنڈت راجہ کاک کمال ناموس پرستی سے الماس کھا کر مر گئی اور زوجہ راجہ کاک جسکو بسبب بے نظیری جان بیاری معلوم ہوئی جبراً مسلمان کی گئی یہ پنڈت راجو کے ماتھے ۔ جو کہ پچھلے دنون تک کابل مین ایک افغان کے پاس تھے ادہر بیربل بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ

بوساطت اعیان دولت حاضر ہوا اور تسخیر کشمیر کی ترغیب دی محمد عظیم خان باستماع
اس خبر وحشت اثر کے اضطراب سے ہوا س باختہ ہوکر بہ بہانہ آنے اطلاع مرنے
اپنے بہائی فتح خان کے دجس کو شاید اصل مین بہی دیوان نند رام نے
بمعاوضہ اپنے بہائی ہرداس کے سکہ وضرب اپنے نام کا مروج کرکے مار سنہ ۱۸۱۷ع
ڈالا تہا) جبار خان چہوٹے بہائی کو نیابت پر مقرر کرکے شروع ۱۸۷۴
ب مین براہ بارہ مولہ تقریباً چھ سال کی بیدادگری کے بعد کابل چلا
گیا اور جبار خان چار ماہ تک مسند حکومت پر بیٹھا
رہا۔

ذکر فرمان روایان خالصہ

مہاراجہ رنجیت سنگھ

چون کہ افغانون نے کشمیر مین ظلمہاے بے حد و ستم ہاے نو بنو
کیئے اس لیئے خداوند کریم نے اپنے بندگان کی آہ وزاری پر رحم فرماکر تبدل
سلطنت کیا یعنے یہ خطہ اصل مسکن ہنود جو راجہ اددیان دیو وسہدیو کی نامردی سنہ ۱۸۱۹ع
سے سنہ ۱۷۹۸ب سے سنہ ۱۸۷۶ بکرمی تک یعنے ۹ ۷ ۴ سال تک زیر مشق جور وجفاے

سنہ ۱۸۲۰ع

سنہ ۱۸۲۰ع اہل خلاف رہکر ویران وبرباد ہوگیا تہا سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ
بادشاہ لاہور کے تصرف مین آیا مصر دیوان چند ظفر جنگ بہادر بسرداری لشکر
ظفر پیکر و رہبری پنڈت بیربر بہ معہ دوسرے نامداران راجہ گلاب سنگہ و سردار
ہری سنگہ و جوالا سنگہ و حکما سنگہ چمنی و سرداران اٹاری والہ و ڈیرہ
شاہزادہ کہڑک سنگہ کے واسطے تسخیر کشمیر کی رخصت ہوئی اور تہنہ مین چند
روز واسطے جمعیت کے اقامت کرکے بہت سا لشکر پوشیانہ کو روانہ کیا سردار
جبار خان و ولی محمد میر آخور باشی و عبدالرحمان خان ہیتی زائی جو کہ
سرداران لشکر افاغنہ تہے اوسیوقت کہ یوہ دی پور مین پہونچکر حملہ آور ہوئے
چنانچہ عین جنگ مین نواب جبار خان بیتن زخم کہاکر بہاگا اور عبدالرحمان خان
قتل کیا گیا اس سبب سے عساکر افاغنہ بہاگے اور لشکر لاہور مظفر و منصور ہوا دو روز
کے بعد آٹھوین ہاڑ قصبہ شوپیان سے داخل شہر ہوا تاریخ اس فتح کی یہہ ہے

بولو جی واہگورو جی کا خالصہ بولو جی واہگورو جی کی فتح

پہر مصر صاحب بعد چند روز کے حسب الطلب لاہور کو چلے گئے اور دیوان موتی رام
ناظم کشمیر مقرر ہوکر ایک سال تک مہمات ملکی انجام دیتے رہے اسکی وقت مین وبا
کے باعث بہت لوگ مر گئے پہر بجاے اوسکے سردار ہری سنگہ ناظم کشمیر
بنا اور بیربل پنڈت و دو جماعہ پنڈتان نام آور بامید استحصال الطاف بادشاہی
لاہور کو گئے دولت انگر مین بلاے مرگ ناگہانی سے بہت چہوٹے بڑے پنڈت مر گئے
بیربل بحصول خلعت فاخرہ بدستور صاحبکاری پہ نامدار ہوکر آیا غلام علی کہکہ
زمیندار وچینہ وکہاوہ باغی ہوگیا اسپر سردار ہری سنگہ نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا
مین جاکر اوسکو گرفتار کیا۔ ادہر بیربل پنڈت الطاف بادشاہی پہ مغرور ہوکر سردار

موصوف کی نافرمانی کرنے لگا جب بہ اثبات بہ تہمت مراسلت مرزبانان لمبہ سے
عہدہ صاحبکاری سے معزول کیا گیا بعد دو سال کے بجاے سردار موصوف دیوان
موتی رام بمرتبہ ثانی صوبہ کشمیر بنا سب کے ساتھ خلق و تہذیب سے پیش آیا اور
سمت ۱۸۸۰ بکرمی مین دیوان چونی لعل صوبہ دار کشمیر بنا اور گورمکھ سنگہ تحصیل سنہ ۱۸۲۳ء
دخل در معقولات کرتا رہا اس سبب سے انتظام مین خلل واقع ہوا اور دیوان کرپا رام
صوبہ کشمیر بنا دیوان چونی لعل نے بخوف بازپرس زیان مالیہ ملک راستہ مین زہر
کہا لیا اور مرگیا سمت ۱۸۸۴ ب مین بسال دوم حکومت کرپا رام ساون بدی دسمی کو سنہ ۱۸۲۷ء
رات کے وقت ایسے سخت زلزلہ آئے کہ زمین و زمان کانپ اوٹہا شہر و دیہات مین
ہزارون مکانات منہدم ہوگئے اگرچہ مدت تک یہہ بلا جاری رہی لیکن ایک ماہ
تک شور محشر اوٹہا لوگ خیمون مین صحرا نشین ہوئے آسوج کے آخر مین وباے
مرگ ناگہانی بہی ظاہر ہوئی اسلامیہ کے دور فرمانروائی کے بعد عمل کرپا رام مین تین
برہمنیان محبت حقیقی شوہران سے پروانہ وار جلکر ستی ہوگئین اور زبردست خان
نے فساد اوٹہایا دیوان موصوف نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا مین پہونچکر
سرحد مظفرآباد تک تمام فتنہ گرون اور شریرونکو مطیع کرکے شیخ غلام محی الدین
کو صاحب کار بنایا اور جنس شالی کو علی العموم تشخیص کرکے پرگنہ بندی کی اور بہ توزک
وتجمل مشغول رہا اور چار سال کے بعد مہان سنگہ حسب الحکم عالی کارگذار بنایا دیوان
کرپا رام بڑا فہیم دانا عالی دماغ عدیم المثال تہا کہتے ہین کہ جسوقت پروانہ طلبی اسکے
پاس پہونچا وہ تالاب ڈلمین مصروف سیر و تماشاے رقص و سرود و ملاحظہ چراغان
کشتی ہا تہا یہہ ہمیشہ خوشی و خوشحالی مین رہتا تہا اپنی سواری کی کشتی مین خوب
صورت ہانجنون کو ہاتہون مین رنگین گہونگرو لگے ہوئے چپے دیکر ہٹلا تا سیر دریا

کرتا لاہور مین پہونچکر جب اسکی ہتک ہوئی تو دنیا داروں سے ہاتھ اوٹھا کر ہردوار
گنگا کو چلا گیا اور آخر ۱۸۸۷ب مین بہمان سنگہ اردلی حکومت کشمیر پر آیا ماہ سنہ ۱۸۳۰ع
محرم مین فرقہ شیعہ نے تابوت آئمہ عظیم برخلاف رسم قدیم کے نکالنے کا اشتہار
دیا سُستی حاکم بہمان سنگہ سے سُنیون نے اسباب کو گناہ خیال کر کے
بلوا کیا اور محلہ جڈی بل و حسن آباد و مکانات اہل تشیعہ کو جلا دیا اور اثاث البیت
او لکا لوٹ کر عورتون کو ننگ و ناموس سے بی شرم کیا۔ ۱۸۸۸ب مین شدت سنہ ۱۸۳۱ع
بردوت ہوئی اور شہزادہ شیر سنگہ صاحب ۶ ماگہہ مین واسطے حکمرانی کے قصبہ
بارہ مولا مین پہونچا آب بہت و تالاب اولر کمر تک جما ہوا تہا او سوقت پرندہ* شہزادہ
صاحب و دیگر کشتیون کے واسطے انجماد پانی کو توڑ کر راستہ بنایا گیا شہزادہ صاحب
نے بساکہا سنگہ کو مختار کیا خود سیر و شکار و عیش و طرب کا شغل رکہا اوسوقت
گنبش پنڈت در کار تسخیر تبت خورد پر نامور ہوا ۱۸۸۹ب مین برف بے موسم برسی سنہ ۱۸۳۲ع
اور شالی خراب ہو گئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے خرگاہ جاہ و حشم کو
کوٹلی نواح پونچہ مین بہیجا اور اس شہرت سے غلہ کی قیمت بڑہ گئی اور قحط پڑا
اوسحالت مین جمعدار خوشحال سنگہ صاحب واسطے تفحص ملک و شیخ غلام محی الدین
صاحب کاری کے لئے بجائے بساکہا سنگہ لاہور سے مقرر ہوئے جمعدار خوشحال سنگہ صاحب
نے ظلم و ستم کیا اور ہر ایک گذرگاہ پر شالی کی ضبطی کی چنانچہ نابرسانی اور ظلم
کمال اوسکے سے قحط عظیم اوٹہا اور نہ پانے غلہ سے بجائے غذا کے لوگ خون جگر
کہاتے تہے ہر کوچہ و بازار مین نعشہائے مُردگان دکہائی دیتی ہتین اور بلاد بعیدہ
و اشہار و اطراف پنجاب و ہند کو بہت لوگ بہاگ گئے اور راستے مین مر گئے
شہر و دیہات رعایا برایا سے خالی اور بلاد قریب و بعید پریشان حال کشمیر یون سے

* پرندہ شاہی کشتی کا نام ہے

سنہ ۱۸۳۴ء

پڑ ہو گئے اِس لئے ماہ بساکہہ سنہ ۱۸۹۱ بکرمی مین احوال خستہ حالی اس سرزمین کا گوشزد
زد مہاراجہ صاحب ہوا اور جنرل میان سنگہ ناظم کشمیر مقرر ہوا عہد کرپارام
مین بائیس ہزار دوکاین شالبافون کی ہتین اور اوسکے وقت مین دو ہزار دو سو
دوکاین بنگئین اور تمام لوگون کو روزگار ملا اور تخم ریزی کے واسطے ایک خروار
شالی بہ قیمت سولہ روپے ہری سنگہ مہ کرایہ اخراجات پونچھہ و راجوڑی و مظفرآباد
وغیرہ مقامات سے منگواکر تین روپیہ خروار کے حساب سے تمام دیہات مین بہم
پہونچادئے اور خود ہر پرگنہ مین جاکر زراعت کرائی چونکہ لوگ تہیدست تہے واسطے
تولد و تناسل کے محصول نکاح معاف کیا اور رعایا کو افزائش مرغان کے واسطے تخم
مرغ پنجاب وغیرہ ممالک سے منگواکر دئے اور چورون اور گلہ بانون (گلوانون) کو
بیخ و بُن سے دور کیا اور واسطے دادپژوہی و تفتیش احوالات کے کُل پرگنات مین فی
چند چند پرگنات ناظمان بالاستقلال تہانہ داری پر مقرر کئے اور عدالت و فریاد کا
سُننا دوسرون پر نہ چہوڑکر بذات خاص بہ کمال عقل و دانش و جذب فکر رسا
خود فیصل کرتا رہا مقدمات کو امروز و فردا مین طوالت ندیتا جلد فیصل کرتا بعض پرگنات
تعلقات امانی[۲] پر دئے اور تخم و تقاوی باقی عہد سکہون کی بابت جو کچہہ کچہہ سہر
خروار شالی و ترک وفی روپیہ آنہ لیا جاتا تہا وہ سب معاف کردی بعض تحویلدارون
کو کموزنی شالی و خاک آمیزی سے باز رکہنے کو سزاے قرار واقعی دی اور کرایہ
مرکبانون کا مقرر کردیا باٹ آہنی بنواکر سر بمُہر کرکے رایج کئے تاکہ کمی و بیشی ہونے
پاوے سپاہیون کو ایک آنہ سے زیادہ طلبانہ لینے کی اجازت نہ تہی سیاست
اوسکی مثل شیر نر کی لوگون کے دلونپر چہائی ہوئی تہی خلاف ضابطگی بالکل نہونے
باقی تہی تہان ہاے پشمینہ کو تار پود اجرت شاگرد و نفع اوستاد و بجاے

۲ اور بعض علاقے جاگیرات اجارہ

اخراجات دیگر رایج بازار کے ساتھہ مقابل کرکے محصول واجبی مقرر کیا ایسی ہی
سب انتظام کیئے جنسے تجارت شال روز بروز ترقی پکڑتی گئی اوسکی
حکومت کے دوسرے سال مین فراخی روزگار و تیسرے برس مین ارزانی
غلہ ظاہر ہوئی جسکی خبر پاکر اکثر گریختہ اشخاص واپس آئے سات برس تک
سنہ ۱۸۳۶ء بعدل ورافت انتظام ملکی و مالی کرتا رہا اور سنہ ۱۸۹۳ بکرمی کے زمستان مین
سنہ ۱۸۳۹ء آب دریا سے بہت و دیگر تالاب جمکر مثل بلور رہو گیا سنہ ۱۸۹۶ بکرمی مین مہاراجہ
رنجیت سنگہ صاحب سرگباش ہو گئے اور شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب
اونکا جانشین ہوا ابیات چون شہ پنجاب شد بے سر شدند ٭ ملک و دولت
افسر تخت و علم ٭ از جلوس شاہزادہ یافت زیب ٭ سکہ و سیم و سپہ
تیغ و قلم ٭ بعد سوا برس کے شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب بہی مر گئے اور
شہزادہ نونہال سنگہ صاحب بعد سنسکار پدر لختہ سقف بارگاہ دولت کے
نیچے دبکر مر گیا اور نوبت جہانداری چند کور مشکوے شہزادہ کہڑک سنگہ
سنہ ۱۸۴۱ء صاحب پر پہونچی - تین ماہ کے بعد سنہ ۱۸۹۸ ب مین مہاراجہ شیر سنگہ صاحب
بزور شمشیر وارث تاج و تخت ہوا اور لشکریون کو انقلاب متواتر سے کچھہ خوف نرہا
سنہ ۱۸۴۲ء ہواے بغاوت سب کے سر مین سمائی ۶ بساکہہ سمت ۱۸۹۸ ب مین سپاہیان
پلاٹن نے آغاز شب مین جرنیل میان سنگہ صاحب کو نمکحرامی سے مار ڈالا اسیر
پیشگاہ مہاراجہ شیر سنگہ صاحب سے تادیب و تدارک اون بدمعاشون کیواسطے
شہزادہ کنور پرتاب سنگہ صاحب و راجہ گلاب سنگہ اور رواسطے نظم و نسق
ملک کے شیخ غلام محی الدین صاحب مامور ہوئے سپاہیان غدار اگرچہ
یہان کے لوگون سے معترض ہوئے مگر آپسمین روز خونریزی کرنے لگے کاینچان

گولہ اندازنے ہاری پربت سے واسطے سرزنش اون سیاہ درونون کے شیرگڈہی پہہ
گولہ باری لی اور آخیر حصۂ سنہ روان مین شہزادہ کنور پرتاب سنگہ نے رونق بخشی
اور راجہ گلاب سنگہ صاحب نے باغیون کو جوکہ ایکہزار ہتے بہت سی کارزار کے
بعد باداش کو پہونچایا بعد چندروز کے کنور موصوف کے ساتہہ بہ فتح والنصرت واپس
چلاگیا اور شیخ غلام محی الدین صاحب نے مسند ایالت پر پاے حکومت رکہا ننہ
تیلک چند صاحب کاری پر مقرر ہوا بعد چندروز کے سیلاب سے سد قاضی
زادہ و ناوہ پورہ ورعنا واراری وخانیار وکنار نالہ مار وچہچہ پل مالک صاحب
وغیرہ پلہاے بہت کہنہ پل سے سوپور تک بہگئے لوگونکا بہت سا اسباب و بہت
سے بچے ڈوب گئے اور ماہ اسوج سمنت ۱۹۰۰ بکرمی مین مہاراجہ شیر سنگہ میدان بلا دل مین سنہ ۱۲۵۹ھ
ہنگام لینے حاضری لشکر کے اور شہزادہ کنور پرتاب سنگہ لڑکا اوسکا باوجود صغرسنی
باغ جمعدار خوشحال سنگہ مین تقسیم صدقہ وخیرات کے وقت اجیت سنگہ ولہنا سنگہ
سندہانوالیہ کے ہاتہہ سے مارے گئے۔ نیز راجہ ہیراسنگہ خلف
راجہ دہیان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تمام سرکشون کو پہونچایا شہزادہ دلیپ سنگہ سنہ ۱۲۶۰ھ
جو ہنوز دس برس کاتہا دیہیم سلطنت سے تاجور ہوا سمنت ۱۹۰۱ مین سلطان خان مرزبان
مظفرآباد کو قلعدار مکان مذکورنے جوکہ کشمیر کی طرف سے مقرر تہا گرفتار کرکے
اسطرف بہیجا شیخ غلام محی الدین نے اوسکو قید رکہا اسلئے زمینداران مظفرآباد و
سلطان نجف خان کہوری نے فتنہ وفساد اوٹہایا جسپر فوج کشمیر اونکی تادیب
کو روانہ ہوئی باغیون نے فوج کشمیر پر غالب آکر بارہ مولہ تک پہونچ اور شیر احد نے اطراف
کا مراج کو خوب لوٹا سوپور مین بہت سے گہر جلادئے اسلئے بپیشگاہ راجہ ہیراسنگہ
سے شیخ امام الدین فرزند شیخ غلام محی الدین بہ جمعیت سات ہزار جوانان جرار کے

کے بہمراہی چند سرداران نامدار ازراہ پوچہہ اور جرنیل گلاب سنگہ ازراہ ہزارہ واسطے
سرزنش اونکی کے روانہ ہوئے اور سخت جنگ کے بعد سلطان زبردست خان فتنہ انگیز
کو مظفر آباد کی طرف بہیجکر فوج شاہی وسرداران لشکر راہی لاہو ہوئے اور شیخ
امام الدین بہ بہانہ بیمارداری شیخ محی الدین (جو بیمار رہتا) کشمیر مین رہا ماہ ساون مین
وبا پڑی اور دو ماہ تک مخلوق کثیر عدم مین ملی دروازہ جامع مسجد کا جو بخوف
اژدحام آغاز حکومت دیوان موتی رام سے مقفل تہا شیخ موصوف نے کہولدیا
اور ترمیم سقف کی اور بڑی کوشش سے جوی لچہمی کول کو واسطے طہارت نماز
کے موضع پاندچہہ سے کہودکر لایا نزدیک جامع مسجد کے باولی قدیم کو جو سنگ وخارہ سے
پُرہتی صاف کیا اور گلگت کو مضافات تبت خورد سے تسخیر کیا چونکہ راجہ ہیرا سنگہ
نے جلہا پنڈت کو امور جہانداری مین اپنا مشیر بنایا ہا تہا اسلئے ملک مین فساد اوٹہا
اور ہیرا سنگہ نوین پوہ کو معہ میان سوہن سنگہ پور مہاراجہ گلاب سنگہ و پنڈت جلہا
بہ بہانہ شکار جمون مین آئے لشکر نے اونکا تعاقب کرکے بضرب توپ و تفنگ و
آلات جنگ ایک دم مین سب کا کام تمام کیا پہر بسبب صغرسنی مہاراجہ دلیپ سنگہ
[illegible] کے اوسکی مارانی جندی دیوی نے جواہر سنگہ برادر خورد کو زبردستی وزارت پر ممتاز
کرکے شیخ امام الدین کے نام فرمان حاضری اصدار کیا مگر بجاے اوسکے ٥۔ ماہ
اسوج سنہ روان کو شیخ غلام محی الدین لاہور کی طرف روانہ ہُوا اور ہیرہ پور مین
سنا کہ جواہر سنگہ مارا گیا اور سلطنت لاہور مین ہرج مرج واقع ہُوا یہہ سُنکر وہ واپس
سنہ ١٨٤٦ع آیا اور چودہوین چیت سمت ١٩٠٢ مین مرگیا۔ اور شیخ امام الدین ناظم کشمیر بنا اُسوقت
سنہ ١٨٤٦ع لاہور مین تیغ رانی ہورہی تہی ۔ ٥۔ بہاگن سمت ١٩٠٢ بکرمی کو مہاراجہ دلیپ سنگہ
بدستور جہاندار رہُوا۔ سکہونکا عہد حکومت کشمیر ٢٦ سال ہے ؃

عہد راجگان جمّوں

مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب بہادر

گو اصل مین مشیت ایزدی سے سب کچھہ دنیا مین ہوتا ہے اور باغبان قضا و قدر گُلشن دہر مین گلزار و خارزار اور نیک و بد کو بوتا ہے صرف آدمیکا بہانہ درمیان مین رہتا ہے مگر بظاہر تدبیر سے جملہ امور بظہور آتے ہین شاہ و کد اشہی و گدائی پاتے ہین خداوند کریم ہر ایک موقع و زمانہ کے مطابق بحکمت انتظام جہان فرماتا ہے - لایق وقت فرمانروایان شایان کو مسند حکومت پر بٹھلاتا ہے ایک کو تخت دلاتا ہے دوسریکو حکومت سے گراتا ہے و خاک عدم مین ملاتا ہے - نتایج افعال فرمان روایان مذکورہ بالا کشمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب ذیل کے باعث حکومت سلاطین مذکورین فرق آیا سلطنت نے ضعف و زوال پایا - اوّل جبنے اپنے و اپنے مخالف کے ضعف و طاقت پر نظر نہ کی و بلا پس و پیش انتقام لینے کی فکر کی اُسنے راحت موجودہ کو بہی کہو یا جس طرح راجہ دامودر نے انتقام پدر کے خیال خام سے سری کشن کے ہاتہ سے جان دی **بیت** ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد ؎ دوم بعض اوقات مسکینون کی عرض نہ سُنی محتاجون کی حاجت روائی نہ چلائی سے اسلئے کہ فرمانروا جو کچہہ محصول و معاملہ لیتے ہین وہ مزد رعایا پروری و عدل گستری و حفاظت بندگان الہی کے لئے ہوتا ہے تاکہ وقت پر کام آوے جب اونہین کی حاجت روائی و حفاظت مین تامل کیا تو بعض اوقات دعاے مظلومین بادشاہ حقیقی کی بارگاہ مین قبول پڑتی ہے اور ایسے شخص کی سلطنت مین ضعف آتا ہے جسطرح راجہ دامودر کا بد دعاسے برہمن زادگان سے

حال ہوا۔ اسلیئے بادشاہان وفرمانروایان کولازم ہے کہ راجہ توبخین کے اس قول کو درست جانین کہ جہانبانی نہ واسطے خراج لینے وتن پروری وعیش وعشرت کے ہے بلکہ واسطے اوٹہانے بار رنج وپریشانی وتدارک تکالیف رعایا کے ہے" اور شلوک عمل کردہ راجہ اونتی ورما پہ عمل کرنا ضرور ہے کہ جاہ وحشم ناپائیدار ہے آج اگر دست قدرت رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست وپاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو تیرے ہاتہہ سی سررشتہ اختیار جاتا رہے پہر تجہکو ندامت اور پریشانی ہوا اوسوقت نیکی کیا کرسکیگا" بلکہ چاہیئے کہ راجہ درلب وردون کی طرح عفو تقصیرات گنہگاران کر کر کمند مہر سے اونکو اسیر احسان کرنا جس سے استحکام سلطنت ہوتا ہے۔

سوم راجگان کو اپنے محکوم کی عورتون پر نظر کرنا زیبا نہین کیونکہ ماتحت کی عورتین سلاطین کو مثل اولاد کے ہوتی ہین جو حاکم بخلاف اصول شہی اونپر نگاہ بد دیکہتا ہے اوسکا حال راجہ راون وپرہ وہ گپت وراجہ یک ساہوتا ہی جیسا کہ راجہ کنز کی حکومت وآبادی دارالسلطنت سمو شروا نام برہمن کے ناگنے کی عشق کے باعث بیخ وبن سے برباد و ویران ہوئے۔ چہارم غرور سلطنت سے مثل راجہ اندہ جد ہشٹہر کے ظلم روا رکہنے سے زوال ہوتا ہے پنجم اکثر حاسد لوگ جو مقبولان کے حسد سے اونپر جہوٹے اتہام لگاتے ہین سعدیؒ شور بختان بآرزو خواہند ؛ مقبلان را زوال نعمت وجاہ ؛ اون حاسدون کے افعال واقوال پر بلا پس وپیش اعتبار کرنا اور اپنے بنائے ہوئے اشخاص کو خراب کرنا جسطرح راجہ جی اندر نے سندمتی وزیر کو خراب کیا۔ ششم بہائیون کی قدر نہ جاننا مثل راجہ ہرن کی جسنے اپنے بہائی تورمان کو ذرہ سی بات پر قید کیا ہفتم دشمن ناچیز کو حقیر جاننا سعدیؒ دشمن نتوان حقیر وبیچارہ شمرد ؛ اوسکی عداوت کے رفع کرنے کی تدبیر سے غافل رہنا

اور پرواہ نہ کرنا چاہیے کہ راجہ بالادت کا حال ہوا۔ کہ خاندان اوسکے کا ہی خاتمہ ہوا۔ ہشتم[۸] وزرا کو حکم عدولی[۹] کی خو ہو نیدینا مثل راجہ کولسیا پیڈھ کے جسکو اس علت سے فقیر ہونا پڑا۔ نہم محلات مین بہت عورات کا رکھنا اور ظلم کرنا مثل راجہ بجرادت و پرتھوا پیڈ کی دہم[۱۰] غیر ملکی لوگون کے فریب آمیز خوشامدی باتو پنہ اعتبار کرنا ملکی لوگون کو نظر سے گرانا جس طرح دیو شرما وزیر جیا پیڈ کی خوشامدی باتون سے ارمڈی راجہ نیپال برباد ہوا یازدہم[۱۱] وعدہ خلافی و کسیکی پردہ دری سے ہی نقصان ہوتا ہے جسطور پدم ناگ کی پردہ دری سے جیا پیڈ کا نقصان ہوا دوازدہم[۱۲] کہیل کود مین مصروف ہونے عقلا و سپاہ کو اپنے سے ناراض رکہنا حکم کا سست ہونے دینا مثل راجہ للتا پیڈ کی سیزدہم[۱۳] ناتجربہ کاری و عدم ریاضت کیشی وغفلت و برادری کا حد سے زیادہ شہ زور کر دینا مثل چپٹ جیا پیڈ کی۔ چہاردہم[۱۴] کارداروں کے خودسر ہو جانے سے جسطرح کارکوٹ بنسی راجاؤن کا آخیر ہوا پانزدہم[۱۵] مستحقون کی معاش ضبط کرنا عبادت گاہون کا چڑہاوا لینا امیرون کو فقیر بنانا سفر مین باربرداری کے واسطے رعیت کو بیگار پکڑنا رشوت لینا۔ خراج ایزاد کرنا۔ بٹے گز وغیرہ آلات پیمائش و سکہ وغیرہ کا مقدار معینہ سے بغرض بڑہانے قیمت کے گہٹانا کمینون کو شریف رتبون پہ پہونچانا شرفا و عقلا کی جگہہ نالائقون کو پسند کرنا تہوڑے سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرنا مثل راجہ شنکر ورما کی شانزدہم[۱۶] سرداران ملک مین نزع و فساد باہمی رہنا مثل عہد سنکٹ ورما و سوگندا رانی کی ہفتدہم[۱۷] اہلکارون کو رشوت ستانیکا خوگر ہونے دینا جیسیکہ فرقہ تانتریے وایک آنگی پارتہہ وغیرہ کی حکومت بر شوت کے باعث نرہنے دیتے تہے ہژدہم[۱۸] خوشامدیون کی خوشامد سنکر خزانہ فضول خرچی سے

خالی کرنا رقص و سرود مین مشغول رہنا و بیون وغیرہ کی صحبت رکھنا مثل راجہ
کہیمہ گپت کی نوزدہم [19] کسیکو ولیعہد بنا کر پھر اوس سے بدگمان ہونا فتنہ اندازون
کے فعل پر اعتبار کرکے اوس سے بگڑنا - منافقون کے کہنے سے پند و نصایح والدین
و بزرگان کو نہ ماننا و باپ کے بدخواہ بننا مثل تارنرع انت دیو و راجہ کلش دیو
کی بستم [20] فضول خرچی - فتنہ انگیزی - زیادہ ستانی - نقض عہد - دلشکنی رعایا و فوج
ظلم بہ بندگان خدا - حق تلفی - عیاشی - نارسائی - اختیار فروشی - ناپرہیزگاری
عدم ثابت قدمی - عدم ہونا سیاست کا - وزیر بد دیانت کا ہونا - وزیر نیک کی بے
قدری کرنا - فریاد کا نہ سننا - ماتحتون کو بے خوف رکھنا - خود غرضون کی گفتگو
سچ ماننا بجاے دانا و خاندان کے نادان و رذیل کار کہنا راز کا کہلے رہنے دینا
درست خبر کا نہ آنا جو صفتین اوت کرش و راجہ ہرشدیو مین تہین بست و یکم [21]
ابلہ فریب باتین سننا نا اتفاقی خانگی و بیقدری اہل ہنر مثل راجہ سوسل کی
بست و دوم [22] عیاشی مین رہنا اور امور سلطنت کا وزرا پر چہوڑ دینا مثل راجہ بکہاچر
کی اور راجہ پرمانو کی جسکو قدسی و روحانی شکلین دکہانے کے واسطے لوگ ٹھگتے تہے بست و سوم [23]
غیر ملکی لوگون کو واقف راز کرنا اور اختیارات دینا جیسا کہ راجہ سہدیو کے عہد مین
رینچن شاہ و لشکری چک نے آکر اوسکی سلطنت کو برباد کرکے خود حکومت حاصل کی
بست و چہارم [24] شراب نوشی مین مست ہو کر ریاست خبر نہ پانا اور غافل رہنا اور تعصب
مذہبی کرنا جسکے باعث حیدر شاہ کا ملک برباد ہوا اور خود بام سے گر کر مرا بست و پنجم [25]
تعصب مذہبی و شرارت و غرورت حکومت مین آنا جسنے محمد شاہ کو کوہستان
مین آوارہ کیا اور عدم دلجوئی دلاوران و قدردانی ہنرمندان بست و ششم [26] لوگون کی
صلاح پر چلنا مثل مرزا حیدر کاشغری کی تباہی لاتا ہے بست و ہفتم [27] ناراض رکھنا

رعایا کو جیسے کہ یعقوب چک کے سب لوگ غنیم سے ملگئے بست وہشتم بموقع جنگ فتح
بغرت کا ایک شخص پر مدار رکھنا یا مختار کل کا ہمراہ رہنا جس طرح نورنگ خان
میر فوج یعقوب چک کے مرجانے سے باوجود مغلوب ہوجانے فوج مخالف کی فتح مخالف
کے ہمعنان ہوئے - یہہ باعث ظاہری انقلاب حکومت فرمانروایان سابقہ کا
ہوا در باطن مین مرضی خدا کی ایسی ہی تہی کہ اول دفعہ بودہون نے زیادتیان کین پہر
عہد اسلامیہ مین پانچسو برس تک وہ ظلم وستم ہوئے کہ ہر فرد بشر کے منہ پر سوائے
کلمہ الامان کے اور نہ رہا صرف بادشاہان دہلی بذات خاص رعایا پرور وعدل گستر رہے
مگر اونکے بعض صوبہ بہی مثل اعتقاد خان کے افاغنہ کے ظالمون سے کم نہ تہے -
عجیب وغریب بدعت ومصیبت رعایا پہ رہی جسکے کہنے سننے سے بدن پر رونگٹے کہڑے
ہوجاتے ہین کشمیر بعض راجگان کے وقت مین کسی ملک سے کسی بات مین کم نہ تہا
لیکن حیف کہ مسلمانون نے اوسکو بالکل خراب کردیا - ہندوستان - سندہ - ایران
توران - افغانستان - وغیرہ مین جہان مسلمان گئے وہی حال ہوا - دانایان فرنگ نے کیا
گانا بجانا گیا اور کام سب مین سے آدمی کی آزادی کو مقدم سمجہا اور جدید تحقیقاتون اور نو
ایجادون کو داخل بہتری سمجہا اور درجہ وحشت سے رتبہ دانائی ودارائی پایا مسلمانون نے
مطالب مندرجہ کتب مذہبی کے بغیر سب کچہہ عیب وگناہ جانکر تحقیقات کو برا مانا لونڈی غلام
بنانا بت شکنی کرنا غیر مذہب والون کو عذاب شدید پہونچانا اونکو کفار کے خطاب سے مخاطب
کرنا داخل بہتری دیناد صواب عقبیٰ سمجہا جو حال محمد بن قاسم نے سنہ ۷۱۱ء مین
سندہ پور پاٹن مین سنہ ۱۰۰۱ء مین محمود غزنوی نے سومنات ومتہرا وقنوج
وغیرہ مین ذوالقدر خان کا عہد سہدیو مین پہر علیشاہ وسکندر بت
شکن وغیرہ افغانون عظیم خان وغیرہ نے کشمیر مین کیا تعجب ہے کہ مسلمان مورخون

عہد فرمانروایان [illegible] انقلاب [illegible] ہوئی [illegible]

نے ہی یا بخواہش انعام یا بخوف جہوٹ باتین اور تعریفین ایسی لکہین کہ اونکی کوئی بات ہی قرین اعتبار نہین ہے - اونکا خیال شایدیہ تہا کہ تواریخ خاص بادشاہون کے یا اونکی تعریف کے لئے ہوتی ہے اور دنیا ہی اونہین کے واسطے بنی ہے سچ ہی تو ہے کہ رعایا ہندو ہی جو کہ اونکے نزدیک آدمی یا مخلوق خدا نہ ہتی بہ قول امیر خسرو جو دانا و یگانہ عصر تہا - کہ ہنود زاغ رو زاغ چہرہ زاغ صفت ہین پس زاغون کا مارنا کیا عجب تہا کافر تو ہندؤن کا نام تہا جس فارسی مسلمانون کی تاریخ مین دیکہو اِسی سبب سے سوا سے عیش و عشرت و خلعت و خطاب امرا و تعریف شہان لوگون سے تحایف و نفایس واخذ نذرانہ - ہنود کا لوٹنا اونکی بہو بیٹیون عورتون کا لونڈی غلام بنانا - مندر و مورتیون کا توڑنا - قتل عام کرنا - لوٹنا - برہمنون کو خراب کرنا - زبردستی مسلمان کرنا شراب پینا رقص و سرود مین رہنا شکار بادشاہان وغیرہ کے بغیر اور کچہہ نظر نہین آتا - جہان یہہ حال ہو وہان عدل و انصاف و رحم کا کیا ذکر دو بہروسہ - انتظام ملک حدود و عملداری عہدون اونکے فرایض و خدمات کا اونہین ذکر ہی نہین دیوانی - فوجداری - وغیرہ صیغہ اوسمین موجود نہ ہتے تمام معاملات و مقدمات ہر فرقہ و مذہب کے قاضیون کے فتوے پر (جو بموجب شرح مسلمانون کے ملتے ہتے) منحصر ہتے اور قاضیونکا حال ناگفتہ بہ - رشوت اونکو حلال ہتی - بقولیکہ قاضی کو مفت کی شراب حلال چنانچہ تاریخ سندہ مصنفہ محمد معصوم قاضی متعینہ ٹہٹہ عہد جام سنجر پندرہوین صدی کو دیکہو خود معلوم ہوگا - افغانون کے وقت حکم تہا کہ ہندو اچھا کپڑا نہ پہنا کرین دستار نہ باندہین - سوار نہ ہو دین - سب سے زیادہ سخت محصول جزیہ تہا جسکے نام سے سب برباد ہوتے ہتے - کتب خانہ جلائے گئے عظیم خان کے عہد مین تمام ہندو کس ظلم و جبر سے مسلمان کئے گئے　سو کہہ رام پنڈت

پہر ورہیٔں وقت جو دو برس لبعد پہر ہندو بنا اور صدہا پنڈتون کو ہندو کیا کس جور وجفا
سے مسلمان کیا گیا ہتا۔ عبد اللہ خان کے وقت مین پنڈت ویدہ رام مٹو رئیس
اعظم سکنہ رعینا واری کبتا پر برباد کیا گیا۔ ذوالقدر خان نے زن ومرد صغیر
وکبیر خطائیون کے ہاتہہ کسطرح فروخت کیے۔ ریچن شاہ نے کوٹہ رانی کو جو حرم راجہ اودیان
دیو ہتی کسطرح اپنی بیگم بنالیا۔ دیوان ہر داس کا کیا حال ہوا۔ چودہری ہابیش
کے باغ کا کیا حد ہوا کہ سیف خان کے دلپر داغ لگا اعتقاد خان کے وقت
کیا کیا بدعت ہوئی اگر کسیکے گہر مین گلاب کا بوٹا ہوتا ہتا تو اونکی حفاظت کو دو پہرے
مقرر رہتے ہتے جنکو صاحب خانہ کی طرف سے رسد وغیرہ ضروریات دینی پڑتی ہتین جس
سبب سے لوگون نے بوٹے ودرخت میوہ دار بہی جلادیئے۔ ممکن نہ ہتا کہ کوئی تیرتہہ
یا رسوم مذہبی کرسکتا کہلکہ وہ ممہہ کے خوف سے سوپور کے آگے بڑہنا قضا کے پنجہ مین جانا
ہتا۔ علیخان چاک نے سمت ١٦٣٢ب مین راجہ بہادر سنگہ والی کشتوار کی ہمشیرہ ١٥٧٥ء
کو کسطرح منگوایا۔ الامان الامان ایسے وقت سے مسلمانون مین صرف اکبر بادشاہ
معہ وزرا کے متعصب نہ تہا پس اون سے مسلمان لوگ ناراض تہے۔ ایران کے بادشاہ
کے خط کے جواب مین جو اکبر نے جواب لکہا اوس سے صاف ثابت ہے کہ شاہ ایران اکبر
کے لاتعصب ہونے سے ناراض ہتا۔ فیضی کی تاریخ وفات دیکہو ع سگے از جہان رفت
بحال قبیح خو سال تاریخ خالداً فی النار۔ زین العابدین کو اسیواسطے بت شاہ
کہا گیا اور مندر مین دفن کیا گیا۔ ان ہی جور وجفا پانصد سالہ نے کشمیر کو بزدل وہوا بین
وبے علم وجاہل کرویا۔ مغلاون کو صرف کسیقدر انتظام ملک کی فرصت ملی ورنہ
اوردن نے یا بخواہش دولت ومال جہاد وحملات تعصبانہ مذہبی کئے یا آپس مین
ہی لڑتے مرتے اور مذہب اسلام پہیلاتے رہے جسنے دین قبول نہ کیا اوسکو قتل کیا

میر ہزار کے عہد کو دیکھو۔ مندرون کی جگہہ مسجدین و زیارتین بنوائین۔ ایسی بدامنی
مین بندگان خدا کی فریاد قبول ہوئی کہ سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے ہاتھہ
مین یہہ ملک آیا جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے۔ کہ سمت ۱۶۶۵ب مین انگریزون نے دخل سنہ ۱۶۰۸ء
ہندوستان مین پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی سنہ ۱۷۵۶ء
بخواہش تسلط فساد کرتے رہے مگر اونکی کچھہ پیش نہ گئی ادہر فرمانروایان اسلامیان
کے باہمی نفاق و غفلت و فتنہ انگیز باتون و عیاشیون و دیسی ریئسون کی
ناتوانی کے باعث روز بروز اونکی حکومت کو ترقی و وسعت ہوتی گئی۔ برٹن کلان
مین انگریزون کی بنیاد سلطنت سمت ۱۶۸۵ بکرمی مین ہوئے اور سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین ہندستان سنہ ۱۶۲۸ء
اونہین ملا۔ یعنی شاہان مغلیہ کے عہد مین انگریزون نے اوّل تجارت ہند شروع سنہ ۱۶۰۰ع
کی اور بسرعت و حکمت ہندوستان پر قابض ہوئے سمت ۱۶۹۶ب مین راجہ شری سنہ ۱۶۳۹ع
رنگ رایل والی دیجی نگر واقعہ حاطہ مندراج نے انگریزون کی سرکار کمپنی کو
تعمیر قلعہ کی اجازت دی تہی۔ سمت ۱۷۱۸ب مین پرتگیزون نے جزیرہ ممبئی بموقعہ بشادی سنہ ۱۶۶۱ء
دختر خود بادشاہ انگلستان کو جہیز مین دیا شہر کالی کٹ ضلع ملیبار واقع
حاطہ مندراج مین اول دفعہ جہاز انگریزون کا لنگر انداز ہوا سمت ۱۹۳۱ب مین سنہ ۱۸۷۴ع
ٹیپو سلطان سے انگریزونکا عہد نامہ ہوا سمت ۱۷۴۶ب مین کلکتہ کو انگریزون نے سنہ ۱۶۸۹ع
مستحکم کیا ۸ مارچ سمت ۱۹۰۶ب مین تمام ملک پنجاب رنجیت سنگہ کا قبضہ صاحبان سنہ ۱۸۴۹ع
انگریز مین آیا۔ ؎

سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب

مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب ذات کے سورج بنسی چہتری تہے عزبا اس قوم کے راجپوت
بہی کہلاتے ہین۔ گلاب نامہ مین انکا شجرہ نسب اکچہواکو تک اور اوس سے پہلے
برہما تک ملایا گیا ہے اور یہہ بات دراصل درست ہے کیونکہ ہر ایک شخص یا قوم برہما

کی اولاد ہے۔ مصنف کتاب مذکور نے لکھا ہے کہ راجہ اگنی برن والی اجودھیا کا
بھائی اوسکی گرم مزاجی سے جلکر نو سو برس اور بقول بعضے ۱۸ سو برس قبل از وجود
کلجگ فقیر ہوکر اجمیر مین دریاے گنگ کے کنارے آرہا وہان سے نگرکوٹ
کے راستہ کوہستان ہذا مین آرہا اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ بیٹا اوسکا بابو شرب
اوسکا قایمقام ہوا اوسکی چھٹی پشت مین جامبو لوچن ہوا اوسنے راجہ چینڈر
ہاس والی پنجاب کو لڑکر مارا ایک دن شکار کھیلتے ہوئے (جہان اب جمون آباد
ہے) جنگل کے تالاب پر دیکھا کہ شیر و آہو باتفاق پانی پی رہے ہین۔ اوسی جگہہ جمون اپنے
نام پر آباد کیا پھر اوسکا بیٹا پورن کرن بنام راجہ جمبو مشہور ہوا اوسکے
دو بیٹے ہوئے دہرم کرن راجہ جمبوا اور دیا کرن جسکو حسب درخواست اعیان
کشمیر کا راج ملا اور ۵۵ پشت مین اوسکی حکومت کشمیر رہی اسکی پانچوین پشت
مین راجہ شب پرکاش ہوا اوسنے قندہار تک حکومت کی پہر سنہ ۴۸
کلجگی مین جوتی پرکاش ہوا سنہ ۵۲۴ کلجگی مین اوسکا بیٹا رتن پرکاش ہوا
سمت ۱۵۶۲ کلجگی مین اوسکی اکیسوین پشت مین راجہ بلب اوسکی ۴۷ وین پشت مین
۴۹۷ برس بعد راجہ سر بہہ لادہر ہوا جسکا بیٹا کرت دہر تھا اوسیکے عہد مین
روشن شاہ فقیر جسکی قبر گمٹ مین ہے جمون مین پہونچا۔ اس کرت دہر
نے سمت ۴۲۷ ب مین راجہ بکرم پال دہلوی کو مارا۔ ۳۵۹ برس بعد اسکی چھٹی
پشت مین بھوج دیو ہوا اوسکے وقت سمت ۱۰۴۲ بکرمی مطابق ۳۶۵ ہجری کی سلطان
ناصر الدین سبکتگین پنجاب مین آیا راجہ بھوج دیو راجہ جیپال کی مدد کو
ہمراہ گیا اور مارا گیا اور بیٹے اوتار دیو کو راج تلک دیا۔ اوس نے ۲۴ برس
راج کیا ۳۴ برس راجہ جسدیو نے حکومت کی۔ جسروٹہ اسیکا آباد کیا ہے ۱

۱۰۹۴ع ہے ۱۱ برس سنگرام دیو نے سمت ۱۱۵۰ بکرمی مین ۷۰ برس جگدیو نے پہر راجہ
برج دیو نے سنہ ۱۲۲۱ بکرمی مین تخت نشین ہوکر ۱۵ برس راج کیا ۴۴ برس بعد
چوہتی پشت مین مالدیو پسر جودہ دیو ہوا یہہ مالدیو بڑا طاقتور اور زبردست تہا
پُرانی منڈی اوسی نے بنائی ہے اِسکے عہد مین سنہ ۸۰۱ ہجری مین امیر تیمور گورگان
ترکستان سے ہندوستان کو آیا جس نے ہنود پر سخت ظلم کئے جب جمون مین پہونچا
مالدیو نے شبخون مارکر اوسکی سپاہ کو تباہ کیا ۴۰ برس اوس نے راج کیا اور اوسکی چوہتی
پُشت مین ۱۰۲ سال بعد کہور دیو ہوا اِسکے عہد مین ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ
دریاے سندہ سے اس پار آیا اُسنے ۲۹ برس حکومت کی اِسکی ساتوین پشت
مین ۲۰۲ سال بعد گنجی سنگہ کا بیٹا دہرب دیو برادر اندر دیو ۲۲ برس
سنہ ۱۷۰۳ع تک حکمران رہا سمت [illegible] بکرمی مین مسند نشین ہوا تہا اوسکے چار بیٹے تہے رنجیت دیو
کہنار دیو - صورت سنگہ - بلونت سنگہ - رنجیت دیو اول کوہ
سرکٹہ مین رہا پہر لاہور کے صوبہ دار سے ملنے کو گیا تو وہان ۱۲ سال تک نظر بند
رہا - میان کہنار دیو اس عرصہ تک جمون مین حکم کرتا رہا پہر رنجیت دیو لاہور سے
نجات پاکر آیا اور جمون کو بزور اپنے تصرف مین لایا اِسکے عہد مین بیگم محمد شاہ
کی (جو بسبب غلبہ سکہان شاہجہان آباد کو بسبب دور اندیشی نہ جا سکے) جمون مین
آئے اوسنے اپنے رہنے کو مکان بنایا جو اب تک بیگم کی حویلی کہلاتی ہے اور اب اوسمین
ایک طرف توپخانہ و دوسری طرف طویلہ ہے - رنجیت دیو منصف و عادل تہا او
راجگان قرب و جوار مثل راجہ اکہنور - ولبیت پور - کرمچی جسروٹہ -
بہندرال - بہدروال - سانبہ - منکوٹ وغیرہ اپنے زیر کر لیا وہی لوگ
سنہ ۱۸۷۱ع جمون مین آکر جنگی خدمتین دیتے رہے سمت ۱۸۲۸ بکرمی مین رنجیت دیو احمد شاہ

دورانی کے ساتھ بغرض گرفتاری رجب ... بھیجا گیا تھا جسپر اوسکو کشمیر مین
ساٹھہ ہزار خروار شالی کی جاگیر بھی ملی تھے جو کہ عہد سکھون مین بند ہوئی - ۵۷ سال
کی عہد حکومت کے بعد رنجیت دیو مرگیا اور پیچھے اوسکے خانہ جنگی و نفاق سے جمون بالکل
کمزور ہوگیا - پنجاب مین سکھونکا بہت زور بڑھ گیا رنجیت دیو کے تین بہائی اور تھے
جنکا شجرہ نسب ضمیمہ مین درج ہوگا - بلونت سنگھ - گہنا دیو - صورت سنگھ صورت سنگھ کے
چار بیٹے تھے موٹا زورآور سنگھ و ہولا ہو پا - زورآور سنگھ کا بیٹا
کشور سنگھ تہا اور کشور سنگھ کے تین بیٹے تھے - گلاب سنگھ - دہیان سنگھ
سوچیت سنگھ سمت ۱۸۴۹ بکرمی مین گلاب سنگھ پیدا ہوا - جب باہمی نفاق سنہ ۱۷۹۲ء
و روزمرہ کے مفسدون اور تنگدستی و زوال حکومت سے تنگ آیا - اور سنا کہ شاہ
شجاع جدید فوج بہرتی کر رہا ہے تو نوکری کرنے کو روانہ کابل ہوا اثناء راہ مین
دیوان خوشوقت راے ملازم سردار نہال سنگھ اٹاری والہ کے پاس
نوکر رہا دو سو روپے معہ ہمراہیون کے اسکا مشاہرہ مقرر ہوا - پرگنہ مسوکہر مین اسنے
بہادری کی تو حکما سنگھ چمنی نے اوسکے تذکرات و لاوری مہاراجہ رنجیت سنگھ
کو سنائی مہاراجہ نے معرفت میان ہوٹا کی اوسکو طلب کیا سمت ۱۸۶۷ب مین وہ اوسکی سنہ ۱۸۱۰ء
حضور مین بہمراہی میان ہوٹا حاضر ہوا سمت ۱۸۶۹ب مین دہیان سنگھ بہی وہین پہونچا اور سنہ ۱۸۱۲ء
ساٹھہ روپیہ ماہوار کا نوکر ہوا سمت ۱۸۶۸ب مین سردار فتح محمد خان بارکزائی نے سنہ ۱۸۱۱ء
بامداد مہاراجہ رنجیت سنگھ باقرار دینے آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ کشمیر فتح کی سمت ۱۸۷۲ سنہ ۱۸۱۵ء
ب مین اول دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر پر یورش کی اور گلاب سنگھ کو
بیول جاگیر مین دیا - امیر چند اوسکا دیوان بنا - پھر قلعہ گہرو مالہ مین اوسکی
بہادری دیکھہ کر رام گڈہ جاگیر مین دیا پھر یورش ملتان پر حسب ارشاد مورخہ سمت ۱۸۷۴ سنہ ۱۸۱۷ء

بکرمی مقام ریاسی جاگیر دیوان سنگہ کو اوسنے تسخیر کیا اور اپنے وزیر زور آور سنگہ
کی سپرد کیا اوسکے بعد دہیان سنگہ کو ڈیہوری ملی سمت ۱۸۷۶ ب مین مہاراجہ سنہ ۱۸۱۹ء
رنجیت سنگہ سے رپورٹ ہوئی کہ جمون والے سوائے واقف واہل برادری
کے کسیکو معاملہ نہین دیتے - اسپر جمون گلاب سنگہ کو اجارہ پر ملا اِس ہودہ گلاب سنگہ سنہ ۱۸۲۰ء
نے سات سو سوار نوکر رکہہ لئے سمت ۱۸۷۷ ب مین گلاب سنگہ نے معرفت
لکہپت وزیر کشٹوار کے راجہ تیغ سنگہ سے کشٹوار لیا - چونکہ وزیر مذکور
اپنے راجہ سے ناراض تہا اوس نے گلاب سنگہ کو ترغیب دی جو ہین فوج
اوسکی قلعہ ڈوڈے پر پہونچی وہ بہاگ گیا - پہر حسب الحکم منبکرہ وڈوپر نمازیحان
کو فتح کیا - اور میان ڈیدو ترکٹا پہ مارا گیا - اور راجہ اغر خان غزنین
راجوڑی کو گرفتار کیا - اِس بہانہ سے کہ وہ تخت لاہور کا مخالف تہا -
جب اغر خان اسیر ہوا اور مہاراجہ صاحب اکہنور مین لب دریاے چناب بے نق
بخش ہتے تو گلاب سنگہ کو جمون معہ خطاب راجگی دیکر راج تلک دیا -
سوچیت سنگہ کو بہ خطاب راجگی رامنگر اور دہیان سنگہ کو خطاب راجہ
راجگان

نقل سند یہہ ہے

درین وقت فرخندہ رخت ازراہ تفقدات و تلطفات راج تلک چکلہ
جمون کہ از آباے واجداے ملک موروثی و ملکیت بزرگان اوجلد یدار نزل
بُدہ مقرب بارگاہ سلطانی خیرخواہ بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگہ داوجلد یدار
نزل بُدہ مقرب بارگاہ سلطانی میان دہیان سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ
بود واز خورد سالگی کہ قریب دوازدہ سال عمر مشار الیہان بود کہ در جناب خیفمآب
خیر فنیاب بسر بردہ اند ہم از آباو اجداد موی الیہان از قدیم الایام پشت در پشت و برجا

آوری حسن خدمات سنگھ صاحب فیاض سرگباشی ابوالیصاحبام میان سنگھ جیو از صدق دل حاضر ماندہ بودند و ہم ہر سہ اوجلدیداران غاشیہ عبودیت و فرمانبرداری و خیرخواہی و خیراندیشی و حاضرباشی بر دوش جان کشیدہ دقیقہ از دقایق نمک حلالی و جانفشانی و نوکری فروگذاشت نکردہ در ہر جنگ و معرکہ مثل افتتاح ملتان و کشمیر و اقتال مفسدان بداندیش آنروی آب دریاے سندہ و افواج آمدن کابل و پشاور وغیرہ از سرگذشتگی و جان نثاری و مردانگی فرق و تفاوت درمیان نیاوردہ لہذا ملک چکلہ مذکور در وجہ راجہ موصوف نسلاً بعد نسلاً عطا و مرحمت شدہ و قشقہ راج مذکور از دست مبارک بہ اوجلدیدار نزل بدہ مقرب بارگاہ خیرخواہ بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگھ مبرہن فرمودہ و از راہ کمال توجہات و مہربانی و بجا آوری حسن خدمات سرکار والا قشقہ راج ملک بندر اللہ در وجہ اوجلدیدار نزل بدہ راجہ سوچیت سنگھ جیو از حضور فیض گنجور عطا و مرحمت شدہ کہ حاصلات آنرا در ماحیتاج خود آوردہ نسلاً بعد نسلاً میخوردہ باشند و بخدمات و خیرخواہی و نمک حلالی سرکار والا سرگرم باشند کہ بفضل سری اکال پورکھ جیو ہر کس کہ از خاندان عالیشان سرکار فیض آثار خواہد بود۔ بموجب ہمین پروانۂ حضور انور بعمل آوردہ فرق و تفاوت نخواہد ساخت و ہر کسیکہ از پشت راجہاے و بیان موصوف بودہ باشد کمر ہمت بستہ در نوکری و خیرخواہی و فرمانبرداری و نمک حلالی سرکار فیض آثار حاضر و رجوع باشند لہذا پروانہ والا بصیحح و پنجہ

زعفرانی بدست مبارک مزین فرمودہ عطا شد۔ تحریر بتاریخ چہارم ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۵ سنہ ۱۸۱۹ع

پروانگی حضور

سمت ۱۸۸۱ بمین زیر حکم دیوان امیرچند قلعہ سمرتہ علاقہ بھڈواہ واقع کوہستان رام نگر سنہ ۱۸۲۴ع

فتح ہوا پہر سمت ۱۸۸۲ ب کو راجہ گلاب سنگہ جنگ سید وین شامل ہوئے اور کان سنہ ۱۸۲۵ ع
نمک پنڈ واونخان اونکے تفویض ہوئی سمت ۱۸۹۱ ب کو امیر دوست محمد خان والی کابل سنہ ۱۸۳۴ ع
پشاور پر چڑہ آیا سردار ہری سنگہ پہلے ہی سے ادسطرف حاکم خود مختار رہتا تہا
اسوقت ہمراہ راجہ گلاب سنگہ ہی گیا سردار ہری سنگہ نے اس معرکہ مین کار رستم کیا
اور آخر کار وفات پائی - پہر مہاراجہ صاحب جمون مین رونق افروز ہوئے سمت ۱۸۹۶ سنہ ۱۸۳۹ ع
ب مین مہاراجہ صاحب سرگباش ہوئے اور کہڑک سنگہ تخت پر بیٹہے اور جیت سنگہ
مارا گیا - باہمی نفاق وخانہ جنگی لاہور مین شروع ہوئی سمت ۱۸۹۶ ب کی ماگہہ مین بدتوری سنہ ۱۸۳۹ ع
کنور نونہال سنگہ راجہ صاحب گیاجی کے درشنون کو گئے اور سخت تنازعہ باہمی
بوقوع آیا ماہ ماگہہ سنہ ۱۸۹۷ ب مین بحاکم بی بی صاحبہ تعلقہ منا ور کا راجہ صاحب کو سنہ ۱۸۴۰ ع
جاگیر مین ملا سمت ۱۸۹۸ ب راجہ صاحب نے قلعہ منگلا مائی فتح کیا - اودہر لاہور مین اوسطرح سنہ ۱۸۴۱ ع
نفاق وخانہ جنگیون وحق تلفیون وغدر وبکبر وغریب کشی سے زوال سلطنت ہورہا تہا
اودہر راجہ گلاب سنگہ اپنی ریاست کا انتظام وطریقہ وقت کو غنیمت جانکر بناتے رہے
اور تینون بہائیون نے اپنے اپنے سپاہی بہی رکہنے شروع کئے گلاب سنگہ زیادہ تر
جمون مین رہتے اکثر اوقات شامل فوج سکہان ہوتے تہے ان دنون مین جمون مین
لوٹ کہسوٹ کی اسقدر نوبت تہی کہ راہ رو کی پگڑی وٹوپی تک چور لوٹ لیتے تہے - مگر
گلاب سنگہ نے اُسکا تدارک ایسا کیا کہ ملک مین امن ہوگیا اور تمام بدمعاش معدوم ہوگئے
جمون ایک مضبوط ومربوط ریاست بن گئی ڈریو صاحب نے جو اونکو طامع ہونیکا
الزام لگایا ہے گویہہ درست ہے کہ ایک ہری سنگے روپے کو وہ دیکہہ کر اسطرح
جہپٹ پڑتے تہے جیسیکہ جیتا آہو پہ مگر اصل مین بسبب خود کمائے ہوئے کے اونکو
زرکی بہت قدر تہی وہ روپیہ لیکر عرض ومعروض اونئے اشخاص کی ہی بخلاف

بخلاف زمانہ حال بڑی غور وپرداخت سے سُنتے تہے - اور خزانون کو مدفون کراتے
تہے چنانچہ قلعہ سلال دریا سے ورام نگر مین خوب دولت مدفون کرادی تہی -
بے رحمیان اونکی بہی زبردستون وظالمون پہ ہوتی تہین بلکہ اون بیرحمیون کا نتیجہ یہ
تہا کہ میان لوگ وغیرہ راجپوت جو راہزنی وچوری وبغاوت ودختر کُشی وغیرہ کے خوگر
تہے راہ راست پر آگے چلے تہے - آپ ہمیشہ داد وفریاد رعایا کو بذات خاص سُنتے
اون کو زمینداروں یا غربا کی لباس سے بو نہ آتی تہی اور طبیعت نہ گہبراتی تہے نہ وہ
انصاف یا اختیار اپنا کسی کے ہاتہہ فروخت کرتے تہے - مقدمات خود بڑی غور سے سوائے
عبرالبضات وترتیب امشلہ وکارروائی کاغذی کے سُنتے وفیصل کرتے تہے چونکہ
بڑے تجربہ کار مدبر اور فن سپہ گری مین ہوشیار وآزمودہ کار تہے جنگی معاملات مین ہمیشہ
کامیاب واقبالمند تہے ہمسایون اور ہمعصرون کی بہ نسبت اصول حکمرانی وزمانہ بینی
وتجربہ کاری مین واقف تہے جب لاہور مین سکہا شاہی ہوگئی اور سب کے سر مین ہوائے
خودسری بہر گئی تو اونہون نے واونکے بہائیون نے عرصہ پندرہ برس مین کوہستان اندرونی
وبیرونی سر کرلئے اوسوقت اون کے پاس فوج کس قدر تہی جو کہ بیگم کی حویلی
مین رہتی تہی اور راجہ دہیان سنگہ نے سات آدمی دیلئے واسطے سکہلانے قواعد
کے باجازت مہاراجہ صاحب جمون مین بہیجے تہے چونکہ ان سپاہیون نے جو متعدد
یا پچاس سے زیادہ آئینی سپاہی نہ تہے ہمراہ کہشادونکے فتح بر فتح کی تو مناور کی
حضرت پر انکا نام فتح پلٹن رکہا گیا پہر اونہین مین سے دیوی وغیرہ اور پلاٹن بنتی گئین
چنانچہ اس فتح پلٹن نے ۳۵ جنگ کئے ہوئے ہین اول دفعہ دیوان کہنیا کے ماتحت
اونہون نے مناور کو جو اوسوقت سکہون کے تصرف مین تہا پہر زیر کمان وزیر رتنو
قادر آباد - پہر دیوان ہری چند کے ماتحت گجرات پہر ہمراہ رتنو متصل

سیالکوٹ سودہرہ کو پڑہ کو پہر لنکا جادہ پہر سمروہی کٹوٹی جانب کوہاٹ پہر ڈنگا متصل یون میانی پہر ہمراہ میان اربیل سنگہ مناور مین مرتبہ ثانی ودیوان ہری چند کے ساتہہ منگلا مائی مین فتح کی اِس فتح مین اون کو کہنہ بہی انعام مین ملے تہے - پہر ہمراہ راجہ گلاب سنگہ لاہور مین فوج شہزادون شیر سنگہ سے لڑے - پہر بہمراہی موصوف الیہ برائے تادیب باغیان و قاتلان جنرل میان سنگہ کشمیر مین لڑے چلاس مین ہمراہ میان ہٹہو و دیوان ہری چند پہر ہمراہ وزیر زور آور دمان تالاب کو گئے - یہہ وزیر زور آور دکہاور کا باشندہ تہا اور ریاسی کا وزیر تہا بکمال جرأت جب اوسنے کوہستان کو زیر کر لیا تو براہ کشتواڑ و پانگا پاڈر وغیرہ فتوحات کرتا ہوا ہزار ہا سپاہیان کشتہ جمع قریب بارہ ہزار کے تہے اور صرف انہین پچاس آئینی سپاہیون کو ہمراہ لیکر بعد قتل میان سنگہ لداخ مین پہونچا - اُسنے چرداون سے سُنا تہا کہ کشتواڑ سے آگے اور ملک ہے چونکہ کشمیر سکہون کے پاس تہی اِسلئے براہ زنسکار - لداخ کو روانہ ہُوا - اِسپر راجہ لداخ کو معلوم ہُوا کہ کوئی غنیم چڑہ آیا اوس نے اپنی فوج کی جمعیّت بدین خیال کہ دشمن کشمیر کی طرف سے آتا ہے درہ کہلسی مین کی اور لداخ خالی رہا وزیر زور آور بلا مزاحمت کسی کے اِسطرف سے لداخ مین داخل ہُوا جب لداخیون کو یہہ خبر ہوئی تو مصلحتاً متابعت وزیر کی قبول کی ذرہ جنگ نہوا مگر لداخیون نے وزیر کو کہا کہ اسکردو بہی فتح کرو اوسپر وزیر مذکور روانہ اسکردو ہُوا - اثناء راہ مین ایک دیہہ کے زمیندارون نے مقابلہ کیا - ایک آدمی ڈوگرون کا مارا گیا - اِسپر دیہہ مذکور قتل عام کر کے ویران کیا گیا اسوقت اسکردو مین احمد شاہ راجہ تہا اوس نے اوسکی آمد سُنتے ہی قلعہ کو مضبوط کر لیا - وزیر

رات کے وقت دریا کو عبور کرکے قلعہ کے نیچے جا پہونچا راجہ خوف سے اوسکے پاس حاضر ہوگیا اوسوقت وزیر نے گرفتار کرلیا اور جرمانہ مانگا مگر اوسنے جرمانہ ندیا اور کہا کہ مین راجہ ہوکر وزیر کو جو ایک راجہ کا نوکر ہے ہرگز جرمانہ ندونگا۔ اسپر اوسکی رہائی عمل مین آئی اور ملک فتح ہوا۔ احمد شاہ وزیر کا مصاحب بنگیا۔ پہر وزیر نے حصورہ پر حملہ کیا وزیر نے بعد حرب وپیکار کے راجہ حصورہ کو قید کرلیا اور قلعہ کو جلادیا اوسوقت حصورہ مین سکہون کا راج تہا۔ اسپر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ناراضگی سے بموجب ارشاد اپنے مالک راجہ گلاب سنگہ کے وزیر وہان سے واپس پہرا۔ اور راجہ حصورہ کو چہوڑدیا کچہہ سال وزیر زورآور رد اسکردو مین رہا لداخیون نے بغاوت کی وہان سے جاکر لداخیون کو دوبارہ زیروزبر کرکے اوس نے راجہ لداخ کو قید کیا بعد چار پانچ سال کے ایک کمپنی سپاہیان آئینی وو. یتن تو بین اوسکی پاس جمون سے پہونچین پہر تمام ملکیہ لوگون کو لیکر وہ بجمعیت پندرہ ہزار سوار وپیادون کے روانہ آیندہ ہوا اور ۱۰ منازل پر روتک نامی ایک جگہہ پہونچا جو کہ والی لاسہ کی سرحد تہی وہان کا تہانہ دار سات سو خچر لیکر بہاگ گیا۔ زمیندارون نے عندالمقابلہ خفیف شکست پائی اوسی قلعہ سے خیمہ جات قرص۔ نقرہ وپشمینہ بکثرت ہاتہہ لگا پہر آگے مان تالاب کی طرف گیا۔ جہان سرحد نیپال وانگریزی بہی آملتی ہے اونہون نے اونکو دہوکے مین رکہکر لاسہ کو اونکی خبر بہیجی بعد ایک ماہہ وعدہ ہائے خلاف کے لاسے سے قریب دس ہزار سوار وہان آگئے اور اونہون نے اون تمام کو مارڈالا صرف ۲۵ آدمی جو بہاگ آئے تہے بچے وزیر زورآور بہی وہین مارا گیا۔ جب لداخ مین یہہ خبر پہونچی تو راجہ لداخ کو کیدان موجودہ نے مخلصی دی اوسنے پہر بغاوت کی اودہر لاسہ والون نے وہین پہونچکر سخت یورش وشورش کی

سنہ ۱۸۴۲ء راجہ لداخ کو قید کرکے لیگئے اور پلٹن پہلوان سنگھ والی گہیرے مین آگئی سمت ۱۸۹۹ بکرمی مین دیوان ہریچند سپہ سالار و راجہ گلاب سنگھ خود باطلاع لاہور کشمیر مین پہونچے دیوان ہری چند و وزیر رتنو ن روانہ لداخ ہوئے راجہ گلاب سنگھ کشمیر کے نسیم باغ مین مخیم ہوئے چھہ ہزار جوان مرد روانہ لداخ کئے۔ شیخ غلام محی الدین صوبہ کشمیر نے پندرہ روز تک فوج کے واسطے اسباب مطلوبہ مہیا کرکے قریب دس ہزار کے مزدور ہمراہ دیئے پہر مہاراجہ صاحب نے چار ہزار آدمی واسطے مدد کمک کے اور مقرر کئے اودہر لداخ سے آگے مقام اچھر گنڈ مین طرفین کا مقابلہ ہوا دشمن نے درمیان میدان کے لب آب مورچہ بندی کرلی ہتی اول دفعہ بارود لیکر دشمن نے اوسمین آگ لگاکر اودہر کا بہت نقصان کیا۔ پہر ایک سپاہی کی مفید رای نے باوری کی پانی آگے ہی بند کیا گیا جب پانی مورچون کے برابر پہونچا دشمن گہبراگئے اور پیغام صلح کا دیا کچہ لوگ اون کے مارے گئے کچھہ گرفتار ہوئے راجہ لداخ کا چہوڑا گیا جسکے لداخ مین پہونچتے ہی لدا خیون نے نہایت خوش ہوکر بہ تقریب مبارکبادی چراغان کیا اور قبل از پہونچنے کمک مذکورہ بالا کے دیوان ہریچند نے منصور ہوکر بخشی جہنجوٹ و کرن شاہ سرداران لشکر چین کو چارسو آدمیون کے ساتہہ قید کرکے نسیم باغ مین بہیجا اون سب کو راجہ صاحب نے شاد ہوکے آزاد کردیا اور ماہ
سنہ ۱۸۴۲ء مگہر سمت ۱۸۹۹ب مین رونق بخش جمون ہوئے اِس غنیمت مین سے فوج چین کا ایک نشان بہی ہاتہہ لگا تہا جو کہ تبرکاً اب تک فتح پلٹن مین بہ معہ نشان دستیاب شدہ کشمیر کے موجود ہے اِس موقعہ پر جو عہدنامہ لداخ کا ہوا تہا نقل اوسکی یہہ ہے

نقل عہدنامہ لداخ

سنہ ۱۸۹۹ چون درین زمان فرخندہ عنوان بتاریخ دوم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹ بکرمی مابان فراان

لاسہ - یکے کاون - سوکان والا - دوم بخشی مینچو افسر افواج خاقان چین و از طرف سری مہاراجہ صاحب راجہ راجگان و راجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی و دفتر یکے صاحب مختار الدولہ دیوان ہری چند دوم وزارت پناہ وزیر رتنو در مجلس صلح عہد و پیمان باتفاق ہمدیگر نشستہ و طریق سررشتۂ دوستی و واحد خانگی بصفائی باطنی جانبین و اقسام قسمہائے توبخش صاحب یاد کردہ چنین قرارداد مقرر شدہ کہ رابطۂ صلح و صلاح و احد خانگی سیر مہاراجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی و خاقان چین و لاسہ گورو صاحب لاسہ والا از روی صفائی باطنی ابتدائے حال تا ابد الدہر مستحکم و مربوط خواہد بود بحضور توبخش صاحب بوجہ من الوجوہ عدول و فرق و قصور نخواہد شد و آنچہ کہ حد و حدود ملک لداخ بہ معہ اطراف قدیم الایام مقرر ہست ہمراہ آن گاہے واسطہ و غرض اصلا مطلقاً بنہت و نخواہم کرد و اجرائے پشم شال و چائے بموجب آئین قدیم سال بسال از راہ لداخ خواہم ساخت و اگر کسے از مخالفان سری راجہ صاحب بہادر در اطراف ملک ہائے ما یان وارد شود سخن ہائے مخالفان مذکوران را پذیرائی نکنم و مشار الیہ را در ملک خود جائے نمیدہم - آنکہ سوداگران لداخ در اطراف ہائے آیندہ آنہا را مزاحمت نخواہد شد و اینکہ در صدر قرار داد محکمی و دوستی و واحد خانگی و مقرر حد و حدود ملک لداخ و جاری گزاشتن راہ پشم و شال و چائے نوشتہ دادہ ایم سر مو خلاف نمی سازم بر این عہد و قول توبخش صاحب و قاطری

۱۸۹۹ دلیسی و چوہ و میان خوشحال چوہ گواہ اند - تحریر عہد نامہ دویم ماہ اسوج سمت سنہ ۱۸۴۲ء

ادھر سکھوں میں وہ تنازعہ باہمی ہوتا رہا ادھر یہہ انتظام شایان و طریق سلطنت بن گیا - سوچیت سنگھ کے مرنے سے رام نگر بھی جموں سے ملگیا - سلطان خان والی راجوڑی بھی قید کر کے اندھا کیا گیا صرف کشمیر باقی رہ گیا - اور زمستان

سمت ۱۹۰۲ ب اوسکے حصول کے فکر مین گذر گیا - پہر یورش فوج ناگہان جمون پر ہوئی (سنہ ۱۸۴۵ء)
اُسوقت سے راجہ گلاب سنگہ نے سر ہنری لارنس صاحب بہادر سے خط
وکتابت شروع کردی اور دولت انگلشیہ سے ملگئے - سر ہنری لارنس صاحب بہادر
نے پنجاب کی سرحد کو مضبوط کرنے اور وسط الیشیا کے درمیان استحکام رہنے کے خیال
اور پنجاب مین نئی حکومت ہونے اور کشمیر کی خوبیون سے ناواقف ہونے کے باعث
کشمیر کا راجہ صاحب کو دیدینا مصلحت مُلکی سمجھا انگریزون وسکھون مین جنگکی
سرحد اوسوقت دریاے ستلج ہتی جنگ ہُوا - اوسوقت راجہ گلاب سنگہ سکہون
سے علیحدہ ہوگیا اور سکھون کو اپنی فوج سے امداد نہ دی جیساکہ وہ اپنے ولینعمت کی
زندگانی مین کرتا بلکہ اپنا زور بڑہاتا گیا - مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سرگباش
ہوئے کو اوسوقت ۶ برس گذر گئے ہتے اور میان سوہن سنگہ وغیرہ کام آچکے ہتے
جنگ سوبراون کی فتح کے بعد ثالث بالخیر بنکر درمیان آگیا نتیجہ یہہ
سنہ ۱۸۲۰ء نکلا کہ کشمیر جو سمت ۱۸۷۷ بکرمی مین سکھون نے افغانون سے لی ہتی راجہ گلاب سنگہ
سنہ ۱۸۴۶ء کو باز دیا وخطاب مہاراجہ سمت ۱۹۰۳ بکرمی مین انگریزون کی طرف سے فتح لاہور
کے باعث باخذ نذرانہ ۷۵ لاکہہ روپیہ کے بموجب عہد نامہ ذیل دیا گیا -

نقل عہد نامہ کشمیر

عہد نامہ ہذا فیما بین سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر وسرکار مہاراجہ گلاب سنگہ
رئیس جمون بواسطہ سر فریڈرک کری بارنٹ صاحب بہادر و
میجر لارنس صاحب بہادر کہ سفارتاً بصاحب ان ممدوح اختیار کُل دربنباب
ازطرف نواب مستطاب معلے القاب آنریبل سر ہنری ہارڈنگ صاحب
بہادر جی سی بی گورنر جنرل کہ یکے از مشیران خاص حضور فیض معمور ملکہ

معظمه رفیع الدرجه انگلستان خلد الله ملکهٔ واز طرف سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بهادر بنا بر انتظام و سرانجام تمامی امور جزو کل هندوستان مامور اند حاصل شد واصالتاً مهاراجه گلاب سنگه بدفعات تکمیل یافته

دفعه اول سرکار انگلشیه ریاست کشمیر و هزاره و جمیع ملک کوهستانی که در جا بین دریای راوی و سنده و جانب هزاره واقعه اند بمعه متعلق آن کوهستان واقعه جانب مشرق دریاے سنده و جانب مغرب دریاے راوی معه علاقه چمبه سواے لاحل منجمله سرکار لاهور که به سرکار انگلشیه از روے دفعه چهارم عهدنامه مرقوم نهم ماه مارچ ۱۸۴۶ء تفویض و تسلیم ساخته اند به مهاراجه گلاب سنگه نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً براے اولاد ذکور صلبیٔ نشان براے دوام باختیار مستقل عطا نمودند

دفعه دوم. حدود شرقی علاقجات که بموجب دفعه اول این عهدنامه بمهاراجه گلاب سنگه مفوض شده به تجویز اینهاے که از طرف سرکار انگلشیه بمهاراجه گلاب سنگه مقرر خواهد شد تعین و تشخیص خواهد یافت و بعد ملاحظه مندرجه اقرارنامه علیحده خواهد شد

دفعه سوم مهاراجه گلاب سنگه به عوض عطا شدن ملک مندرجه دفعات مذکور العقد به مهاراجه موصوف مبلغ هفتاد و پنج لکهه روپیه سکه نانک شاهی بسرکار انگلشیه یک مرتبه خواهد داد یعنی پنجاه لکهه روپیه بروقت حسن انعقاد یافتن عهدنامه هذا و بست و پنج لکهه روپیه اندرون ششماه از تاریخ هذا

دفعه چهارم حدود ملک مهاراجه گلاب سنگه بلا استرضاء سرکار انگلشیه گاهے تبدیل و تغیر نخواهد یافت

دفعه پنجم احیاناً اگر فیما بین مهاراجه گلاب سنگه و سرکار لاهور یا دیگر کدام

سرکار قرب و جوار علاقہ مہاراجہ صاحب موصوف نزع و تکرار رو دہد۔ مہاراجہ صاحب موصوف اقرار مے نمایند کہ نزع مذکورہ را پیش اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر رجوع خواہد ساخت و اہالی ممدوح ہر چہ ازروے ثالثی رفع و انفصال خواہد نمود۔ مہاراجہ صاحب موصوف آنرا بطوع و رغبت قبول و منظور خواہد داشت

دفعہ ششم مہاراجہ گلاب سنگھ خود و از طرف اولاد خود اقرار مے نمایند کہ ہرگاہ فوج ظفر موج انگریزیہ در ملک کوہستانی دیا ملکیکہ ملحق علاقجات مہاراجہ صاحب موصوف باشد مامور و متعین گردد۔ مہاراجہ صاحب معہ کُل فوج خود عند الطلب شامل فوج انگریزی خواہد شد

دفعہ ہفتم مہاراجہ صاحب اقرار مے نمایند کہ بدون استرضاء و استجازت اہالی سرکار کمپنی بہادر کسے از مردمان ولایت انگلستان را یا دیگر مردم فرنگ و از متوطنان امریکہ ملازم و نوکر نخواہد داشت

دفعہ ہشتم مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مینمایند کہ شرائط دفعات پنجم و ششم و ہفتم اقرار نامہ فیما بین کہ سرکار انگلشیہ و دربار لاہور مورخہ یازدہم ماہ سنہ ۱۹۰۳ ب مارچ ۱۸۴۶ء زیب توشیق یافتہ دربارہ ملکے کہ مفوض مہاراجہ موصوف شدہ ملحوظ خواہد داشت

دفعہ نہم سرکار انگلشیہ اعتراف مینمایند کہ امداد مہاراجہ گلاب سنگھ در حفاظت نواح و ملک مہاراجہ موصوف از دشمنان بیرونی خواہند کرد

دفعہ دہم مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مے نمایند کہ بنظر بر علو و عظمت و اقتدار سرکار انگریزی سال بسال یک راس اسپ و دوازدہ شاخ بز پشمین قسم اعلےٰ شش نر و شش مادہ باشد و زوج دو شالہ کشمیر بطریق نذرانہ بسرکار انگلشیہ خواہد رسانید

این عہد نامہ مشتملبر دہ دفعہ بمہر و دستخط فریڈرک کری صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب
بہادر سفارتاً از جناب نواب مستطاب معلی القاب رابرٹ آنریبل سر ہنری ہارڈنگ
جی۔ سی۔ بی۔ گورنر جنرل بہادر و اصالتاً از جانب مہاراجہ گلاب سنگہ بعد
سنہ ۱۸۴۶ء بتکمیل مزین گردید۔ فقط آخر ماہ بیساکھ سمت ۱۹۰۳ ب مین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے
وزیر لکہپت کو دستوری کشمیر دی اور ۲۶ ساون کو رتنو بہی کسیقدر لشکر لیکر پہونچا
اور میدان مائیسمہ مین اقامت ڈالی۔ شیخ امام الدین نے خالی کرنے قلعہ
شیرگڈہی مین ورنگی کی۔ ۱۵ بہادون کو ڈوگرون کی فوج مین شبخون مارکر گولہ باری
کی تمام رات جنگ ہوتا رہا بہت لوگ مارے گئے وزیر لکہپت بہی کام آیا وزیر رتنو
بہ بہانہ حفاظت کوہ ماران قلعہ ہاری پربت کو گیا فوج امام الدین نے چالیس
روز تک قلعہ کا محاصرہ کرکے معرکہ آرائی کی رعایا برایا بجور و جفاے لشکریان بہت
تنگ ہوئے فرقہ بمبہ و کہکہ خصوصاً رحمت اللہ خان بچہ زبردست خان
وغیرہ نے حسب عادت طبقہ ہنود کو لوٹا اور مارا حتے کہ اونکے ظلم سے بہت
لوگ جلاوطن ہوئے۔ بمبہ وکہکاون نے پرگنہ کروہن دکہوئی ناگام و کامراج
کا محصول ربیعہ لوٹ لیا باشندون کو سخت رنج و الم پہونچا بعدہٗ بحکم
کرنیل لارنس صاحب بہادر تمام فتنہ گر لوگ گرفتار ہوئے۔ وکلاء و فوج خالصہ
بسر کردگی شیر سنگہ بہمبر کی راہ سے روانہ ہوئے شیخ امام الدین لاہور کو چلا گیا
سنہ ۱۸۴۷ء اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب سمت ۱۹۰۴ ب مین رونق افروز کشمیر ہوئے اور
کرنل لارنس صاحب لاہور مین ۴ مگہر کو پہونچے۔ قوم بمبہ جو اپنے کردار ناہنجار سے
لرزان ہو رہی تہی مہاراجہ صاحب نے قصور اونکا معاف کیا فراست ذکیہ مست
سے امور ملکی و مالیہ کو سرانجام دیتے رہے۔ صاحبان سما تمام کی نہ نظر ذات عیم

سنہ ۱۸۴۷ع بہی بخوبی کی لب دریا شیر گڈہی مین مندر گدادہر جی بنوایا سمنت ۱۹۰۴ بین ہتی نتہو شاہ
تہانہ دار گلگت سے بہی (جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملازم تہا) مہاراجہ گلاب سنگہ
سنہ ۱۸۴۹ع کی نوکری کرکے گلگت لینے کو گیا تہا - ماہ کاتک سمنت ۱۹۰۶ بین بعزم ملاقات نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر جمون کی طرف معاودت کر گئے اوہنین دنو ہین شہزادہ دلیپ سنگ
بعمر نابالغی بہمراہی چپند فتنہ انگیزون کے لاہور سے ہندوستان کو روانہ کیئے گئے
اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا دیوی مین برعایت راجہ جواہر سنگہ (جسکا
وہ ملازم تہا) مقابلہ کیا تہا قید کیا گیا اور مفسد پردازان کو جمون نکالے گئے

سنہ ۱۸۴۸ع سمنت ۱۹۰۵ بین جب مہاراجہ صاحب کو اسطرح سے کشمیر مل چکی تہی حسب ترغیب ودّو
چہنور و خنرانو دہقان وغیرہ راجہ جواہر سنگہ جبرو ٹہ وغیرہ ملک کا دعویدار
ہوا اور مولوی مظہر علی بذریعہ عبداللہ خان افغان یہی اوس سے ملا - اور
اقرار کیا کہ نصف ملک انگریزون سے اوسکو دلادیگا - اسپر جواہر سنگہ نے اوسکا
ایک ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا - پہر سوات کی طرف سے وہ فوج لانے لگا جس
سبب سے بحکم صاحبان انگریز اسیر ہوا - جواہر سنگہ ہمراہ سردار نہال سنگہ
چہاچہی برسلہ لارنس صاحب بہادر لاہور کو گیا انہین دنو ہین مہاراجہ صاحب نے
جہیال پر لشکر کشی کی ہوئی تہی - ہرچند قلعہ تہر دجی و تہر و کہناہ و کرنیل
بجی سنگہ قلعہ منگلا کو گیا ہوا تہا جسکو اوہنون نے فتح کیا - لارنس صاحب نے
جواہر سنگہ کو جواب دیدیا وہ گجرات کو گیا اور حکومت اوسکی برطرف ہوئی - اسیطرح
پہر وہ جابجا پہرتا رہا اور آخر بہت مدت کی سعی کے بعد انبالہ مین فراغ خاطر لیکر راہی ملک
بقا ہوا اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا مائی مین بپاس ملازمت راجہ جواہر سنگہ
مقابلہ کیا تہا اور مفسد پردازان کوہستان جمون نکالے گئے -

۵ جیٹھ سمت ۱۹۰۷ بکرمی مین میان رنبیر سنگہ ولیعہد سلطنت یہان تشریف لائے ۱۸۵۰ء
اونہون نے امیرا کدل سے منشی باغ تک لب دریا صاحبان سیاحان کے واسطے
بہت سی کوٹہیان بنوائین اور ماہ کتک مین جمون کی دستوری پائی
سمت ۱۹ بکرمی مین چلاس والون نے غارت گری شروع کی - یہہ چلاسی یاور دلوگ جو ۱۸۵۰ء
دریا میر یا منگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین وہ استوا مین لوٹ کہسوٹ
کرتے رہے باشندونکو غلام بناکر بیچا کرتے رہے - بسبب سرما سزرنش اونکی ہمار
پر ملتوی رکہی گئی - آغاز سمت ۱۹۰۸ بکرمی مین بسرکردگی دیوان ہری چند وزیر وزارت آوردمیان ۱۸۵۱ء
ہتو وکرنل بجی سنگہ وکرنل جواہر و توچن سنگہ و دیوان ٹہاکر واسس فوج بہیجی جب
یہہ ہجم چلاس مین پہونچی چلاسیون نے اس معرکہ مین بڑی بہادری کی رات کو مرد اور
دن کو اونکی عورتین لڑتی رہین اور بندوقین چلاتی رہین - فوج بسبب کمیابی غلہ
ومحاصرہ وقلت آزوقہ سے تنگ آگئی - فوج دیوی سنگہ والی کا جو مقام منگل سنگ
مین بند ہوگئی تہی دشمنون نے شبخون مارکر کام تمام کردیا - دیوی سنگہ جانڈی
والا بصد مشکل بچا ۱۵ سو آدمی اس معرکہ مین مارے گئے - کمیدان گیگرا بہی مارا
گیا دیجی سنگہ مجروح ہوا اور حملہ لشکر کا ٹوٹ گیا سمت ۱۹۰۸ بکرمی
مین مہاراجہ صاحب پہر رونق افروز کشمیر ہوئے - قدیمی راجہ گلگت کے آخر مین
ترکی کہلانے لگے - اول ہی سلیمان شاہ فرمانروائے یاسین نے محمد خان سے
گلگت کو فتح کیا پہر آزاد خان فرمانروائے پونیال نے سلیمان شاہ کو مارکر خود راج کیا پہر
طیر شاہ فرمانروائے نگر نے آزاد خان کو مارکر راہ عدم لی اور بیٹا اوسکا شاہ سکندر
تخت نشین ہوا اوسکے بعد گور رحمان یاسین والی نے گلگت کو فتح کیا اور سکندر کو
مارا پہر کریم خان برادر شاہ سکندر مقتول نے بامداد فوج سکہان گور رحمان کو گلگت سے

نکالا سمت ۱۸۹۹ب سے گلگت کشمیر کی تابع ہوگیا۔ گورر حمان ملک امام فرمانروا سے یاسین ۱۸۴۲ء
کا فرزند اکبر تہا یہہ شخص بڑا ظالم اظلم اور بہادر تہا ۔ ملک امان اور میر ولی ۔ پہلوان بہادر
و میر غازی اِسکے چار بیٹے تہے ۔ سمت ۱۸۹۹ مین کرنیل نہتو شاہ نے گورر حمان کو ۱۸۴۲ء
شکست دی گورر حمان پونیال کو بہاگا ۔ پہر متہرا داس حاکم کشمیر کو جو نہتے شاہ کی مدد کو
گیا تہا اوس نے بہ نقصان عظیم پس پا کیا جبپر متہرا داس کشمیر کو چلا آیا مگر نہتو شاہ
بہادر وہین رہا اور یہہ قرار پایا کہ گلگت سکہون کے پاس ہے اور گورر حمان نے اپنی بیٹی
نہتے شاہ کو دی ۔ اِسیطرح سے گورر حمان اور راجہ غزخان والی ہوترا اور راجہ نگر نے اپنی اپنی
لڑکی نہتو شاہ کو دی اور باہم صلح ہوگئی ۔ پہر نہتے شاہ ایک تہانہ دار کو بمعہ کریم خان کے
گلگت مین چہوڑکر براہ سرینگر پنجاب کو گیا سمت ۱۹۰۴ب مین بوقت تنزل سکہان نہتو شاہ ۱۸۴۷ء
نے مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی نوکری کر لی اور مہاراجہ موصوف کی طرف سے گلگت
لینے کو بہیجا گیا اسی سال مین راجہ ہونزا نے سرحد گلگت پر یورش کی اور ۵ دیہات کو
لوٹ لیا سبب اوسکا یہ قرار دیا کہ نہتو شاہ دو فرنگیون کو گلگت مین کیون لایا اس
موقع پر نہتے شاہ اور کریم خان دونو مارے گئے گورر حمان جو اوس وقت پونیال اور یاسین کا
حاکم تہا بمعہ باشندگان ذلیل گلگت پہ قابض ہُوا ۔ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے
دو کالم فوج ایک حصورہ سے دوسری بلتستان سے بہیجی تہوڑے سے جنگ مین امن
ہوکر سابق دستور عمل ہوگیا چند برس کے بعد پہر جہگڑا اوٹہا سمت ۱۹۰۸ب مین سنت سنگہ ۱۸۵۱ء
قلعہ گلگت کا تہانہ دار تہا اور بہوپ سنگہ کمانیر استورہ بہمراہی بارہ سو آدمیون کے
جو نیلا دہار پہ گذرا تو کیا دیکہتا ہے کہ دارودن نے حسب ترغیب اکبر خان والی کابل
تمام راستے مسدود اور بند کر دئے ہین اور گلگت دریا کی دوسری طرف ہونزی والے
گولہ باری کرتے ہین دارودون نے بہوپ سنگہ کو چند روز تک بہ فریب پل آب روانہ

رکہسکا آخر اوسکا گیارہ سو آدمی ماردیا اور دو سو غلام بنا لئے صرف ایک عورت گورکہا پلٹن سنہ ۱۸۵۲ء
مین سے دریا مین کود کر بذریعہ ایک گاؤ کے بوانجی مین پہونچے اوسوقت مین سمت ۱۹۰۹
ہوگیا تہا اس موقع پر گوررحمان وہان نہ تہا اوسکے بیٹے اور بہائی تہے۔ ناوپورہ کی
فوج کا بہی یہی حال ہُوا۔ غرض وہ ہنے کنارہ سندہ کا داردستان اوسوقت مہاراجہ
صاحب کے ہاتہ سے نکل گیا اور فوج بوانجی مین رہی۔ پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب سنہ ۱۸۵۶ء
نے سمت ۱۹۱۳ ب مین جنرل دیوی سنگہ کے ماتحت فوج بہیجی اوسوقت گوررحمان مرگیا او
اوسکے آدمیون نے تہوڑی سے مقابلہ کے بعد شکست پائی اور گلگت پہر شامل جمون وکشمیر
ہوگیا۔ جنرل دیوی سنگہ یاسین تک گیا اور آخر واپس آیا یاسین مین عظمت شاہ فرزند
سلیمان شاہ کو تخت پر بہٹلایا۔ آخر ملک امان یاسین مین مسندنشین ہُوا۔ راجہ
عیسیٰ باگڈر پیال معروف بہ پونیال اور اشکومن پر قابض ہو کر مہاراجہ صاحب کے سنہ ۱۸۵۳ء
ماتحت رہا۔ ۹ ساون سمت ۱۹۱۰ ب مین ڈیڑہ برس کے بعد مہاراجہ صاحب پہر جلوہ افروز
کشمیر ہوئے سوا برس تک انتظام ملک کرکے ۹ مگہر سمت ۱۹۱۱ ب کو براہ میرپور جمون کو سنہ ۱۸۵۴ء
تشریف لے گئے اور راجہ موتی سنگہ صاحب کو مسندنشین حکومت کشمیر اور وزیر
پنون کو فرسش نیابت پر بہٹلایا اس مہینے مین بارش برف وہوائے سرد سے
شالی مین خامی رہی۔ اور ۱۴ ماہ پوہ کو رات کے وقت ناگہان شیرگڈہی مین آگ
لگی بہت مال واسباب توشخانہ اور اکثر عمارات سرکاری اور محاسبات معاملات دفتر
جل گئے جسپر تحقیق کرنے اشیاء ضایع شدہ کے واسطے دیوان کرپارام صاحب جمون سے
مقرر ہو کر ماہ ماگہہ مین آئے اور دریافت ہُوا کہ ۲۶ لاکہہ روپیہ جسکو آگ نے گلادیا تہا
اوسمین سے صرف پانسو روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ پہر دیوان موصوف ۲۰ ماہ ماگہہ کو
واپس چلے گئے۔ آٹھوین ماہ پہاگن کو جمون مین میان رنبیر سنگہ صاحب ولیعہد کو

راج تلک دیا گیا - اور دیوان کرپارام صاحب کو عہدہ جلیلہ دیوانی اور وزیر شب سرن
وزیر تہا - ۶ ماہ جیٹھ سمبت ۱۹۱۳ بکرمی طرف ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہ انگلستان سنہ ۱۸۵۶ء
جان انگلس صاحب بہادر رہ بندی مرصع بجواہر بوبوے شاہوار و طمانچہ و شمشیر و
زین طلا و خلعت گران بہا لیکر تہنیت کے واسطے جموں مین آئے - ۱۲ ماہ ہاڑ کو
براہ کہوئی ناموہ گلگت کو فوج روانہ کی گئی جو ۹ ماہ ساون کو وہان پہونچ گئے -
گوہر امان نے یہہ سنکر قلعہ مین پناہ لی مگر فوج نے اوس قلعہ کو گرا کر مکانات کو جلا
دیا اسکے بعد شیرگڈہی تعمیر ہوئی اور مندر رگناتہ جی طلائی کیا گیا - نوروز سے
پانچ روز بعد سمبت ۱۹۱۴ ب مین مہاراجہ صاحب بہادر سات روز بیمار رہکر کشمیر مین گیارہ سنہ ۱۸۵۷ء
برس کی عہد حکومت کشمیر کے بعد سرگباش ہوئے - یہہ والی شیر دل نہایت کفایت
شعار عاقبت اندیش ظلم کاہ و ظالم کش تہے جموں کے پاس پرمنڈل اونہوں نے بنوایا
دیوان جوالا سہائے صاحب انکے دستور اعظم مدار المہام جزو کل و حاکم اعلے جموں تہے - عہد
ملازمت سے اول انکا باپ اور پہر یہہ برابر اونکے خدمت مین رہے اونہوں نے انکی
بڑی خدمتین کی ہین - پنڈت راجہ کاک در جو افسر داغ شال تہا اکثر مغرور رہتا
تہا اوسکا تکبر توڑنے کو حضور ممدوح نے سمبت ۱۹ ب مین اسی ہزار روپیہ جرمانہ لیا سنہ ۱۸۵۳ء
چاہ کن را چاہ درپیش اس شخص نے بغرض اظہار خیر خواہی لوگوں کے جاگیرات و دہرم
ارتہہ ضبط کرادی تہے - مگر مہاراجہ صاحب چونکہ بڑے دور اندیش تہے ساتہہ ہی اوسکے
جاگیر بہی تقریباً بحکمت عملی ضبط کی - اور پہر عزت بخشی - اسکے وقت مین تیرہ
لاکہہ روپیہ داغ شال کا صرف داخل خزانہ عامرہ ہوتا تہا - اور اس سے زیادہ اسکے گہر
و ملک مین پہیلتا تہا - یہہ شخص نام آور ہونے کے لئے پردیسیوں اور سادہوں و
سپاہیوں کے ساتہہ بہ فیاضی پیش آتا تہا اور کسیکو نہ مانتا تہا اور اہل وطن کی جاگیرین

منبٹ کرانے میں اونہین بدنام تہا یہہ اقت دار اوسکو بت سے حاصل ہُوا - جب سے اوسنے
مہاراجہ رنجیت سنگہ کو متصرف کشمیر ہونیکی ترغیب دی ہتی - انتقال مہاراجہ صاحب
کیوقت سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب جمون مین تہے - وہان سے ڈاک کے وزریعہ
چار روز مین یہان پہونچے اور مہاراجہ صاحب کے سنسکار مین مشغول ہوئے
ارتہی اوٹہنے کے وقت قریب ایک لاکہہ مرد وزن ہمراہ تہے اور ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا
مہاراجہ گلاب سنگہ نے حکم محکم سے امور جہانبانی کو مستحکم کیا - سچ ہے جسکا حکم سُست
ہُوا اوسکا بندوبست درست نہین ہر ایک دلونمین انکی مہابت وخوف طاری تہا غرور
وقار وتحمل اونکی مزاج مین تہا رہزن وچورون کا زہرہ اونکی شمشیر حفاظت سے پانی ہوگیا
تہا چور اپنا جی چراتے پہرتے تہے - اور رسم ستی ودختر کُشی اُنہون نے اپنے کوہستان
جمون سے دور کردی ہے

سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر

چودہ روز بعد وفات مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب بہادر سمت ۱۹۱۴ بکرمی مین سری مہاراجہ
رنبیر سنگہ صاحب بہادر اونہین کے سوم فرزند ارجمند زینت بخش مسند شاہی کشمیر
ہوئے - یہہ مہاراجہ صاحب خورد سالی مین ہی بزرگ حوصلہ اور اقبالمند تہے انکے
چہرہ نورانی سے شہادت شاہی ٹپکتے تہے - کہتے ہین کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
جمون مین آئے اور مہاراجہ آنجہانی نے اونکو پیش کیا تو مہاراجہ موصوف نے اونکو
پہلوے خاص مین بٹہلا کر فرمایا کہ یہہ بڑے ہی صاحب اقبال ہونگے - چنانچہ ایسا ہی
ہُوا کہ انکے بڑے دونون بہائی میان سوہن سنگہ ومیان اودہم سنگہ کارزار
سکہان مین کام آئے اور نوبت ولیعہدی کی اینپر پہونچی - اور بتدریج اِن کی ہمت تیز انی

واقبال خسروانہ وعقل رسا کو دیکھہ کر مہاراجہ سرگباشی نے اپنی زندگانی مین ہی ان کو راج تلک ودیگر امور جہانداری اونکو سپرد کئے تہے جنکو اونہون نے بڑی معدلت پروری ودقیقہ سنجی سے انجام دیا۔ علوم جہانبانی تمام وکمال اینمین موجود تہے۔ سب سے اول اونہون نے اپنے محسن صاحبان انگریزیہ کی متابعت وعقیدہ مین اپنا فرض اعظم سمجہا اور رزم وعزم وعبادت وعدالت مین اونکی خیراندیشی کا خیال رکہا جو صاحب اونکی قلمرو مین آیا اوسکے لئے سامان مہمان نوازی بہم پہونچایا اور اونکی خاطر وتواضع کو اپنا فخر واعزاز سمجہا گو کسی صاحب نے کسیطرحکا سلوک کیا ہو۔ کشمیر مین اون کی مدارات کے لئے ایک افسر خاص اسی کام کو مقرر فرمایا۔ ایک معتمد اعلےٰ حاضر باش بحضور نواب گورنر جنرل ایک وکیل حاضر باش آفسر آن سپیشل ڈیوٹی کشمیر مقرر کیا جہان جہان سرحد انگریزی سے ملک ملا ہوا ہے اونکے تمام اضلاع مین وکیل مامور کئے۔ وکیل انگریزی حاضر باش دربار جمون کی خاطر ہر طرح ہوتی ہے۔ ہر ایک صاحب بہادر کے ساتہ اوسکی مرتبہ کے موافق تواضع دوستانہ عمل مین آتی ہے حضور قیصر ہند واونکے ممبران خاندان شاہی وگورنران ومعتبران کو اونہین کے مطابق سمجہا جاتا ہے۔ کشمیر وگلگت ولداخ وجمون وغیرہ مقامات خاص مین اون کی فرودگاہ کے لئے عالیشان کوٹہیان وبارکین وباغات وراستون مین ڈاک بنگلہ مخصوص اونہین کے لئے بنوائی ہین ہر ایک اہلکار صغیر وکبیر کے نام تاکیدی احکامات اون کی حفاظت جان ومال وخاطر وتواضع کے لئے برابر جاری رہتے ہین۔ گورنمنٹ کے سود وفواید مین اپنا بہلا ونقصان مین اپنا نقصان مانا جاتا ہے جسکے ساتہ اونکی فوج جنگ آزما ہو اونکی سپاہ جلادت پناہ شراکت مین جدم رہتی ہے۔ دہلی کے غدر وکابل کے کارزار مین فوج انکی نے وہ جانفشانی کی جنکے معاوضہ مین اونکو تمغہ عطا ہوئے۔ کابل کے فساد سمت ۱۹۳۶ ومصر کے ہنگامہ سمت ۱۹۳۷ مین حضور ممدوح نے اپنی فوج

۷۹-۱۸۸۰ء
۱۸۸۲ء

ظفر موج کو تیار کیا جسکے عوض حضور انور کا شکریہ ادا ہوا - ہر ایک دربار منعقدہ علاقجات انگریزی
۱۸۶۹ء مین بہ عقیدت دلی و ارادت قلبی شریک ہوئے و اعزاز پایا سمت ۱۹۲۶ ب کے مشن
فورسایتھہ صاحب کو جو یارقند کو گیا تہا اونکی باربرداری و رسد رسانی مین امداد کافی
دی - حضور شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان و ہندوستان کی تقریب سے
جمون مین خاص اونکی فرودگاہ کے لئے ایوان عظیم الشان بصرف زر کثیر عرصہ قلیل
مین موسوم بہ عجایب گہر بنوا کر اوسکو بشان و شوکت شاہانہ و جاہ و حشم خسروانہ آراستہ
۱۸۷۵ء و پیراستہ کیا سمت ۱۹۳۲ ب مین اونکی ملاقات کے واسطے بخلوص جلوس دار السلطنت
کلکتہ مین رونق افروز ہوئے اور دربار دہلی مین شراکت فرمائی - اور بموقع رونق
افروزی شہزادہ موصوف خاص جمون مین معہ اعیان دولت و ارکان سلطنت جان و
مال سے خاطر و تواضع تعظیم و تکریم مین حاضر رہے - و تحایف و نفایس و عجایبات کل قلمرو
پیش کش کئے اور ہر ایک ملک کا آدمی و حیوانات و پیدایش و صنعت کا ملاحظہ کرایا -
اور دوسرے سال بحصول ملاقات نواب گورنر جنرل صاحب بہادر تشریف لے گئے -
۱۸۷۶ء سمت ۱۹۳۳ ب مین یعقوب خان سفیر یارقند کی خاطر اونکی ایما کے موافق عمل مین آئی -
ہر سال صاحبان سیاحان کشمیر کی ضیافت عمل مین آتی ہے - جمون مین جو صاحب جلیل القدر
تشریف لاتے ہین اونکی سلامی اتواپ و استقبال و دکہلانا فوج علیحدہ و تواضع تکریم و مشایعت
و چراغان و نمایش آتشبازی و دکہلانا شکار کا اونکے مراتب کے موافق بہ مصروفیت
تمام عمل مین آتا ہے - بلکہ مہمان نوازی کی عادت تو حضور ممدوح کی مزاج مین خمیر ہے
اکثر نوابان و رئیسان و معتبران رئیسان جو کسی تقریب سے یا سیاحت کے لئے ریاست
مین آتے ہین - سب کے سب حضور ممدوح کی دریادلی مہمان نوازی سے مشکور و ممنون
۱۸۶۳ء ہو کر جاتے ہین - جیسا کہ راجہ صاحب کپورتہلہ سمت ۱۹۲۰ ب مین و نواب صاحب دارکی بہادر ٹپو و

مہاراجہ صاحب دربہنگہ سمت ۱۹۳۲ ب مین و مہاراجہ صاحب والی الور سمت ۱۹۳۸ ب و راجہ صاحب سنہ ۱۸۷۵ع
فریدکوٹ سمت ۱۹۳۹ ب مین سیر جمون و کشمیر کو تشریف لائی اور سیاحت ملک و مہمان نوازی سنہ ۱۸۸۱ع سنہ ۱۸۸۲ع
حضور ممدوح سے محظوظ و مشکور ہوکر مراجعت فرمائی وطن ہائے خود بدولت ہوئے۔ موقع
شادی و غمی مین اہلکاران و وکیلان کے ذریعہ مہاراجگان ہندوستان و پنجاب مثل کشن
گڈھہ و جیپور وغیرہ و مہاراجہ صاحب پٹیالہ و نابہہ و جیند وغیرہ سے برادرانہ برتاو ہوتا ہی
اسیطرح سے صاحبان انگریزیہ کی طرف سے حضور ممدوح کے اعزاز و وقار مین روزافزونی ہوتی
رہی ہے۔ سمت ۱۹۱۶ ب مین پیشگاہ سرکار انگریزی سے خطاب۔ جی۔ ایس۔ آئی ملا سمت ۱۹۲۱ سنہ ۱۸۵۹ع سنہ ۱۸۶۴ع
بکرمی جب حضور النور دربار لاہور مین شریک ہوئے تو حضور ممدوح کو ممبر اول ملا
سمت ۱۹۳۲ ب مین ازطرف ملکہ معظمہ قیصر ہند بہ صلہ اعانت مشن فورسایتہ صاحب بہادر
جہاز دودی عنایت ہوا جو دریا سے بہت مین موجود ہے اِسکے روانگی تالاب ڈل مین روز
اول سری مہاراجہ صاحب نے جلسہ عظیم و دربار درباآ فرمایا تہا۔ اس قسم کی دخانی کشتی
دریاے کشمیر مین سواے اسوقت کے پہلے کبہی نہ پڑی تہی۔ اسی سال مین جب حضور ممدوح
بہ تقریب ملاقات شہزادہ صاحب کلکتہ کو نہضت فرما ہوئے تو نہضت و مراجعت فرمائی
کے وقت لاہور۔ دہلی۔ انبالہ۔ الہ آباد گیا۔ بنارس۔ لکہنو۔ اجودہیا۔ کلکتہ وغیرہ
مین سرکار انگریزی کی طرف سے اعزاز و اکرام و سلامی کہلانے تعلیمہ سپاہ و ضیافت شاہانہ
جابجا حضور ممدوح کے عمل مین آئے۔ سمت ۱۹۳۳ ب مین بہ موقعہ ملاقات مادہوپور حضور ممدوح سنہ ۱۸۷۶ع
کو ازطرف گورنمنٹ برطانیہ پانچہزار بندوقین رفل انگریزی و ایک توپخانہ قاطر
باطری کوہی دوستانہ ملا۔ اور سمت ۱۹۳۴ ب جلسہ قبول خطاب قیصر ہند حضور ملکہ معظمہ کوین سنہ ۱۸۷۷ع
وکٹوریہ بادشاہ انگلستان واقعہ دہلی مین حضور ممدوح کو یہہ خطاب عطا ہوا
اندر مہندر سپر السلطنت انگریزی جنرل عساکر انگلشیہ مشیر قیصر ہند

اور بجاے ۱۹ ضرب اتواپ سلامی کے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی مقرر ہوئی - اور اونکے
جنرل کل
مدار المہام دیوان جوالاسہاے صاحب کو سی - ایس آئی خطاب ملا - سمت ۱۹۳۵ بیز ۱۸۷۸ع
بہ تقریب یادگار رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مقام جمون مین حضور ممدوح
حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ سے عطا ہوئی جسکے جمون مین پہونچنے پر ۱۰
جنوری کو دربار منعقد ہوا - صاحبان انگریز کو ضیافت دی گئی اور ۱۰۱ ضرب کی سلامی
توپ تصویر موصوفہ کی ہوئی اور سمت ۱۹۳۹ب مین فوج موجودہ جمون کو از طرف نواب لفٹنٹ ۱۸۸۲ع
گورنر صاحب بہادر پنجاب جو جلوہ افروز جمون ہوئے تہے انعام ملا - القصہ جسقدر اتحاد
حضور انور کو گورنمنٹ سے ہی - اوسیقدر ارتباط و عنایات گورنمنٹ کے اونپر ہین
چال وچلن حضور ممدوح کا یہ حال ہے کہ روز اول سے آجتک اپنے مذہب ہندو مین نہایت
پکے ثابت قدم و راسخ الاعتقاد ہین - علے الصباح اشنان دہیان سے فارغ ہوکر
پوجا پاٹہہ نت نیم دہرم کرم کرکے کہتا سنتے ہین اور برہمنان بیدخوان و شاستروان کے
ساتہہ گفتگو فرما کر حل دقایق و نکات شاستر کے فرماتے ہین - ایسا کوئی پوران
وشاستر نہوگا جسکے مطالب سے واقف نہونگے ایسا کوئی ہی علم ہوگا جسکی ماہیت
سے حضور والا ماہر نہین بیدانتی تو انکا گوردہنا و شنو پوجن انکا مت ہے اور ہ
سب دیوتاؤن و تینون کارنون و شکتی کو ہی بہ اعتقاد واثق مانتے ہین کشمیر و
خاص جمون و پرمنڈل و کوہستان جمون مین بلکہ جہان کہین کوئی سادہو بیٹہہ
گیا وہین مندر و دہرم ارتہہ بنوادیے بموقع سرگباش ہونے مہاراجہ صاحب آنجہانی
زیورات و پوشاک ہاے پشمینہ و کمخواب ہاتہی و گہوڑے وغیرہ دان و پن کرکے رام
باغ مین جہان سمادہ مہاراجہ صاحب سرگباشی کی بنائی گئی تہی ایک مندر بنوا کر چہہ
ہزار روپے سالانہ نقد و جنس واسطے طعام محتاجون اور یاتریان امرناتہہ سواگی کے بطور

سدابرت جاگیر مین سے اور مچہلیون کے مارنیکی ممانعت کلی کردی - مندر رگھناتہہ جی کا جمون مین بناکراوسکے گرد اور مندر بنواکر اونمین سوالاکہہ سالگرام کا استہاپن کرایا اور ایک شوالہ بنوایا - ڈیوڑی پہ سماوہ مہاراجہ صاحب بیکنٹہ مراتب کی طلائی بنوائی اور سدابرت جاری فرمایا - ہر سال رام نومی وجنم اشٹمی کو برہم ہبوج وسلوہونکو جگ اونمین عطا فرماتے ہین - سال لبال بہ تقریب جگ رام نومی کے سو دو سو اطفال ہنود غربا ولاوارثون کی زناربندی کراتے ہین - ہردوار - گیا - کاشی جی وغیرہ مین سدابرت اجراسے فرمائے - تیرتہہ ہردوار - اجودہیا - متہرا - بندرابن - پریاگ راج - پشکر - امرناتہہ - کاشی جی کے فرمائے اور ہر تیرتہہ پر بفراخ حوصلگی دریا دلی دان وپن وقدردانی صاحبان علم وہنر کی فرمائی

کشمیر مین ہر سال ان کوٹ ہوتا ہے - جنم اشٹمی کو پہلہار کل فوج کو ملتا ہے دسہرہ کو پوجن وہتہار برابر ہوتا ہے - ہرگرہن پر لاکہون روپیہ کا دان وپن فرماتے ہین لوہری کو نقد پیسہ تمام فوج کو ملتے ہین ہولیو نمین پوشاک بنوانی وہولیان کہیلنے کو ایک ماہ سب سپاہیون کو عطا ہوتا ہے - برہمنان محترم کی قدر افزائی وغریب کی دستگیری فرماکراونکو شاستر آموزی کے اشغال کی توجہہ مثل راجہ یدہشٹر کے دلاتے ہین - طائفہ برہمنان شاستری خوان انکی جود وبخشش سے حاتم وقت بنرہے ہین برہمنان جمون کے پاٹہ پر بیٹہے فوراً اونکی منت وسماجت کرکے اونکی حاجات رفع فرماتے ہین خواہ اوسمین نقصان سرکاری ہی ہو - شارکا بہگوتی - دکہیر بہوانی و مندر رگھناتہہ جی ومندر واقع مند رپنڈتان جمون مین بارہ مہینے پر جوگ ادرجپ مین برہمن لگے رہتے ہین - سادہو سنتونکے پاس خود بدولت مثل غریبون کی حاضر ہوتے ہین اور اونکی تواضع فرماتے ہین - لاتعصب ایسے کہ تمام فقراے اسلامیہ

کے پاس حاضر ہوکر اونکے احکام کی تعمیل فرماتے ہین اوراد کتب مذہبی کراتے دختم
دلاتے ہین مسجدون درزیارتون مین چڑہاواچڑہاتے ہین معابد اسلامیہ کی جاگیرین
اجرا ہین اونکی مرمتین برابر ہوتی ہین - جامع مسجد جوعہد سکہو مین بند ہتی اُسکو کہلوا کر
وہانتک وضو وطہارت کے لئے نہر پہونچادی جوکسی فرمانروائے اسلامیہ نے ہی کیا
تہا - تین چار دفعہ مسجد مذکورہ کو مرمت کرایا - عہدہ وجاگیرین برابر مسلمانون کو عطا ہین
کوئی ناقوس بجائے کوئی بانگ دی کوئی پاٹہہ کرے - کوئی قرآن پڑہے - کوئی ہندو
رہے کوئی مسلمان ہو ذرہ مزاحمت نہین - دریا پہ اگر نیچے بیٹہکر ہندو سند ہیا کرے تو
مسلمان غسل وغیرہ - میان لعل دین وغیرہ کی اقتدار کو دیکہو - عیدہاے کو سپاہیان مسلمان
کو شاہرہ ایک ماہ عطا ہوتا ہے اور فقرا و سادات کو ختم دا وراد کے لئے صدہا روپیہ ملتاہے
کشمیر مین نفل پڑہا یا جاتا ہے

عیاشی کی طرف سے حضور ممدوح کو بالکل نفرت ہی - رعایا کو مثل اپنی اولاد کی جانتے ہین
اونکی بہتری کا فکر حضور کو شب وروز رہتا ہے - غرور سلطنت بہی ایکن ذرہ بہر نہین
ہے برادری کی قدردانی مین ہردم مصروف رہتے ہین - سب سے اول قوم میان کو جو آئینی
نوکری پسند نہ رکہتے ہتے بہ پند ونصایح اصلاح پر لاکر اچہے اچہے اعلےٰ جنگی عہدونپر ممتاز
فرمایا ایک روپیہ انکی تنخواہ مین اور قومون سے ایزاد رہتا ہے - گہرون پہ اُنکے
سپاہی جانیکا حکم نہین خون کرین تو اونکے لئے سزائے پہانسی نہین - ہرموقعہ شادی
پہ اونکے ساتہہ برادرانہ سلوک ہوتا ہے اونکو اپنے برابر بٹہلا کر کہانا دیا جاتا ہے -
مستورات اونکے محلون مین شرف نیاز مہارانی صاحبان حاصل کرتی ہین - جاگیرین
اونکی پرانی واگذار ہین جدید ملتے جاتی ہین جیسیکہ کشمیر مین اس قوم فاتحہ کو عطا
ہوئے ہین قواین انکے لئے خاص ہین - مسافر نوازی وفیاضی مین کوئی دقیقہ نہین اوٹہا

رکہا جو کوئی شخص کسیقدر رتبہ کا یا صاحب علم وہُنر و دستکار کسی ملک پنجاب و
افغانستان و بنگال و کلکتہ و اودہ و دہلی کا یہان آیا آدمی بنگیا اختر سیاہ اوسکا درخشان
ہُوا۔ بخت خفتہ بیدار ہُوا۔ بابو نیلمبر و شنیج و ہاب دین۔ و پنڈت سورج بل صاحب و
چوبی گنیش پرشاد صاحب۔ وارمنس صاحب و راوہاکشن صاحب و جالنسن صاحب
وغیرہ کو دیکھو۔ ایسا کوئی غیر ملکی نہین جو اِس دربار سے محروم گیا۔ قدیمی وزرا کی
دلجوئی و قدردانی مین بہی دریغ نہین۔ سیاست حضور ممدوح کی بہی پوری ہے
گردہ مین بامداد صاحبان انگریز بسر کروگی جنرل دہرم سنگہ فوج کشی
کرکے فتح کی جسکے عوض مین سپاہیان ریاست کو تمغہ عطا ہوئے۔ چونکہ یاسین والی
پہر بہی شرارتین کرتی رہی۔ اسلئے حضور والانے جنرل ہوشیارا کو بمعہ کسیقدر فوج
کے سمت ۱۹۱۶ ب مین بہیجا مقابلہ کے بعد یاسین والون کو شکست ملی ملک امان بمعہ ہمراہیان سنہ ۱۸۵۹ع
کے بہاگا۔ آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بہیجکر باج دینا اور بریرغمال کشمیر مین رکہنا منظور
کیا اور پہر صلح ہوگئی۔ پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین ہونزا و اوپہ فوج کشی کی گئی۔ نیز وزیر زورآور سنہ ۱۸۶۲ع
کرنیل بجی سنگہ نے ایک اور مہم کرکے دیلیل ہی فتح کیا سمت ۱۹۲۰ ب مین یاسین والون نے سنہ ۱۸۶۳ع
پونیال پر حملہ کیا اونکو بخشی رادہاکشن نے گلگت سے نکالا۔ نگروالے بہی سمت ۱۹۲۰ ب سنہ ۱۸۶۳ع
سے باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ہین۔ ہونزا والے فی سمت ۱۹۲۳ ب کو اپنا معتبر سرینگر سنہ ۱۸۶۶ع
مین بہیجکر مہاراجہ صاحب سے اتحاد پیدا کیا گوروالے بہی باج دیتے ہین۔ سمت ۱۹۲۳ سنہ ۱۸۶۶ع
مین جنرل ہوشیارا نے ملوری کوٹ کو جو یاسین سے پانچ کوس کے ہے بڑی بہادری
سے فتح کیا۔ چنانچہ اوس فتح کے تمغہ حضور والانے سپاہیان کو بخشے۔ بعد فتح کے وہ
واپس آیا۔ سمت ۱۹۲۲ ب مین شیر احمد خان مرزبان کرناؤ کو جو اکثر سرکشی کرتا تہا کشمیر سنہ ۱۸۶۸ع
مین لاکر جاگیر بخشی اور گوہر امان کے بیٹو نکا فساد گلگت ہُوا۔ جس مین مستورات اوسکی

قید کر کے کشمیر مین پہونچائی گئین جو کہ اب تک محبوس ہین کہتے ہین سمت ۱۹۲۴ب مین رحمت ۱۸۶۷ء
وزیر یاسین کا جمون مین بخاطر تمام آیا اور حضور والا سے اقرار کیا کہ وہ ہونزا
داخل ممالک مقبوضہ کرادیگا - چنانچہ جنرل دیوی سنگہ اوسکے ساتھہ گیا مگر شکست پاکر
بہاگ آیا رحمت وزیر پھر اپنے ملکیون اور پہلوان بہادر فرزند گوہر رحمان کو لیکر چڑھہ
آیا - گلگت تک قبضہ کر کے قلعہ گلگت کو گہیر لیا اس معرکہ مین ادہر کا بڑا نقصان ہوا
پہر کشمیر سے وزیر زور آور و جنرل ہوشیار او کرنیل بجی سنگہ گیا اور تمام ملک کو بحال
کر لیا - شہزاد خان راجہ قلعہ شیر برادر عیسےٰ بہادر جو دشمن سے ملگیا تہا بہ اعانت عیسےٰ
بہادر پکڑا گیا اور کشمیر مین قید رہ کر مرگیا ان دنو یمین دلیل دبوانجی وغیرہ سب مقامات
والے بگڑ گئے تہے جو کہ راہ راست پر لائے گئے - پھر سمت ۱۹۳۷ب مین ایک ہنگامہ ہوا - ۱۸۸۰ء
جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ سمت ۱۹۳۷ب مین باشندگان گلگت رسد رسانی وغیرہ سے تنگ ۱۸۸۰ء
آکر کپتان بڈلف صاحب و لالہ رام کشن سے ناراض ہوگئے ولمین اونکے بغض
بڑہتا گیا حتےٰ کہ شر اتنا وہی منتظر اسبابت کے رہی کہ جب یہان فوج کم ہوگی تب ہی فساد
کرینگے جب تبدیلی فوج کی ہوئی اور باہ کا تک گلگت مین صرف ایک فتح پلٹن باقی
رہ گئی اور نئی فوج اوسکی بدلی ہنوز وہان نہ پہونچے تہے اوس موقع تک سکنا سے
گلگت و دلیل و یاسین وغیرہ در پہ دہ آمادہ شر ہوکر متفق ہو چکے تہے - مفسد لوگ
پہلوان بہادر والی یاسین کو اشتعال دیکر چڑہا لائے اوسنے یاسین سے چلکر یکبارگی
سرحد قلعہ روشن سے قدم آگے بڑہایا اور بہ جمعیت تخمیناً دس ہزار ہمراہیان پیدل و سوار
کے قلعہ ہبر وغیرہ پر قبضہ کرلیا - خبرداردن نے گلگت مین صرف اسیقدر خبر
پہونچائی کہ پہلوان بہادر اپنی سرحد پہ جمعیت کر رہا ہے راجہ جیپر وٹ و اکبر خان راجہ
قلعہ شیر گلگت مین طلب ہوئے ایک سوار نے قلعہ شیر مین خبر پہونچائی کہ دشمن نزدیک

محمد اکبر

آگیا ہے وہان سے دوسری سوار نے گلگت مین خبر پہونچائی راجہ اکبر خان وراجہ
کاہکوچ وسنگل دونون گلگت سے بہ عجلت تمام بصوب قلعہ شیر روانہ ہوئے وہان سے راجہ
اکبر خان کا بہائی راجہ گاہکوچ آگے چلا تو معلوم ہوا کہ دشمن شیر مین آگیا ہے یہہ خبر اوسکے
مارے جانیکو پوشیدہ رکہی گئی تہی۔ اسپر وہ قلعہ شیر مین بہائی کے پاس واپس آگیا اُور
قلعہ شیر کو مضبوط کرلیا اُسوقت قلعہ مذکور مین فوج جنگی مین سے صرف ایک کمپنی تہی اور باقی
بہوٹ لوگ وہین کے تہے۔ انہین مین چار سو آدمیون سے راجہ اکبر خان نے مورچہ بندی کرلی
ادہر گلگت سے جب فوج موجودہ حسب الصلاح کپتان بڈلف صاحب قلعہ شیر کو روانہ ہوئے
تو معلوم ہوا کہ سکنا سے گلگت سرکش ہوکر پیچہے سے قلعہ گلگت پر بہی قبضہ کرلینگے اودہر
دشمن قلعہ شیر تک پہونچگیا اوسوقت کپتان بڈلف صاحب بہادر بالکل بے حوصلہ ہوکر گہبر اگیا
اور جنرل ہوشیار نے دس نبجے رات تک فوج کو قلعہ گلگت مین واپس پہونچادیا۔ قلعہ
گلگت پر بدستور قبضہ ہوگیا۔ اودہر اکبر خان نے بڑی بیدار مغزی وجوانمردی سے دشمن
کے ایک آدمی کو قلعہ شیر کے نزدیک نہ آنے دیا۔ دشمن نے قلعہ کو ہر چہار طرف سے اتنے
فاصلہ پر مورچہ بندی کرکے گہیر لیا کہ اندر سے گولی نہ پہونچ سکے یہہ محاصرہ ۱۸ روز تک
رہا مگر قلعہ کے اندر کوئی نہ جا سکا۔ سواران دشمن نے ادہر اودہر کے دو تین قلعہ جات خورد مثل
قلعہ شر دٹ کو جلا دیا۔ جموں و کشمیر سے فوج نہایت جلدی کے ساتہہ بہیجی گئی اور سخت تشویش
پہیلی۔ آخر راجہ اکبر خان نے ویلیون کو جو ایک طرف سے گہیرے ہوئے تہے سُنایا کہ تم
سمجہتے ہوگے کہ عیسے بہادر مر گیا ہے اور اب لڑکون سے کام ہے مگر خبردار رہنا اسبات پر دلیلئے
اوسنے ملگئے اور اقرار کیا کہ ہم آج پتر خالی بندوق اونکے دکہلانیکو سرکرینگے اور کل پہلوان
بہادر کا سر کاٹ کر لادینگے اسبات کی خبر پہلوان بہادر کو پہونچی کہ دیلیئے اکبر خان سے
ملگئے اور ہتہیار اسکا نذر دینیکا عہد کرچکے ہین تو سُنتے ہی وہ گہبرا کر بہ معہ ہمراہیان کے اپنے

ملک کو بھاگ گیا۔ اِس ہنگامہ مین کہتے ہین کہ نگر والے شریک تہے اور فوج کشمیر کی ابہی تک
وہان نہ پہونچی تہی۔ مگر حضور والا کے اقبال عدو مال سے راجہ اکبر خان نے فتح کا جامہ پہنا او
سرکار والا سے انعام شایان پایا مگر جنرل ہُشیارا کے دل پر اسباب کا داغ ہو گیا کہ وہ آگے
کیون نہ بڑہ سکا اسی غم مین اوسکو مرض سدہ وغیرہ پیدا ہُوا اور مر گیا۔ اور کپتان ہڈلف صاحب
حسب حکم گورنمنٹ کے حسب درخواست ریاست وہان سے بُلا لیا گیا۔ کہتے ہین کہ کپتان
موصوف اعلےٰ درجہ کا بزدل ہو گیا تہا اور نہایت ڈر تا رہا اور ڈاکٹر مکانگ صاحب نے
جو وہان تہے فوج کے سپاہیون بلکہ افسرون تک کی سخت بے عزتی کی۔ راجہ چترال بہی اس
معرکہ مین نہ تہا بلکہ اوسنے یاسین مین فوت ڈالدیا تہا۔ ادہر سمت ۱۹۱۴ب مین دیوا وٹالے والون نے از راہ ۱۸۵۷ء
بغاوت شرارتین کی تہین فوراً وہ سزاے اعمال کو پہونچائے گئے اونکے گہر جلائے گئے
ہٹ بسے وہ بہی سیدہے ہو گئے۔ راجہ جواہر سنگہ جو دعویدار حصہ نصف ملک و خزانہ کا بنتا
تہا خود بخود بعد عرصہ کے جب اوسکی پیش کہین نہ گئی مقام انبالہ مین مر گیا اوسکی ترغیب
سے چند نمک حرامون نے حضور ممدوح کے اعداکو مارنے کے لئے صلاح کی تہی۔ حتے کہ بندوق بہی ۱۸۵۸ء
شکار کہیلنے کے موقعہ پہ سر کی گئی جسنے آگ ہی نہ دی تہی۔ بافت ور از گرفتار ہو کر سمت ۱۹۱۵ اپنے کئے
کردار ناہنجار سے سزایاب ہوئے۔ گلابو لنگہے کمیدان وغیرہ پہانسی دیئے گئے اونکے گہر گرائے
گئے۔ میان ہتّو ملتہ و وڈوسے مین قید کیا گیا۔ بجر دیو ایک درہ کوہ مین لایا گیا ایک
میان کا بیٹا چک کا اسکردو مین قید ہُوا کہکمہ ببہ زیر کئے گئے گاون کشمیر کے جلا وطن
کر کے بوانجی مین لائے گئے ایہران و مُغدان یاسین و گلگت چندر کوٹ مین جو دریان
رام بن ڈہوتی کے متصل دریا کے لبائے گئے سمت ۱۹۲۹ب کے بلوائیان سنت جماعت کو پوری ۱۸۷۲ء
سزا ملی جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مسلمانان کشمیر ہمیشہ سے تعصب مذہبی پہ فساد کرتے رہتے
ہین۔ بنام مدین صاحب نوشہرہ مین ایک زیارت ہے اوسکو سنی اپنا اور شیعہ

اپنا بناتے ہین عرص کی کچہہ دن پہلے وہار کے موقعہ پر اہل تشیعہ نے ایک دیوار وہان بنائی اوسکو سنیون نے گرادیا اور رات کو ایک نقاش کا مکان جلاکر شیعون کا اسباب لوٹ لیا پہر عرص کی روز مخدوم صاحب کی زیارت پر جمع ہوکر نقارہ لوٹ وغارت فساد وآتش زدگی کا بجا دیا - اور تہوڑی سی دیر مین جا بجا شیعہ لوگون کے گہر جلاکر مال واسباب لوٹ ننگ وناموس کے آئینہ کو توڑ دیا وزیر پنون نے جو اسوقت صوبہ کشمیر تہا انکا تعاقب کیا اونکے اجتماع واپنی تنہائی دیکہہ کر مصلحت وقت سے کہدیا کہ ہان پہونک دو کیونکہ اُسوقت فوج بسبب وبا کے منتشر ہوکر دور دور گئی ہوئی تہی جب تک باہر سے فوج آئی بلوائیون نے خانہ ہا برباد کردئی - اہل تشیعہ کے گہر جلاکر قصد کیا کہ پنڈتون کا بہی وہی حال کیا جاوے پکارنا شروع کیا کہ رافزن پتہ جہووہ کافرن نار یعنے رافضیون کے بعد کافرونکو جلاؤ - چنانچہ پنڈت مہانند جیو در کے مکانات جلاوئے اسلئے کہ اوہنون نے چند اہل تشیعہ کو پناہ دی تہی اور وزیر صاحب کو اطلاع دیکر انتظام کے لئے رائے دی - فوج کے پہونچنے پر وزیر صاحب نے جکو جہان دیکہا وہان باندہ لیا اور قید کیا کہتے ہین کہ دیوان بدری ناتہہ صاحب نے اور مہانند جیو نے اس موقع پر دلاوری وجرات کی تہی مدعا بہ مشکل ان فتنہ گرون اور سرکشون کو قید کرکے ملک مین امن کیا -

چونکہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کو بسبب دار وگیر ملک کے اسقدر فرصت نہین ملی کہ وہ انتظام ملک بہمہ وجوہ کرسکتے اسواسطے حضور والا نے سب سے اول یہہ بندوبست فرمایا کہ اپنی قلمرو مین جا بجا سرحدین مقرر فرماکر ایک مدار المہام جز وکل وشیر اعظم کے ماتحت چند وزیران وزارت یعنے ناظمان واونکے نایب وتحصیلدار وپیشکار وتہانہ دار وچکلہ دار مقرر کرکے ہرایک کی معقول تنخواہین ومشاہرہ مقرر کئے - لداخ وگلگت واسکردو

مین ماتحت مدار المہام کے مستقل ناظم یعنے وزیران وزارت بناکر سب کی خدمتون کی حدین و اختیارات و آئین بناکر اونکا پابند کیا محاسبہ کے لئے دفاتر نقل و دفاتر دیوانی و دیوان خرچ و جمع و تنخواہات و محکمہ باقیات و دفتر تجارت مقرر کئے اور خبر پہونچنے کو ڈپٹی وکشمیر مین صیغہ ہرکارہ باشی مقرر کرکے ضلعدار و ہرکارہ و گذربان و اخبار نویس و پرچہ نویس و خفیہ نویس نوکر رکھے - بگھی خانہ و اصطبل و فیل خانہ و مویشی خانہ و توشکخانہ و تیاری اسلحہ کو مستری خانہ وغیرہ تمام صیغہ بنائے اور بندوبست ملک کرکے کوہستان اندرونی و بیرونی و تبت خورد بلتستان مین ٹھیکہ زمینداری کیا اور کشمیر مین موقع بمقام و مرضی زمینداران و آسایش و دلجوئی رعایا کے لئے کبھی حصص جنسی و کبھی نقدی و کبھی بنظر دید و مستاجری جو جو وقت مناسب ہوا وہی اُسوقت عمل مین آیا اور معدلت گستری و انصاف پژوہی کے لئے صیغہ عدالت ہائے صدر و ماتحت کل قلمرو مین جاری فرماکر اونکے لئے قانون
رنبیر ڈنڈ و سمت ۱۹۲۲ب مین کاغذ اشٹامپ و دفتر اسناد و نقل راجہ ترانندر آوت کی اجرا کئے ۱۸۶۵ء
اور واسطے حفاظت جان و مال رعایا کے صیغہ پولیس بنایا اور واسطے تندرستی عوام کے شفاخانجات انگریزی و یونانی و ہندی جا بجا بنائے جہان سے ہر ایک عام خاص کو ادویہ قیمتی مع ضروریات کے مفت ملتے ہین اور حکما افلاطون صفت دور دور سے منگوا کر بمشاہرہ ہائے معقول اونمین مامور کئے بلکہ خود بدولت بھی حکماء کی صحبت فرماتے ہین اور اس صیغہ کا دفتر بھی علیحدہ بنایا - وسعت تہذیب و افتتاح اخلاق ابواب علم و ہنر کے لئے جمون مین مدرسہ جاری کیا اونمین طلباء کو وظایف و کتب بھی سرکار سے ہی عطا ہوتے ہین حرفت کاریان و صنعتین بھی سکھلائی جاتی ہین بصرف کثیر ترجمہ کتب شاستری و انگریزی و ہندی و عربی و طبابت برابر ہوتے رہتے ہین مدرسے قانونی علیحدہ مقرر ہین - مطبع بدیابلاس
اجرا کیا اخبار بدیابلاس و تحفہ کشمیر و سمت ۱۹۳۹ب مین سرکاری گزٹ جاری کیا۔ ۱۸۸۲ء

بدیار رہتیون یعنی طلبہ کے لئے وظایف عطا ہوتے ہین کاشی جی مین مدرسہ ستسکرت اپنی قلمرو مین ڈوگری
حروف جاری فرمائے اور سرشتون تعلیم کی اعانت و دستگیری فرماتے ہین - اہل علم و فضل
کی قدر فرماتے ہین اوصاف حمیدہ راجگان چندر آپیڈ و للتادت و جیاپیڈ و اونتی ورما
و یوشسکر و ہرشدیو کے سب حضور ممدوح مین موجود ہین - ترقی تجارت و آسایش سفر
و خبر رسانی کے لئے تمام قلمرو مین سیالکوٹ سے جمون تک وہان سے کشمیر تک وہان
سے کوہ مری و لداخ و اسکردو و گلگت تک سڑکین تیار کرائین دریا و نہر جو درمیان
رستون کے آگئے ہین اونپر عمدہ و مضبوط و پختہ پل بنوا دئے ہین - میر بحری عرف رام بن
دگوہالن و توی کے پاؤن پر مقرر ہے جا بجا راستے مین پڑاو اور مسافر خانہ و کوٹھیان سے
رسد رسانی و مزدوران بار برداری و یابوان سواری و پالکیان سب پڑاؤ مین مہیا ہین
ممکن نہین کہ کسی منزل مین مسافرون کو تکلیف یا اونکے اسباب نقد و جنس مین دست
اندازی و نقصان ہوجائے - سررشتۂ ڈاک جاری ہے آدہ آنہ کے ہیبہ خرچ مین جس
مقام کی خبر چاہو بلاد رنگ و پردہ سے منگواؤ نہ یہہ کہ قاصد صدہا روپیہ لیکر جائے پہر
تو پہر مہینون و برسون مین ورنہ واپس ہے نہ آئی صرف شوز و رمانے سررشتہ ڈاک جاری
کیا تہا وہ بہی غیر مستقل اگر بہت جلدی ہو تو تار برقی لگی ہے جو کہ سمت ۱۹۳۴ ب مین کشمیر سے سنہ ۱۸۷۷ء
جمون و سیالکوٹ اور سمت ۱۹۳۹ ب مین کشمیر سے گلگت و حصورہ سے اسکردو تک لگائی سنہ ۱۸۸۲ء
گئی ہے - سرائین ہر شہر و قصبون مین بنوادی ہین رفاہ عام و آسایش غربا کے لئی
لنگرات تمام قلمرو مین جاری ہین - سمت ۱۹۲۸ ب مین سیالکوٹ و جمون کے درمیان رنبیر سنگہ سنہ ۱۸۷۱ء
پورہ بنوایا - جمون جسکے لئے روایت ہے کہ کسی زمانہ مین پلوہری تک آباد ہے راقم کی
دیکہتے ہوئے ایک ویران قصبہ تہا - اردو بازار و بیگم کی حویلی و گمٹ مین ونکہ پہرتے
ہوئے ڈر آتا تہا سور و بندر و جنگلی جانور پہرتے ہتے اپنے عہد معدلت عہد مین حضور انور نے

گمٹ سے شیر انوالہ دروازہ تک وجوگی دروازہ سے بیگم کی حویلی تک بازارون ومحلاون و
مندرون وکارخانون ومسجدون سے ایسا آباد کرادیا کہ قابل دید ہے ہر طرف باغات
عمدہ عمدہ بنوادئے - علاوہ مندرہا سے روگناتھ جی مندرہاے میان صاحبان واحاطہ ہاے
میان صاحبان وتالاب وکلہاے آب رسانی وسمت ۱۹۳۸ ب مین مندر گدادہر جی بیرون منڈی 1881ع
ودفاتر ومنڈی مبارک وتارگہر وغیرہ بنوائے گئے - دیوان صاحبان نے بہی مندر ومکانات
بنوائے - کشمیر مین سمت ۱۹۳۰ ب مین اموکی گذر پر بازار مندر وویری ناگ مین اوس سے 1873ع
نیچے مکانات وباغ واچہہ بل مین باغ ومکانات واننت ناگ مین مکانات وباغ وبیج بہارہ
مین مندر ومکانات وپانپور مین مکانات ومندر شہر مین شیر گڈہی سراے کوٹھی ہا
صاحبان سیاحان شفاخانہ کارخانہ ابریشم حضوری باغ سمندر باغ چہاونی ہا پریڈ کوٹھی
تجارت مہاراج بازار مہاراج گنج لال منڈی مندر رنبیر السوامی بنوائے لداخ واسکردو و
مظفر آباد وگلگت مین کوٹھیان ودفاتر باغات بنوائے باغات ومکانات سلف کی مرمت کروائی
مندر میان صاحب واقعہ رعناواری ولیعہد صاحب نے بنوایا - انگور باغ سمت ۱۹۳۳ ب مین بمعہ 1876ع
کارخانہ شراب کشی وباغات ہا پس دوابہ گاہ وچہتہ بل وامیران کدل مین بنوائے باغات
مین درختان میوہ دار وگلہاے گوناگون وسبزی ہاے بوقلمون ولایات دور دست سے
منگواکر تمام قلمرو مین پہیلائے - کشمیر مین دیوان کرپا رام صاحب نے ایک مندر - جناب
دیوان اننت رام صاحب بہادر نے امیران کدل مین ایک مندر سمت ۱۹۳۶ ب مین بنوایا - 1879ع
شان وشوکت بادشاہی وجلوس شاہانہ اقبال واونکے ہودج طلائی ونقرئی واسپ
ہاے صبا رفتار ترکی وتازی وبارقندی زین وچارجامہاے مرصع کاروزرنگار وبگہی ہاے
دواسپہ وچہارا سپہ یک رنگ بسامان خسروانہ بہم پہونچائے تہے تمام انتظام ملکی ومالی زیر
اہتمام جناب دیوان اننت رام صاحب بہادر مدار المہام جز وکل ومشیر اعظم کے ہے چونکہ امیران

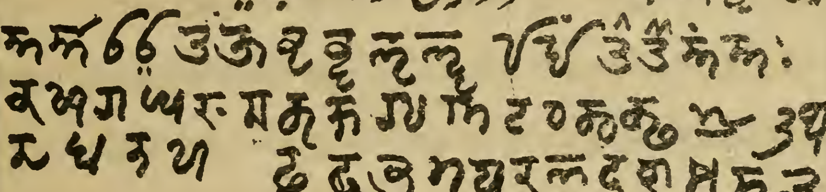
امیر عربی سنسکرتی وانگریزی علوم کے عالم امور مملکت مین رسا و دقیقہ سنج نہایت متحمل خلیق
سلیم الطبع خندہ پیشانی مصلحت دان فیاض جفاکش و محنتی ہین - مگر نازک بدن وضعیف
الدماغ ہین - اور اکثر ضعیف و ناتوان رہتے ہین چنانچہ سمت ۱۹ ب کے ۲ لباکہ کو دشمنان ۶۱۸ ۸۳
جناب ممدوح گہوڑے پر سے گرپڑے - جس سے دل خیر اندیشان جناب ممدوح زلیست سے
تنگ ہوکر گرپڑے تہے - مگر باوجود اسکے تمام کاروبار ریاست ذات مبارک کے ہاتہ ہی سے
نکلتے ہین - جناب کے دربار فیض بار سے کوئی متنفس محروم نہین جاتا جو نقد مراد یکفت نہو جو
سفید پوش یا اہل علم و ہنر یا مافراس ریاست مین ہے آپ کے اور آپ کے ہی خاندان کا
ہنر کردہ و پروردہ ہے صاحب تصنیف و اہل سخن بہی ہین اپنے پوجا پاٹ مین بہی لاثانی ہین
دیوان امرناتہہ صاحب انکے برادر خورد انہین کے متبنہ ہین - حضور مہاراجہ صاحب اگر
جسم ہین تو یہ جان ہین وہ سکندر ہین تو یہ ارسطو زمان ہین وہ اونتی درما ہین تو یہ سویہ
صفت ہین وہ اکبر ہین تو یہ بیربر یا فیضی ہین وہ کوئی نیک صفت انسانی نہین جو انکی مزاج
سے باہر ہے - ہردلعزیزی و فیاضی و قدرشناسی و غریب پروری انکی خاص صفتین ہین
خیر اندیش سرکار و فیض رسان رعایا برایا و اہل دیار ہین گورنمنٹ انگریزی مین بہی ان
کی قدر و منزلت و اقتدار بدرجہ غایت ہے - ایمن آباد آپ کا وطن ہے - دیوان
بدری ناتہہ حاکم اعلے کشمیر بہی متحمل و آہستہ رو و خاندانی ہین - وزیر شب سرن صاحب
حاکم اعلے جمون بلاشبہہ رحمدل صاف باطن متحمل نیک ذات ہین زمیندار و غریب لوگون کے
حق مین بہت اچھے حاکم ہین - انکی نیک نامی بہی اسوقت بہت ہو رہی ہے اگر کسیکی نیکی
ہو سکے تو بدی کسیکے نہین کرتے - سعدی ہرکہ شاہ آن کند کہ او گوید ٭ حیف باشد
کہ جز نکو گوید ٭ پنڈت سورج بل صاحب حاکم اعلے عدالت کشمیر کی تعریف بہت ہو رہی ہے
پولیس جمون و کشمیر کی نسبت اسیقدر مکتفی ہے کہ دیوان ہیرانند کا عہد اچھا تہا -

گلگت لداخ کے حکام مین بخشی راد ہاکشن کی جس قدر کوئی تعریف کری تہوڑی ہے کیونکہ حاکم وہی نیک نام ہے جسکی رعایا کی زبان پر تعریف و توصیف اور شکریہ ہُوجتے کہ بعد چلے جانے کے بہی اور اوسکے عہد مین مُلک آباد ہُو۔ یہ توسب مُلکی انتظام ہین جنکے اہتمام زیر انتظام میان رام سنگہ صاحب بہادر فرزند دوم حضور والا بہ شراکت و اعانت وزیر جنگی دیوان لچھمنداس صاحب کے ہے۔ دیوان لچھمنداس صاحب دیوان جوالا سہاے صاحب سی۔ایس۔آئی کے فرزند دویم ہین۔ یہہ صاحب علم انگریزی و فارسی و قوانین جنگی مین مہارت کامل رکہتے ہین۔ فیاض و تیز مزاج عیاش و زود فہم و جوانمرد و بہادر ہین۔ سری میان صاحب موصوف بہی بذات خاص نہایت ہوشیار نوجوان شیردل دانا و منصف مزاج فراخ دست و جفاکش ہین۔ اِنکے ماتحت دفتر جنگی و مصاحبان جنگی بہی ہین مستری خانہ جنگی و کوٹہی جات رسد رسانی سپاہیان بہی ہین۔ فوج جنگی تمام چار کالمون مین منقسم ہے۔ فوج گشادہ و متعینہ و پلٹن ہاے رگہوپرتاب و باڈی گارڈ و بندوقی اردل حضور والا کے علاوہ برین ہین ہرایک کالم پرایک ایک جرنیل ہے اونکے ماتحت دو دو کرنیل ہین۔ ہرایک پلٹن مین ایک کمیدان ایک اجیٹن دو میجر ایک منشی و چند و چند صوبہ دار و حوالدار و نایک سرجن ہین۔ ہر کالم مین ایک ایک سفر مینا پلٹن ہے۔ ہرایک کالم مین ایک ایک کوارٹر ماسٹر ہے۔ کالم اول مین شو پلٹن۔ فتح پلٹن۔ شو ناتہہ۔ بشیشر۔ ایک رسالہ اسپی توپخانہ۔ اسپی پیدل۔ ایک ایک کہار باطری۔ و شیر بچہ۔ یہہ سب ڈوگری ہین سفر مینا پلٹن مین جاگیر دار بہت ہین۔ سوہنو کوارٹر ماسٹر فہیم ورسا آدمی ہین علم کا شایق اور دوستون کا دوست ہے۔ کالم دوم مین نو ر پلٹن پوربیون کی دہنی مین ڈوگری و سکہہ۔ بجراج مین ڈوگری۔ ہنومان مین گورکہے۔ رگہوپرتاب و بادی گارڈ بہی اسی کالم کے ساتہہ قواعد مین کہڑی ہوتی ہے۔ باڈی گارڈ مین نمبرداردن کے بیٹے ہین مایک

رسالہ ایک توپخانہ کہار باطری - ایک جنسی اول - ایک توپخانہ نمبر ۹ - خچر باطری توپخانہ
توپخانہ باڈی گارڈ سفر مینا - کالم سوم مین یہہ ہین - سورج - رگھناتھ - بلبہدر
رام گول نرسنگہ - دیوی - گجادہر - ایک رسالہ - سفر مینا - ڈیرہ شیر بچہ - توپخانہ نمبر ۵
توپخانہ نمبر ۱۳ - توپخانہ نمبر ۶ - توپخانہ نمبر ۱۴ - کالم چہارم مین سفر مینا - بجلی گوپال
جاگیردار لچھمن - نراین - پرتاب - رنبیر پلٹن - ایک رسالہ - توپخانہ نمبر ۱۱ - نمبر ۱
نمبر ۱۲ - ڈیرہ شیر بچہ - ہین - گگر پلٹن بلتستانی - تحصیلی پلٹنین - شتر سوار علاوہ انکی
ہین - دو کالم جموں مین ایک کشمیر مین ایک بلتستان و گلگت و لداخ مین رہتے ہین -
رسالہ و اسپہی توپخانہ سفر کو نہین جاتے اگر رسالہ کبہی گیا بہی تو کشمیر تک - باقی تمام فوج
کی بدلی دو سالہ ہوتی ہے - جنرل کی طلب پانسو - کرنیل کی دو سو - کمیدان کی ایک سو
میجر و جینٹ کی پچاس - منشی و صوبہ دار کی پچیس - جمعدار کی ۱۸ - حوالدار کی ۱۴ نایک کی
لعہ - ہرجن کی للوعہ - سپاہی کے نو روپیہ ماہوار ہین - بیتن رسد کے وضع ہو جاتے
ہین - باقی کاٹین حسب ضرورت کسی پلٹن مین اسوقت پانسو سے زیادہ ڈہائی سو سے
کم و توپخانہ مین چار توپون سے زیادہ اوسط درجہ پانسو درجہ کی نفری و مقدار نہین ہے
وردی و ساز و یراق و اسلحہ سب درست ہین سامان جنگ ہر جگہہ موجود و مہیا ہے
قواعد شاستری کے جو مہاراجہ صاحب نے اب دوار کا ناتہہ کرنیل پنڈت سوہنو صاحب
کے ذریعہ تیار کرائی ہے یہ فوج کرتی ہے - مدارس جنگی جا بجا موجود ہین - کوہستان - اندرونی
و بیرونی و بلتستان و گلگت کے سب لوگ جنگی و جفاکش ہین - کشمیری ہتیار اوٹہانے
کے لایق نہین ہین - افسریان اور عہدہ ہر ایک قوم کے آدمیون کو برابر ملتے ہین -
گورکہیون کی تنخواہ مین ایک روپیہ اورون سے ایزاد ہے - وقت ضرورت پر پچاس ہزار
تک سرکار والا فوج تیار کرسکتے ہین مگر جنگی و آئینی اسیقدر ہے جسکا اوپر ذکر ہوا -

ہر یکشنبہ کو حضور والا فوج کا علیحدہ ملاحظہ فرماتے ہین جس طرح سے منگل کو نوشیروانی دربار عدالت ہوتا ہے سال بسال ہر تبدیلی کے موقعہ پر سب کی حاضری ہو کر ترقیان و تنزل و عطاے انعام و ادخال سپاہیان ضعیف العمر قلعجات مین ہوتا ہے ہر روز سواے شنبہ کے ایک دو گھنٹہ قواعد فوج ہوتی ہے جو سپاہی مفروری یا غیر حاضر ہوُن اونکے لئے کانجی ہوس یا قیدخانہ علیحدہ بنا ہے جو لوگ عدالتون سے قید قانونی کی سزا پاوین اونکا جیلخانہ جمون و اودہم پور و کشمیر وغیرہ مقامات عدالت مین علیحدہ ہین - اون سبکو روٹیان ملتی ہین - اور پوشاک قیدیان با مشقت سے کام لیا جاتا ہے - پولیٹیکل قیدی و قیدیان مال پلٹنون و توپخانون مین قید رہتے ہین - اون سب سے زیادہ تر سخت بلوائے و مفسدہ پرداز قلعجات مین قید ہوتے ہین - بجاے کہنہ حروف ڈوگری حروف جدید خود تیار فرما کر اوس زبان مین ہر علوم کی کتابین چھپواوین - بلکہ اخبار جمون گزٹ بھی اونہین حروف مین شایع ہوتا ہے

ڈوگری حروف جدید



انتظام خانگی مہاراجہ صاحب نے بوجہ احسن یون کر رکھا ہے کہ بڑے میان صاحب بہادر میان پرتاب سنگہ صاحب بہادر ولیعہد تو وارث مسند شاہی ہین - اور فرزند دوم سری میان صاحب میان رام سنگہ جی صاحب بہادر سپہ سالار افواج کو رام نگر بطور جاگیر دیا ہوا ہے جسکا انتظام اونہون نے بطور خود بدولت کیا ہوا ہے اور فرزند سوم میان امر سنگہ صاحب بہادر نگران معاملات ملکی کو اول بہدرواہ جاگیر مین دی ہوئی تہی - چنانچہ سمت ۱۹۳۸ ب مین باشندگان بہدرواہ نے کچھہ ناراضگی ظاہر کی جسپر دی قید سنہ ۱۸۸۱ع

بہی رہے اُنکے بجائے بہدرواہ میان صاحب کو بسوہلی جاگیر مین ملی - راجہ موتی سنگھ
صاحب بہادر کو مہاراجہ صاحب کلان نے پونچھ دے رکہا ہی - شہزادی صاحبہ کو رام
کوٹ دیکر رکہا ہے تاکہ تنازعہ آیندہ نہو ماسوائے اِسکی جاگیرداران ذیل ہین - کوہستان جمون
مین واجب چہنی - میان لوگان معرو ہین - سولہ - جسندراہ - بہارک - کانگڑہی -
دیوکا - بہجوال - بہرایو - دال - سایر - جاگیرداران خورد - علاقہ چہبال - ضلع
مظفرآباد مین ہونشیار - کہٹائی - دوپٹہ - کہوڑے - اوڑی - یہہ سلطان کہلاتے
ہین - گلگت مین اکبرخان راجہ استکردو مین راجہ اسکردو - حضور والا کی قلمرو مین قلعجات
ذیل مشہور ہین جہان سپاہی ہین اور کلانترین ہین توپین بہی ہین - علاقہ کوہستان جمون
رام گڈہ - سوچیت گڈہ - جسروٹہ - سمیر گڈہ - گج پت - دیوی گڈہ - کوٹلی - جہنگانو
رام نگر - سمرتہ - کانہو - باڈی گڈہ - بہدوہ - لبنت پور - چینجلو - متصل - بسولی - کشتواڑ
بہدرواہ - اکہنور - دیوی گڈہ - قلندری - ونتی - امرگڈہ - بیتلی - ببل - گلاب گڈہ
کہمباہ - جمون مین - باہو - ریاسی - سلال - منگلا مائی - منگلا دیوی - بہرن گلہ - ڈوڈہ
ڈونہ - راجوری منا ور وغیرہ - کشمیر مین ہاری پربت - شنکر گڈہ - بارہ مولہ - مظفرآباد
مین - مظفرآباد - اوڑی - دوپٹہ - چکار - ونہ - شاردا - کیرن - کرنا - تبت خورد
بلتستان مین - لداخ اسکردو تک - ہراموش - بوانجی - ولیل وراس - سنگل - چہبروٹ
شروٹ - گلگت - بارگو - دیور - شیر - گاہ کوچ - گل پورہ - نمبل - بکروٹ - مناور
حصورہ - ببر - وغیرہ

۱۸۵۷ء سمت ۱۹۱۴ب مین دیوان ہرچند جنرل دہرم سنگہ کو غدر کے موقع پر بغرض اعانت صاحبان
انگریز حضور انور نے بہیجا دیوان ہرچند وہین مرگیا اسی سالمین حضور انور رونق افروز
کشمیر ہوئے اور تمام ذخیرہ ہا سے شالی کہنہ کو نیلام کیا - وزیر پنون کو حاکم بناکر مراجعت فرمائی

۱۸۶۰ء جمون ہوئے - سمت ۱۹۱۷ ب مین امساک بارش کے باعث لوگ قحط سے تنگ ہوئے اور بعد ردہا
صاحب کی شادی مبارک ریاست چمبہ مین بتبرک و احتشام شاہی ہوئی - یہہ رانی صاحبہ
۱۸۶۱ء میان صاحب کی سمت ۱۹۱۸ ب مین سرگباشش ہوئی - پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین رونق افروز ہوئے
۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء سمت ۱۹۲۰ ب مین دیوان کرپارام صاحب کشمیر مین تشریف لائے اس سال مین ایک ماہ
تک صدمات زلزلہ محسوس ہوتے رہے اور روزینہ پنڈتون کی نسبت علت زیادہ ستانی
چہار ترک فی خروار ثابت ہوئی - بعد اوسکے دیوان صاحب موصوف معہ مہانند جیو در افسر
۱۸۶۴ء کوٹہی انتظام جمون کو تشریف لے گئے اور اسلئے سمت ۱۹۲۱ ب مین بجاے وزیر پنڈتون دیوان
کرپارام صاحب صدر نشین مسند حکومت کشمیر ہوئے - مہانند جیو کوڈول جنس بلا لباکہ
سودی ستمی کو شالبافون نے راجہ کاک پر بلوا کیا - ۲۷ نفر شالباف بہاگتے ہوئے دریاے
کٹہ کول و سونر کول مین ڈوب کر مر گئے - ایک ماہ کے بعد راجہ کاک بہی مرگیا چونکہ
سواے ایک دختر کے یہہ لاولد تہا - اسلئے ناتہہ جیو خرپورہ کے بیٹے راجو کو اپنا
متبنہ کیا تہا راجہ کاک کا مرنا تہا کہ داغ شال کو تنزل ہوتا گیا - اسی سال مین قحط عظیم
اوٹہا - دیوان صاحب نے پنجاب سے بہ صرف کثیر کنک منگوا کر ارزان فروخت
کی اور سات آٹہہ ہزار خروار شالی محتاجون کو بطور خیرات دی اور کشمیر کو چار حصون
۱۸۶۵ء مین تقسیم کیا اور ہر ایک مین ایک افسر خاندان دیوان صاحبان مین سے مقرر ہوا سمت ۱۹۲۲
ب مین خود حضور والا رونق افروز ہوئے اور ۶ ماہ کے بعد دیوان صاحب کو ہمراہ لیکر
۱۸۶۷ء مراجعت فرماے جمون ہوئے - اور دیوان ٹہاکر داس ناظم کشمیر ہوا سمت ۱۹۲۴ ب
مین وبا ہیضہ نے بہت نقصان کیا - سرکار والا نے محکمہ ہاے عدالت قانون انگریزی
۱۸۶۹ء کے موافق اجرار کئے اور صیغہ اسٹامپ اجرا ہوا - سمت ۱۹۲۶ ب مین سرکار والا پہر
۱۸۶۸ء جلوہ فرما ہوئے ایک سال کے بعد مشن پادری کشمیر واپس آیا - اور سمت ۱۹۲۵ ب مین فتح گڈہ کو گئی

جنرل دہرم سنگہ بہ اعانت صاحبان انگریز گیا اور کو گئے جسکے صلے فتح مین اونکو سرکار
انگریزی سے تمغہ عطا ہوئے۔ سمت ۱۹۲۷ ب مین حضور والا پہر رونق بخش ہوئے۔ اور وزیر ۱۸۷۰ع
پنون ناظم کشمیر مقرر ہوا تو دیوان ہٹا کر واسس برتشی و عیاش تہا۔ اسکا انتظام اچہا نرہا اِسی
سال مین بجائے چار رونڈ کے چہہ نواریتن بنین۔ سمت ۱۹۲۸ ب مین مہاراج گنج اور لال ۱۸۷۱ع
منڈی کی بنیاد رکہی گئی۔ سمت ۱۹۲۹ ب مین ہنگامہ مسلمانان سنت جماعت و اہل تشیعہ ۱۸۷۲ع
ہوا اور ہیضہ نے ہزار ہا خانہ برباد کئے اور سکہ بدلا گیا۔ بجائے خام روپیہ کہنہ کے چلکی
روپیہ سوج ہوئے اور پنڈت صاحب رام آفتاب علم سنسکرت جان بحق تسلیم ہوا اور
حضور والا نے اہل تشیعہ کو بعوض نقصان کے (جو کہ سنیون کے دست غارت سے
اونکو پہونچا تہا) تین لاکہہ روپیہ بہ نظر رعایا پروری کے عطا کئے۔ اور سمت ۱۹۳۰ ب ۱۸۷۳ع
مین حضور والا زینت بخش ہوئے اور ملک کا انتظام فرمایا۔ پہر سمت ۱۹۳۲ ب مین تشریف لائے ۱۸۷۵ع
تب ہی مطبع تحفہ کشمیر کا اجرا ہوا۔ ٹنکی پورہ مین آتش زدگی عظیم واقع ہوئی۔ زمینداران
کو حضور انور نے تخمیناً سات لاکہہ روپیہ باقیات سے معاف کئے اور شالبافون کے باج
مین تخفیف کی اسی سال مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر تین روز تک
رونق افروز جمون رہے۔ سمت ۱۹۳۳ ب کو حضور انور بہ غرض ملاقات نواب گورنر جنرل ۱۸۷۶ع
صاحب بہادر شملہ کو تشریف لیگئے۔ سمت ۱۹۳۳ اور ۱۹۳۴ ب مین پہر وبا آئی ہزارون لوگ مرگئے ریاست ۱۸۷۹ع
کو یہہ سخت صدمہ پہونچا کہ دیوان کرپا رام صاحب بہادر مدار المہام و مشیر اعظم چشمہ
فیض و کرم ہر دلعزیز مصنف گلاب نامہ و گلزار کشمیر وغیرہ کتب نے انتقال
فرمایا سبکو اپنے فراق سے دکہایا اور بجائے اون کے اونکی نعم البدل جناب دیوان
اننت رام صاحب بہادر نے خلعت دستوری پایا جس سے خالق نے اونکا غم
بہلایا کوہ پنجی نامہ مین ظہور گرمی آتش سوم جی ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ ب مین حضور والا پہر ۱۸۷۷ع

رونق افزاے کشمیر ہوسے چشمہ اچھہ بل مین طبع مبارک قدرے حد اعتدال صحت سے
باہر ہوئے انتظام ملک وکہیوٹ کرنے مین معروف ہوے زمینداروں کو نسبت افسران
کی سرکشی کا خیال ہو گیا وزیر پنون کو اون سے ملال پیدا ہوا سمت ۱۹۳۲ مین نواب ۱۸۷۵ع
صاحب بہاولپور اور مہاراجہ دربہنگہ یہان تشریف لائے تخمیناً دو مہینے ماہ کی
سیر و سیاحت کے بعد واپس تشریف لے گئے - سمت ۱۹۳۲ مین اول دفعہ تار لگا ۱۸۷۵ع
گیا - اسی سال مین راجہ موتی سنگہ صاحب والی ریاست پونچھ بمراد دعوت حضور والا
بتقریب زناربندی اپنے ولیعہد صاحب کے تشریف لائے اور برتہار رنبیر السوامی
و پرتاب السوامی کے ہوئی اس سال تک تخمیناً اونیس لاکہہ روپے کے تعمیرات کشمیر مین
ہو چکی ہین سمت ۱۹۳۲ مین ڈاکٹر بہولر صاحب متوطن جرمنی یہان آکر بہت پستکین ۱۸۷۵ع
سنسکرت کی پرانی جو بہوج پتر پر لکہی تہین لیگئے - انکی تعداد قریب آٹہہ سو کے
ہتی - اسی سال مین بہ تجویز راقم جلسہ ست کرم سبہا مندر دیوان کرپا رام صاحب
مین اجرا ہوا جسکا منشا یہہ تہا کہ رسوم قبیح دور ہون اور سرکار والا کا شکریہ ادا ہو
گرے مگر اوسکو پنڈت رامجو ذنی جنکی نالایقی سے جلسہ دہرم سبہا مجوزہ سرکار والا
ناکامیاب ہوا - علکا حد بند ہوا - سمت ۱۹۳۳ کے ماہ ستمبر کو میان لچہمن سنگہ صاحب فرزند ۱۸۷۶ع
اصغر حضور والا نے بہ ورد گلو انتقال کیا جسسے حضور انور کو سخت رنج ہوا - اور شہر مین
ہڑتال رہی - اسی ماہ و سال مین کپتان ٹدلف صاحب افسر آن سپیشل ڈیوٹی
گلگت مقرر ہوا نرخ شالی مین ۸ رائیزاد ہوئے پنڈت مہانند جیو دفتر سے معزول
ہوا - افزونی بارشہاران و برف کے باعث زراعت شالی کو بسبب غفلت
وزیر پنون صاحب بڑا نقصان پہونچا - اول شالی مین بو ہو گئی اور تمام سڑ گئی
چار روپے فی خروار مقرر ہوا - بجاے کوٹہیون کے گماشٹ فروخت شالی کو مقرر
ہوئے پہر قحط سمت ۱۹۳۴ اور سمت ۱۹۳۵ اب تک رہی براہ داری ہی موقوف ہوگئے ۱۸۷۷ع

جو عہد اسلامیہ سے چلی آتی ہے لبشرط زیست اِس قحط کی کیفیت ایک علیحدہ رسالہ مین
لکہی جاویگی۔ اصل مین سمت ۱۹۳۴ ب مین جو زمینداروں نے لنسبت وزیر پنون کے کشیکر سنہ ۱۸۷۷ء
کرکے حضور والا مین فریادین پہونچائین۔ اِس ناراضگی سے بعد مراجعت عزمائی سرکار والا
کے وزیر مذکور نے زمینداروں پہ سخت تشدد کیا اونہون نے بہ بیدل ہوکر شالی
کو نہ سنبہالا۔ قدرت الٰہی سے بارش برف نے اوسکو جلادیا قحط کا ظہور ہوا دوسرے
فصل مین بارش ہی نہ ہوئی باوجود موجود ہونے کے بہی وزیر نے تمام شالی ضبط کرلی
گذر بند کروسے نرخ قیمت کا بڑہ گیا اودہر کا مزاج مین کرشنہ مہان تاپ نے بموجب
مرضی وزیر مذکور کے زمینداروں کا بیج تک چہین لیا خانہ تلاشیون سے بربادیان کین
اناج عنقا صفت ہوگیا جسکے ہاتہ جہان غلہ آیا وہین اوسنے غایب کرلیا زمینداران
نے تحصیلداروں سے ملکر خرمنون کے خرمن چرا لیئے زمین کے نیچے چاہات مین چہپادیے
زمین و آسمان سے بہوکہون کے آہ و نالہ کی صدا بلند ہوئی۔ جون سے جو اہلکار انتظام
کو بہیجا گیا اُسنے مزید بران بندوبست کیا بابو نیلمبر صاحب نے ایک روپیہ کے دو سیر چاول
لگا دیئے رہے سہے ہوش لوگون کے ماری گئے۔ افسران ضلع کی نسبت واصلاتین پہونچ
لگین۔ بابو صاحب نے قانون خاص قحط جاری کئے۔ شہر مین بہی خانہ تلاشیان
کین۔ رای راد ہاکشن افسر پولیس نے خانہ تلاشیون مین خوب خانہ بربادیان
کین سب بندگان خدا غربا و مساکین نے مرنا و بیقرار ہونا چیلانا شروع کیا۔ صبر لوگون کے
دلون سے جاتا رہا کہا کبہی ہاے واے کرتے رہے۔ اسیر لبا کہہ سمت ۱۹۳۵ب جناب دیوان سنہ ۱۸۷۸ء
اننت رام صاحب بہادر تشریف لائے مقدم شریف کی برکت سے ایسا عمدہ انتظام
ہوگیا کہ دو دن کے عرصہ مین گلی کوچہ و بازار مین خوشہ مکائی و سنگہاڑہ و شالی
ہی شالی ہوگئی غربا دست بدعا و فارغ البال ہوئے۔ کوٹہی داروں و قحط سازون کو

سرائین ملین - خیرات خانہ جابجا کہل گئے مسافر خانہ اجرا ہوئے یتیمون وبیکسون کی
دستگیری خوراک وپارچات وضروریات سے ہوئی اجڑے ہوئے ملک مین آبادی
کارنگ آگیا - مگر خداوند کریم کو اور کچہہ منظور رہتا - جناب دیوان صاحب ممدوح دورہ مین تہے
کہ یکایک خبر وحشت اثر انتقال ہونے جناب دیوان جوالاسہائے صاحب بہادر سی
ایس آئی کی پہونچی جس سبب سے دیوان بدری ناتہہ دن کو حاکم اعلیٰ بناکر جناب
موصوف جمون کو تشریف لے گئے اور وزیر پنون موقوف کیا گیا - یہہ شخص بلا شک
بڑا جفاکش منتظم تجربہ کار ہے مگر مغرور وکینہ جو وخودستائے وعیاش وبیرحم و
بخیل ناواقف قانون زشت خط سرکش ہے رعایائے کشمیر اس سے بہت تنگ
ہوگئی بلکہ اب کوہستان جمون مین بہی جسکے مُنہہ سے سُنو یہی کہتا ہے کہ کشمیر کو سبز
باغ بناکر اب کوہستان کے لئے سنگ جفا پہینک رہا ہے - اودہر سری حضور والا نے
ازراہ رعایا پروری وغریب نوازی کشمیر کے بہرے ہوئے خزانے خالی کردئے
پنجاب وکوہستان سے غلہ گران قیمت خرید کر بمصرفیت تمام کشمیر مین بہیجدیا -
تمام اچہے اچہے افسر اس کام مین لگا دئے جنہنے ہوشیاری کی اوسی کی ترقی کردی
باہہال وشوپیان وپونچہہ وبارہ مولا کی راستے گندم پنجابی وغلہ پہونچایا بجز غلہ پہونچانی
کے حضور ممدوح کو اور کوئی کام اچہا معلوم نہ ہوا اور رعایا کے ساتہہ طرح طرح کی رعایتین
کی گئین اودہر وبا وآتش زدگی کا زور بہی ہوگیا - اور ڈاکٹر ڈون صاحب نے جناب
مدارالمہام کو لکہہ بہیجا کہ اونکو اطلاع ملی ہے کہ کشتیان قحط زدگان کی غرق تالاب
اولر کی گئی ہین جسپر دیوان بدری ناتہہ صاحب ومسٹر ہنوئی صاحب کا تنازعہ مقدمہ
ہُوا اوہ تردیدہ وہ بتنسیخ کرتے رہے - آخر کار رعب دونون قایل ومعقول ہوئے
تو صلح وگریز کے اصول ہوئے فاعل مفعول ہوئے مجہول قربانی مین مقبول ہوئے

سنہ ۱۸۷۹ ع

اِسکی کیفیت بہی علیحدہ تحریر ہوگی سمت ۱۹۳۶ بابین حضور والا بچہر رونق افزوز کشمیر ہوئے ہنوئی صاحب کی مہربانی سے چند بے قصور اسیر ہوئے۔ صورت ووجہ فی اوسکی یہہ ہے کہ جب کوہ آوارائے حضور انور کے ویر ناگ بین بلند ہوئے تو راقم سے اِس لئے کہ راقم عہدہ نازک اخبار نویسی پر ممتاز تہا۔ جناب مدار المہام صاحب بہادر نی فرد تغلب شالی وچال وچلن اہلکاران موجودہ کشمیر کا مانگا جو کہ راقم نے بموجب فرض منصبی وحسکم ولیعہن کے بمعہ وجہ ثبوت پیش کیا۔ چونکہ اوسکے اظہار سے بہت اشخاص کی گرفتاری وخرابی بسبب اونکی بداعمالی کے متصور تہی۔ اور حضور ممدوح نے اُس رپوٹ کو پیشی بین رکہکر حکم دیا کہ سرسری نگر بین پہونچکر اوسکی تحقیقات ہوگی تمام بد اعمال اپنے کردار ناہنجار کے خوف سے بذریعہ ایک معتبر حضور ممدوح سے واقف ہو کر گہبرائے اور سب نے متفق اللفظ وباتفاق مشورہ کیا کہ جس طرح ہو سکے قبل از ورود دائرۂ دولت بندگان حضور انور رہبر گوپال کا کام تمام ہو اور سرکار والا کے دلمین اُسکے طرف سے غبار بیٹہلایا جاوے تو آبرو ہے ورنہ خاک مذلت آتش غضب حضور والا سے اونکے سر پر ہوا کی طرح چلیگی۔ بدین خیال ایک بدمعاش کو (جسنے مقدمہ کشتی بین مسٹر ہنوئی صاحب کے پاس مُخبری کی تہی) خوف ورجا سے ترغیب دی کہ وہ بحضور عرض کرے کہ اوسنے راقم کے سکہلانے سے وہ کام کیا تہا۔ اودہر پنڈت سالگ رام برادر راقم نے ناتجربہ کاری سے ملازمت صاحب مذکور کی اوسپر خود اون بدبازون نے اوسکے حوالہ سے حضور انور کے دلمین اشتباہ سازش راقم ڈالدیا۔ ایک طرف نے ترغیب ہشدۂ مُخبران تہا یا دوسری طرف نے اخفا کُنندہ جتایا حضور والا کی نظرون سے گرایا اور زیست مین ہی بمعہ تمام خاندان ووابستگان کے ویران دیرباد کرکے گور مین پہونچایا اون سے جو جو ہو سکا وہ جور وجفا کرایا باوجود اِسکے

حضور والا نے و مدار المہام صاحب نے ہر طور راقم پر رحم ہی فرمایا مگر نوشت ازلی کے تحریر
نمک حلالی سے پیشانی کا لکھا پیش آیا زہی یاوری بخت جو میرا جان و مال اہل و عیال بھی
ولی نعمت کے کام آیا اسمین کیا کم فخر ہے **حافظ** خون میخورم و لیک نہ جائے شکایت است
روزی ما ز خوان کرم این نواله بود ؏ اس قحط سالی مین بہت بہت خرابیان ہوئین ۱۸۸۰ء
تخم ابریشم جو ترقی پہ تہا عدم کے ساتھ مل گیا ۔ پھر سمت ۱۹۳۷ ب مین حضور انور نے قدوم میمنت
لزوم سے اس گلزمین کو سرسبزی بخشی بجائے چھہ وزارتون کے چار ہی مقرر فرمائین
صیغہ پولیس پرگنجات مین بہی قایم ہُوا تمام معاملہ سرکاری کا ٹہیکہ ہو گیا ۔ **لچھمی کول**
جامع مسجد مین پہونچائے گئے ۔ سمت ۱۹۳۸ ب مین اول مہاراجہ صاحب اور بعدہٗ ماہ ہاڑ مین ۱۸۸۱ء
حضور انور رونق بخش ہوئے اس سالمین علامات باقی ماندہ قحط دور ہوئین اور طبع
مبارک حضور والا مرض ذیابیطس سے ناساز ہوئی ہر چند اسکا معالجہ ہر ایک پہلو سے
کیا گیا ۔ مگر اسکی صورت گاہے چنین گاہے چنان ہے ۔ قیدی خونی تک جنکی قسمت
ہتی رہا کئے گئے ۔ باب خیرات و کرم وا ہوئے ۔ عام و خاص تندرستی کے لئے دعاگو ہین
کہ حضور کا سایہ ہما پایہ رعایا برایا و نمک خواران کے سر پر مدام سایہ افگن رہے سمت ۱۹۳۹ ۱۸۸۲ء
ب مین کشتوار سے آٹھہ منزل آگے سرحد لداخ سے ایک منزل وری جہان سے لداخ چار
منزل ہے اتصال دریائے بہاگا و چیند را سے سہ منزل پر کوہ پانگا پاڈر مین کان
نیلم دستیاب ہوئی جس مین چند ماہ تک سنگ جواہر نیلم ملتا رہا ۔ اسی سالمین بماہ
پہاگن بجائے مسٹر ہنوی صاحب کرنیل سینٹ جان صاحب تشریف لائے ۔ ماہ پہاگ
کو حضور والا نے جمون مین شادی میان بلدیو سنگہ صاحب ولیعہد راجہ موتی سنگہ صاحب
والی پونچھہ راجہ ناہن کے کنور کی صاحبزادی سے بصرف خزانہ عامرہ فرمائی اور راجہ
جسوال جاگیردار رام کوٹ کی صاحبزادی کی شادی راجہ صاحب چنبہ سے ہوئی ۔ نواب

لفٹنٹ گورنر سر ایچیسن صاحب بہادر جموں کو تشریف لائے اور بہ تقریب فتح مصر ۲۱
اتواپ کی سلامی سر ہوئی - راجہ صاحب فرید کوٹ تشریف لائے - کشمیر مین سب سے
۱۸۵۹ع اول سمت ۱۹۱۶ ب مین میجر جی بیکر صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ آفسر آن سپیشل ڈیوٹی ہو کر آئے
۱۸۶۰ع دوم سمت ۱۹۱۷ ب مین ڈبلیو فورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوان

نمبر	سمت بکرمی	نام	عہدہ	مقام عہدہ	نمبر	سمت	نام	عہدہ	مقام عہدہ
۳	1918	جنرل وان کاٹلینڈ	ڈپٹی کمشنر	ملتان	11	1927	سمائیلی صاحب		گوجرانوالہ
۴	1919	میجر فارنگٹن صاحب سی من ئی	"	امرتسر	12	1928	گرڈل سٹون	اندر سکرٹر	
۵	1920	سمائیلی صاحب	"	بنون	13	1929	مکسوئیل صاحب	ڈپٹی کمشنر	فیروزپور
۶	1921	کوپر صاحب	"	کانگڑہ	14	1930	واین صاحب	اندر سکرٹر	
۷	1922	جنکن صاحب			15	1931	لفٹنٹ کرنل ارم سٹون	ڈپٹی کمشنر	راولپنڈی
۸	1922	کوپر صاحب	ڈپٹی کمشنر	لاہور	16	1932	میجر بیٹی وی ہنڈرسن	سی - ایس آئی	
۹	1924	گرڈ کرافٹ صاحب	"	راولپنڈی	17	1934	الیف ہنوئی صاحب	رزیڈنٹ	نیپال
۱۰	1926	ہرسٹو صاحب	"	جہلم	18	1939	کرنل سینٹ جان صاحب		

۱۸۶۱ع
۱۸۶۲ع
۱۸۶۳ع
۱۸۶۴ع

کرنل اولیور جان سینٹ جان صاحب کے وقت سمت ۱۹۴۰ ب مطابق ۱۸۸۳ع مین دو باتین
قابل اندراج تاریخ یہہ ہوئین کہ اول دیوان بدری ناتھ صاحب حاکم اعلیٰ کے مکان جلکر خاک
سیاہ ہوگئے اور تخمیناً کئی لاکہہ روپیہ کا نقصان ہوگیا اور ادنکے تمام ہمسایون کا بہی یہی
حال ہُوا - دویم ماہ نومبر ۱۸۸۲ع مین حضور لارڈ مارکوئیس آف رپن صاحب
بہادر ڈبلیو - سی ایسرے گورنر جنرل کشور ہند معہ لیڈی رپن صاحبہ براہ
جموں بطور سیر و تفریح طبع رونق افروز کشمیر ہوکر ایک ہفتہ کے بعد براہ بارہ مولا و کوہ مری
مراجعت فرما ے لاہور ہوئے - یہہ اول ہی دفعہ تہی کہ ایک نیک نیت و نیک نام رفاہ جو

عام و انام معدلت گستر غریب پرور وایسرائے نے جریدہ طور سیر کشمیر فرمائی اُنھون نے
مہاراجہ صاحب بہادر کی ایک ضیافت جمون مین اور دوسری سری نگر مین قبول فرمائی
باقی سب جگہہ انتظام اپنا کہا - میان پرتاب سنگہ صاحب ولیعہد و دیوان
اننت رام صاحب مدارالمہام جزوکل حضور ممدوح کی ہمرکاب اس دورہ کشمیر مین ہی اور قریب بیس
ہزار قلی باربرداری وغیرہ مین مصروف ہوئے - چونکہ طبع مبارک حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی بد قسمتی
رعایا براے سے ناسازگار رہی اسلئے اکثر بد انتظامیون اور بعض ناعاقبت اندیش کارداران کی زیادتیون نے
کسیقدر نقص اس ریاست مین پیدا کر دیا ہے - مگر بیدارمغزی وجانفشانی شب و روزہ دیوان
اننت رام صاحب بہادر سے پہر بہی صورت امن ہی اور تمام بوجہ امورات جزوکل کا دیوان صاحب ممدوح کی ذات
خاص پر منحصر ہے اور اونہین سے انجام پاتا ہے
راجہ کاک کے مرنے کے بعد فرانس کی شکست کے باعث داغ شال مین یہانتک کساد بازاری ہوگئی کہ جہان
۱۷ - لاکہہ روپیہ اس تجارت کا ملک مین پہیلتا تہا اور ۱۳ لاکہہ خزانہ عامرہ مین آتا تہا وہان اب صرف
زکوٰۃ کے کچہہ روپیہ کی آمدنی باقی رہ گئی ہے - شاستری تعلیم کو بہی از بس تنزل ہو رہا ہے صرف پنڈت
دامودر نغم البدل صاحب رام پنڈت فاضل اجل علماے سنسکرت مین یگانہ عصر ہے - فارسی
و شاعری مین مرزا احد متخلص بہ مقبل لایق تعریف ہے
سیاحون کے آنے سے تخمیناً ۹ لاکہہ روپیہ ملک کے ملاحون و شکاریون و اہل نشاط
طوائفون - دستکارون - نقاشون و زرگرون وغیرہ کو سالانہ ملتا ہے جو کہ تمام ملک مین پہیلتا
ہے - اور سیاحان کشمیر تمام معاملات انہین سے متعلق رکہتے مین - یہہ بہی قابل ذکر
ہے کہ سمت ۱۹۳۸ ب کو جمون کی ایک دیوی دوارہ مین ایک پنجابی برہمن نے زبان کاٹکر سنہ ۱۸۸۱ع
چڑہا دی تہی جو نہ پانچوین روز بقدرت حق بدستور لگ گئی - فقط

تمام شد حصہ دوم گلدستہ کشمیر

حصہ سوم

ضمیمہ تواریخ گلدستہ کشمیر

متضمن بہ نقشہ جات

نقشہ منادر و تعمیرات قدیم واقع کشمیر

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب تعمیر ہوا	کیفیت
۱	مندر ستی سر رشی	موضع لولی شاہ آباد	۔	۔	صرف اسکا چبوترہ باقی رہگیا ہے
۲	مندر لونہ گگن گونڈ	شاہ آباد دامن کوہ	راجہ سندیمان	۴۴ بکرمی	یہ مندر پتھرون کا بنا ہوا ایک پہاڑی پر ہے ٭
۳	مندر بجبی گونڈ	موضع رونا	بجی	۳۰۴۳ کلجگی	یہ مندر ناڈہ پر ہے ٭
۴	مندر ارگیگام	چشمہ ارگیگام پورہ	سندیمان	۴۴ ب	یہ چشمہ ایک کوہ پر ہے ٭
۵	غار سنڈا	کوہ سلیمان	گوپادت	۴۳۷۴ ک	ابھی تک ثابت ہی اسکو پہلے
۶					

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	سنہ یا سمت	کیفیت
۶	جشتی شور				للتادت نے راجہ گوپادت کے نے پھر سندیمان نے بنایا تھو نے بھی اسکو بنوایا تھا
۷	بٹی شور	زینہ کدل	راون	۳۴۷۰ ک	اسمین زین العابدین دفن کیا گیا تھا اسلئے بڈشاہ کے نام سے مشہور ہی
۸	مندر	متصل جامع مسجد	تاراپیڈ	۳۸۲ ب ۲۵۵ عیسوی	صرف کھنڈرات باقی ہین اسکا اوّل نام تاراپیڈ تھا پھر اسکو گراکر جامع مسجد بنی
۹	مسجد اخون ملاشاہ	ہاری پربت	اخون ملاشاہ	۱۶۶۲ ب	شکستہ ہی
۱۰	مندر	متصل زینہ کدل	زیادت	۸۲۷ ب ۷۲۱ عیسوی	بازار محمد حاجی مین ابتک کسیقدر موجود ہی اسکو اگنی منن بھی کہتے ہین
۱۱	مندر	البتہ براری	سندیمان	۴۴ ب	چھوٹی ڈل پر سرینگر کے شمال مین ۲ میل پرگنہ پھاک مین ویران سندیمان نے گوبند دیو کے نام پر بنایا تھا
۱۲	مسجد بہاؤالدین	ہاری پربت کے پاس	بہاؤالدین		ایک پرانے مندر کو گراکر اسکو بنایا تھا
۱۳	مندر	بہاؤالدین گنج کے پاس	پیرورسین	۱۸۹ ب	بڈشاہ کے عہد مین منہدم کیا گیا

۱۰۰۵ عیسوی

۱۳۲ سنہ ء

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۱۴	مندر ٹھگ بابا	سری نگر		•	ویران ہی اسکو آستان ٹھگ بابک کے نام سے مسلمانون نے مشہور کیا ہے
۱۵	مندر	متصل نہ کدل	راجہ زیادت	۸۷۷ ب ۶۲۱ ء	محلہ محمد حاجی مین اسمین اب ایک فقیر کی قبر ہے
۱۶	مندر	امیرا کدل	راجہ للتادتہ	۶۷۷ ب ۶۱۹ ء	اب ویران ہی پہلے اسمین بڑی بڑی پتھر لگے تھے
۱۷	مسجد و خانقاہ	صراف کدل	بڈشاہ	۱۴۹۹ ب	ایک پرانی مندر کے پتھروں سے تیار ہوئی ہی
۱۸	مندر	لب ڈل	سندیمان	۴۴ ب	سرینگر سے ۴ میل پر ویران ہی
۱۹	”	زینہ کدل	زیادت	۸۷۷ ب	بڈشاہ کے عہد مین گر گیا
۲۰	”	پاندریٹھن	اشوک	درمیان سنہ ۲۵۳ و ۲۶۶ ب	سرینگر کے جنوب مشرق مین ۳ میل پر ایک تالاب کے درمیان ہی
۲۱	مقبرہ نورالدین	چرار	زین العابدین	۱۴۹۹ ب	سرینگر کے جنوب مغرب مین ۱۶ میل ہے
۲۲	مندر	پانپور	اوتا پیڈ	۹۸۸ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل ویران ہے
۲۳	مندر	بالاہامہ	شیر ورما	۹۳۶ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل پرگنہ وہیو مین
۲۴	”	زیون	کورو ورما وزیر اونتی ورما	۹۳۶ ب	پانپور کے شمال مشرق مین ۳ میل ویران ہی
۲۵	”	بارسو	سیگ و اهن	۹۱ ب	پانپور سے ۲ میل جنوب و مشرق مین ویران

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ		کیفیت
۲۶	مندر	لتہ پور	للتادت	۷۷۶ ب	پانپور کے جنوب مین دریا سے پر ۴ میل ویران ٭
۲۷	"	جاوہ باری	شیرورما برادر اونتی ورما	۹۳۶ ب	اونتی پور کے شمال مغرب مین ایک میل صرف دروازہ اسکا باقی ہے
۲۸	"	غار نارستان	زیادت	۷۷۸ ب	جنوب مشرق مین سرینگر کے ۲۰ میل پرگنہ اولر مین ٭
۲۹	"	مارہامہ	اونتی ورما	۹۳۴	بیج بہارہ کے شمال مغرب مین پرگنہ وچہن پارہ مین ویران دریا سے پرہے ٭
۳۰	"	بیج بہارہ	جلوک	۳۴۳ ک	اسکو راجہ اشوک نے بنایا جلوک کی رانی نے مرمت کیا۔ ویران ہے ٭
۳۱	بلنگ بارا	اونتی ورما	-	۹۳۶ ب	اونتی پور کے جنوب مین ۵ میل اس کوہ مین ولر پرگنہ مین ٭
۳۲	مندر	لدہو	لدہو بنڈت	۲۴۶۷ ک	لدہو راجہ بک کا وزیر تہا پانپور سے ۴ میل جنوب مشرق مین بنیاد باقی ہے ٭
۳۳	"	برابر پرگنہ کہاہ پارہ۔	میگوہن	۹۱ ب	اسلام آباد سے ۹ میل مشرق مین ویران ہے ٭
۳۴	باغ مارٹنڈ	مارٹنڈ	شاہ جہان	۱۶۴۴ ب	اسلام آباد سے ۳ میل مشرق مین ٭

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۳۵	خانقاہ زین العابدین	کہاورپارہ	عبد اللہ خان	۱۸۶۶ ب	سرینگر سے ۳ میل جنوب مشرق مین اننت ناگ سے ۱۵ میل ٭
۳۶	خانقاہ	مٹن	٠	۹۴۲ ہجری	اننت ناگ سے ۳ میل۔ کہتے ہین شاہ ہمدان نے یہان آکر ہاروت ماروت کو پتہر رکہکر قید کیا تہا جو پتہر ابہی موجود ہے ٭
۳۷	مندر	بونزو	سندیمان	۴۴ ب	اننت ناگ سے ۴ میل مشرق مین ابہی لائق دید ہے ٭
۳۸	"	مٹن	للتادت	۷۷۶ ب	اننت ناگ سے ۳ میل مشرق مین ویران اسکو خگنند نے جلایا تہا ٭
۳۹	"	گنیش بل	٠	۱۹۹ ب	ایک نالہ پر اننت ناگ کے مشرق مین ویران یہان شیو جی کا گذر ہوا تہا ٭
۴۰	"	مالی شور	راجہ ابہی منیو	۱۰۳۸ ب	سرینگر سے ۳۰ میل جنوب مشرق کیطرف ایک غار مین ویران ہے ٭
۴۱	باغ	لوکہ بہون	جہانگیر	۱۶۶۲ ب	اننت ناگ سے ۶ میل کے جنوب مین ویران
۴۲	باغ	ویرناگ	جہانگیر	۱۶۶۲ ب	ویران ٭
۴۳	مسجد سیف الدین	نوشہرہ	سیف الدین	۱۷۲۳ ب	ویران ایک ہندو کے مصالحہ سے بنی تہی ٭

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
٤٤	مسجد	نوشہرہ	بڈشاہ	۹۹۴اب	عہد بڈشاہ مین مسلمانون نے مصالحہ مندرسی بنائی تہی
٤٥	مندر	بیجارناگ	زیادت	۸۷۷ ب	ویران ہے
٤٦	مندر و تالاب	”	پروسین	۱۸۹ ب	پرگنہ پہاک مین
٤٧	مندر	پینز گام	”	۱۸۹اب	پرگنہ پہاک مین ویران ہی
٤٨	باغ و بارہ دری	سرحد پہاک و لعل	اخون ملا شاہ	۱۶۶۲ ب	عہد شاہ جہان مین
٤٩	پل دریاے سندہ	دودرہامہ	نور جہان بیگم	۱۶۶۷ ب	پرگنہ لعل مین ویران
٥٠	مندر	وانگت	بالادت	۶۴۳ ب	ویران ہے
٥١	”	کلن	شنکر ورما	۹۶۴ ب	پرگنہ لعل مین
٥٢	باغ	داس کر	ایک پنڈت	۱۶۰۵ ب	سرینگر سی ۹ میل شمال مین نابل کے پاس عہد جہانگیر مین
٥٣	مندر	پرگنہ لعل	للتادت	۷۷۶	لعل مین ویران تین مندر ہین ایک راجہ للتادت کا ہی دوسرا سنگرام راج تیسرا اننت دیو کا ہی
٥٤	مندر تین	اندرکوٹ سنبل	جے اننت	۱۲۷ ب	سرینگر سی شمال و مغرب مین ۱۲ میل ویران ہے
٥٥	مندر	کیچہامہ	مترشرما وزیر للتادت	۶۷۷ ب	بارہ مولا سی جنوب مغرب مین ۳ میل صرف دروازہ باقی ہے
٥٦	”	پرگنہ بانگل	ہشک و زشک	۶۸۱ ک	سرینگر سی ۵ میل شمال مغرب مین

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۵۷	مندر	ہارہ ترٹ	للتادت	۷۷۶ ب	پرگنہ پرسپور مین سرینگر سی ۸ میل مغرب کیطرف ۔
۵۸	مندر و قلعہ	فتح گڈہ	؍؍	۷۷۶ ب	پرگنہ ناروا مین بارہ مولا سی ۲ میل جنوب مغرب مین ۔
۵۹	مندر	پیرنو	راجہ ہتک	۶۸۱ ک	بارہ مولا کے مغرب مین ۵ میل یہان دو مندر ہین ۔
۶۰	؍؍	بونیار	؍؍	۶۸۱ ک	بارہ مولہ سے ۷ میل مغرب مین درمیان نوشہرہ کے ہتک رنک کنشک تینون نے مندر بنوائے تھے راجہ للتادت نے مرمت کرائی ۔

مندرہائے جدید

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۶۱	مندر گدادہر جی کے	شیرگڈہی سرینگر	مہاراجہ گلاب سنگھ	۱۹۰۵ ب	اسپر طلائی پانی چڑہا ہے ۔
۶۲	مندر	گنپت یار	پنون	۱۹۱۱ ب	بلاگت سرکاری معرفت پنون وزیر بنا ہے ۔
۶۳	؍؍	حبہ کدل	؍؍	؍؍	

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۶۴	مندر	فتح کدل	دیوان اکبر رام صاحب	۱۹۲۷ب	
۶۵	رنبیر سوامی	،،	مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۳۱ب	۱۹۳۲ بکرمی مین تمام مندرون سے اونچا مندر بنا ہی
۶۶	مندر	نوکدل و صفاکدل کے درمیان	راجہ کاک	۱۹۲۱ب	ہنوز یہ مندر نا تیار تہا کہ راجہ کاک مرگیا سمت ۱۹۳ بکرمی مین راجپونے تیار کیا
۶۷	،،	رعناواری	میان تہاگسنگہ صاحب	۱۹۳۳ب	ولیعہد نے محلہ جوگی لنگر مین
۶۸	پُل	دریاے کرشنہ گنگا	مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۳۳ب	منظفرآباد مین جہان دریاے بہت و کرشنہ گنگا ملے ہین آہنی پُل بنایا گیا ہی
۶۹	،،	گوہالن	،،	،،	
۷۰	مندر	امیراکدل	دیوان انت رام صاحب	۱۹۳۶ب	
۷۱	،،	رامو	گنہ در	۱۸۹۷ب	
۷۲	مندر و سمادہ	رام باغ	مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۱۴ب	یہ سمادہ مہاراجہ گلابسنگہ صاحب کی ہے

کہتے ہین کہ کشمیر مین مندر بیشمار و بکثرت تہے جنکو بودہون نے بہی خراب کیا۔ پہر مسلمانون نے۔ اب تک بہت سی کہنڈرات و ویرانجات اُن کے موجود ہین بلکہ تمام مساجد و معابد ہائی اسلامیہ ہین اور بہت سی تعمیرات و دیوار وہین جو کہ دریا کے کنارہ پر ہین مصالحہ اُنکے لگے ہوئے صاف دکہلائی دیتے ہین یہ منادر نہایت عجیب

درستی سی بنائے گئے تہی تراشیدہ آہنین ایسے چسپان کئے گئے تہی کہ ذرہ بہر نشان تک معلوم نہوتا تہا کہ وہی کہان سے جوڑے گئی ہین یہ پتہر ۳ گز سے ۲۰ گز تک لمبے جنکا حجم ایک گز اور عرض ۳۰ گز سے ۵ گز تک ہوگا اُنکا لانا و عمارت پہ لگانا قیاس مین نہین آتا۔ رقم صرف انہین مندرون کے نام لکہی ہین جنکا نشان کچہہ نہ کچہہ ابہی موجود ہی۔

راستہ ہائی کشمیر

راستے کشمیر کے بہت ہین لیکن اُنمین سے خاص یہ ہین۔

(۱) بارہ مولا یہ سال بہر کہلا رہتا ہی۔ (۲) پونچہہ۔ (۳) گلمرگ و فیروزپور یہ ۳ ½ مہینے بند رہتا ہی۔ (۴) توسہ میدان - ۵ ماہ تک بند رہتا ہی۔ (۵) سنگ سفید چہہ ماہ بند رہتا ہی۔ (۶) پیرپنجال۔ (۷) ننندن سر۔ (۸) سیدو۔ (۹) کورہی پول ہوکر۔ (۱۰) کہوانار واہ یا کولہ گام۔ (۱۱) بانہال بارہ ماہ کہلا رہتا ہی۔ (۱۲) سرل یا کشتواڑ۔ (۱۳) لبرتل۔ (۱۴) نوبوگ نی۔ (۱۵) پہلگام یا امرناتہہ۔ (۱۶) دراس۔ (۱۷) کوہ ہاسون۔ (۱۸) سندرپور براہ گوریس و اسکردو۔ (۱۹) تولاب گوریس کو۔ (۲۰) کرناؤ یا مظفر آباد۔

انمین سے بہی چار راستے خاص ہین۔ پہلا سب سے آسان راولپنڈی اور کوہ مری کا۔ دوسرا اس سے کچہہ خراب گجرات پیرپنجال کا۔ تیسرا گجرات و پونچہہ کا۔ چوتہا راولپنڈی و ایبٹ آباد کا گرم رستہ ہی۔

(۱) جموں سے سرینگر براہ بانہال۔

(۲) جموں سے سرینگر براہ بادہل۔

(۳) جموں سی سرینگر کو براہ راجوڑی *
(۴) بہمبر سی براہ راجوڑی *
(۵) راجوڑی سی پونچھہ *
(۶) جہلم سی براہ پونچھہ سرینگر کو *
(۷) کوہ مری سی سرینگر کو *
(۸) ایبٹ آباد سی براہ مظفر آباد *
(۹) سرینگر سی گلگت وغیرہ *
(۱۰) ایضاً براہ دیوسائی اسکردو کو *
(۱۱) " براہ درہس ایضاً
(۱۲) " لیہ کو *
(۱۳) " کشتوار کو *
(۱۴) جموں سی براہ چہنئی کشتوار کو *
(۱۵) ایضاً ایضاً بہدرواکو *
(۱۶) ادہمپور سی براہ بہدرواکشتوار کو *
(۱۷) چمبہ سے ایضاً ایضاً
(۱۸) کشتوار سی براہ گرگل لیہ کو *
(۱۹) کشتوار سی براہ زنسکار لیہ کو *
(۲۰) پالمپور واقع کانگڑہ سے لیہ کو *

(۲۱) شملہ سے براہ ونگتو اور سپیتی کے لیہ کو *
(۲۲) لیہ سی براہ جوربات اسکردو کو *
(۲۳) " کاراکورم یارقند کو بموسم گرما *
(۲۴) لیہ سی براہ کاراکورم یارقند کو بموسم سرما *
(۲۵) لیہ سی براہ جنگ چینو یارقند کو مغربی رستہ *
(۲۶) لیہ سی براہ جنگ چینو یارقند کو وسطی رستہ *
(۲۷) لیہ سی براہ جنگ چینو یارقند کو مشرقی رستہ *
(۲۸) لیہ سی گہرتلک *
(۲۹) پالمپور سی براہ جنگ چینو یارقند کو لیہ علیحدہ چہوڑ کر *

اوّل جمون سے براہ بانہال سرینگر کو ۱۳ منازل ۔ جمون لاہور سے ۱۰۰ میل ۔ امرتسر سے ۸۰ میل جہان ہر طرح کی سواری مل سکتی ہے ؀

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جمون	۱۲۰۰	۰	چوتھی اور پانچوین منزل کے درمیان لار ولار نکا
۲	دہنسال	۱۸۴۰	۱۷	رستہ جوکہ ۸۲۰۰ فٹ بلند ہے آٹھوین اور نوین منزل
۳	کرپچی	۲۵۰۰	۱۶	کے درمیان بانہال ۹۲۰۰ فٹ بلند گذرنا پڑتا
۴	میر	۴۸۰۰	۱۳	ہے پانچوین وچھٹی منزل مین رام بن کے پاس دریائے
۵	لاندر	۴۷۰۰	۱۱	چناب بذریعہ چوبی پل کے گذر ہوتا ہو بجائے اس
۶	بلادت	۵۱۵۰	۱۴	پل کے ذرہ نیچے کو ایک نیا آہنی پل بن رہا ہے۔
۷	رام بن	۲۵۳۵	۱۰	اس پل پر میر بحری دینی پڑتی ہے اور زکات
۸	رام سو	۴۰۷۰	۱۹	کے اسباب کی تلاشی ہوتی ہے بجائے ۳ و ۴ و ۵ و
۹	دیوگول	۵۵۸۰	۱۴	۶ منزل کے اب دو ہی یعنی ۔ درم تہل ۳
۱۰	ورناگ	۶۰۰۰	۱۵	بٹوتی مقرر ہوگئی ہے دو منزلین چھوٹ گئی ہین
۱۱	اسلام آباد	۵۶۰۰	۱۵	یہ رستہ سال بھر کھلا رہتا ہے۔ برسات مین
۱۲	اونتی پور	۵۳۵۰	۱۶	مرمت طلب اور ٹٹو چلنے کے ناقابل اور
۱۳	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	دو تین روز کیواسطے شدت برف سے کبھی بند بھی ہو جاتا ہے

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۷۷

دوم جمون سے براہ بُدل سرینگر ۱۲ منازل ۱۲۹ میل لمبا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جمون	۱۲۰۰	۰	یہ رستہ صرف پیدل چلنے کا ہے بارگیر ٹٹو اس پر
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	بالکل نہین چلسکتے جمون کی بہ نسبت اکھنور
۳	کیپانکی باولی	۰	۸	سے سفر کرنا بہتر ہے۔ آٹھوین اور نوین منزلمین
۴	چیل	۰	۸	گذر بودل بہت بلند ہے یہ رستہ صرف ۷
۵	نار	۰	۱۲	مہینے کھلا رہتا ہے۔
۶	بھگولی	۰	۸	
۷	بُدھل	۰	۵	
۸	دیھلی	۰	۱۱	
۹	ناظم گڈھی	۰	۱۴	
۱۰	شوپیان	۶۷۱۵	۱۱	
۱۱	کہان پور	۰	۵	
۱۲	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	

میزان کل - - - - - ۱۲۹

سوم جمون سے راجوڑی ۶ منازل ۷۷ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جمون	۱۲۰۰	۰	اکھنور کے پاس چناب کا عبور کشتی پر سے ہوتا
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	ہے جو کہ بائین کنارہ پر ہے اس سڑک پر لدی ہوئی سے

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۳	چوکی چوڑا	۲۱۵۰	۱۳½	ٹٹو چل سکتے ہین راجوڑی مین منزل نمبر ۴
۴	ٹھنڈاپانی	۰	۱۳	رستہ پر پہنچاتی ہے دونون رستونکو ملاتے
۵	دہرم سالا	۰	۹½	سے جمون سے براہ راجوڑی و پیرپنجال سرینگر
۶	سیال سوئی	۰	۹	۱۴ منزلین اکہنور ۶۹ میل ہے۔
۷	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۴	

میزان کل ۷۷

چہارم بہمبر براہ راجوڑی اور پیرپنجال سے سرینگر کو ۱۲ منازل ۱۴۸ میل۔ بہمبر سے گجرات ۳۰ میل۔ گجرات سے لاہور ۷۱ میل ہے۔

۱	بہمبر	۰	۰	
۲	سیدآباد	۰	۱۵	
۳	نوشہرہ	۰	۱۴½	
۴	چنگس سرائے	۰	۱۳½	
۵	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۵	
۶	تہانہ	۰	۱۴	پانچوین اور چھٹی منزل مین تن گذر ۸۲۰۰ فٹ
۷	بہرام گلہ	۰	۱۵	بلند ہے آٹھہ اور سات کے درمیان پیرپنجال
۸	پوشیانہ	۰	۱۰	۱۱۴۰۰ فٹ اونچا پڑتا ہے، یہانتک یہ رستہ
۹	سرائے علی آباد	۰	۱۱	کہلا رستہ ہے پہاڑی ٹٹو اسپر چلسکتے ہین۔
۱۰	ہیرپور	۰	۱۴	
۱۱	شوپیان	۶۷۱۵	۹	

نمبر شمار	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱۲	خانپور	۰	۱۵	
۱۴	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴۸

پنجم راجوڑی سے پونچھ ۳ منزلین ۴۴ میل ہے۔

نمبر شمار	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	راجوڑی	۳۰۹۴	۰	پہلی اور دوسری منزل مین رتن پہار ۸۰۰۰ فٹ
۲	تھنہ	۰	۱۴	بلند۔ لدا ہوا ٹٹو اسپر بھی چل سکتا ہے بھمبر سے
۳	سوران	۰	۱۶	براہ راجوڑی پونچھ سرینگر تک ۱۴ منازل ۱۸۸ میل
۴	پونچھ	۳۲۰۰	۱۴	ہین۔

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۴

ششم جہلم سے براہ پونچھ سری نگر ۱۵ منازل ۱۸۶ میل ہے۔ جہلم لاہور سے ۱۰۰ میل۔

نمبر شمار	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جہلم	۸۲۷	۰	یہ سڑک بوجھہ والے ٹٹوون کیواسطے خاص
۲	چیچپال	۰	۱۱	کرکے سفر ہے۔ دسوین و گیارہوین منزل
۳	میرپور	۱۲۸۶	۰	مین گذرحاجی ۸۵۰۰ فٹ بلند ہے صرف
۴	چونک	۰	۱۰	سرما مین کسیقدر برف پڑنے کے باعث
۵	بیاری	۰	۷	تکلیف ہوتی ہے بارہ مولا سے سرینگر تک
۶	سنسار	۰	۱۴	کشتی بھی ملسکتی ہے۔
۷	کوٹلی	۰	۱۵	
۸	سیہرا	۰	۱۴	
۹	پونچھ	۳۳۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۰	کہوٹا	.	۹	
۱۱	الیاباد	.	۸	
۱۲	اوڑی	.	۱۷	
۱۳	نوشہرہ	.	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	.	۹	
۱۵	پٹن	.	۱۴	
۱۶	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸۶

ہفتم کوہ مری سے سری نگر ۱۳۵ میل ۱۲ منازل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	کوہ مری	۷۴۵۷	.	کوہ مری راولپنڈی سے ۴۰ میل ہے منزل
۲	دیول	.	۱۲	دوم وسوم مین دریاے جہلم ملتا ہے اس
۳	کوہالہ	.	۹	سڑک پر ٹٹو بخوبی چل سکتے ہین ۔ بارہ مہینے
۴	چتر کلاس	.	۹	جاری رہتی ہے بجائے نوشہرہ کے رام پور
۵	راڑا	.	۱۲	مقرر کیا گیا ہے جو کہ ۱۲ میل ہے۔
۶	تنالی	.	۱۳	
۷	گہڑھی	.	۱۳	
۸	ہٹیان	.	۱۵	
۹	جگوٹھی	.	۱۵	
۱۰	اوڑی	.	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میلوں	کیفیت
۱۱	نوشہرہ	۰	۱۴	
۱۲	بارہ مولا	۰	۹	
۱۳	پٹن	۰	۱۴	
۱۴	ہری نگر	۵۲۳۵	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶۳

ہشتم ایبٹ آباد سے براہ مظفر آباد سرینگر ۱۲ منازل ۱۵۶½ میل لمبا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میلوں	کیفیت
۱	ایبٹ آباد	۴۲۰۰	۰	ایبٹ آباد ضلع ہزارہ مین ایک انگریزی
۲	مان سرا	۰	۱۲½	چھاونی ہے راولپنڈی سے ایبٹ آباد براہ
۳	گڈہی	۰	۱۹	ہریپور ۱۶ میل ہے یہ رستہ پنجاب سے کشمیر کو
۴	مظفر آباد	۰	۱۹	بہت آسان ہے ٹٹو بارشدہ اسپر بلا دقت
۵	ہٹیان	۰	۱۷	چلتے ہین برف بہی اس رستے پر کبہی نہین
۶	کنڈا	۰	۱۱	ٹہیرتی بارہ مولا سے دو منزلین آگے تک
۷	کٹہائی	۰	۱۲	یکہ بہی آسکتا ہے آخیر کی دو منزلین
۸	شاھدرہ	۰	۱۲	آبی بذریعہ کشتی کے بہی طے ہو سکتی ہین؛
۹	چنگل	۰	۱۴	
۱۰	بارہ مولا	۰	۱۸	
۱۱	پٹن		۱۴	
۱۲	ہری نگر		۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵۶½

نہم - سری نگر سے گلگت ۲۲ منازل ۲۳۱½ میل ہے ؛

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۵۲۳۵	۰	
۱	اشٹمبیل	۵۲۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۳۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جٹ کسو	۰	۹	
۵	کنجلی بن	۰	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	گورکوٹ	۹۳۷۰	۱۱	
۸	موہوداہر	۰	۱۴	
۹	مقام	۰	۱۱	
۱۰	یوکرکوٹ	۹۰۰۰	۱۱	
۱۱	چانگام	۸۵۶۰	۱۲	
۱۲	گوریکوٹ	۸۰۵۸	۱۳	
۱۳	حصورہ	۸۸۵۳	۷	
۱۴	ہرچو	۶۷۰۰	۱۱	
۱۵	مشکن	۰	۸	
۱۶	ڈوہی آن	۸۷۲۰	۸½	
۱۷	رام گھاٹ	۰	۱۴	
۱۸	بوانجی	۴۶۴۵	۹	
۱۹	جگروٹ	۴۲۶۰	۱۲	
۲۰	مقام	۰	۷	
۲۱	مناور	۰	۸	
۲۲	گلگت	۴۸۰۰	۱۱	

میزان کل ۲۳۳½

افواج مہاراجہ صاحب اس رستہ کو بند
کرتی ہین اول دو منزلین بذریعہ دریا کے
ایک شب و روز مین طے ہو سکتی ہین قریب
چھہ ماہ یہ سڑک برف سے مستور رہتی ہے
وسط نومبر سے وسط مئی تک نمبر ۳-۱ اور ۴
مین براج دی آنگن گذر ۱۱۸۰۰ فٹ بلند
اور نمبر ۷ و ۸ مین گذر کمری ۱۳۱۶۰ فٹ
بلند ہے ہٹو ہیر نمبر ۱۶ و ۱۷ کے درمیان ہے
یہ کوہ گوریز کا ہے قریب سہزار فٹ کی بلندی ہے

اسکی ادنرائی رام گھاٹ کی سخت ہی وسط نومبر سے وسط مئی تک یعنی ۶ ماہ تک یہ سڑک بند رہتی ہی۔ مقام سے مراد ہے اُسجگہہ کی جہان میدان مین قیام کیا جاوے

دوہم۔ سری نگر سے گلگت دوسرے رستہ ۲۳ منازل ½۲۳۸ میل نمبر ۹ و ۱۰ مین دوری کن گذر ۱۳۵۰۰ فٹ اونچا ملتا ہی یہ سخت راستہ پانچ ماہ تک بند رہتا ہے برف پڑتی ہین جو کہ ۸۰ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۵۲۳۵	۰	
۶	گوریز	۰	۷۰	
۷	بنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	ماہنیادل	۱۰۱۳۰	۹	
۹	برزل	۱۷۴۰	۹	
۱۰	مقام	۰	۱۲	
۱۱	دراس	۱۰۵۰۰	۹	
۱۲	گڈہی	۰	۱۲	
۱۳	نوگام	۰	۸	
۱۴	حصورہ	۷۸۵۲	۱۲	
۲۳	گلگت	۴۸۰۰	½ ۸	

میزان کل ½ ۱۲۰

یازدہم۔ گلگت سے یاسین تک پانچ منزلین

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	گلگت	۴۸۰۰	۰	
۱	شاکیاٹ	۵۵۲۰	۱۸	
۲	سنگل	۵۷۷۰	۱۵	
۳	گاہکوچ	۶۹۲۰	۸	
۴	روشن	۰	½ ۱۹	
۵	یاسین	۷۷۶۵	½ ۱۹	

میزان کل ۸۰

دوازدہم۔ سری نگر سے براہ دیوسائی اسکردو کو ۱۴ منازل ۱۵۸ میل۔ اسپر گھوڑے چل سکتے ہین اکتوبر سے نومبر تک بند رہتا ہے۔

۰	سری نگر	۵۲۳۵	۰

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	سنبل	۵۲۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۲۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جبٹ کسو	۰ ۰	۹	
۵	کنجلی بن	۰	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	بنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	ہاپ نون	۱۰۶۳۰	۹	
۹	بُہرج	۱۰۷۴۰	۹	
۱۰	سکہنیج	۱۳۱۶۰	۱۵	
۱۱	لال پانی	۱۲۵۰۰	۱۳	
۱۲	اوسرمرہ	۱۲۹۷۰	۱۲	
۱۳	اکارنیور	۷۶۳۶	۱۶	
۱۴	اسکردو	۷۴۴۰	۳	

میزان کل - - - ۱۵۸

سیزدہم - سری نگر سے براہ دراس اسکردو ۱۹ منازل ۲۴۴ میل ٭ یہ رستہ بالکل خراب ہے ٭

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۹	تاشگام	۰	۱۱۵	
۱۰	کرکچو	۰	۱۴	
۱۱	گنگنی	۰	۱۰	
۱۲	اوسک تہنگ	۰	۱۲	
۱۳	ترکوٹی	۰	۱۴	
۱۴	کرٹاک شو	۰	۱۷	
۱۵	ٹولٹی	۰	۱۲	
۱۶	پارکوٹا	۰	۱۴	
۱۷	گول	۰	۱۳	
۱۸	کیپچنگ	۰	۷	
۱۹	اسکردو	۷۴۴۰	۴	

میزان کل - - - ۲۴۲

چہاردہم - سری نگر سے تیہ کو ۹ منزلیں ۲۵۹ میل ٭ اول منزل بذریعہ کشتی کے طے ہوسکتی ہے چھٹی اور ساتوین منزل مین

دراس یا گذر زوجہ بال ۱۱۳۰۰ فٹ بلند نمبر ۱۴-اور ۱۵ کے درمیان دریای سندہ پر ایک چوبی پل ہے نمبر ۲ و ۳ این گذر رانیکا ۱۳۰۰۰ فٹ اونچا ۱۳ و ۱۴ کے درمیان گذر نوتو ۱۳۴۰۰ فٹ اونچا تھا ہے بوجہ دالا ٹوٹو موسم گرما مین اسپر چل سکتا ہے لیکن دسمبر سے دراس مین برف باری ہوتی ہے تو پیدل چل سکتے ہین ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۱	گاندربل	۵۲۳۰	۱۴	
۲	کنگن	۰	۱۲	
۳	گونڈ	۰	۱۴	
۴	گگن گیر	۰	۹	
۵	سونہ مرغ	۸۶۵۰	۱۰	
۶	بال تل	۰	۱۰	
۷	مٹاین	۰	۱۶	
۸	دراس	۹۸۲۵	۱۵	
۹	تشگام	۹۳۹۶	۱۵	
۱۰	چانی گونڈ	۸۶۷۵	۱۸	
۱۱	قلعہ کرگل	۸۷۸۷	۶	
۱۲	شرگول	۱۰۲۹۰	۲۰	
۱۳	کھربو	۱۱۸۹۰	۱۸	
۱۴	لامہ یورو	۱۱۵۲۰	۱۶	
۱۵	نرلد	۰	۱۸	
۱۶	ساس پورا	۰	۱۷	
۱۷	نمو	۰	۱۳	
۱۸	پتیک	۰	۱۳	
۱۹	لیہ	۱۱۵۰۰	۵	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۵۹

یا نزو ہم - سری نگر سے کشتوار ۷ منازل ۱۰۲ میل ۱۴- اور ۱۵ منزلین گذر ماربل ۱۱۵۷۰-۶-اور ۷ کے درمیان دو دریا وردوان اور چناب ملتی ہین انپر رسیوان کے پل ہین - یہ راستہ سرما مین بند رہتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۰	۰	
۱	اونتی پور	۵۳۵۰	۱۷	
۲	اننت ناگ	۵۶۰۰	۱۶	
۳	وان گام	۰	۱۷	
۴	وکرنیجی	۰	۹	
۵	سنگ کور	۰	۱۶	
۶	فعل میدان	۱۴۱۴۰	۱۶	
	کشٹوار	۵۴۵۰	۱۱	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۲

شانزدہم - جموں سے براہ چینہنی کشٹوار کو ۱۱ منازل ۱۳۹ میل یہہ راستہ سال بہر کہلا رہتا ہے چند جگہہ خراب ہی۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	جموں	۱۲۰۰	۰	
۱	دہنسال	۱۸۴۰	۱۷	
۲	اودہم پور	۲۵۰۰	۱۴	
۳	بلی ڈرم تہار	۰	۷	
۴	چینہنی	۰	۱۴	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب فٹ	کیفیت
۵	ہٹوتی	۰	۱۲	
۶	اسّتن	۰	۱۶	
۷	کلمن	۰	۱۵	
۸	بہیلا	۰	۱۰	
۹	جنگل قوار	۴۱۰۰	۱۴	
۱۰	کتائی	۸۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشٹوار	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۹

ہفتدہم - جموں سے براہ بہدرواہ کشٹوار کو گیارہ منازل ½۱۲۹ میل ۵-اور ۶ نمبر کے درمیان ایک پہاڑ آٹہہ ہزار فٹ بلند ۷-اور ۸ مین گندر شیوجی دس ہزار فٹ بلند پڑتا ہی یہ راستہ بہی برف کے باعث ۳ ماہ تک بند رہتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب فٹ	کیفیت
۰	جموں	۰	۰	
۱	توتا نولی گھنی	۰	۹	
۲	ہترمین بہر	۱۸۲۵	۸	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۳	چبان	.	۱۰	
۴	رام نگر	۲۷۰۰	۱۵	
۵	کوٹھا	.	۱۳	
۶	ڈودور	.	۱۴	
۷	آس ہس	۹۵۰۰	۱۰	
۸	بہدرواہ	۵۵۰۰	۱۳	
۹	جنگل وار	۴۱۰۰	۲۱ ½	
۱۰	کنشی	۳۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل - - - ۱۲۹ ½

نمبر دہم - مادہو پور سے براہ بہدرواہ کشتواڑ ۱۰ منازل ۱۲۹ ½ میل مادہو پور دریاے راوی کے کنارہ پر ہے - باری دوآب کی نہر کے پاس امرتسر سے ۴۷ میل کے فاصلہ پر - نمبر ۲ مین چترو ہار گذر پڑتا ہے جوکہ ۱۰۱۰۰ فٹ اونچا ہے اس راستہ پر ٹٹو بخوبی چل سکتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
.	مادہوپور	.	.	مقام بسوہلی علاقہ جمون کی ریاست مین اور مادہوپور سرکار انگریزی مین ہے
۱	تھین	.	۱۵	
۲	بسولی	.	۱۲	
۳	بدو	.	۱۳	
۴	ہرتلی	.	۱۴	
۵	لوہانگ	.	۸	
۶	مقام	.	۱۶	
۷	بہدروا	۵۵۰۰	۱۴	
۸	کشتواڑ	۵۴۵۰	۳۷ ½	

میزان کل - - - - - ۱۳۹ ½

نمبر یازدہم - کشتواڑ سے براہ کرگل لیہ ۲۳ منازل ۳۰۶ میل ۔ نمبر ۱۰ - اور ۱۱ مین گذر بہوت کل ۱۴۳۰۷ فٹ بلندی پر ہیں بوجہہ وزن والے جانور نہین چل سکتے بہوت کول پر بسبب برف کے ۶ ماہ تک یہ راستہ بند رہتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
.	کشتواڑ	۵۴۵۰	.	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	پہلگام	.	۶	
۲	اگلی	.	۱۴	
۳	سنگمر	.	۱۶	
۴	ہنیجا	.	۱۵	
۵	پیٹھہ گام	.	۱۳	
۶	مقام	.	۱۱	
۷	انش	.	۹	
۸	سوکنسر	.	۱۵	
۹	دوموہی	.	۹	
۱۰	موس کو لو	.	۱۲	
۱۱	مقام	.	۱۲	
۱۲	سورو	.	۱۰	
۱۳	سان کہو	.	۱۸	
۱۴	مقام	.	۱۳	
۱۵	کرگل	۸۷۸۷	۱۳	
۲۸	لیہ ÷	۱۱۵۰۰	۱۲۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰۶

بستم ۔ چمبہ سے براہ بہدرواہ کشتوار کو ۹۲ ½ میل ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	چمبہ	.	.	
۱	نیجر	.	۱۴	
۲	ڈگی یا تگرا	.	۱۰	
۳	پیر سنکل	.	۱۰	
۴	مقام	.	۹	
۵	بہدروا	.	۱۲	
۶	کشتوار	.	۳۷ ½	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۲ ½

بست ویکم ۔ کشتوار سے براہ زنسکار لیہ تک ۲۷ منازل ۲۹۸ میل ۔ اسی راستہ وزیر زورآور لداخ کو گیا تھا ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	کشتوار	۵۴۵۰	.	
۱	بگلی	۶۱۵۰	۱۳	
۲	پیاس	۶۳۲۰	۱۱	
۳	شتری	۸۷۰۰	۹ ½	

÷ نمبر ۱۲ دیکھو

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۴	الہوتی	۹۳۶۰	۱۴	لدے ہوے جانور اس راستہ پر نہین چلسکتے گھوڑا بھی بدقت چلسکتا ہی اور صرف ۴ یا ۵ مہینے کہلا — راستہ ۱۲ دیکھو
۵	کنڈہل	۷۶۶۰	۱۱	
۶	مچیل	۹۷۰۰	۱۱	
۷	بجواس	۱۱۵۶۰	۸½	
۸	بگجان بروان	۱۵۵۰۰	۷	
۹	گورا	۰	۱۳	
۱۰	اٹہنگ	۱۲۰۲۰	۱۰	
۱۱	سنی	۱۱۵۶۰	۹	
۱۲	پدم*	۱۱۳۷۰	۹	
۱۳	تہونده	۰	۹	
۱۴	انگلا	۰	۱۲	
۱۵	تملبتسی	۱۳۰۵۰	۱۴	
۱۶	پانگاچ	۰	۱۰	
۱۷	ترا	۱۱۸۵۰	۱۰	
۱۸	جُنگنگ	۱۳۷۲۰	۶	
۱۹	پہوٹاکسا	۱۳۹۰۰	۱۶	
۲۰	ہونو پتا	۱۳۴۰۰	۱۲	
۲۱	ونلا	۱۰۹۰۰	۱۲	

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۶	لامارو	۱۱۵۲۰	۶	رہتا ہے*
۲۷	لیہ	۱۱۵۰۰	۶۶	

میزان کل ۔۔۔ ۲۹۸

بست و دوم - پالم پور سے براہ کلو لیہ کو ۲۸ منزلین ۳۵۷ میل پالم پور ایک نو آباد شہر جالندہر سے ۹۶ میل ۴۰۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا ہی۔ کرم کلو کا خاص شہر ہے ۱۱ - اور ۱۵ نمبر مین دریاے چناب پر پل* ۲۷ و ۲۸ مین دریای سندہ ملتا ہے - یہ رستہ قریب ۷ ماہ تک بند رہتا ہے - اونٹ اسپر چلسکتا ہی - نمبر ۲ مین سڑک علاقہ مہاراجہ صاحب مین آتی ہی*

۰	پالم پور	۰	۰	
۱	بنجناتہہ	۰	۱۰	
۲	ولو	۰	۱۲	
۳	جب انگری	۰	۱۴	
۴	بدونی	۰	۱۵	

* پدم خاص شہر زنسکار ہی*

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۵	کرم	۰	۱۵	
۶	سلطانپور	۰	۱۵	
۷	نگر	۰	۱۴	
۸	جگت سُکھ	۰	۸	
۹	پُلنچن		۱۰	
۱۰	رُہالا		۱۲	
۱۱	کوک سر	۱۰۲۶۱	۱۶	
۱۲	سلو	۰	۱۱	
۱۳	گندلا	۰	۱۰	
۱۴	کروننگ	۰	۱۲	
۱۵	کلنگ	۰	۱۳	
۱۶	ورجا	۰	۱۰	
۱۷	پٹلشنو	۰	۹	
۱۸	زنگ زنگ بر	۰	۹	
۱۹	کلونوکلنگ	۰	۱۷	
۲۰	سَرچو	۰	۱۱	
۲۱	ہمدو	۰	۱۸	
۲۲	سنگیمن	۰	۱۵	
۲۳	رِکچین	۱۵۰۰۰	۱۸	
۲۴	ویرزنگ	۰	۱۲	
۲۵	گہیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۲۶	مچلانانگ		۲۳	
۲۷	چوموت	۱۰۵۰۰	۱۲	
۲۸	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کُل ... ۳۷۵

بست وسوم۔ شملہ سے براہ وانگتو اور سپیتی کے لیہ کو اوّل پہلی ۲۰ منزلین علاقہ انگریزی پہر علاقہ والی کشمیر بین ہین۔ گہوڑے کا چلنا اسپر بہت مشکل ہے یہ راستہ بہی صرف چند ہی ماہ کہلتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	شملہ	۰	۰	
۱۷	وانگتو	۰	۱۲	
۱۸	ونکرستپی والا	۱۲۷۷۴	۱۱	
۱۹	کیچی	۰	۱۶	
۲۰	کوزر	۱۳۴۰۰	۱۲	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۱	جگہٹا	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۲	ڈُونتاگ	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۳	اُلم ڈُنگ	·	۱۷	
۲۴	نرپوسمدو	۱۵۴۰۰	۲۰	
۲۵	کیناگ وُم	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۶	کہرزوک	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۷	پوگا	·	۱۷	
۲۸	مقام	·	۱۳	
۲۹	ٹہنگچی	۱۴۹۰۰	۱۲	
۳۰	ڈیبیزنگ	·	۱۴	
۳۱	گیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۳۲	ناجہ تونگ	·	۲۳	
۳۳	چوشوٹ	·	۱۲	
۳۴	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کل ۴۳۰

بست وچہارم - لیہ سے براہ چوربٹ اسکردو کو ۱۶ منازل ۲۰۹½ میل -

چوربٹ گذر ۱۶۷۰۰ فٹ اونچا ۷ و ۸ منزل بین پڑتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
-	لیہ	۱۱۵۰۰	·	
۱	نمو	·	۱۸	
۲	تابروح	·	۱۰	
۳	نمس گام	·	۱۷	
۴	کہلسی	·	۱۰	
۵	سکربچن	·	۱۶	
۶	گوٹاہنو	·	۱۷	
۷	مقام	·	۱۰	
۸	بیون	·	۲۱	
۹	داؤ	·	۹	
۱۰	سرمو	·	۱۰	
۱۱	لہیلو	·	۷½	
۱۲	کہرکونہ	·	۸	
۱۳	کرو	·	۱۶	
۱۴	کرس	·	۹	
۱۵	نرہ	·	۱۴	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۶	اسکردو	۷۴۴۰	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۰۹ ½

بست و پنجم ۔ لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۳۵ منازل ۵۱۵ میل نمبر ۳ اور ۴ مین دریاسے شایاک ملتا ہے یہ رستہ چار پانچ ماہ تک کھلا رہتا ہے ۔ ۱۱ منازل مین کچھ گھاس دکھائی دیتا ہے ورنہ اور مکانات پر ہیزم سوختنی بھی نہین ملتین یابو باربرشدہ اسپر بخوبی چل سکتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۰	۰	
۱	مقام	۱۵۵۰۰	۱۲	
۲	کھرڈونگ	۱۳۵۰۰	۱۵	
۳	کھرسچو	۱۰۴۳۰	۱۴	
۴	ٹگر	۱۰۰۳۰	۱۳	
۵	پانی سکر	۔	۱۴	
۶	چونگ تونگ	۱۱۵۰۰	۱۳	
۷	ٹوٹیالک	۱۳۰۰۰	۱۳	
۸	سر حوض خواجہ	۱۵۵۰۰	۱۳	
۹	برنگ سمبہر	۱۵۴۰۰	۹	
۱۰	گمکہ مرگھٹی	۱۵۱۰۰	۲۲	
۱۱	برتہ جی	۱۶۰۰۰	۱۲	
۱۲	قزل انگور	۱۶۷۰۰	۱۱	
۱۳	دولت بیگ الجی	۱۷۲۰۰	۱۸	
۱۴	برنگ سا	۱۶۵۰۰	۲۳	
۱۵	واہ جلگاہ	۱۶۰۰۰	۱۹	
۱۶	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۱۵	
۱۷	چبرا	۱۴۴۸۰	۱۲	
۱۸	سوگیت	۱۳۰۰۰	۱۸	
۱۹	شاہدولا	۱۱۵۰۰	۱۳	
۳۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۵۱۵

بست و ششم ۔ لیہ سے براہ چنگ چینو یارقند کو ۴۵ منازل ۶۱۰ میل سمت ۱۹ سنہ ۱۸۷ء مین فورسائتھ صاحب اس رستہ سے ایسر

آیا تھا تمام رستون مین سے یارقند کو
یہ رستہ آسان ہے اسپ اونٹ بھی چل
سکتا ہے۔ گھاس لکڑی اسطرف دو تین
منزل مین نہین ملتے مگر سرما مین یہ رستہ
بھی بند ہوجاتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱	ٹکسی	۰	۱۳	
۲	حمری	۰	۱۶	
۳	زنگزال	۰	۱۱	
۴	چول تک	۰	۱۳	
۵	درہ گو	۰	۱۹	
۶	ٹانگیچی	۱۲۸۰۰	۷	
۷	مقام	۰	۱۱	
۸	ٹوگنگ	۱۴۰۸۶	۱۱	
۹	چارگنگ	۱۶۷۰۰	۱۴	
۱۰	گھنلی	۱۶۱۴۰	۱۲	
۱۱	چولونبرال	۱۴۷۶۰	۱۲	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۴	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۳	مقام	۱۶۵۰۰	۲۱	
۱۴	ایضاً	۱۷۰۰۰	۲۰	
۱۵	سمسمہ	۱۷۰۰۰	۲۵	
۱۶	قشنگ لونگ	۱۶۷۰۰	۱۱	
۱۷	قزل جلگا	۰	۱۴	
۱۸	خشاب سیدان	۱۵۶۰۰	۱۸	
۱۹	شورجلگاہ	۱۵۹۰۰	۱۸	
۲۰	جھیل کرتہ ناگاہ	۱۶۹۰۰	۱۴	
۲۱	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۲۵	
۲۴	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۴	
۲۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ۔۔۔۔ ۶۱۰

بست و ہفتم۔ سرما کا رستہ لیہ سے
براہ کاراکورم یارقند کو ۳۶ منازل ۔
یہ رستہ بوجھہ والے ٹٹووان کے قابل ہے
نومبر سے فروری تک کھلا رہتا ہے۔
لیہ۔ سبو۔ دگر۔ اکیام۔ یکرا

چیچاک - لاہہ کینت یاشا یک - جنگ جنگل - ویگ یلاق مندرلک کتاک لک یسلطان جشکم - دہنہ مرغی بلکہ سمرغ - برچ - قزل انگور - دولت بگلدی - ہربلگسا - وہاب جلگاہ ملک شاہ - کفلوناگ - جنبہ بلگہن بخزلدی - کرکدجنگل - یارقند ؞

لیست ہشتم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو مسٹر ہورڈ صاحب نے اوّل دفعہ شروع کیا تہا ؞ ۳۶ منازل ۵۴۶½ میل ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چونگ تونگ	۰	۱۷	
۱۴	نش چہ	۰	۱۵	
۱۵	لنگر تہنگ	۰	۲۱	
۱۶	برچی	۰	۱۰½	
۱۷	کارہ سو	۰	۱۰	
۱۸	قرہ لیجنگاہ	۰	۱۴½	
۱۹	خشاک میدان	۰	۱۶	
۲۰	شورہ جلگاہ	۰	۱۰	
۲۱	ادگ توگ	۰	۲۱	
۲۲	وہاب جلگاہ	۰	۱۰	
۲۳	اکتہاگ	۰	۱۵½	
۳۶	یارقند		۲۳۵	
	میزان کل - - - - -		۵۴۶½	

لیست نہم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو شرقی رستہ ۳۴ منازل ۶۲۸ میل ہے ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چونگ تونگ	[illegible]	۱۷	
۱۴	نش چہ	۱۷۷۰۰	۱۵	
۱۵	تہنک تہنک زری	۱۷۳۰۰	۲۱	
۱۶	جوتہنک	۱۷۱۰۰	۱۸	
۱۷	نوکرتہنک	۱۷۲۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۸	تھلاٹ	۱۶۴۰۰	۱۵	
۱۹	نیگھیا	۱۶۲۰۰	۳۰	
۲۰	درہ کاراکاش	۲۵۰۰۰	۲۴	
۲۱	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۸	
۴۳	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ... ۶۲۸

سی ام - لیہ سے گر کو ۲۰ منازل ۔ ۴۲۵ میل ہے ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰		
۱	بج شوٹ	۰	۱۰	
۲	خواجہ لنگ	۰	۱۲	
۳	گیا	۱۳۵۰۰	۱۳	
۴	دیبرنگ	۰	۱۶	
۵	تھبوگچی	۱۴۹۰۰	۱۴	
۶	قیام	۰	۱۲	
۷	یوگا	۰	۱۳	
۸	نےیا	۰	۱۳	
۹	بھوء	۰	۱۲	
۱۰	مقام	۰	۱۷	
۱۱	مقام	۰	۱۷	
۱۲	ڈورا	۱۳۸۰۰	۱۰	
۱۷	تشی گونگ	۰	۵۵	
۱۸	گر	۰	۳۰	

میزان کل ۲۵۴

سی و یکم - پالم پور سے براہ چنگ چمنو یارقند لیہ چھوڑ کر ۶۵ منازل ۹۲۳ میل

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	۰	۰	
۰	ماجہ لونگ	۰	۳۳۵	
۰	چمری	۰	۷	
۴۹	شاہ دولا	۰	۳۴۱	
۶۵	یارقند	۰	۲۴۰	

میزان کل ... ۹۲۳

سی و دوم - پالم پور سے براہ کاراکورم

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
یارقند کو ۶۲ منازل ۸۷۰ میل ہے:۔				
۰	پالم پور	۰	۰	
۲۶	بجنہ لونگ	۰	۳۳۵	
۲۷	جمرہی	۰	۷	
۲۸	تگھنگ	۰	۱۰½	
۲۹	تین یار	۰	۲۰	
۳۰	چاپاڑ	۰	۲۰	
۳۱	تکمر	۰	۱۵	
۴۶	شاہ دولا	۰	۲۲۳	
۶۲	یارقند		۲۴۰	

میزان کل:- ۸۷۰

سیؔ سوم - راولپنڈی سے سری نگر تک براہ ایبٹ آباد یہ راستہ مغلون کو بہت پسند تھا۔ مظفرآباد سے بارہ مولا تک اسمین گرمی رہتی ہے:۔

۰	راولپنڈی	۰	۰	
۱	کوہسری	۰	۴۰	
۲	گھوڑاگلی	۰	۹	
۳	ڈونگاگلی	۰	۱۱	
۴	باراگلی	۰	۸	
۵	ایبٹ آباد	۰	۱۴	
۶	مانسہرا	۰	۱۲½	
۷	گڑہی	۰	۱۹	
۸	مظفرآباد	۰	۹	
۹	ہٹیان	۰	۱۷	
۱۰	کنڈہ	۰	۱۱	
۱۱	کہٹائی	۰	۱۳	
۱۲	شاہ درہ	۰	۱۲	
۱۳	جنگل	۰	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	۰	۱۸	
۱۵	پٹن	۰	۱۴	
۱۶	سرینگر	۰	۱۷	

میزان کل:- ۲۳۷½

سیؔ چہارم فاصلہ مقامات شرقی کشمیر

			گہنٹہ
سری نگر	سے	کہنہ بل	۲۵
اننت ناگ	سے	لوکہ بہون	۵
ایضاً	سے	اچہہ بل	۶
اچہہ بل	سے	نوبوگ	۸
نوبوگ	سے	کوکرناگ	۱۲
کوکرناگ	سے	ورناگ	۷½
ورناگ	سے	روزلو	۸
روزلو	سے	بندوسہر	۱۰½
بندوسہر	سے	نومان	۱۰½

ششی و پنجم۔ فاصلہ مقامات غربی کشمیر

نمبر	نام	عرصہ گہنٹہ
	سری نگر	.
۱	شادی پور	۴
۲	گاندربل	۸
۳	پٹن	۸
۴	پٹہالن	۸½
۵	سنبل	۵½
۶	ہانسبل	۷
۷	ہاجن	۸
۸	جزیرہ لنکا	۱۰
۹	بنڈہ پور	۱۲
۱۰	ایشو	۱۳
۱۱	کیوناس	۱۴
۱۲	سوپور	۱۰
۱۳	اوت کولا	۲۰
۱۴	بارہ مولا	۱۳½

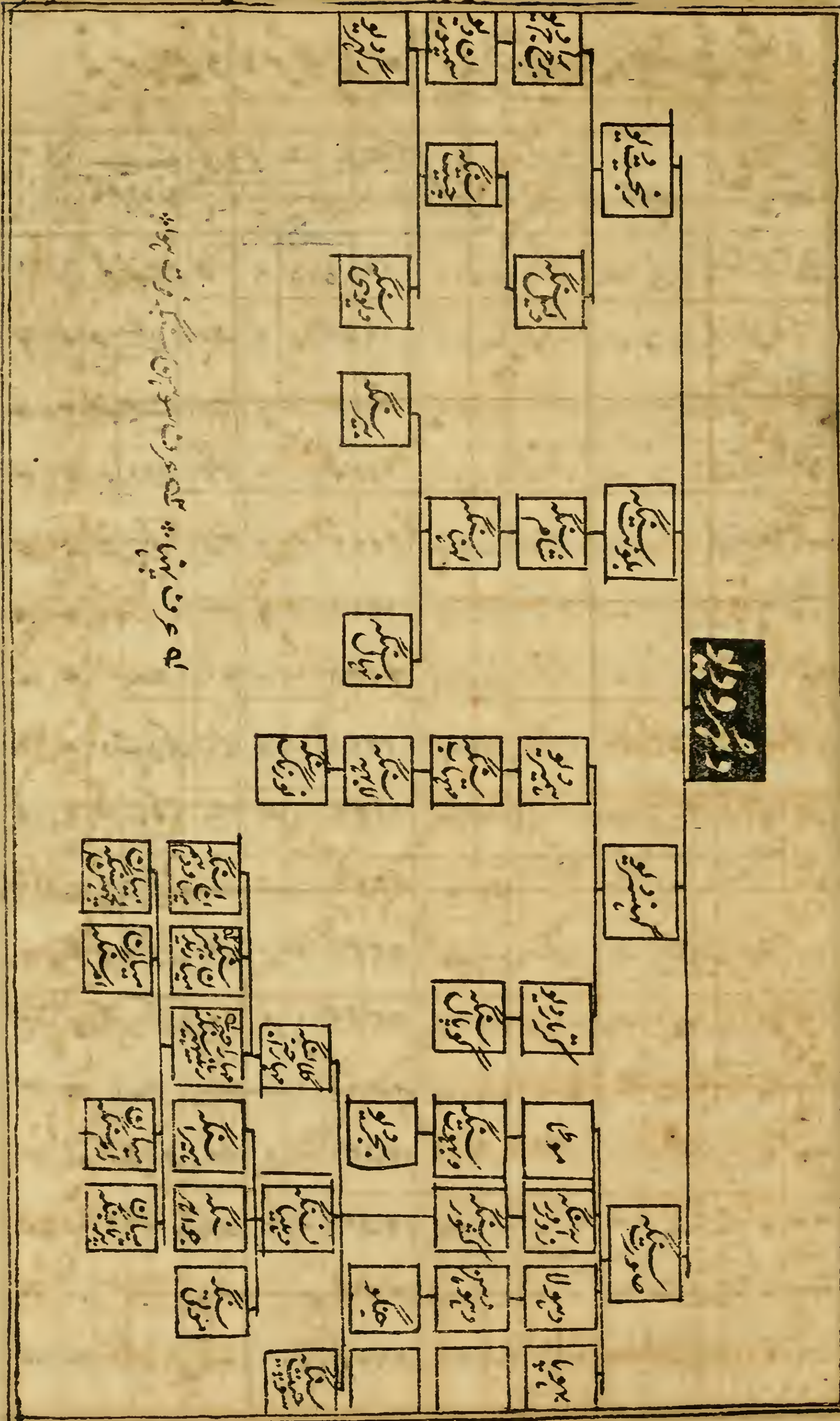
وانگت کے کہنڈراتین جو درہ سندہ مین دلچسپ ہین۔ سنہ مرغ بہی چہاپے۔ وہانکا رستہ یہ ہی۔ امیر اکدل۔ نوشہرہ ۲ میل۔ سودرہ ۲ میل۔ دہلشہ باغ ۴ میل۔ گاندربل ۲ میل۔ نونر ۴ میل۔ کیونل باغ ۲ میل۔ پل ۱½ میل۔ وردگون ۱½ میل۔ کچھنبل ۳ میل۔ وانگت ۲½ میل۔ کہنڈرات کل سرینگر سے ۱۸ میل ہین۔ راستہ صاف سیدہ و عمدہ ہے۔ نوشہرہ مین کارخانہ ۱½ میل کاغذ اور بہت سے کہنڈرات دیکہنے مین آتے ہین۔ راہ مین بال ان کہنڈرات کی بہت نزدیک۔ وانگت کی کہنڈرات مارتنڈ و اونتی پور کے مشابہ ہین۔

نقشہ مردم شماری قصبہ جات خاص و کلان قلمرو کشمیر

نام قصبہ جات	ہندو			مسلمان			جبشی			میزان کل			کیفیت
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
شہر سرینگر	۱۲۱۷۲	۱۲۵۶۵	۲۴۷۳۷	۴۲۳۵۶	۳۷۴۱۰	۷۹۷۶۶	۹۰	۸۸	۱۷۸	۵۴۶۱۸	۵۰۰۶۳	۱۰۴۶۸۱	معہ فوج سرکاری
پانپور	۴۹	۵۲	۱۰۱	۱۰۵۲	۹۳۹	۱۹۹۱	۰	۰	۰	۱۱۰۱	۹۹۱	۲۰۹۲	
بیج بہارہ	۱۷۸	۱۱۸	۲۹۶	۱۰۲۰	۹۰۴	۱۹۲۴	۲۶	۱۶	۴۲	۱۲۲۴	۱۰۳۸	۲۲۶۲	
اننت ناگ	۴۴۱	۴۹۲	۹۳۳	۴۴۴۰	۲۲۵۰	۶۶۹۰	۱۹	۱۴	۳۳	۴۹۰۰	۲۷۵۶	۷۶۵۶	
شوپیان	۳۲۴	۵۶	۳۸۰	۱۲۲۸	۱۱۰۵	۲۳۳۳	۰	۰	۰	۱۵۵۲	۱۱۶۱	۲۷۱۳	
سوپور	۲۸۸	۲۳۴	۵۲۲	۱۷۵۸	۱۶۹۰	۳۴۴۸	۲	۱	۳	۲۰۴۸	۱۹۲۵	۳۹۷۳	
بارہ مولا	۳۲۰	۱۹۶	۵۱۶	۱۵۵۹	۱۸۷۷	۳۴۳۶	۱۶۹	۱۲۳	۲۹۲	۲۰۴۸	۲۱۹۶	۴۲۴۴	

نقشه مردم شماری کل قلمرو جموں و کشمیر و دیگر علاقجات سری مہاراجه صاحب بهادر

نام ملک	ہندو			مسلمان			جینی			بودھ			میزان کل
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
قلمرو جموں	۳۳۳۰۱۲	۲۱۸۱۵۲	۵۵۲۴۶۴	۱۶۴۲۷۱	۱۴۳۲۲۳	۳۰۷۵۴۴	۱۴۶۳۲	۴۲۵۱۵	۸۶۴۵۲	۰	۰	۰	۸۶۱۰۴۸
کشمیر	۳۸۶۱۹	۳۲۵۱۸	۷۱۱۳۲	۳۱۹۲۵۲	۲۸۰۳۴	۴۸۷۸۸۷	۱۶۵۴	۱۲۶۸	۲۹۲۲	۰	۰	۰	۴۹۱۸۴۲
لداخ گلگت اسکردو	۲۶۶	۳	۲۶۹	۴۱۹۱۴	۳۹۱۵	۸۱۶۶۲	۰	۰	۰	۱۰۶۸۴	۹۵۷۰	۲۰۲۵۴	۱۰۳۳۲۵
پونچھ	۳۰۱۱	۲۱۳	۵۲۴	۳۶۰۳۲	۳۵۸۱۸	۷۱۸۲۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۷۵۶۶
میزان کل	۳۶۷۳۱۸	۳۳۹۳۸۱	۵۰۶۶۹۵	۹۴۱۲۹۶	۸۸۲۶۷۴۰	۹۱۸۵۳۶	۶۵۲۹۶	۳۲۹۸۶	۹۸۳۸۲	۱۰۶۸۴	۹۵۷۰	۲۰۲۵۴	۲۵۴۳۹۵۲



فہرست فرمانروایان کشمیر بقید عہد حکومت و مدت

نمبر عام	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	سنہ جلوس کلجگی	سمت بکرمی	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	کیفیت
۱	۱	گونند سویم	۳۵	۰	۰	۱۹۱۹				
۲	۲	وبیشن	۵۳	۶	۰	۱۹۵۴				
۳	۳	اندرجیت	۳۵	۰	۰	۲۰۰۷				
۴	۴	راون	۳۵	۰	۰	۲۰۴۲				
۵	۵	وبیشن	۳۵	۶	۰	۲۰۷۲				
۶	۶	کنر	۴۰	۹	۰	۲۱۰۸				
۷	۷	سدہ	۶۰	۰	۰	۲۱۴۸				
۸	۸	اوت پلاکہہ	۳۰	۶	۰	۲۲۰۸				
۹	۹	ہرینا کہہ	۳۷	۷	۰	۲۲۳۹				
۱۰	۱۰	ہرنیہ کول	۶۰	۰	۰	۲۲۷۷				
۱۱	۱۱	وسہ کول	۶۰	۰	۰	۲۳۳۷				
۱۲	۱۲	مہرہ کول	۷۰	۰	۰	۲۳۹۷				
۱۳	۱۳	بک	۶۳	۰	۰	۲۴۶۷				
۱۴	۱۴	کہتہ نند	۳۰	۰	۰	۲۵۳۰				
۱۵	۱۵	وسہ نند	۵۲	۲	۰	۲۵۶۰				
۱۶	۱۶	نر	۶۰	۰	۰	۲۶۱۲				
۱۷	۱۷	اکہہ	۶۰	۰	۰	۲۶۷۲				

کیفیت: گونند اول جو کورو پانڈو لڑائی کا ہمعصر تھا سمت ۶۵۳ کلجگی میں تھا۔ راجگان گم شدہ کا عہد حکومت ۱۲۶۶ سال ہے

نمبر آئین	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	سن کلجگی	سمت بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت	
۱۸	۱۸	گوبادت	۶۰	۶	۰	۲۷۳۲				ان ۱۲ راجاؤں کا مدت	
۱۹	۱۹	گوکرن	۵۷	۱۰	۰	۲۷۹۲				سال حکومت ۱۰۲۴	
۲۰	۲۰	نراندراوت	۳۶	۳	۰	۲۸۵۰				ہجری راج ترنگنی کے اول	
۲۱	۲۱	اندہ جدہشٹر	۵۶	۵	۰	۲۸۸۶				ترنگ کے راجہ ہیں۔	
۲۲	۱	پرتاپادت	۳۲	۰	۰	۲۹۴۳				ان ۶ راجاؤں کا	دوسرا ترنگ
۲۳	۲	جلوک	۳۲	۰	۰	۲۹۷۵				مدت حکومت	
۲۴	۳	تونجین	۳۶	۰	۰	۳۰۰۷				۱۹۲ برس ہے۔	
۲۵	۴	بجی	۸	۰	۰	۳۰۴۳					
۲۶	۵	جے اندر	۳۷	۰	۰	۳۰۵۱					
۲۷	۶	سندیمان آرہی※	۴۷	۰	۰	۳۰۳۳۸	۴۴				
۲۸	۱	میگھواہن	۳۴	۰	۰	۳۱۳۵	۹۱		۳۴	ان ۱۰ راجاؤں	تیسرا ترنگ
۲۹	۲	سرشٹ سین	۳۰	۰	۰	۳۱۶۹	۱۲۵		۶۸	کا عہد حکومت	
۳۰	۳	ہرن	۳۰	۰	۰	۳۱۹۹	۱۵۵		۹۸	۵۸۷ برس ہے۔	
۳۱	۴	ماترگپت	۴	۹	۰	۳۲۲۹	۱۸۵		۱۲۸		
۳۲	۵	پرورسین	۶۰	۰	۰	۳۲۳۳	۱۹۸		۱۳۲		
۳۳	۶	جدہشٹر	۳۸	۳	۰	۳۲۹۳	۲۴۹		۱۹۲		
۳۴	۷	نراندرآدت	۱۳	۰	۰	۳۳۳۶	۲۸۸		۲۳۱		
۳۵	۸	رناوت	۳۰۰	۰	۰	۳۳۴۵	۳۰۱		۲۴۴		

※ اُسکے عہد میں بکرمی سمت شروع ہوا۔

نمبر سلسلہ	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	روز	سمت کلجگی	سمت بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۳۶	۹	بکرماوت	۴۲	۰	۰	۳۶۴۵	۶۰۱		۵۴۴	
۳۷	۱۰	بالاوت	۳۵	۰	۰	۳۶۸۷	۶۴۳	۳	۵۸۶	
چوتھا ترنگ ۳۸	۱	دُرلب سون	۳۶	۰	۰	۳۷۲۲	۶۷۸	۳۸	۶۲۱	
۳۹	۲	دُرلبک	۵۰	۰	۰	۳۷۵۸	۷۱۴	۷۴	۶۵۷	
۴۰	۳	چندرآپیڈ	۸	۸	۸	۳۸۰۸	۷۶۴	۱۲۴	۷۰۷	
۴۱	۴	تاراپیڈ	۴	۰	۰	۳۸۱۶	۷۷۲	۱۳۲	۷۱۵	
۴۲	۵	للتادت	۳۶	۴	۰	۳۸۲۰	۷۷۶	۱۳۶	۷۱۹	
۴۳	۶	کولیاپیڈ	۱	۰	۰	۳۸۵۷	۸۱۳	۱۷۳	۷۵۶	
۴۴	۷	بجرادت	۷	۰	۰	۳۸۵۸	۸۱۴	۱۷۴	۷۵۷	
۴۵	۸	پرتھواپیڈ	۴	۰	۰	۳۸۶۵	۸۲۱	۱۸۱	۷۶۴	
۴۶	۹	سنگراماپیڈ	۰	۰	۰	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۷	۱۰	جج	۳	۰	۰	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۸	۱۱	جیاپیڈ	۳۰	۰	۰	۳۸۷۲	۸۲۸	۱۸۸	۸۷۱	
۴۹	۱۲	للتاپیڈ	۱۲	۰	۰	۳۹۰۲	۸۵۸	۲۱۸	۸۰۱	
۵۰	۱۳	سنگراماپیڈ	۷	۰	۰	۳۹۱۴	۸۷۰	۲۳۰	۸۱۳	
۵۱	۱۴	چیبٹجاپیڈ	۱۲	۰	۰	۳۹۲۱	۸۷۷	۲۳۷	۸۲۰	
۵۲	۱۵	اجتاپیڈ	۳۶	۰	۰	۳۹۳۳	۸۸۹	۳۱۹	۸۳۲	
۵۳	۱۶	اننگاپیڈ	۵	۰	۰	۳۹۶۹	۹۲۵	۳۵۵	۸۶۸	

نمبر سلسلہ	نمبر ترتیب	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	سن کلجگی	سن بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت	
۵۴	۱۷	اوپتلاپیڈ	۶	۰	۰	۳۹۷۴	۹۳۰	۳۶۰	۸۷۳		
۵۵	۱	اونتی ورما	۲۸	۰	۰	۳۹۸۰	۹۳۶	۲۹۶	۸۷۹	پانچوین ترنگ کے ان ۱۱ راجاؤن نے ۴۸ برس راج کیا۔	پانچوان ترنگ
۵۶	۲	شنکر ورما	۱۸	۰	۰	۴۰۰۸	۹۶۴	۳۲۴	۹۰۷		
۵۷	۳	گوپال ورما	۲	۰	۰	۴۰۲۶	۹۸۲	۳۴۳	۹۲۵		
۵۸	۴	سنکٹ ورما	۰	۰	۱۰	۴۰۲۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷		
۵۹	۵	سوگندا رانی	۲	۰	۰	۴۰۲۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷		
۶۰	۶	پینگو	۱۰	۰	۰	۴۰۳۰	۹۸۶	۳۴۶	۹۲۹		
۶۱	۷	چکر ورما	۱۱	۰	۰	۴۰۴۰	۹۹۶	۳۵۶	۹۳۹		
۶۲	۸	شیر ورما	۱	۰	۰	۴۰۵۱	۱۰۰۷	۳۶۷	۹۵۰		
۶۳	۹	پارتہہ	۸	۰	۰	۴۰۵۲	۱۰۰۸	۳۶۸	۹۵۱		
۶۴	۱۰	چکر ورما	۲	۰	۰	۴۰۶۰	۱۰۱۶	۳۷۶	۹۵۹		
۶۵	۱۱	اونمتا ورما وشور ورما	۲	۰	۰	۴۰۶۲	۱۰۱۸	۳۷۸	۹۶۱		
۶۶	۱	یوشس کر	۸	۵	۲۴	۴۰۶۴	۱۰۲۰	۳۸۰	۹۶۳		چھٹا ترنگ
۶۷	۲	ورنٹ		۰	۲	۴۰۷۲	۱۰۲۸	۳۸۸	۹۷۱		
۶۸	۳	سنگرام	۰	۶	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲		
۶۹	۴	پرده گپت	۱	۴	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲		
۷۰	۵	کہیمہ گپت	۸	۶	۰	۴۰۷۴	۱۰۳۰	۳۹۰	۹۷۳		
۷۱	۶	ابھی منیو	۱۳	۱۰	۰	۴۰۸۲	۱۰۳۸	۳۹۸	۹۸۱		

	نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	عہد حکومت ماہ	عہد حکومت یوم	سن کلجگی	سن بکرمی	سن عیسوی	سن ہجری	کیفیت
	۷۲	۷	نندگپت	۱	۱	۰	۴۰۹۶	۱۰۵۲	۴۱۲	۹۹۵	ات چھٹے ترنگ کے
	۷۳	۸	گپت تربہون	۱	۱۱	۰	۴۰۹۷	۱۰۵۳	۴۱۳	۹۹۶	۱۰ راجاؤں نے برس ۴۴
	۷۴	۹	بہیمہ گپت	۵	۴	۰	۴۰۹۸	۱۰۵	۴۱۴	۹۹۷	راج کیا
	۷۵	۱۰	دیدارانی	۲۳	۰	۰	۴۱۰۵	۱۰۶۱	۴۲۱	۱۰۰۴	
ساتوان ترنگ	۷۶	۱	سنگرام دیو	۲۴	۹	۲۲	۴۱۲۸	۱۰۸۴	۴۴۴	۱۰۲۷	ساتویں ترنگ کے اِن
	۷۷	۲	ہریراج	۰	۰	۲۰	۴۱۵۲	۱۱۰۸	۴۶۸	۱۰۵۱	۶ راجاؤں نے ۹۶
	۷۸	۳	اننت دیو	۵۲	۰	۰	۴۱۵۲	۱۱۰۸	۴۶۸	۱۰۵۱	برس راج کیا
	۷۹	۴	کلش دیو	۸	۰	۰	۴۲۰۴	۱۱۶۰	۵۲۰	۱۱۰۳	
	۸۰	۵	اوت کرشر	۰	۰	۲۲	۴۲۱۲	۱۱۶۸	۵۲۸	۱۱۱۱	
	۸۱	۶	ہرشدیو	۱۱	۰	۲۶	۴۲۱۳	۱۱۶۹	۵۲۹	۱۱۱۲	
آٹھوان ترنگ	۸۲	۱	اوسچل	۱۰	۴	۱	۴۲۲۴	۱۱۸۰	۵۴۰	۱۱۲۳	آٹھ راجاؤں نے ۵۹ برس راج کیا
	۸۳	۲	رڈ	۰	۰	½	۴۲۳۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۴	۳	سلہن	۰	۳	۲۷	۴۲۳۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۵	۴	سوسل	۸	۰	۱۰	۴۲۳۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۶	۵	بکہاچر	۰	۶	۱۲	۴۲۴۲	۱۱۹۸	۵۵۸	۱۱۴۱	
	۸۷	۶	سوسل مرتبہ ثانی	۶	۰	۲۷	۴۲۴۳	۱۱۹۹	۵۵۹	۱۱۴۲	
	۸۸	۷	جے سنگہ	۲۶	۱۱	۲۷	۴۲۴۹	۱۲۰۵	۵۶۵	۱۱۴۸	
	۸۹	۸	پیرمانو	۹	۶	۰	۴۲۷۵	۱۲۳۱	۵۹۱	۱۱۷۴	

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت: سال	ماہ	روز	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۹۰	۹	ورتی دیو	۷	۰	۰	۴۲۸۵	۱۱۴۱	۶۰۱	۱۱۸۴	آٹھویں ترنگ کے
۹۱	۱۰	اوپیہ دیو	۹	۴	۱۷	۴۲۹۲	۱۲۴۸	۶۰۸	۱۱۹۱	ان ۱۸ فرمانرواؤں
۹۲	۱۱	جسہ دیو	۱۸	۰	۱۳	۴۳۰۲	۱۲۵۸	۶۱۸	۱۲۰۱	نے ۸۱۴ برس راج
۹۳	۱۲	جگت دیو	۱۴	۳	۳	۴۳۲۱	۱۲۷۷	۶۳۷	۱۲۲۰	کیا عہد اسلامیہ
۹۴	۱۳	راجدیو	۲۳	۳	۲۷	۴۳۳۵	۱۲۹۱	۶۵۱	۱۲۳۴	مسلمان شدہ
۹۵	۱۴	سنگرام دیو	۱۶	۰	۰	۴۳۵۸	۱۳۱۴	۶۷۴	۱۲۵۷	ہنود کشمیر کے
۹۶	۱۵	رام دیو	۲۱	۱	۱۳	۴۳۷۴	۱۳۳۰	۶۹۰	۱۲۷۳	سلاطین کا
۹۷	۱۶	لچھمن دیو	۱۳	۳	۱۲	۴۳۹۶	۱۳۵۲	۷۱۱	۱۲۹۴	۱۳ برس رہے
۹۸	۱۷	سہمہ دیو	۱۴	۵	۲۷	۴۴۰۹	۱۳۶۵	۷۲۴	۱۳۰۷	
۹۹	۱۸	سہدیو	۱۹	۳	۲۵	۴۴۲۳	۱۳۷۹	۷۳۸	۱۳۱۱	
۱۰۰	۱	رینچن شاہ	۳	۰	۰	۴۴۴۲	۱۳۹۸	۷۵۸	۱۳۴۱	
۱۰۱	۲	اودیا دیو	۱۵	۰	۰	۴۴۴۵	۱۴۰۱	۷۶۱	۱۳۴۴	
۱۰۲	۳	کوٹہ رانی	۰	۵	۰	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۳	۴	شمس الدین	۳	۰	۵	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۴	۵	سلطان جمشید	۱	۱۰	۰	۴۴۶۳	۱۴۱۹	۷۷۹	۱۳۶۲	
۱۰۵	۶	علاؤالدین	۱۲	۰	۱	۴۴۶۵	۱۴۲۱	۷۸۱	۱۳۶۴	
۱۰۶	۷	شہاب الدین	۱۹	۰	۰	۴۴۷۷	۱۴۳۳	۷۹۳	۱۳۷۶	
۱۰۷	۸	قطب الدین	۱۶	۰	۰	۴۴۹۶	۱۴۵۲	۸۱۲	۱۳۹۵	

نمبر تاریخی	نمبر سلسلہ	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سن کلجگی	سن بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت
۱۰۸	۹	سکندر بت شکن	۲۴	۰	۰	۴۵۱۲	۱۴۶۸	۸۲۸	۱۴۱۱	
۱۰۹	۱۰	علی شاہ	۷	۰	۰	۴۵۳۶	۱۴۹۲	۸۵۲	۱۴۳۵	
۱۱۰	۱۱	زین العابدین	۵۰	۰	۰	۴۵۴۳	۱۴۹۹	۸۹۹	۱۴۴۲	
۱۱۱	۱۲	حیدر شاہ	۱	۲	۰	۴۵۹۳	۱۵۴۹	۹۰۹	۱۴۹۲	
۱۱۲	۱۳	حسن شاہ	۱۱	۰	۰	۴۵۹۴	۱۵۵۰	۹۱۰	۱۴۹۳	
۱۱۳	۱۴	محمد شاہ				۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۲۱	۱۵۰۴	تنازعہ محمد شاہ فتح شاہ ابراہیم شاہ و نازک شاہ
۱۱۴	۱۵	فتح شاہ								
۱۱۵	۱۶	محمد شاہ								
۱۱۶	۱۷	فتح شاہ								
۱۱۷	۱۸	محمد شاہ								
۱۱۸	۱۹	فتح شاہ	۳۴	۰	۰	۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۲۱	۱۵۰۴	
۱۱۹	۲۰	محمد شاہ								
۱۲۰	۲۱	ابراہیم شاہ								
۱۲۱	۲۲	نازک شاہ								
۱۲۲	۲۳	محمد شاہ								
۱۲۳	۲۴	شمس الدین	۱	۰	۰	۴۶۳۹	۱۵۹۵	۹۵۵	۱۵۳۸	
۱۲۴	۲۵	اسمعیل	۲	۰	۰	۴۶۴۰	۱۵۹۶	۹۵۶	۱۵۳۹	
۱۲۵	۲۶	ابراہیم ثانی	۱	۰	۰	۴۶۴۲	۱۵۹۸	۹۵۸	۱۵۴۱	

نمبر شمار	نمبر	نام فرمانروا	مدت حکومت			سنہ کلجگی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
			سال	ماہ	یوم					
۱۲۶	۲۷	مرزا حیدر کاشغری	۱۰	۰	۰	۴۶۴۳	۱۵۹۹	۹۵۹	۱۵۵۲	
۱۲۷	۲۸	اسمعیل شاہ و تنازعہ	۱	۰	۰	۴۶۵۳	۱۶۰۹	۹۶۹	۱۵۶۲	
۱۲۸	۱	غازی چک دولت چک	۱	۰	۰	۴۶۵۴	۱۶۱۰	۹۷۰	۱۵۵۳	یہان سے
۱۲۹	۲	غازی چک	۸	۰	۰	۴۶۵۵	۱۶۱۱	۹۷۱	۱۵۵۴	عہد چکان ہے
۱۳۰	۳	حسین خان	۸	۰	۰	۴۶۶۳	۱۶۱۹	۹۷۹	۱۵۶۲	ان دس حکون
۱۳۱	۴	علیخان چک	۸	۰	۰	۴۶۷۱	۱۶۲۷	۹۸۷	۱۵۷۰	کا عہد حکومت
۱۳۲	۵	یوسف خان	۰	۱	۱۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	۳۴ برس ہے
۱۳۳	۶	سید مبارکخان	۰	۸	۱۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۳۴	۷	لوہر خان	۱	۰	۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۳۵	۸	یوسف خان	۵	۰	۰	۴۶۸۰	۱۶۳۶	۹۹۶	۱۵۷۹	
۱۳۶	۹	یعقوب بیگ	۳	۰	۰	۴۶۸۵	۱۶۴۱	۱۰۰۱	۱۵۸۴	
۱۳۷	۱۰	شمسی چک								
عہد مغلان ہندوستان دہلی										
	۱	اکبر شاہ	۱۸	۰	۰	۴۶۸۸	۱۶۴۴	۱۰۰۴	۱۵۸۷	پانچ حکام
		(۱) قاسم خان میر بحر (۲) یوسف خان ۸ سال (۳) محمد قلیخان ۶ سال (۴) مرزا یادگار ۲ سال ۔ اکبر کے صوبجات کشمیر رہے ۔								

<table dir="rtl">
<tr><th rowspan="2">[illegible]</th><th rowspan="2">[illegible]</th><th rowspan="2">نام فرمانروا</th><th colspan="3">مدت حکومت</th><th rowspan="2">سنہ کلجگی</th><th rowspan="2">سنہ بکرمی</th><th rowspan="2">سنہ ہجری</th><th rowspan="2">سنہ عیسوی</th><th rowspan="2">کیفیت</th></tr>
<tr><th>سال</th><th>ماہ</th><th>یوم</th></tr>
<tr><td></td><td>۲</td><td>جہانگیر شاہ</td><td>۲۲</td><td>۰</td><td>۰</td><td>۴۷۰۶</td><td>۱۶۶۲</td><td>۱۰۲۲</td><td>۱۶۰۵</td><td rowspan="12">اسکے حکام ہوئے</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="8">(۱) مرزا علی ۱ سال (۲) ہاشم خان ۲ سال (۳) صفدر خان ۲ سال (۴) احمد بیگ ۵ سال (۵) دلاور خان ۳ سال (۶) ارادتخان ۲ سال (۷) اعتقاد خان ۷ سال ٭ صوبجات رہے ٭</td></tr>
<tr><td></td><td>۳</td><td>شاہ جہان</td><td>۳۱</td><td>۰</td><td>۰</td><td>۴۷۲۸</td><td>۱۶۸۴</td><td>۱۰۴۴</td><td>۱۶۲۷</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="8">(۱) خواجہ انور بخش ۱ سال (۲) مظفر خان ۱۱ سال (۳) آصف خان (۴) علیمردانخان ۵ سال (۵) تربیت خان ۱ سال (۶) ظفر خان ۳ سال (۷) مراد بخش ۱ سال (۸) حسن بیگ خان ۱ سال (۹) مردانخان ۷ سال (۱۰) لشکری خان ۱ سال ٭ صوبجات کشمیر متعینہ شاہجہان بادشاہ رہے ٭</td></tr>
<tr><td></td><td>۴</td><td>اورنگزیب عالمگیر</td><td>۴۹</td><td>۰</td><td>۰</td><td>۴۷۵۹</td><td>۱۷۱۵</td><td>۱۰۷۵</td><td>۱۶۵۸</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="8">(۱) ابراہیم خان ۱ سال (۲) اسلام خان ۲ سال (۳) سیف خان ۵ سال (۴) بہادر خان ۵ سال (۵) افتخار خان (۶) قوام الدین ۱ سال (۷) ابراہیم خان ۸ سال (۸) صفدر اللہ خان ۵ سال (۹) ابوالفتح خان (۱۰) ابوالمظفر خان ۴ سال (۱۱) ابراہیم خان ۵ سال (۱۲) نوازش خان ٭ اسکی طرف سے حکام رہے ٭</td></tr>
<tr><td></td><td>۵</td><td>شاہ عالم</td><td>۵</td><td>۰</td><td>۰</td><td>۴۸۰۸</td><td>۱۷۶۴</td><td>۱۱۲۴</td><td>۱۷۰۷</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="8">(۱) جعفر خان ۱ سال (۲) ابراہیم خان (۳) نوازش خان (۴) عنایت اللہ ٭ شاہ عالم کے صوبجات کشمیر رہے ٭</td></tr>
</table>

نمبر شمار	نمبر شمار خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	ابتدا سنہ سپترکھی	ابتدا سنہ بکرمی	ابتدا سنہ ہجری	ابتدا سنہ عیسوی	کیفیت
	۶	جہاندار شاہ	۰	۹	۰	۴۸۱۳	۱۷۶۹	۱۱۲۹	۱۷۱۲	
		عنایت اللہ اسکا حاکم کشمیر رہا۔								
	۷	سادات شاہ	۶	۰	۰	۴۸۱۴	۱۷۷۰	۱۱۳۰	۱۷۱۳	
		(۱) علی محمد خان ۲ سال (۲) اعظم خان (۳) علی محمد خان ۱ سال (۴) احترام خان ۱۷ روز (۵) عنایت اللہ خان ۳ سال۔								اسکے صوبجات ہیں
	۸	محمد شاہ	۳۲	۰	۰	۴۸۲۰	۱۷۷۶	۱۱۳۶	۱۷۱۹	
		(۱) میر احمد خان (۲) عنایت اللہ خان (۳) مومن خان (۴) عبد الصمد خان (۵) ابو البرکات خان (۶) نجیب خان ۱ سال (۷) اعظم خان ایک سال (۸) فخر الدین خان ایک سال (۹) عقیدت خان ۳ سال (۱۰) اعز خان ایکسال (۱۱) امیر خان ۲ سال (۱۲) احترام خان (۱۳) دل دلیر خان (۱۴) جلال الدین (۱۵) فخر الدولہ بہادر (۱۶) عطیۃ اللہ خان (۱۷) قاضی حیات (۱۸) عصام الدین (۱۹) اسفند یار خان (۲۰) صفدر خان (۲۱) افراسیاب بیگ (۲۲) احمد علیخان (۲۳) ملک تشنخان (۲۴) میر مقیم کنٹھہ۔ اسکے صوبجات کشمیر رہے۔								ان سب مغلوں کا عہد حکومت جو تعداد میں ۸ ہوئے ۱۶۳ سال رہا ہے۔
		افغانان کابل								
	۱	احمد شاہ درانی	۳۴	۰	۰	۴۸۵۲	۱۸۰۸	۱۱۶۸	۱۷۵۱	

نمبر شمار	[illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
		(۱) عبداللہ خان ۳ سال (۲) راجہ سکھ جیون ۸ سال (۳) نورالدین خان ۲ سال (۴) بلند خان (۵) نورالدین (۶) جان محمد (۷) نورالدین (۸) خرم خان (۹) امیر خان جوانشیر حکام تھے۔								ان تینوں نے کل عرصہ ۶۹ سال حکومت کی
۲		تیمور شاہ	۱۷	۰	۰	۴۸۸۶	۱۸۴۲	۱۲۰۲	۱۷۸۵	
		(۱) کریم داد خان ۷ سال (۲) آزاد خان ۲ سال (۳) مدد خان ایکسال (۴) میر داد خان ۷ ماہ (۵) ملا غفار ۳ ماہ (۶) جمعہ خان ۷ ماہ (۷) رحمت اللہ خان ۳ ماہ (۸) میر ہزار حکام تیموریہ تھے۔								
۳		شاہ زمان / محمود شاہ	۱۸	۰	۰	۴۹۰۳	۱۸۵۹	۱۲۱۹	۱۸۰۲	
		(۱) احمد خان ۱ سال (۲) کفایت خان ۱ سال (۳) محمد خان جوانشیر (۴) رحمت اللہ (۵) عبداللہ خان ۸ سال (۶) عطا محمد خان (۷) ملا احمد (۸) شیر احمد (۹) فتح خان (۱۰) محمد عطا خان (۱۱) جبار خان حکام تھے۔								

عہد سکھان

۱		مہاراجہ رنجیت سنگھ	۲۶	۰	۰	۴۹۲۱	۱۸۷۷	۱۲۳۷	۱۸۲۰	
		(۱) مصر دیوان چند چند ماہ (۲) دیوان موتی رام چند ماہ (۳) سردار ہری سنگھ ۲ سال (۴) دیوان موتی رام ایکسال (۵) دیوان چنی لعل ۱۸۷۷ ب ۱۸۲۰ ع ۔ ۱۸۷۹ ب ۱۸۲۲ ع ۔ ۱۸۸۰ ب ۱۸۲۳ ع								

نمبر شمار	نمبر [illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ [illegible]	سنہ [illegible]	سنہ [illegible]	سنہ [illegible]	کیفیت
		(۶) دیوان کرپارام ۵ سال ۱۸۸۲ ب ۱۸۲۵ ع (۷) بہان سنگہ ایک سال ۱۸۸۷ ب ۱۸۳۰ ع								[illegible]
		(۸) شہزادہ شیر سنگہ ۲ سال ۱۸۸۸ ب ۱۸۳۱ ع (۹) جرنیل میان سنگہ ۲ سال ۱۸۹۰ ب ۱۸۳۳ ع								
		(۱۰) غلام محی الدین ۳ سال ۱۸۹۹ ب ۱۸۴۲ ع (۱۱) شیخ امام الدین ایکسال ۱۹۰۲ ب ۱۸۴۵ ع								

عہد راجگان جموں

نمبر شمار	نمبر [illegible]	نام فرمانروا	سال	ماہ	یوم					کیفیت
۱		مہاراجہ گلاب سنگہ	۱۱	۰	۰	۴۹۴۷	۱۹۰۳	۱۲۶۳	۱۸۴۶	[illegible]
۲		مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر	۲۰	۰	۰	۴۹۵۸	۱۹۱۴	۱۲۷۴	۱۸۵۷	
						۴۹۸۴	۱۹۴۰	۱۳۰۰	۱۸۸۳	

مہاراجہ رنبیر سنگہ کے عہد مین ہندوستان مین سوامی دیانند سرستی نے ویدک دہرم کو ترو تازگی دی اور نومبر ۱۸۸۳ء مین بمقام اجمیر انتقال کیا۔ سوامی موصوف سمت ۱۸۸۱ بکرمی مین ملک کاٹھیاوار مین پیدا ہوئے تہے۔

مختصر تاریخ ہند و تفصیل فرمانروایان

واضح رہے کہ ہندوستان مین سورج بنسی وچندربنسی دو ہندو راجاؤن کا راج ہمیشہ رہا جو ابتک بعض جگہہ چلا آتا ہے سورج بنسیون مین ببست منی کا بیٹا اوّل راجہ اکہچوا کو ہوا جسکو بیدک مت کے بموجب ابتک ۱۹ لاکہہ برس سے کچہہ کم عرصہ اور بحساب صاحبان انگریز چار ہزار برس گذرے۔ اُسکے ۵۶ پشت کے بعد رامچندر ہوئے جنکو بیدک مت کے بموجب ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس گذرے اونکے ۵۶ پیڑہیون کے بعد اُنکی نسل ختم ہوا جو بموجب تحریر ٹاڈ صاحب بکرماجیت کا ہمعصر تہا اکہچوا کو کی دختر الاچندر کے بیٹے بدہ کو بیاہی گئی تہی اسکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل پراگ کے تہا اور اب جہوسی کہاتا ہے فرمانروا بنا یہ پہلا چندربنسی راجہ ہوا جہابہارت کا اخیر راجہ جدہشٹر ۵۹ پشت بعد پرورا کی اولاد مین سے تہا یہ سری کرشن کے عہد مین ہوا۔ بموجب بیدک دہرم والون کے کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے یہ حساب بہت درست ہی کیونکہ اسوقت سی ابتک کشمیر کے فرمانرواؤن کی تاریخ سالوار کلہن پنڈت کی موجود ہے جو کہ راجترنگی تاریخ سے بہی واضح ہی۔ جب جدہشٹر ہمالہ کو گلنے گیا تہا تو ارجن کا پوتا پرچہیت راج پر بیٹہا۔ پرچہیت سے لیکر ۲۹ پیڑہی تک اُسکی اولاد مین راج رہا۔ چہبیسوین پیڑہی مین جہمک کو اُسکے وزیر نے مار کر جدہشٹر کی گدی لی اسکے خاندان مین ۱۹ برس راج رہا۔ پہر اور خاندان مین حکومت آئی ۲۰ پشت بعد اُسکے تیسرے کل مین راج گیا اسکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ ونت نے مارا اُسکو بکرم نے مار کر ملک پر قبضہ کیا ادہر یہ حال رہا اودہر مگدہ دیش مین جرا سندہ کی اولاد مین

اولاد مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نے کرشن دیو کی مدد سے مارا تہا) ۲۲ پشت تک راج
کرتے رہے اُن کے آخری راجہ رپنجی کو اُسکے سونک وزیر نے مار ڈالا ۴۲۷ سال قبل
از سنہ بکرمی یونان کے سکندر اعظم نے بعد مارنے دارا شکوہ ایران کے براہ پشاور پنجاب
پر حملہ کیا اُسوقت مگدہ دیش کی حکومت سونک کی اولاد مین چار پشت تک رہکر ناگ بنسیون
مین آگئی تہی اُنہون نے دس پشت تک راج کیا آخر راجہ اس کل کا مہانند تہا اُسوقت
ہندوستان مین بودہ مت ہوگیا تہا فارسی والون نے غلط لکہا ہے کہ سکندر قنوج
تک گیا بلکہ خاص اُسی کے ہمراہیون نے یونانی کتابون مین لکہا ہے کہ وہ ستلج تک گیا
تہا - ایک لاکہہ ۲۰ ہزار فوج کے ساتہہ اُسنے دریاے سندہ پر پُل باندہا اور عبور کیا لیکن
جہلم کے اس پار کُل ۱۱ ہزار سوار ہمراہ لایا تہا رئیسان کوہستان و دوابہ نے اُس کی
اطاعت قبول کی لیکن پنجاب کے پورو بنسی نے اُسکا دلاورانہ مقابلہ کیا - ۳۰ ہزار سوار
بہت سے ہاتہی ساتہہ لیکر این روئے جہلم پر اُسنے لڑائی کی شکست کے بعد سکندر نے
اُسکو اُسکا راج بہ ابزاد اور ملک کے دیدیا - پہر سکندر موسم برسات مین ستلج کے کنارہ
پر پہنچا - فوج اُسکی تہک گئی تہی اُسوقت مگدہ دیش کے ناگ بنسی راجہ مہابلی کے
پاس ۲ لاکہہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تہے اُسکے رعب سے سکندر واپس
پہرا اور مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا پہر اُسکے آٹہہ بیٹون نے باتفاق ۱۲ برس
راج کیا تب نوین چندر گپت نے (جو ناین کے شکم سے تہا) بامداد چانک برہمن
آٹہون بہائیون کو مار کر قبضہ کر لیا اُسنے بابل کے مسلمان بادشاہ سکندر کے سپہ سالار
کی بیٹی سے شادی کی دس پشت تک راج اُسکے خاندان مین رہا بودہ مت کے
پہیلنے کے باعث برہمنون نے کوہ آبو پر اگنی کنڈ رچا اُس سے بقدرت الہی اگنی کل
کے چار چہتری بنس پیدا ہوئے - چوہان - سولنکی - پڑہار - پرمر گوتر والے

پوار کہلاتے ہین یہ تمام ہندوستان کے راجہ ہوگئے بودہون کو بہی انہون نے مارکر
نکالنا شروع کیا اسی بنش مین ۷۵ برس سنہ عیسوی سے پہلے جب کلجگ کے دور
کو ۳۰۴۴ برس گذر چکے تہے راجہ بکرماجیت* کیوقت سے لیکر پہلے حملہ اسلامیہ تک بہی
بہت ہندو نام آور راجہ ہوئے لیکن اندہ بنشی راجاؤن کی (جنکی دار السلطنت
مگدہ دیش مین پٹنہ ہے) حکومت بہت بڑہ گئی راجہ جہاکرن بہی اندہ بنشی مین سے
تہا - اندہ بنش کا آخیر راجہ ناجی بلوم تہا - اسکی حکومت چین تک ہوگئی تہی آخر
گنگا مین کود کر غرق ہوا پہر اسکا سپہ سالار مسند پر بیٹہا - لب بحر سے کشمیر تک سب
راجے اسکے تابع تہے پہر اسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اسکے عہد مین نوشیروان
بادشاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا تہا باقی معاملہ پرتاب چند سے لیگیا -
نوشیروان سمت ۶۳۵ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا - بعد مرنے پرتاب چند کے اسکے تمام
افسران فوج اپنے اپنے صوبجات دبا بیٹہے اور جدا جدا راجے ہوگئے ان سب کو نابیر
کے نوکرون کا راج کہتے ہین - لشکر نوشیروان نے اودیپوہ کے راجہ کو غارت کیا جو
جب پور مین تہا یہ سمتر کی اولاد مین تہا صرف پشپاوتی رانی بہاگ کر ملیا گر مین
جا چہپی تہی وہ حاملہ تہی جو لڑکا پیدا ہوا اسکا نام گوہ رکہا اس لڑکے نے راجہ ہوکر
نوشیروان کی پوتی سے شادی کی گوہ کی آٹہ پشتون مین راج رہا اسکے آٹہوین
بیٹے کا چہوٹا بیٹا باپ کے مارے جانے پر بہانڈیر کو بہاگا وہان گڈریون مین مل کر
رہا سمت ۶۷۱ بکرمی پیغمبر محمدؐ کے مرنے کے بعد عمرؓ خلیفہ دویم نے ایران فتح کرکے فوج
ہندوستان کو بہیجی سپہ سالار اسکا پہلے ہی جنگ مین مارا گیا - پہر خلیفہ علیؓ نے
سندہ کے کنارہ کا کچہہ علاقہ فتح کیا - مگر علیؓ کے مارے جانے پر مسلمان وہان سے
بہاگ گئے سمت ۶۷۶ بکرمی مین ولید خلیفہ تہا اسوقت مسلمانون نے بڑا فساد کیا

* اوجین مین فرمانروا ہوا جسنے سمت بکرمی چلایا اور ماترگپت کو کشمیر مین بہیجا تہا بکرماجیت

ظلم وستم سے سندھ پر قبضہ کیا تین سال بعد ہاشم سپہ سالار بیٹا حسن کا پھر چڑھ آیا
گجرات فتح کرکے چتور کی جانب باپا سے شکست کھاکر بھاگا باپا کچھ دن بعد تخت
دختر سلیم کے خراسان کو گیا سمت ۸۶۹ بکرمی مین ماموں رشید فرزند ہارون رشید نے
چتور پر حملہ کیا اسوقت باپا کے پوتے کا بیٹا چتور مین تھا وہ ماموں سے چوبیس
لڑائیاں لڑا آخر ماموں شکست کھاکر ہندوستان سے بھاگا اسکے بعد سمت ۱۰۲۷ ب
مین امیر ناصر الدین سبکتگین سرحد پنجاب پر حملہ آور ہوا اسوقت لاہور کے راجہ جیپال
نے ازراہ غضب فوج سندھ پار لیجاکر خراسان پر یورش کی وہان اسنے
سبکتگین سے شکست کھائی اور باج دینا قبول کیا لاہور مین اگرچہ کچھ نہ دیا
پھر سبکتگین چڑھ آیا جیپال نے سندھ پار لڑکر شکست پائی جب سے بکرماجیت
نے دلی کا راج دور کیا تھا تب سے پانسو برس تخت دلی کا خالی رہا یہانتک
کہ تومر راجپوتون کے اننگ پال تک ۱۸ راجہ دلی کی مسند پر بیٹھے تھے اننگ پال
نے اپنی دخترزادی پرتھوی راج چوہان کو گود لیا قنوج پر راٹھورون کا
قبضہ تھا - میوار گہلوتھون کے پاس تھا - گجرات مین سولنکھی راج کرتے تھے
اور بہت چھوٹے چھوٹے راجے تھے انکے باہمی نفاق سے مسلمانون کا یہان
آنا آسان ہوگیا دیکھتے دیکھتے ہی انہون نے تمام ملک دبالیا پھر سبکتگین کا
بیٹا محمود غزنوی بھائی اسمعیل کو قید کرکے سمت ۱۰۴۷ بکرمی مین تخت نشین ہوا
سلطان اپنا لقب رکھا - اسوقت ایران وہند کی سلطنت بہت کمزور ہوگئی
تھی بسبب نفاق باہمی محمود کو روکنے والا کوئی نہ تھا ہندوستان کی دولت
و زرخیزی مشہور تھی ایران مین مسلمانون کا دخل ہونے کے بعد نہ ایذا رسانی سے
تین سو برس محمود نے دس ہزار سوار لیکر سمت ۱۰۵۸ بکرمی مین پہلے راجہ جیپال لاہور

والے سے پشاور مین مقابلہ کیا راجہ کو قید کیا پھر ستلج کے باہر ہو کر بٹھنڈہ کے قلعہ پر
حملہ کیا اور لوٹا تبتک لاہور کا راجہ اکثر بٹھنڈہ مین رہتا تھا غزنی پہنچ باج لینے کے
اقرار پر جیپال کو رہا کیا جیپال پھر راج اپنے بیٹے اندپال کو دیکر آپ جل مرا سمت ۱۰۶۵ مین اندپال
باپ کے قول کے مطابق باج دیتا رہا ایک ذیلدار بھٹیر کے راجہ کو کر ندینے سے محمود
پھر آیا تیسری بار محمود ابوالفتح لودہی حاکم ملتان کے زیر کرنے کو آیا راجہ اندپال کشمیر
کو بھاگ گیا ابوالفتح نے سمت ۱۰۶۲ مین نذر دیکر اسکو راضی کیا پھر محمود بخوف حملہ تاتار
غزنی کو لوٹا تھا ہیون کے جیتنے سے گھوڑے سے تاتاریون کے بھاگے محمود فتحیاب ہوا اُسوقت
تو بیجا نہ تھی سمت ۱۰۶۳ مین جب سکھپال نے مسلمان ہو کر پھر ہندو ہین قید عمر پائی
تو اندپال کی سرکوبی کو محمود نے فوج جمع کی سمت ۱۰۶۵ مین اندپال جمعیت فوج اور راجاؤن
سے نامہ و پیام کر کے تیار ہوا - اوجین - گوالیر - کالنجر - قنوج - اجمیر - دہلی کے راجہ
اپنی فوج لیکر آئے اور پشاور کے پاس ہی لڑائی ہوئی تھی اندپال کا جو قدرت سے
ڈر کر پیچھے ہٹا تو فوج کو راجہ کے بھاگنے کا گمان ہوا - محمود نے میدان خالی پا کر نگر کوٹ
لوٹا سات لاکھ دینار سات سو من طلائی و نقرئی اسباب دو سو من سونا خالص دو ہزار
من چاندی ۲۰ من جواہر اُسکو ملا - سمت ۱۰۶۶ مین ابوالفتح کو قید کیا تھا نے سر کو لوٹا -
ہندوؤن کو لونڈی غلام بنانے کو غزنی لے گیا دو دفعہ پھر کشمیر پر حملہ کیا نوان حملہ اُسکا
ہند پر بڑی تیاری سے ہوا - ایک ہزار سوار بیس ہزار پیدل لیکر (بموجب تحریر تاریخ
فرشتہ) پہلے قنوج مین گیا وہان کے راجہ نے متابعت کی تین روز مہمان رہ کر وداع
گیا - راستے مین ۲۰ دن تک متھرا کو لوٹا مندرون کو توڑا بڑے بڑے کام کے ظلم و ستم
کئے سمت ۱۰۸۱ مین بارہوان حملہ پٹن و سومنات پر کر کے کم سے کم دس کروڑ کا مال اُسکے
ہاتھ لگا تیرہوان حملہ ملتان پر کیا سمت ۱۰۸۰ بکرمی مین مر گیا سمت ۱۱۱۵ مین محمود ثانی نے

گنگا تک حملہ کیا پہر اسکے پرپوتے کے پرپوتے کو جسکا نام خسرو ملک تہا سمت ۱۲۴۳ مین شہاب الدین محمود غوری لاہور سے قید کرکے لے گیا قندہار سے سات آٹھ منزل آگے اوّل غزنی کو لوٹ کر تباہ کیا پہر دلّی مین تخت نشین ہوا سمت ۱۲۴۹ مین بنارس کے ایک ہزار مندر توڑے بنگال کا دروازہ مسلمانون کے لئے کہولا پہر قطب الدین سمت ۱۲۶۰ مین ہند کا بادشاہ ہوا سمت ۱۲۶۷ مین آرام شاہ بیٹا اسکا ایک سال بعد بہنوئی اسکا شمس الدین التمش سمت ۱۲۷۲ مین قطب الدین ایبک کا غلام و داماد پہر سمت ۱۲۶۷ مین رکن الدین جو بڑا غافل تہا ؛؛

فہرست راجگان

اوّل ہنود جو آریاورت مین بموجب تحریر شاستر کے کلجگ سے پہلے ہوئے (۱) مایا یعنے قدرت (۲) برہما یعنے پیدائش اوّل جسنے سب پیدائش ہوئی (۳) مریچ - اترہی - انگرہی - پولست - پولہ - گرتو - بسشت - بے مادر و پدر قدرت سے پیدا ہوئے (۴) کشپ رکہی اسکی عورت ادتی تہی (۵) رکہی دیوسوان معروف بہ سورج - جسکے اسکی اولاد سورج بنسی کہلائی (۶) شرادہ دیو معروف بہ ویوسوت منون (۷) مہاراجہ اکہجواکو - فرمانروائی کی بنیاد اس نے ڈالی (۸) کوخی و نمی - وندک وغیرہ ۱۰۰ انفر ۲۵ کو اکہجواکو نے شرق کو اور ۴۸ اور ممالک مغرب کو بہیجے ۲۸ کو دیار ہند و ستان بیز و نعیاچل و ہمالہ دیا (۹) دسی کوخی معروف بہ شتاد (۱۰) پرنجی (۱۱) اینا (۱۲) مہاراجہ پرتہو (۱۳) ولشیر اشو (۱۴) چندر (۱۵) یوب ناش (۱۶) شاوست (۱۷) برہدشر (۱۸) کبلیاش معروف بہ دہند و مار (۱۹) وسہراش - کیاش - ستدراش وغیرہ ایک سو (۲۰) ہرجسّ (۲۱) نکونب (۲۲) سنگتاش (۲۳) کرشاش (۲۴) پرسیجت (۲۵) جب ناش (۲۶) مان دہاتا (۲۷) پورکتس - امریک - مجکند (۲۸) ترسدیت

(۲۹)، سوبرجس (۳۰)، ارن (۳۱)، اوست برت (۳۲)، ترشنگو (۳۳)، جہاراحہ شسجندر (۳۴)، راجہ روہت (۳۵)، برنۃ (۳۶)، جینیک - اسی نے جینہ آباد کیا تہا (۳۷)، سندیو (۳۸)، بجیُ (۳۹)، باہک (۴۰)، سگر (۴۱)، استمنجس (۴۲)، انشومان (۴۳)، دلیپ (۴۴)، بہاگیرت (۴۵)، شرب (۴۶)، سندردیب (۴۷)، انتیایو (۴۸)، رت پرن (۴۹)، سرب کام (۵۰)، سداس معروف کلماکہ پاو (۵۱)، اسمک مولک (۵۲)، وشرتہہ (۵۳)، مرام (۵۴)، ایٹرورڈ (۵۵)، ولیشہ سہ (۵۶)، راجہ کہٹوانگ معروف دلیپ (۵۷)، راجہ دیرگبا ہو معروف رگھو اس سے رگوبنسی مشہور ہوئے (۵۸)، آج (۵۹)، راجہ وشرتہہ (۶۰)، رامچندر - بہرت لچہمن - شترگہن (۶۱)، لوہ کوشہ (۶۲) اَتی تہہ (۶۳)، نربدہ (۶۴)، نل (۶۵)، نب (۶۶)، پنڈریک (۶۷)، کہیم - ہنوہان (۶۸)، دیوانیک (۶۹)، انیہہ (۷۰)، پاریا ترہ (۷۱)، بل (۷۲)، ستہل (۷۳)، اوکتہہ (۷۴)، بجرناتہہ (۷۵)، شنکہہ معروف کہگن (۷۶)، بکتاشو (۷۷)، بدرت (۷۸)، ہرن نابہہ (۷۹)، درو سندیہہ (۸۰)، سودرشن ۔۔

اسکے آگے ۳۶ اَور سمتر تک ہوئے اُس سے پیچھے پہر کلجگی راجگان ہوئے ۔۔

فہرست فرمانروایان اندرپسنت یعنی دہلی

ازابتدائی راجہ جدہشٹر

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	روز	
۱	جدہشٹر	پانڈو	قبل از کلجگ ۴۲ سال	ہستناپور	۳۶	۸	۱۵	بعد جنگ مہابہارت سکی ۴۲ سال بتر جلوس
۲	پریچہت	ابہمن بن ارجن	سنہ ۳۶ جدہشٹری	″	۶۰	۰	۰	

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	روز	
۳	جنمی جے	پریچھت	سنہ ۹۶ جدہشٹر سے	ہستیناپور	۸۴	۲	۸	
۴	راجہ اشمید	جنمیجہ	سنہ ۱۸۱ ج	״	۸۲	۸	۲۲	
۵	اوہمن	اشمید	سنہ ۲۶۳ ج	״	۸۸	۲	۸	
۶	مہاجی	اوہمن	سنہ ۳۵۲ ج	״	۸۱	۱۱	۲۷	
۷	چتراتھ	مہاجی	سنہ ۴۳۴ ج	״	۷۵	۳	۱۸	
۸	شمی	چتراتھ	سنہ ۵۰۹ ج	اندرپت	۷۵	۱۰	۱۸	
۹	جابرعزادگرسین	شمی	سنہ ۵۸۵ ج	اندرپت	۷۸	۷	۲۱	
۱۰	سورسین	اوگرسین	سنہ ۶۶۳ ج	״	۷۹	۸	۹	
۱۱	سونتھ	سورسین	۷۴۳ ج	״	۶۹	۵	۲	
۱۲	برشٹتان	سونتھ	۸۱۳ ج	״	۶۵	۱۰	۲۳	
۱۳	سوسین	برشٹتان	۸۷۹ ج	״	۶۴	۷	۴	
۱۴	سکھپال	سوسین	۹۴۳ ج	״	۶۲	۰	۲۸	
۱۵	نرہردیو	سکھپال	۱۰۰۵ ج	״	۵۱	۱۰	۲	
۱۶	سوریج تھہ	نرہردیو	۱۰۵۷ ج	״	۴۲	۱۱	۳۰	
۱۷	راجہ بہوپت	سوریج تھہ	۱۱۰۰ ج	״	۵۸	۶	۰	
۱۸	راجہ سونی	بہوپت	۱۱۵۸ ج	״	۵۵	۸	۱۰	
۱۹	میہندی	سیونی	۱۲۱۴ ج	״	۵۲	۹	۲۰	
۲۰	شروال چتر	میہندی	۱۲۶۶ ج	״	۵۶	۸	۲۱	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت: سال	ماہ	یوم	کیفیت
۲۱	بہیکہم	شترول چتر	۱۳۲۳ ج	اندرپت	۴۷	۹	۲۰	[illegible] سال ۱۰۶۳ [illegible] ماہ ۱۱ روز [illegible] ۱۰
۲۲	بدارتہہ	بہیکہم	۱۳۷۰ ج	//	۴۵	۱۱	۸	
۲۳	راجہ وسوان	بدارتہہ	۱۴۱۶ ج	//	۴۴	۸	۷	
۲۴	سوورس	وسوان	۱۴۶۳ ج	//	۴۴	۱۰	۱۲	
۲۵	ابہیوہر	اونی پال	۱۵۰۸ ج	//	۵۰	۱۱	۸	
۲۶	دُرومن	ابہیوہر	۱۵۵۹ ج	//	۳۸	۹	۰	
۲۷	دُربل رائے	دُرومن	۱۵۹۸ ج	//	۴۳	۰	۰	
۲۸	وشت پال	دربل رائے	۱۶۴۰ ج	//	۳۶	۰	۰	
۲۹	راجہ نمی	وشت پال	۱۶۷۶ ج	//	۵۸	۵	۸	
۳۰	کشتی مک	نمی	۱۷۳۴ ج	//	۴۹	۰	۰	
۳۱	دربل	۰	۱۷۸۳ ج	اندرپت	۴۰	۱۰	۰	
	بسرادہ	۰	۱۷۸۳ ج	//	۱۷	۱۰	۲۵	
۳۲	سورج سین	بسرادہ	۱۸۰۰ ج	//	۴۲	۸	۱۱	
۳۳	راجہ بیرشاہ	سورج سین	۱۸۴۳ ج	//	۵۲	۱۰	۷	
۳۴	بیک شاہ عرف باربسین	بیرشاہ	۱۸۹۶ ج	//	۴۷	۸	۲۳	
۳۵	ہرجیت	ایبک شاہ	۱۹۳۴ ج	//	۳۵	۹	۱۷	
۳۶	دریہہ	ہرجیت	۱۹۸۰	//	۴۴	۲	۱۳	
۳۷	سیدی پال	دریہہ	۲۰۲۴	//	۳۰	۲	۸	

نمبر شمار	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	روز	
۳۸	بربشت	سدہی پال	۲۰۵۴ج	اندرپت	۴۲	۹	۲۲	ان ۷ نے ۵۰۰ برس تک حکومت کی آخر بیرباہ وزیر نے راجہ ہدہمل کو مار کر گدی لی ٭ ۵۰۰ برس ۲۳۵۱۲ یوم ۱۰
۳۹	سسنجی	بربشت	۲۰۹۷ج	؍؍	۳۲	۲	۱۴	
۴۰	امرجودہ	سنجی	۲۱۲۹ج	؍؍	۲۷	۳	۱۲	
۴۱	راجہ بلارتہہ	امرجودہ	۲۱۵۶ج	؍؍	۲۲	۱۱	۲۵	
۴۲	سردہی	بلارتہہ	۲۱۷۹ج	؍؍	۴۷	۱۰	۲۵	
۴۳	پدارتہہ	سردہی	۲۲۲۶ج	؍؍	۲۵	۴	۱۲	
۴۴	ہدہمل	پدارتہہ	۲۲۵۱ج	؍؍	۳۱	۸	۱۱	
۴۵	راجہ بیرباہ	٭	۲۲۸۳ج	؍؍	۳۵	۲	۱۸	
۴۶	مرارسنگہ	بیرباہ	۲۳۱۹ج	؍؍	۲۷	۷	۱۹	
۴۷	شترکن	مرارسنگہ	۲۳۴۷ج	؍؍	۲۱	۲	۳	
۴۸	مہی پت	شترکہن	۲۳۶۸ج	؍؍	۲۵	۴	۱۰	
۴۹	مہابل	مہی پت	۲۳۹۳ج	؍؍	۴۰	۸	۳	
۵۰	سروپ ونت	مہابل	۲۴۳۴ج	؍؍	۲۸	۳	۱۰	
۵۱	شترسین	سروپ وت	۲۴۶۲ج	؍؍	۲۴	۴	۳	
۵۲	راجہ سکہہ دان	شترسین	۲۴۸۶ج	؍؍	۱۷	۲	۱۰	
۵۳	جیت مل	سکہہ دان	۲۵۰۳ج	؍؍	۲۸	۱۱	۱۰	
۵۴	راجہ پال سنگہ	جیت سنگہ	۲۵۳۲ج	؍؍	۲۹	۷	۲۱	
۵۵	راجہ کلمنی	پال سنگہ	۲۵۷۲	؍؍	۴۲	۵	۱۰	

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۵۶	شتنر مردن	کلمنی	۲۶۱۴ ج	اندرپت	۸	۱۱	۱۳	ان ۱۲ راجاؤں نے [illegible] حکومت کی [illegible] ۳۰۳ برس [illegible] ۵۵۰۲ و ۱۲
۵۷	جیو سنجات	شتر مردن	۲۶۲۳ ج	"	۲۶	۹	۲۷	
۵۸	بیرپچہت	جیو سنجات	۲۶۵۰ ج	"	۱۳	۱۰	۲۹	
۵۹	بیرسین	بیرپچہت	۲۶۶۴ ج	"	۲۵	۲	۲۰	
۶۰	اودپت	بیرسین	۲۶۹۹ ج	"	۲۳	۱۱	۲۴	
۶۱	دہرنی دہر	جدہشٹر	۲۷۲۳ ج	"	۴۲	۷	۴	ان ۹ آدوجیوں نے ۳۲۳ برس [illegible] حکومت کی [illegible] ۱۵۰ [illegible]
۶۲	سین دہج	دہرنی دہر	۲۷۶۶ ج	"	۵۵	۱۰	۱۹	
۶۳	مہی کتنگ*	سین دہج	۲۸۲۲ ج	اول اندرپت بعدہ دہلی	۱۴	۲	۸	
۶۴	مہاجودہ	مہی کتنگ	۲۸۴۳ ج	دہلی	۳۰	۳	۹	
۶۵	بیرناتہہ	مہاجودہ	۲۸۹۳ ج	"	۲۸	۵	۲۵	
۶۶	جیون راج	بیرناتہہ	۲۹۲۲ ج	"	۴۵	۲	۲۵	
۶۷	اودے سین	جیون راج	۲۹۶۷ ج	"	۳۷	۴	۲۹	
۶۸	انندچک	اودے سین	۳۰۰۵ ج	"	۵۲	۱۰	۸	
۶۹	راج پال	انندچک	۳۰۵۸ ج	"	۲۶	۰	۰	
۷۰	بہگونت کوہی	۰	۳۰۹۷ ج	"	۱۳	۰	۰	بکرماجیت کی لڑائی میں مارا گیا
۷۱	بکرماجیت والی اوجین	گندہرپ سین	۳۱۱۰ جدہشٹر ۲۸۶ سک ۴۲ ب	اوجین	۹۳	۰	۰	جب بکرماجیت راجہ دکن [illegible]
۷۲	سمندرپال جوگی	۰	۱۳۵ ب	"	۵۴	۲	۲۰	
۷۳	چندرپال	سمندرپال	۱۵۹ ب	دہلی	۳۶	۵	۴	

[illegible] ان لوگوں [illegible] سال [illegible]

* یہ راجہ سکندر رومی کا ہمعصر تھا اُسوقت قنوج میں فرمانروائے دہلو راجہ تھا۔ یہ راجہ [illegible] اُسوقت قنوج کے تابع تھا کیونکہ راجہ دہلو نے اپنے نام پر اندرپت میں دہلی شہر بسایا۔ اصل نام دہلی کا دہلو ہے اُسوقت سکندری سنہ [illegible] تھا۔

نمبر شمار	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	عہد حکومت ماہ	عہد حکومت یوم	کیفیت
۷۴	لٹے پال	چندر پال	۱۹۵ بکرمی	دہلی	۲۱	۴	۱۱	ان تیرہ آدمیوں نے ۳۸۵ برس حکومت کی آخر کو راجہ ملوک چند بہٹراج کے راجہ نے لڑ کر فتح پائی ؁
۷۵	دیس پال	لٹے پال	۲۱۷ ب	″	۲۹	۱	۱۸	
۷۶	سکھپال	دیس پال	۲۴۶ ب	″	۱۸	۷	۱۱	
۷۷	گونند پال	سکھپال	۲۶۴ ب	″	۲۷	۱۱	۲	
۷۸	مکھہ پال	گونند پال	۲۹۲ ب	″	۲۲	۳	۲۵	
۷۹	ہرچند پال	مکھہ پال	۳۱۴ ب	″	۱۳	۰	۰	
۸۰	مہی پال	امرت پال بن ہرچند پال	۳۲۷ ب	″	۱۴	۹	۲۱	
۸۱	ہر پال	مہی پال	۳۴۱ ب	″	۱۳	۸	۴	
۸۲	مدن پال	ہر پال	۳۵۴ ب	″	۱۷	۶	۱۹	
۸۳	کرم پال	مدن پال	۳۷۱ ب	″	۱۵	۲	۳	
۸۴	بکرم پال	کرم پال	۳۸۶ ب	″	۱۴	۱۱	۳	
۸۵	ملوک چند	۰	۴۰۰ ب	″	۲	۰	۰	
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	۴۰۲ ب	″	۱۲	۷	۸	
۸۷	کانچند	بکرم چند	۴۱۴ ب	″	۱	۰	۰	
۸۸	رامچند	کانچند	۴۱۵ ب	″	۱۳	۱۱	۸	
۸۹	دہیر چند	رام چند	۴۲۸ ب	″	۱۴	۹	۲۴	
۹۰	کلیان چند	دہیر چند	۴۴۲ ب	″	۱۰	۵	۴	
۹۱	بہیم چند	کلیانچند	۴۵۲ ب	″	۱۶	۶	۲۹	

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۹۲	ہرچند	بھیم چند	۴۶۸ ب	دہلی	۱	۰	۰	
۹۳	گوبند چند	ہرچند	۴۶۹ ب	″	۲۱	۷	۱۲	۱۲۹ برس ۱۱ ماہ ۹ یوم
۹۴	رانی پیم دیوی	زوجہ گوبند چند	۴۹۰ ب	″	۱	۰	۰	
۹۵	ہرپریم	۰	۴۹۰ ب	″	۷	۵	۱۹	ان ۷ راجاؤن نے ۹۰ برس ۱۱ [illegible]
۹۶	گوننِد پریم	ہرپریم	۴۹۷ ب	″	۲۰	۲	۷	
۹۷	گوپال پریم	گوننِد پریم	۵۱۷ ب	″	۱۵	۷	۱۸	
۹۸	مہاپاتر	گوپال پریم	۵۳۲ ب	″	۶	۷	۲۹	
۹۹	وہی سین	۰	۵۳۸ ب	″	۱۸	۵	۲۱	ان ۱۲ آدمیون نے
۱۰۰	بلاول سین	وہی سین	۵۵۶ ب	″	۱۲	۴	۲	۱۵۰ برس ۵ ماہ
۱۰۱	کنور سین	بلاول سین	۵۶۹ ب	″	۱۵	۷	۱۳	حکومت کی آخر کو
۱۰۲	مادہو سین	کنور سین	۵۷۵ ب	″	۱۱	۳	۴	ارکان ریاست نے
۱۰۳	سور سین	مادہو سین	۵۸۶ ب	″	۲۰	۱	۲۷	راجہ دیپ سنگہ
۱۰۴	بھیم سین	سور سین	۶۰۶ ب	″	۴	۱۰	۹	کوہستان کے راجہ
۱۰۵	کاہن سین	بھیم سین	۶۱۰ ب	″	۴	۸	۲۱	سے سازش کرکے
۱۰۶	ہرسین	کاہن سین	۶۱۴ ب	″	۱۲	۰	۲۵	دہلی مین بلا لیا ۔
۱۰۷	گھن سین	ہرسین	۶۳۶ ب	″	۸	۱۱	۵	
۱۰۸	تہن سین	گھن سین	۶۳۴ ب	″	۲	۲	۱۹	
۱۰۹	لگن سین	-	-	″	۱۶	۱۰	۲	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۱۰۹	دمودر سین	نراین سین	۶۵۳ ب	دھلی	۱۱	۵	۰	ان ۶ آدمیوں نے ۱۰۷ برس ۷ ماہ حکومت کی آخر انگپال تنور نے دلی پر فتح پائی۔
۱۱۰	راجہ جیپ سنگھ	•	۶۶۳ ب	؍؍	۱۷	۱	۲۶	
۱۱۱	رن سنگھ	دیپ سنگھ	۶۸۰ ب	؍؍	۱۷	۵	۰	
۱۱۲	راج سنگھ	رن سنگھ	۶۹۷ ب	؍؍	۹	۱۱	۱۱	
۱۱۳	شیر سنگھ	راج سنگھ	۷۰۶ ب	؍؍	۴۵	۵	۱۵	
۱۱۴	ہر سنگھ	شیر سنگھ	۷۵۱ ب	؍؍	۱۳	۲	۱۹	
۱۱۵	جیون سنگھ	ہر سنگھ	۷۶۴ ب	؍؍	۸	۷	۱۹	
۱۱۶	انگپال تنور	اوگر سین	۷۷۲ ب	؍؍	۲۹	۲	۱۹	
۱۱۷	باسدیو	انگپال	۸۰۱ ب	؍؍	۱۹	۱	۱۸	
۱۱۸	گنگ پال	باسدیو	۸۲۰ ب	؍؍	۲۱	۳	۲۸	
۱۱۹	پرتھی پال	گنگ پال	۸۴۱ ب	؍؍	۱۹	۶	۱۹	
۱۲۰	جیدیو	پرتھی پال	۸۶۰ ب	؍؍	۲۱	۷	۲۸	
۱۲۱	ہرپال	جے دیو	۸۸۱ ب	؍؍	۱۴	۴	۱۹	
۱۲۲	اودے راج	ہرپال	۸۹۵ ب	؍؍	۲۶	۷	۱۲	
۱۲۳	بجر راج	اودے راج	۹۲۱ ب	؍؍	۲۱	۲	۱۳	
۱۲۴	انگپال	بجر راج	۹۴۲ ب	؍؍	۲۲	۳	۱۶	
۱۲۵	رکھپال	انگپال	۹۶۴ ب	؍؍	۲۱	۶	۵	
۱۲۶	نیکپال	رکھپال	۹۸۵ ب	؍؍	۲	۴	۰	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۱۲۷	گوپال	نیکپال	۹۸۷ب	دہلی	۱۸	۳	۱۵	[illegible] ۴۱۹ برس [illegible] ماہ [illegible] دن [illegible]
۱۲۸	سُلکھن	گوپال	۱۰۰۵ب	//	۲۵	۶	۱۰	
۱۲۹	جے پال	سُلکھن	۱۰۳۰ب	//	۱۶	۴	۱۳	
۱۳۰	کنورپال	جے پال	۱۰۴۶ب	//	۲۹	۹	۱۱	
۱۳۱	انیک پال	کنورپال	۱۰۷۵ب	//	۲۹	۶	۱۸	
۱۳۲	بجی پال	انیک پال	۱۱۰۴ب	//	۱۴	۱	۶	
۱۳۳	مہی پال	بجی پال	۱۱۱۸ب	//	۲۵	۲	۱۳	
۱۳۴	اگرپال	مہی پال	۱۱۴۳ب	//	۲۱	۲	۱۵	
۱۳۵	پرتھی پال	اگرپال	۱۱۶۴ب	//	۲۲	۳	۱۶	
۱۳۶	بلدیو	.	۱۱۸۶ب	//	۶	۱	۴	ان ۶ راجاؤں نے ۹۵ برس [illegible] ماہ [illegible] دن سلطنت کی [illegible] سلطان شہاب الدین غوری نے [illegible] سلطنت [illegible]
۱۳۷	امرگنگو	بلدیو	۱۱۹۲ب	//	۵	۲	۵	
۱۳۸	کھیرپال	امرگنگو	۱۱۹۷ب	//	۲۰	۱	۵	
۱۳۹	سُمبر	کھیرپال	۱۲۱۷ب	//	۷	۴	۲	
۱۴۰	جاجھرا	سُمبر	۱۲۲۴ب	//	۴	۴	۸	
۱۴۱	ناگدیو	جاجھرا	۱۲۲۸ب	//	۳	۱	۵	
۱۴۲	رائے پتھورا	ناگدیو	۱۲۳۱ب	//	۴۹	۵	۱	

چونکہ بموجب بہت سے دلایل و اثبات کی جو کہ مختصراً تواریخ مین درج بھی ہو چکی ہین باوا آدمؑ بھی برہما کی اولاد مین سے ایک کہین کا بیٹا تہا مگر چونکہ مغربی لوگ انکو اوّل آدمؑ مانتے ہین۔ اسلئے نقشہ زمانہ آدم کا بحساب انگریزی اوّل یہان لکھا جاتا ہے۔ اسلئے کہ عہد مین ان سے شروع [illegible]

سال ماقبل سنہ مسیحی	نام واقع	زمانہ مابین الواقعین	کیفیت
۴۰۰۴	ہبوط آدم ع	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے ۔
۲۳۴۸	طوفان نوح ع	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے ۔
۱۹۹۶	ولادت ابراہیم ع	۳۵۲	
۱۴۵۱	وفات موسیٰ	۵۴۵	مطابق تینوں توریتوں کے ۔
۷۴۷	بخت نصر	۷۰۴	
۳۳۱	غلبہ سکندر بر دارا	۴۱۶	
۴	ولادت مسیح	۳۲۷	
	شروع سنہ مسیحی	۴	
	از شروع سنہ مسیحی تا الیوم ۱۸۸۳ء		

نقشہ مطابقت سنین

نام سنہ	تعداد سال	نام سنہ	تعداد سال
کلجگی	۴۹۸۴	بکرمی	۱۹۴۰
اسکندری	۲۱۹۶	عیسوی	۱۸۸۳
شاکا جدہشٹری	۵۰۰۸	شاکا شالباہن	۱۸۰۵
طوفانی	۵۲۳۵	ہجری قمری	۱۲۹۹
سدیت رکہیان			

عہد اسلامیہ

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۱	شہاب الدین	بہاؤ الدین	۱۱۹۱ء	غزنی	۱۵	۰	۰	اٹک جاتے ہوئے گکھڑون کے ہاتھ سے مارا گیا
۲	قطب الدین	غلام شہاب الدین	۱۲۰۵ء	دھلی	۴	چند	۰	
۳	آرام شاہ	قطب الدین	۱۲۱۰ء	//	۰	۵	۰	
۴	شمس الدین ایبک	ایام خان ترک	//	//	۲۶	۰	۰	بیمار ہوکر مرا۔
۵	رکن الدین	شمس الدین	۱۲۳۵ء	//	۰	۶	۲۷	قید مین مرا۔
۶	رضیہ سلطان بیگم	//	۱۲۳۶ء	//	۳	۶	۶	بہرام شاہ کی لڑائی مین ماری گئی۔
۷	بہرام شاہ	//	۱۲۳۹ء	//	۲	۱	۱۰	امراء کے ہاتھ سے مرا۔
۸	علاء الدین	رکن الدین	۱۲۴۱ء	//	۴	۱	۱	قید مین مرا۔
۹	ناصر الدین محمود شاہ	شمس الدین	۱۲۴۵ء	//	۲۰	چند	۰	بیمار ہوکر مرگیا۔
۱۰	غیاث الدین بلبن	غلام شمس الدین	۱۲۶۵ء	//	۲۱	//	۰	//
۱۱	معز الدین کیقباد*	ناصر الدین	۱۲۸۸ء	//	۲	//	۰	امراء ملک نے مار دیا۔
۱۲	فیروز شاہ		۱۲۸۹ء	//	۷	//	۰	ملک علاء الدین نے عاصی ہوکر مار ڈالا
۱۳	ابراہیم شاہ	جلال الدین	۱۲۹۵ء	//	۰	۴	۰	لڑائی مین بہاگ گیا۔
۱۴	علاء الدین	شہاب الدین	//	//	۲۰	چند	۰	بیماری سے مرگیا۔
۱۵	شہاب الدین عمر	علاء الدین	۱۳۱۶ء	//	۰	۳	چند	مبارک خلجی نے اندھا کرکے قلعہ گوالیار مین بھیج دیا
۱۶	مبارک شاہ	//	۱۳۱۷ء	//	۴	۱	۷	

* کیومرث ملقب بہ شمس الدین ۔

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت: سال	ماہ	یوم	کیفیت
۱۷	حسن خان	۰	۱۳۲۱ء	دھلی	۰	۴	چند	
۱۸	غیاث الدین تغلق	تغلق ملک	″	″	۴	۰	۰	مکان کے نیچے دب کر مرگیا۔
۱۹	محمد عادل	غیاث الدین	۱۳۲۴ء	″	۲۷	۰	۰	رود سندھ کے کنارہ پر مرگیا۔
	فیروز شاہ	برادر خورد تغلق شاہ						
	غیاث الدین محمد	تغلق شاہ						
۲۰	فتح خان	فیروز شاہ	۱۳۸۷ء	فیروزآباد	۳۸		۲۰	
	ناصر الدین	″						
۲۱	غیاث الدین ثانی	فتح خان	۱۳۸۸ء	دھلی	۰	۵	۸	وزیر نے مار ڈالا۔
۲۲	ابوبکر شاہ	ظفر خان	″	″	۱	۶	چند	قید مین مرگیا۔
۲۳	ناصر الدین محمد شاہ	فیروز شاہ	۱۳۸۹ء	″	۳	۵	″	بیمار رہوکر مرگیا۔
۲۴	علاء الدین سکندر شاہ	ناصر الدین محمد شاہ	۱۳۹۳ء	″	۰	۱	″	″
۲۵	ناصر الدین محمود شاہ	فیروز شاہ						
	ناصر الدین نصرت شاہ	فتح خان	۱۳۹۵ء	″	۱۹	۸	″	اسکے وقتمین تنزل رہا۔
	اقبال خان	۰		کوشک آباد				
	امیر تیمور	امیر طرز خان	۱۳۹۸ء	سمرقند	۰	۰	۱۵	چغتائی شروع ہوئی۔
۲۶	دولت خان لودہی	۰	۱۴۱۳ء	دھلی	۱	۳	چند	قید مین مرگیا۔
۲۷	خضر خان	ملک سلیمان	۱۴۱۴ء	″	۷	۲	۲	بیمار رہوکر مرگیا۔
۲۸	مبارک شاہ	خضر خان سید	۱۴۲۱ء	″	۱۳	۱	چند	مارا گیا۔

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	یوم	
۲۹	محمد شاہ	فرید بن خضر خان	۱۴۳۳ء	دہلی	۱۲	چند	۰	بیمار رہوکر مرگیا۔
۳۰	علاؤالدین عالمشاہ	محمد شاہ	۱۴۴۵ء	"	۶	"	۰	[illegible]
۳۱	بہلول لودہی	ملک کالا	۱۴۵۱ء	"	۳۸	۸	۷	بیمار رہوکر مرگیا۔
۳۲	سلطان سکندر	بہلول	۱۴۸۸ء	دہلی بعد آگرہ	۲۸	۵	۰	اسکے عہد مین ہندؤن نے فارسی
۳۳	ابراہیم	سکندر	۱۵۱۷ء	آگرہ	۸	چند	۰	بابر کی لڑائی مین مارا گیا۔
۳۴	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر شیخ مرزا	عمر شیخ مرزا چغتائی	۱۵۲۵ء	"	۴	۱۰	چند	بیمار رہوکر مرگیا۔
۳۵	ہمایون مرتبہ اول	بابر بادشاہ	۱۵۳۰ء	آگرہ دہلی	۱۰	۵	چند	
۳۶	شیر شاہ	حسن	۱۵۴۱ء	دہلی	۴	۴	"	لڑائی مین بارود سے جلکر مرگیا۔
۳۷	اسلام شاہ	شیر شاہ	۱۵۴۶ء	"	۸	۲	۸	بیمار رہوکر مرگیا۔
۳۸	فیروز شاہ	اسلام شاہ	۱۵۵۳ء	"	۰	۰	۳	ماموں کے ہاتھ سے مارا گیا۔
۳۹	عادل شاہ	نظام خان	"	"	۰	۱۱	۷	
۴۰	ابراہیم	۰	۱۵۵۴ء	"	۰	۲	۳	
۴۱	سکندر شاہ	حسین خان	"	"	۰	۲	۰	بنگالہ کیطرف بھاگ گیا۔
	احمد خان							
۴۲	ہمایون مرتبہ ثانی	بابر بادشاہ	"	"	۰	۶	چند	گر کر مرگیا۔
۴۳	اکبر بادشاہ	ہمایون	۱۵۵۵ء	آگرہ	۵۱	۲	۱۱	بہت اچھا بادشاہ اعظم تہا
۴۴	جہانگیر	اکبر	۱۶۰۵ء	"	۲۱	۸	۱۳	بیمار رہوکر مرگیا۔
۴۵	داور بخش	خسرو	۱۶۲۲ء	"	۰	۲	چند	مارا گیا۔

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت: سال	ماہ	یوم	کیفیت
۴۶	شاہجہان	جہانگیر	۱۶۲۶ء	شاہجہان آباد	۳۱	۲	۱۴	عالمگیر نے اسکو قید کیا تھا
۴۷	اورنگزیب	شاہجہان	۱۶۵۷ء	دھلی	۵۰	۰	۲۷	بڑا متعصب و ظالم تھا۔
۴۸	شاہ عالم محمد اعظم شاہ	عالمگیر	۱۷۰۷ء	"	۵	۱	۲۱	
۴۹	جہاندار شاہ	شاہ عالم	۱۷۱۲ء	"	۰	۱۱	۵	
۵۰	فرخ سیر	عظیم الشان	۱۷۱۳ء	"	۶	۳	۱۵	
۵۱	ابوالبرکات خان	رفیع الشان	۱۷۱۸ء	"	۰	۳	۱۱	
۵۲	شاہجہان ثانی	۰	"	"	۰	۳	۲۸	
۵۳	محمد شاہ ابراہیم شاہ نادر شاہ	بہادر شاہ ۰ ۰	"	"	۲۹	۵	۱۰	
۵۴	احمد شاہ	محمد شاہ	۱۷۴۸ء	"	۶	۳	۸	
۵۵	عالمگیر ثانی	جہاندار شاہ	۱۷۵۳ء	"	۵	۷	۲۸	
۵۶	محمد شاہ درانی	۰	۱۷۵۶ء	"				افغان تھا
۵۷	شاہ عالم	عالمگیر	۱۷۶۱ء	"				
۵۸	شاہجہان ثانی احمد شاہ درانی بیدار بخت	۰ ۰ احمد شاہ			۴۵	۴	۳	

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					س	مہ	یوم	
۵۹	جارج سوم	جارج دوم جرمن	۱۸۰۳ء	لنڈن	۱۷	۰	۰	
۶۰	اکبر	شاہ عالم	۱۸۰۶ء	شاہجہان آباد	۳۱	۹	۲۱	
۶۱	جارج چہارم	جارج سوم	۱۸۲۰ء	لنڈن	۱۰	۵	۹	
۶۲	ولیم چہارم	جارج سوم جرمن	۱۸۳۰ء	″	۷	۱۱	۲۴	
۶۳	سراج الدین بہادر شاہ	اکبر شاہ	۱۸۳۷ء	شاہجہان آباد	۲۶	۰	۰	
۶۴	کوین وکٹوریہ قیصرہ ہند	بنت ڈیوک آف کنٹ بن جارج سوم	″	لنڈن				مسند نشین حال

ضروری وقعات قابل یادداشت

سوائے انکے ۲۰ بادشاہ اور بھی دہلی کے ہوئے انہوں نے صرف دو دو دن راج کیا اسلئے انکو ترک کیا گیا۔

سکندر نے ۳۲۲ برس قبل از عیسیٰ ہندوستان پر حملہ کیا۔ لشکر نوشیروان آیا ۵۰۳ء میں۔ ظلم اسلام ہوا عہد ولید میں ۷۱۱ء۔ سبکتگین کے حملات ۹۷۰ء۔ محمود غزنوی ۱۰۰۱ء سومنات لوٹا ۱۰۲۴ء۔ شہاب الدین غوری بار اول ۱۱۹۱ء۔ پرتھی راج کو پکڑا ۱۱۹۳ء قطب الدین ایبک دلی کا بادشاہ ہوا ۱۲۰۶ء۔ چنگیز خان کی فوج ہندوستان میں آئی ۱۲۱۲ء۔ عورت بادشاہ ہوئی ۱۲۳۶ء۔

شنکر اچارجی بقول بعضے ہمعصر محمد تھا اور بقول کشمیریان ۱۷۰۰ سال ہوئے۔ اس نے کشمیر سے لیکر کنیا کوماری تک بودھ مذہب کو کھنڈن کیا اور شیومت پھیلایا

اور کشمیر مین ابہنا گپتا چاری نے اُسکو شکتی پوجن پر قایل کیا اور ان دونون کا مباحثہ سند یان پربت پر ہوا تہا جسلئے کوہ مذکور کوہ شنکر اچارج کی نام سے مشہور ہے شنکر اچارج ۳۲ سال کی عمر مین انتقال کر گئے تہے

تاریخ تواریخ گلدستہ کشمیر

از زبان دُرفشان مہر وسط السماء علم و ہنر خرد ورز دانش پرور نظامی ثانی مطاع جہان و جہانی برگزیدہ عالمان و فاضلان عہد احمد تخلص بہ مقبول شاعر کشمیر

خوشا کز اقسام فیض حق در گلشن دنیا   شگفتہ غنچہ دلہا بر فتہ نافہ گلہا

وزیدہ سو بسو بادی نسیم رافت باری   نمودہ شامہ عامہ شمیم خامہ بویا

چہ خامہ کز سر تحریر نامہ در بیان آمد   کلید مخزنِ تالیف کشمیر از الف تا یا

چہ تاریخی کہ تالیفش نمودہ صادق القولے   کہ ہر واثق شمارد عروۃ رای در او ثقا

برہم پال و گوپال ہم و حسبش سالگی نامی   زھر گوپال پنڈت جو وبجا بلقا وجا بلسا

بادراکِ مضامین دان رہین آرا ہبین او   کہین شاگرد او عقلِ ذہین ہر کہ او دانا

ہمانا تحفہ کشمیر مطبوع از ہمہ مطبع   بہر طبع ز طبا عیش در ہر ربع در ہا ہر جا

ملخص منتخب کردہ ز صد تاریخ تاریخے   کہ آن گلدستہ کشمیر است گلہا گل چون چمن گونا

شمال سال را از ہنشال شاعری شیوہ   زمنشالِ بخوز امثال جستہ مقبل شیوا

زروئے وجد بلبل در تقلقل آمد از سالش   کہ از گلدستہ کشمیر گل گل آمدہ دل ہار ۱۲۹۴

بریدہ دل زیادِ خلد سالِ سموتش رضوان   باین گلدستہ کشمیر شد مشکین جہان گفتا ۱۹۳۴

جہان گردید از گلدستہ کشمیر بس مشکین۔   ز اوج آسمان سالش بگفتا حضرت عیسیٰ ۱۸۷۷

زبلبل تافتہ سر گفت قمری عیسوی سالش   بعامہ شامہ با گلدستہ کشمیر شد بویا ۱۸۷۷ء

مسیحا کردہ ہمپائی خجستہ سال این نسخہ ابا گلدستہ کشمیر شد مشکین جہان گفتا ۱۸۷۷

تقریظ

من زبان فصیح البیان منشی بے بدل شاعر اکمل پنڈت کشمیر بٹ صاحب مدرس کشمیر

وقت است کہ گل برفگند پردہ ز رخ باز
زانسانکہ زفانوس چراغ بدر آید

یعنے پالودہ راوق ربیع رزانت طبع آرا۔ سودہ عطر سمن زار فطانت وذکاء۔ نوبادہ نخل فہم درست۔ تازہ گل حدیقہ فکر چالاک وطبع چست نظر آرا خاطر فریب صغیر وکبیر۔ نسخہ رنگین جغرافیہ وتواریخ دلپذیر مسمّیٰ بہ گلدستہ کشمیر بستہ دست گلچین فضل وہنر بہرہ کشتر نرگس بین اہل نظر حل ساز معمای عقول وعلوم۔ دقیقہ سنج توہمد معلوم نامعلوم۔ واقف اسرار خفی وجلی۔ کاشف استار علمی وعملی۔ محک نقد کامل عیار حزم وہوشیاری۔ مورد خرد خداداد وفیض حضرت باری۔ مجمع خوان علوم انگریزی وریاضی موزون وکتب معنفاعال ومانی زبردست زباندانی وانشاخوانی اردو وفارسی۔ قاعدہ دان نکتہ سنجی سخن وارسی دانا ے صاف ذہن وروشنضمیر سبقت جوی فکر رسا وفہم اندازہ گیر۔ سرافراز عالی رایان خرد آرا۔ پسندیدہ کمالات منشیان انشا وادا۔ معطر ساز دماغ گلچینان باغ دانش۔ منور کن دیدہ نظر بندان نرگستان بینش۔ صاحب اقبال وکمال شایستہ اہل قیل وقال برجستہ پنڈت ہرگوپال کول متخلص بہ خستہ۔ گردیدہ گلزار اے مورخان والا سخن را رنگینی ودست فکرت آب ورنگ وہان حدیقہ این خرد را گلچینی بخشیدہ۔ بنام ایزد عجب نسخہ کہ ہیچ بلبل این رنگ گلدستہ بچشم ندیدہ است۔ وہیچ عندلیب چنین نسخہ ریحان خط دلفریب بگوش نشنیدہ اگرچہ مورخان سلف در خیالات تاریخی کشمیر

باصابت آرای و اطالت فکر سخن آرائی دقیقه فرونگذاشته اند لیکن بمقتضای حفظت شیئاً
وغابت عنک اشیاء استقلال خاطر در حفظ مراتب فرمانروائی حکام و درستی حالات
شان باعتدال نداشته اند۔ مؤلف چنین مجموعهٔ خاطر پسند که چون نسیم بهار گلشن و چون صبا
بهار گل رسیده باجتماع گلهای گوناگون که البته رنگ و بوی معنی و صورت اند گلدسته
مرغوب الطبع گلچینان گلزار تواریخ قصص معتبره سراپا عزم و سراسر حزم گردیده است
حقا که از قیل و قال درست و مقال راست ربط کلام مرغوب پیوند سخن خوب چنان
داده که بی غایلهٔ تشکیک و تقلید چون و چند فرمانروایان قدیم و جدید بر منصهٔ توضیح و
تشریح بصورت مستحسن وجه حسن واقع است و شوقمند نایل و راغب این نسخهٔ مظهر المحاقات
عجایب را انجا نه نشسته تمام احوال کشمیر از هر قسم و اسم و رسم برأی العین بر صغیر و منیر ساطع۔ چه در
نظر اهل دید حقا که این نسخهٔ زیبا تقسیم و تمهید روی و رعایت و عادتها بعبارات صاف و موزون
از جواهر حالات حکام عادل و ظالم و پیداوار و نقشجات و مساحت و غیرهم مشحون است
وازین آب و رنگ به شباهت در مکنون چه عجب که اگر قدردانان عصر زینت این گنجینه
هنر از توجه کمال پردازند و گنجینه پرداز را از لطف و نوال مرهون منت سازند که در زمن
عهد بعد از زمان بعید شهد ربط تواریخ مربوط قوام گرفته است و از قلم راقم چون عبارت
چنین نسخهٔ دلنشین تاریخ تازه سرانجام پذیرفته ۰

تاریخ

این نامه چو بسپرد طبیعت بزبان — بس نرگس خامه نیک گردش تحریر
بگرفت کنار چمن و دامن جوی — دل برد صفت بلبل موزون تقریر
رنگینی و بند و بست چون یافت ازو — خوش گفت پی سال که گلدستهٔ کشمیر

تاریخ

منکلام شاعر رنگین خیال پنڈت طوطا رام مدرس مدرسہ سرکاری

جغرافیہ سرزو زہوس گفت چو ملہم — زین گلشن دانش شود اوراک معطر
گلدستہ کشمیر چو بزنہت دہ جان شد — بلبل زادب خواند تواریخ برابر

شلوک تاریخی وتصدیقی ترجمہ راج ترنگنی

از زبان دُرفشان فاضل اجل کامل اکمل خورشید سپہر علم سنسکرت پنڈت دامودر صاحب عالم ویگانۂ عصر

معنی شلوک

پرانی راج ترنگنی کے مترجموں نے اصل ترجمہ کرنیمین بعض مقامات پر غلطیاں کی ہین اس سبب سے اصلی وصحیح ترجمہ والی تواریخ گوپال کول نے بنائی اسمین پنڈت دامودر کی تصدیق ہی اور شنکر صاحب نے اسکو بیان کیا ہی اسکی تاریخ تصنیف بکرمی ۱۹۳۴ ہے - وید - اگنی - گو - بہو
۱ ۹ ۳ ۴ ۴

श्वैराजतरङ्गि·णीविवरणेपारंगतानो इति भूतार्थप्रतिवर्णकं
व्यरचयद्गोपालकौलोह्यदः काश्मीराद्भुतमंत्रसमाप्तिधरो
दामोदरःशङ्क·रो वक्ताविक्रमभूपशाककलनावेदाग्नि
गोभूमिता

تمت

تمام شد تواریخ گلدستۂ کشمیر